

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَه

مُتَرَجِمٌ أَوْسَعُ مُخْتَصَرٍ مَشْرُوحٍ

جلد اول

مکتبۃ بینات اسلام
۱۰۰ اردو بازار لاہور پاکستان

تألیف: شیخ الحدیث ابو عبد الله محمد بن یحییٰ بن ماجة
ترجمہ: مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

مکتبۃ بینات اسلام
لاہور پاکستان

سُننِ اَبْنِ مَاجَہُ شَرِیف
متوحم

سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تألیف

حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی رحمہ اللہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان

7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ————— سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: ————— حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوينی

مترجم: ————— مولانا محمد رفیع الرحمن

طابع: ————— خالد مقبول

مطبع: ————— افضل شریف پرنٹرز

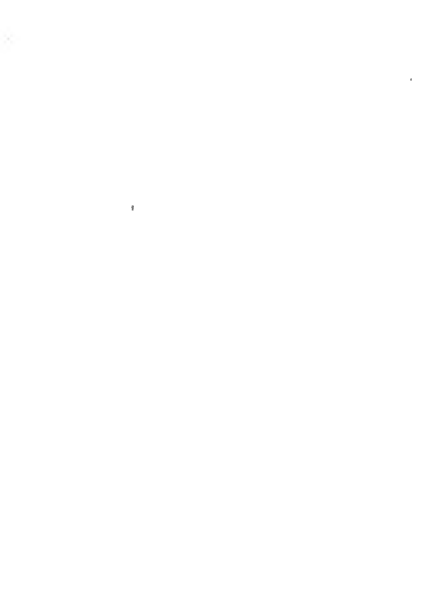
ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ رحمانیہ اترائے شریف، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228
- ❖ مکتبہ انوار اسلام آباد اترائے شریف، اردو بازار، لاہور۔ 7221395
- ❖ مکتبہ جویریہ ۱۸۔ اردو بازار، لاہور، پاکستان 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور ہسٹل کے مطابق کتابت
علمت اجماع اور جلد سازی میں پوری پوری اعتبار رکھی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ شکریہ کے لئے ہم بے حد شکر
گزار ہوں گے۔ (ادارہ)





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عایشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح و تفسیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک کما حقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے قلعے اور شہر اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے جنت طہنیت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہؒ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔ ہم شیخ حنفہ ابو زرعہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر لکھتے ہیں کہ: ”اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فتنہ حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی“

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اور دور تراجہم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پیشتر حضرات نے اس سلسلہ تراجہم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجہم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے) اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کی کوشش کے ساتھ محسوس کیا اور اس کی کما ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (اربابِ مکتبہ اعلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

”پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کر لیا گیا۔“ ”پرانے نسخوں میں جو کثابت کی غلطائیں تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔“ ”جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے روک لی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔“ ”کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔“ ”پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔“

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابو عبد اللہ وودوا ولمان (استاذ المدینہ جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہوا وہاں بڑی تفصیل سے اختلاف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقرار و وضعہ الاطلاق ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصہ الابواب پر نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہوا وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عزوجل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طبعیت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو اللہ اللہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

خالد مقبول



سنن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوينی

المعروف بہ

رح

ابن ماجہ

۲۰۹ء-----۲۷۳ھ

بمطابق

۸۴۳م-----۸۸۷ھ

نام و نسب:

محمد نام ابو عبد اللہ کنیت الربیع القزوی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد بن یزید الربیع مودلاہم بالولاء القزوی الثمیر ہاشمی بن ماجہ۔

”ماجہ“ کے بارے میں سخت اختلاف ہے بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ ۰

ماجدہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن اوریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے

۳۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۴۳ عیسوی کے مطابق ہے۔

۱۔ حائے کرام نے اس ”اختلاف“ کے بارے میں بہت کچھ لکھا تاہم ان کی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ ربیعہ کی تاریخ العرب کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔

اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن مہزیبؒ سے آپ کی معاصرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے

امام یحییٰ بن مہزیب المتوفی ۳۴۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہ کی عمر	۳۴ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ		۳۳ سال تھی
امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ		۳۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ		۵۲ سال تھی

امام ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا

امام ابو یوسفؒ المتوفی ۲۷۹ھ کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی

امام احمد بن شعیبؒ المتوفی ۳۰۳ھ عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد وفات کی

دو طالب علمی:

امام ابن ماجہؒ کے بچپن کا زمانہ علوم و فنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا اور دو دومان عباسی کا گل سرسید مامون عباسی سریر آرائے خلافت بغداد تھا۔ عہد مامونی خلافت عباسیہ کے اوج شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم و فنون کی جیسی آبیاری مامون نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز و عراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصبہ مختلف علوم فنون کے لیے ”اتھارٹی“ کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر و ادب اور فقہ و حدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تحریف کی ہے۔

امام ابن ماجہؒ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتداء کی ہوگی اور شروع میں قرآن پاک پڑھا ہوگا بعد کو سن نیز پڑھنے جانے اور سمجھنا ہو جانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامون اور عہد معتصم ہی کو قرار دیتے ہیں۔

قرطوبہ میں جس کی نسبت سے قرطوبی کہلائے ابن ماجہؒ کا مولد و مسکن تھا۔ جب امام موصوفؒ نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درس گاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس و افتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوفؒ نے علم حدیث کی تحصیل کا

آغا زوطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

علی بن محمد ابوالحسن طنافسی، عمرو بن رافع ابو جرحلی، اسماعیل بن قوبا، یوسلف قزوینی، ہارون بن موسیٰ بن حیان قمی، محمد بن ابی خالد ابوبکر قزوینی۔

طلب حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ”مقدس سفر“ ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ فہن کے سامنے زانوئے شاگردی کیا اور اکیس یا کچھ سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہوئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ”رحلت علیہ“ کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ یحییٰ بن خرزرجی نے خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال میں اسماعیل بن عبد اللہ بن زرارہ ابوالحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ مکہ اور کوفہ کا سفر اختیار کیے۔ اور کوفہ کے متعلق امام ابو حنیفہؒ نے ”معدن العلم والفقہ“ کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے۔

”مغازاتی کے لیے مدینہ مناسک کے لیے مکہ اور فقہ کے لیے کوفہ ہے۔“

امام ابن ماجہ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی ملکی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی کی وہ حسب ذیل ہیں

حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ، شیخ الاسلام شیخ حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ، درۃ العراق حافظ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محدث کوفہ ابو کریم شیخ الکوفہ ہناؤ حافظ ولید بن شجاع، حافظ ہارون۔

مؤلفات:

تحصیل علم اور رحلات کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں

(۱) التفسیر (۲) التاريخ اور (۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور ملہا، کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب مشہورہ میں ناپید ہیں اور ”الزوائد“ کے نام سے مدون بھی ہیں۔

سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ شیخ امام ابن ماجہ نے اجازت سنت کو مقدم رکھا ہے جو ان کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

شرح و تعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شرح و تعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیچ بن عبد اللہ انھمی المتوفی ۶۷۷ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زہیری۔

☆ (جامع الیہ الامام علی بن سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن المتوفی ۸۰۳ھ۔

☆ (الذیل فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری المتوفی ۸۰۸ھ۔

☆ (مصباح الترغیب شرح سنن ابن ماجہ) علامہ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابو الحسن محمد بن عبد الہادی سندھی حنفی المتوفی ۱۱۳۸ھ۔

☆ (انجام الحلیہ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبد الغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی حنفی المتوفی ۱۲۹۵ھ۔

☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔

☆ (مفتاح الحلیہ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد ملوٹی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنف کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابو الحسن الطالقانی نے نقل کیے ہیں۔

وفات:

امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المستعد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفین صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائی کے اسی کے دور خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی ”شروط الائمة السنہ“ میں لکھتے ہیں کہ

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام ممدوح کے شاگرد جعفر بن اور یس کے قلم سے حسب ذیل ثبت تھی

ابو عبد اللہ بن یزید ابن ماجہ نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سر شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو جعفر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے جرد و برادران ابو جعفر اور ابو عبد اللہ اور آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے آپ کو قبر میں اتارا اور دفن کیا۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆

﴿فہرست﴾

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۷۶	فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۷	کتاب السنۃ
۷۸	فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم		سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرونی کا بیان
	فضائل ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۲۸	قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت
۷۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل		حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا
۸۰	حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے فضائل	۳۱	مقابلہ کرنے والے پر سختی
	حضرت علی کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم	۳۶	حدیث میں احتیاط اور محافطت کے بیان میں
۸۱	کے فضائل		جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمدہ آجھوتہ بولنے
۸۲	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۸	کی شدت کا بیان
	حضرت سلمان ابی ذرؓ المقداد رضی اللہ عنہما کے		اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۸۳	فضائل		کی حدیث مبارک بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ
۸۳	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۰	جھوٹ ہے
۸۵	حضرت ثباب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۱	خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کی بیرونی
	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل		بدعت اور جھڑپ سے بچنے کا بیان
۸۶	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۶	(دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان
	جریر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۸	ایمان کا بیان
۸۷	اہل بدر کے فضائل	۵۶	تقدیر کے بیان میں
۸۸	انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل		اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے
۸۹	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۶۳	بارے میں
	خوارج کا بیان	۶۵	سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۹۳	جمہیہ کے انکار کے بارے میں	۶۸	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۲	جس نے اچھا یا بُرا درواج ڈالا	۷۰	سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۵	قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت	۷۲	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۸	علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا	۷۴	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل	۷۶	فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۳۱	راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت	۱۱۲	تخلیٰ علم کے فضائل
۱۳۲	پاشانہ کے لیے دُور جانا	۱۱۳	لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب
۱۳۳	پیشاب پاشانہ کے لیے موزوں جگہ تلاش کرنا	۱۱۶	بھراہیوں کو پیچھے چھپنے چلانے کی کراہت کے بارے میں
	قضاء حاجت کے لیے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے	۱۱۷	طلب علم کے بارے میں وصیت
۱۳۵	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۲۱	علم چھپانے کی برائی میں
۱۳۶	پیشاب کے معاطے میں شدت	۱۲۳	کتاب الطہارۃ و سننہا
	جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو پانی سے استنجا کرنا		وضو اور غسل جنابت کے لیے پانی کی مقدار کے بیان میں
۱۳۸	استنجا کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا	۱۲۵	اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے
۱۳۹	برتن و حاکنا		نماز کی کئی طہارت ہے
۱۵۰	کستاندہ ڈال دے تو برتن دھونا	۱۲۶	وضو کا اہتمام
	نبی کے چھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۷	وضو جزو ایمان ہے
۱۵۱	عورت کے وضو سے پہلے پانی کے جواز میں		طہارت کا ثواب
۱۵۲	اس کی ممانعت	۱۳۰	مسواک کے بارے میں
۱۵۳	مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل	۱۳۱	فطرت کے بیان میں
۱۵۴	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا		بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا
۱۵۵	غیبت سے وضو کرنا	۱۳۳	بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگوٹھی لے جانے کا حکم
	سمندری پانی سے وضو کرنا	۱۳۵	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا
۱۵۶	وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اس کا پانی ڈالنا		چند کر پیشاب کرنا
۱۵۸	جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالے جائیں	۱۳۶	دامیاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے
۱۵۹	وضو میں بسم اللہ کہنا		چغروں سے استنجا کرنا اور (استنجا میں) گو براور بڑی
	وضو میں دائیں کا خیال رکھنا	۱۳۷	(استعمال کرنے) سے ممانعت
۱۶۱	ایک چلو سے کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا		پیشاب پاشانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے
	خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا	۱۳۸	اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحراء میں
۱۶۲	وضو میں اعضاء تین بار دھونا	۱۳۹	رخصت نہیں
			پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۶	وضو کے باوجود وضو کرنا	۱۶۳	وضو میں احتضا، ایک بار دو بار اور تین بار دھونا
۱۸۷	بغیر حدث سے وضو واجب نہیں	۱۶۵	وضو میں میانہ روزی اختیار کرنا اور حد سے بڑھنے کی
۱۸۸	پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی	۱۶۶	کرہیت
۱۸۹	حوضوں کا بیان	۱۶۷	خوب اچھی طرح وضو کرنا
	اُس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں	۱۶۸	داڑھی میں خلل کرنا
	کھاتا	۱۶۹	سر کا مسح
۱۹۲	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے؟		کانوں کا مسح کرنا
۱۹۳	پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے	۱۷۰	کان سر میں داخل ہیں
	تنبیہ کیساتھ مصافحہ		انگلیوں میں خلل کرنا
۱۹۴	کپڑے کو مٹی لگ جائے	۱۷۱	ایڑیاں دھونا
۱۹۵	مٹی کھرچ ڈالنا	۱۷۳	پاؤں دھونا
۱۹۶	اُن کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو		وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا
۱۹۷	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۴	وضو کے بعد (ستر کے مقابلہ رومانی پر) پانی چھڑکنا
۱۹۸	موزوں کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا	۱۷۵	وضو اور غسل کے بعد توالیہ کا استعمال
۱۹۹	مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لیے	۱۷۶	وضو کے بعد کی دعا
۲۰۰	مسح کے لیے مدت مقرر نہ ہونا	۱۷۷	جہنم کے برتن میں وضو کرنا
۲۰۱	جراہوں اور جوتوں پر مسح		نبیذ سے وضو کا نونہ
۲۰۲	عمامہ پر مسح	۱۷۸	شراب کا دھونے سے وضو نونہ
۲۰۳	ایواب النہیم	۱۷۹	ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں
	تیمم کا بیان	۱۸۰	جو آگ میں پکا ہوا اُس سے وضو واجب ہونے کا بیان
۲۰۴	تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا		آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز
۲۰۵	تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۲	اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
۲۰۶	زخمی جگہ ہو جائے اور نہانے میں ہان کا اندیشہ ہو	۱۸۳	دودھ پنی کرکلی کرنا
	غسل جنابت		یوسہ کی وجہ سے وضو کرنا
۲۰۷	غسل جنابت کا بیان	۱۸۴	مٹی نکلنے کی وجہ سے وضو
۲۰۸	غسل کے بعد وضو	۱۸۵	ساتھ وقت ہاتھ منہ دھونا
	جنہی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے		بر نماز سے لیے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے
	اُس کے غسل کرنے سے قبل		پڑھنا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۲۸	نفس والی عورت کتنے دن بیٹھے؟	۲۰۹	جنسی اسی حالت میں ہو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر
۲۲۹	جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا		اس بیان میں کہ جنسی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوئے
	حائضہ کے ساتھ کھانا		سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا
	لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپہ کے بغیر نماز نہ پڑھے	۲۱۱	جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے
۲۳۰	حائضہ مہندی لگا سکتی ہے		ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا
	پٹنی پر مسح		ہر بال کے نیچے جنابت ہے
	لعاب کپڑے کو لگ جائے تو؟	۲۱۳	عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
	برتن میں کھجور کرنا	۲۱۴	عورتوں کا غسل جنابت
	جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس میں کوئی جگہ روگنی		جنسی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے
۲۳۱	جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے؟	۲۱۵	یہ کافی ہے
۲۳۲	جس نے وضو کیا اور کچھ چھوڑ دی پانی نہ پہنچا یا		جب دو غصے مل جائیں تو غسل واجب ہے
۲۳۳	کتاب الصلاۃ	۲۱۶	خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے
۲۳۶	نماز فجر کا وقت		نہاتے وقت پردہ کرنا
۲۳۷	نماز ظہر کا وقت	۲۱۷	پیشاب یا خاندروک کر نماز پڑھنا منع ہے
	خت گرمی میں ظہر کی نماز کو خنڈا کرنا (یعنی خنڈا ہے)	۲۱۸	مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی
۲۳۸	وقت میں ادا کرنا		مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبه ہو جائے اور اسے حیض
۲۳۹	نماز عصر کا وقت	۲۴۰	کے دن معلوم نہ ہوں
	نماز عصر کی نگہداشت		کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا
۲۴۰	نماز مغرب کا وقت	۲۴۱	اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں
۲۴۱	نماز عشاء کا وقت	۲۴۲	حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے
۲۴۲	نہی کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟	۲۴۳	حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے
۲۴۳	عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت		بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لیے کہاں تک گنچائش
۲۴۵	عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۲۴۴	ہے؟
۲۴۶	نماز عشاء کو عمدہ کہنے سے ممانعت	۲۴۵	حائضہ سے صحبت منع ہے
۲۴۷	کتاب الاذان والسنة فیہا		حائضہ کیسے غسل کرے؟
	اذان کی ابتدا	۲۴۶	حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے نیچے ہوئے کا حکم
۲۵۰	اذان میں ترجیع	۲۴۷	حائضہ مسجد میں نہ جائے
۲۵۳	اذان کا مسنون طریقہ		حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور خاک کی رنگ دیکھے تو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۲	نماز میں آغوش	۲۵۵	مؤذن کی آذان کا جواب
۲۸۳	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۵۶	آذان کی فضیلت اور آذان دینے والوں کا ثواب
۲۸۴	قراعت شروع کرنا	۲۵۷	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا
۲۸۶	نماز فجر میں قراعت	۲۵۸	جب کوئی مسجد میں ہو اور آذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے
۲۸۷	جمعہ کے دن نماز فجر میں قراعت	۲۵۹	نکلیں اور عصر میں قراعت
۲۸۸	نکلیں اور عصر میں قراعت	۲۶۰	کتاب المساجد والجماعات
۲۸۹	کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے پڑھنا	۲۶۱	اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنانے والے کی فضیلت
۲۹۰	مغرب کی نماز میں قراعت	۲۶۲	مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا
۲۹۱	عشاء کی نماز میں قراعت	۲۶۳	مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟
۲۹۲	امام کے پیچھے قراعت کرنا	۲۶۴	جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۲۹۳	امام کے دو سکتوں کے بارے میں	۲۶۵	جو کام مسجد میں مکروہ ہیں
۲۹۴	جب امام قراعت کرے تو خاموش ہو جاؤ	۲۶۶	مسجد میں سونا
۲۹۵	آواز سے آئین کہنا	۲۶۷	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟
۲۹۶	رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت	۲۶۸	گھروں میں مساجد
۲۹۷	ہاتھ اٹھانا	۲۶۹	مساجد کو پاک صاف رکھنا
۳۰۰	نماز میں رکوع	۲۷۰	مسجد میں تھوکرنا مکروہ ہے
۳۰۱	گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا	۲۷۱	مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنا
۳۰۲	رکوع سے سر اٹھانے تو کیا پڑھے؟	۲۷۲	آدنوں اور بکریوں کے پاؤں سے نماز پڑھنا
۳۰۳	سجدے کا بیان	۲۷۳	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۳۰۴	رکوع اور سجدہ میں تسبیح	۲۷۴	نماز کے لیے چلنا
۳۰۵	سجدہ میں الاعتدال	۲۷۵	مسجد سے جو جتنا زیادہ دور ہوگا اُس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا
۳۰۶	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۲۷۶	جامعات نماز کی فضیلت
۳۰۷	تسبیح میں پڑھنے کی دعا	۲۷۷	(باوجود) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید
۳۰۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	۲۷۸	عشاء اور فجر جماعت ادا کرنا
۳۰۹	تسبیح اور درود کے بعد دعا	۲۷۹	مسجد میں بیٹھنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا
۳۱۰	تسبیح میں اشرار	۲۸۰	ایواب اقامۃ الصلایۃ والسنة فیما
۳۱۱	سلام کا بیان	۲۸۱	نماز شروع کرنے کا بیان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۲۸	عورتوں کی صفیں	۳۱۷	ایک سلام پھیرنا
۳۲۹	ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا	۳۱۸	امام کے سلام کا جواب دینا
۳۳۰	صف کے پیچھے کیے نماز پڑھنا		امام صرف اپنے لیے زعماء کرے
۳۳۱	صف کی دائیں جانب کی فضیلت	۳۱۹	سلام کے بعد کی دعا
۳۳۱	قبلہ کا بیان	۳۲۰	نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۳۳۲	جو مسجد میں داخل ہو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے	۳۲۱	جب نماز تیار ہو (کھڑی ہونے کو) اور کھانا سامنے آ جائے
	جو بسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے	۳۲۲	بارش کی رات میں جماعت
۳۳۳	نماز کی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟	۳۲۳	سترے کا بیان
۳۳۴	لاٹلی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم	۳۲۴	نماز کے سامنے سے گزرتا
۳۳۶	نماز میں کس طرف قوسے؟		جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
۳۳۷	نماز میں نکلنے والوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا	۳۲۵	نماز کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک ہو سکے روکے
	چٹائی پر نماز پڑھنا	۳۲۶	جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اوپر قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو
۳۳۸	سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر جبکہ کا حکم	۳۲۷	امام سے قبل رکوع 'سجدہ میں بانٹنا منع ہے
۳۳۹	نماز میں مرد قیام کہیں اور عورتیں تالی جہائیں	۳۲۸	نماز کے مکروہات
	جو قوس میت نماز پڑھنا	۳۲۹	جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے نا پسند سمجھتے ہوں
۳۴۰	نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سیننا	۳۳۰	دو آدمی جماعت ہیں
۳۴۱	نماز میں خشوع	۳۳۱	امام کے قریب (پہلی صف میں) کن لوگوں کا ہونا مستحب ہے؟
۳۴۲	ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا		امامت کا زیادہ مقدار کون ہے؟
۳۴۳	قرآن کریم کے بعد سے	۳۳۲	امام پر کیا واجب ہے؟
۳۴۴	جو دو قرآن کی تعداد	۳۳۳	جو لوگوں کا امام بنے تو وہ پہلی نماز پڑھائے
۳۴۶	نماز کو پورا کرنا		جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے
۳۴۹	سفر میں نماز کا قصر کرنا	۳۳۶	صف اول کی فضیلت
۳۴۲	سفر میں نفل پڑھنا	۳۳۷	
	جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟		
۳۴۴	نماز چھوڑنے والے کی سزا		
۳۴۵	فرض جمعہ کے بارے میں		
۳۴۶	جمعہ کی فضیلت		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۹۲	جس کی ٹکڑ سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں	۳۷۱	بعد کے روز غسل
۳۹۳	جس کی ٹکڑ کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں	۳۷۲	بعد کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت
۳۹۳	ٹکڑ سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا	۳۷۳	بعد کے لیے سویرے جانا
۳۹۳	دن میں جو نوافل مستحب ہیں	۳۷۴	بعد کے دن نہ سنت کرنا
۳۹۳	مغرب سے قبل دو رکعت	۳۷۵	بعد کا وقت
۳۹۵	مغرب کے بعد کی دو سنتیں	۳۷۶	بعد کے دن خطبہ
۳۹۶	مغرب کے بعد چھ رکعات	۳۷۷	خطبہ توجہ سے سنا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا
۳۹۸	وتر میں کوئی سورتیں پڑھی جائیں؟	۳۷۸	جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟
۳۹۹	ایک رکعت وتر کا بیان	۳۷۹	بعد کے روز لوگوں کو بھلا کھانے کی ممانعت
۴۰۲	وتر میں دعائے قنوت نازلہ	۳۸۰	امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا
۴۰۳	جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے	۳۸۱	تہجد المبارک کی نماز میں قراءت
۴۰۳	دعا میں ہاتھ نہ اٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا	۳۸۱	جس شخص کو (امام کے ساتھ) بعد کی ایک رکعت ہی ملے
۴۰۳	رکوع سے قبل اور بعد قنوت	۳۸۲	بعد کے لیے کتنی دور سے آنا چاہیے؟
۴۰۴	آخر رات میں وتر پڑھنا	۳۸۳	جو جائے نماز بعد چھوڑ دے
۴۰۴	جس کے وتر خفیہ یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں	۳۸۴	بعد سے پہلے کی سنتیں
۴۰۵	تین پانچ سات اور نو رکعات وتر پڑھنا	۳۸۴	بعد کے بعد کی سنتیں
۴۰۶	سفر میں وتر پڑھنا	۳۸۵	بعد کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام
۴۰۷	وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا	۳۸۵	خطبہ دے رہا ہو تو گوشت مار کر بیٹھنا منع ہے
۴۰۷	وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لیے لیٹ جانا	۳۸۶	بعد کے روز نوافل
۴۰۸	سواری پر وتر پڑھنا	۳۸۶	جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا
۴۰۸	شروع رات میں وتر پڑھنا	۳۸۷	سنتوں کی بارہ رکعات
۴۰۹	نماز میں بھول جانا	۳۸۹	فجر سے پہلے دو رکعت
۴۱۰	بھول کر ٹکڑ کی پانچ رکعات پڑھنا	۳۹۱	فجر کی سنتوں میں کوئی سورتیں پڑھے؟
۴۱۰	دو رکعتیں پڑھ کر رکھو لے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قدم نہ کرے)	۳۹۱	جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی قضاء کرے
۴۱۰	نماز میں خشک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا		ٹکڑ سے قبل چار سنتیں

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۴۴۱	عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا	۴۱۱	نماز میں ٹپک ہو تو کوشش سے جو گچ معلوم ہو اس پر عمل کرنا
۴۴۲	نماز عید کے لیے پیدل جانا	۴۱۲	بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا
	عید گاؤ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا	۴۱۳	سلام سے قبل عیدہ کہہ کرنا
۴۴۳	عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا	۴۱۴	عیدہ کہہ کر سلام کے بعد کرنا
۴۴۴	عید کے روز پرچی لگانا	۴۱۵	نماز میں حدیث ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟
	عورتوں کا عیدین میں لھنا		افضل نماز (یا نذر) پیچھے کر پڑھنا
۴۴۶	ایک دن میں دو عیدوں کا جمعہ ہونا		پیچھے کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے
۴۴۷	بارش میں نماز عید	۴۱۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ اوقات کی نمازوں کا بیان
۴۴۸	عیدین کی نماز کا وقت	۴۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے
	تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا		نماز پڑھنا
۴۴۹	دن اور رات میں نماز دو دو رکعت پڑھنا	۴۲۱	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
	ماہ رمضان کا قیام (تراویح)		نماز فجر میں قنوت
۴۵۱	رات کا قیام	۴۲۲	نماز میں سانپ بچھو کو مار ڈالنا
۴۵۳	رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لیے) چگانا		فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے
	خوش آوازی سے قرآن پڑھنا	۴۲۵	نماز کے مکروہ اوقات
۴۵۵	اگر نیند کی وجہ سے رات کا دورہ جائے	۴۲۷	مکہ میں بروقت نماز کی رخصت
۴۵۶	کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟	۴۲۸	نماز خوف
۴۵۸	رات کی نماز میں قراءت		سورج اور چاند گرہن کی نماز
۴۵۹	جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟	۴۳۳	نماز استسقاء
۴۶۰	رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟	۴۳۴	استسقاء میں دعا
۴۶۲	رات کی افضل گھڑی	۴۳۶	عیدین کی نماز
۴۶۳	قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے	۴۳۷	عیدین کی تکبیرات
	جب نماز کی گواہ گھ آنے لگے	۴۳۹	عیدین کی نماز میں قراءت
۴۶۵	مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۴۰	عیدین کا خطبہ
	گھر میں نفل پڑھنا	۴۴۱	نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا
۴۶۶	چاشت کی نماز		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۹۵	میت کی آنکھیں بند کرنا	۳۹۷	نماز استقارہ
۳۹۶	میت کا پوسہ لینا	۳۹۸	صلوۃ الخیابہ
	میت کو نہلانا	۳۹۹	ہر مسئلہ تو سئل اور اس کی تین صورتیں
۳۹۸	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا	۴۰۰	(۱) وسیلہ کی پہلی صورت
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے غسل دیا گیا؟		(۲) وسیلہ کی دوسری صورت
۳۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن		(۳) وسیلہ کی تیسری صورت
۵۰۰	مستحب کفن		صلوۃ التیمم
	جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت میت کو	۴۰۲	شعبان کی چند ہویں شب کی فضیلت
۵۰۱	دیکھنا (گو یا یہ آخری دیدار ہے)	۴۰۳	شکرانے میں نماز اور سجدہ
	موت کی خبر دینے کی ممانعت		نماز گناہوں کا کفارہ ہے
	جنازوں میں شریک ہونا	۴۰۶	پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی گنہداشت کا بیان
۵۰۳	جنازہ کے سامنے چلنا	۴۰۹	مسجد حرام اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت
۵۰۳	جنازہ کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت	۴۸۱	مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت
	جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے		مسجد قبا میں نماز کی فضیلت
	اور جنازہ کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے	۴۸۲	جامع مسجد میں نماز کی فضیلت
۵۰۳	جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے	۴۸۳	نماز میں لمبا قیام کرنا
۵۰۵	میت کی تعریف کرنا	۴۸۵	سجدے بہت سے کرنے کا بیان
۵۰۶	نماز جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہو	۴۸۶	سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا
۵۰۷	نماز جنازہ میں قراءت	۴۸۷	نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے
	نماز جنازہ میں دعا	۴۸۸	مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ رکھنا
۵۰۹	جنازہ سے کی چار تکبیریں		نماز کے لیے جوتا اتار کر کہاں رکھے؟
۵۱۰	جنازہ سے میں پانچ تکبیریں	۴۹۰	کتاب الجنائز
	بچے کی نماز جنازہ		بیماری کی عیادت
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات	۴۹۲	بیماری کی عیادت کا ثواب
	اور نماز جنازہ کا ذکر	۴۹۳	میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا
۵۱۲	شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا		موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟
۵۱۳	مسجد میں نماز جنازہ		مومن کو نزع یعنی موت کی تلقین میں اجر و ثواب حاصل
	جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور	۴۹۵	ہوتا ہے

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۲۲	جس کسی کا محل ساقط ہو جائے؟	۵۱۵	وفن نہیں کرنا چاہیے
۵۲۳	میت کے گھر کھانا بھیجنا	۵۱۶	اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا
۵۲۴	میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور کھانا تیار کرنا	۵۱۷	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۲۵	جو سفر میں مر جائے	۵۲۰	نجاہی کی نماز جنازہ
۵۲۶	بناری میں وفات		نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور وفن جسک شریک رہنے کا ثواب
۵۲۶	میت کی بڑی توڑنے کی ممانعت	۵۲۲	جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بناری کا بیان	۵۲۳	قبرستان میں جانے کی دعا
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ	۵۲۴	قبرستان میں بیٹھنا
۵۵۰			میت کو قبر میں داخل کرنا
۵۵۱	کتاب الصیام	۵۲۵	لہر کا اولیٰ ہونا
	روزوں کی فضیلت	۵۲۶	شق (مسند وقتی قبر)
۵۵۷	ماہ رمضان کی فضیلت	۵۲۷	قبر گہری کھودنا
۵۵۸	شک کے دن روزہ	۵۲۸	قبر پر نشانی رکھنا
	شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا		قبر پر عمارت بنانا اس کو چھتہ بنانا اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے
۵۵۹	رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے سوا اُس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے	۵۲۹	قبر پر مٹی ڈالنا
۵۶۰	چاند دیکھنے کی گواہی		قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے
	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرنا	۵۳۱	زیارت قبور
۵۶۱	میدان بھی آنتیں دن کا بھی ہوتا ہے	۵۳۲	مشرکوں کی قبروں کی زیارت
۵۶۲	عید کے دنوں میں نیکوں کا بیان		عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے
	سفر میں روزہ رکھنا	۵۳۳	عورتوں کا جنازہ میں جانا
۵۶۳	سفر میں روزہ موقوف کروانا	۵۳۴	نوحہ کی ممانعت
	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ موقوف کر دینا	۵۳۵	چہرہ پینے اور گر جان پھانے کی ممانعت
۵۶۴		۵۳۸	میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو مذاہب ۷۲ ہے
۵۶۵	رمضان کی قضاء	۵۳۹	میت پر نوحہ کرنا
			جس کا بچہ مر جائے اُس کا ثواب

صفحہ	حوالہ	صفحہ	حوالہ
۵۸۵	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۵۶۶	رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ
۵۸۶	اشتر حرام کے روزے	۵۶۷	بجولے سے افطار کرنا
۶۱۷	روزہ بدن کی نذوق ہے		روزہ دار کو قے آ جانے
۶۵۸	روزہ دار کے سامنے کھانا	۵۶۸	روزہ دار کے لیے مسواک کرنا اور سر نہ لگانا
۵۸۹	روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟	۵۶۹	روزہ دار کو پچھلے لگانا
	روزہ دار کی دعا و نہیں ہوتی	۵۷۰	روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۹۰	حید الفطر کے روزہ گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا		روزہ دار کے لیے بی بی کے ساتھ لینا
	جو شخص صر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے	۵۷۱	روزہ دار کا نجیت اور ہے بودہ گوئی میں مبتلا ہونا
۵۹۱	ہوں جن کو کتابی کی وجہ سے نہ رہا	۵۷۲	سحری کا بیان
	جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو		سحری دیر سے کرنا
	جائے	۵۷۳	جلد افطار کرنا
۵۹۲	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو		کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟
	خاوند کی اجازت کے بغیر بی بی کا روزہ رکھنا	۵۷۴	رات سے روزہ کی نیت کرنا اور نفل روزہ میں اختیار
۵۹۳	مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے		روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت چنا بت کی حالت میں
	کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے	۵۷۵	اٹھے
	والے کے برابر ہے	۵۷۶	بیش روزہ رکھنا
	لیلتہ القدر	۵۷۷	ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
۵۹۴	ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت	۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے
	احکام		حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
۵۹۵	احکام شروع کرنا اور قضاء کرنا	۵۷۹	ماہ شوال میں چھ روزے
	ایک دن یا رات کا احکام	۵۸۰	اللہ کے راستے میں ایک روزہ
۵۹۶	مختلف مسجد میں جگہ متعین کرے		ایک مشریق میں روزہ کی ممانعت
۵۹۷	مسجد میں خیر لگا کر احکام کرنا	۵۸۱	یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت
	دوران احکام پناہ کی عیادت اور جنازے میں		جس کو روزہ رکھنا
	شرکت	۵۸۲	ہفت کے دن روزہ
۵۹۸	مختلف سر دھو سکتا ہے اور کٹھی کر سکتا ہے		ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے
	مختلف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر	۵۸۳	حرف میں نویں ذی الحجہ کا روزہ
	سکتے ہیں	۵۸۴	بہار کا روزہ

صفحہ	حصہ	صفحہ	حصہ
۶۱۱	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام	۵۹۹	مستحقانِ زکوٰۃ کون ہیں
۶۱۲	گھوڑوں اور لوہڑیوں کی زکوٰۃ کا بیان		اعکاف کا ثواب
۶۱۳	اموالِ زکوٰۃ	۶۰۰	عیدین کی راتوں میں قیام
	بکیتی اور بچوں کی زکوٰۃ	۶۰۱	کتاب الزکوٰۃ
۶۱۵	بکجور اور انکجور کا تخمینہ		زکوٰۃ کی فرضیت
	زکوٰۃ میں برا (زردی و ناکارہ) مال نکالنے کی	۶۰۲	زکوٰۃ نہ دینے کی سزا
۶۱۶	ممانعت	۶۰۳	زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ میں
۶۱۷	شہد کی زکوٰۃ	۶۰۵	سوئے چاندنی کی زکوٰۃ
۶۱۸	صدقہ فطر		جس کا مال حاصل ہو
۶۲۰	عشر و خراج	۶۰۶	جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
	وہی ساتھ صاع ہیں		قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی
۶۲۱	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۶۰۷	جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ وعادہ ہے
	سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے		آؤتوں کی زکوٰۃ
۶۲۲	محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا	۶۰۹	زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ مرکا جانور لینا
۶۲۳	جن لوگوں کے لیے صدقہ حلال ہے	۶۱۰	گائے بیل کی زکوٰۃ
	صدقہ کی فضیلت		بکریوں کی زکوٰۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُحِبِّهِ

کِتَابُ السُّنَّةِ

پاب: سنت رسول اللہ ﷺ کی

پیروی کا بیان

۱: بَابُ إِتِنَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

منیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول
الاعفان عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس کو
اللہ ﷺ ما امرتکم بہ فخذوہ و ما نہیتمکم عنہ فلتہتوا۔ بھلاؤ اور جس سے روک دوں اس سے روک جاؤ۔

۲: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔
محلۃ (۲) یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں۔ قول اولیٰ: سنت سے مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول 'فعل' تقریر ہے۔ چارادہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی۔ قول ثانی: سنت سے
مراد الطریقۃ المسلوکۃ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدین مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین
کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((ما امرتکم بہ فخذوہ)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح و
کامیابی کا ارادہ اور خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرام نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان و مال و اولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین
کے مقابلہ میں سطوت و غلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات، رسوم و رواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جو کام حضور نے نہیں
فرمائے اور جو کام آپ نے نہیں کیے انہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آنے لگا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر
جہاد رکھی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن و سنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن و سنت اور اولی
الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کتاب و
سنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے
نفاذ پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں 'عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی۔ بعض

لوگ تقلید کو اتباع سنت کے معانی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فَسَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ تاوقت آدمی کو واقف کار کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن ”العبرة بعموم اللفظ“ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ ہٹتا ہے کہ غیر عالم عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورہ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورہ توبہ کی آیت: ﴿فَسَلُوا لَعَنَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاں اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہ راست قرآن و سنت سے استنباط احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ اُن سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہد صحابہؓ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقیہ صحابیؓ اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہد صحابہؓ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا مضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ بجز اس کے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زیدؓ کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اُن پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دو بار رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمایا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایات میں تشریح ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ بن کے صرف گورنری نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دور مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتہائی مصلحت سے تقلید مطلق کے نبھانے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحاب مذہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعیؒ یا امام احمدؒ (رحمہم اللہ) کسی نے بھی مذہب اور امتحان مسائل خلاف شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ "غایۃ الانصاف" ہی بیانِ مسبب الاختلاف میں فرماتے ہیں۔ عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ جب فقہاء نے فقہ کو مدون کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کام کیا تھا یا وہ ان کے زمانہ میں پیش آتے ہیں ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوعہ متصل یا موقوفہ صحیح یا ضعیف یا حسن یا یحییٰ اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل بالسنۃ آسان کر دیا، ابھی۔ اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ ملتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر لصوص و آیات سے مستنبط نہیں ہوتے۔ پس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ الہ اللہ میں فرماتے ہیں ان مذاہب مدونہ معززہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں یا لصوص اس زمانہ میں کہ ہمیں بہت ہی پست ہو گئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور دینِ حرمؐ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ "تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے" یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ عقیدہ اجماع میں فرماتے ہیں مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذاہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ آپؒ کے الفاظ یہ ہیں: ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والحروح عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ شتم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے لگنا سواد اعظم سے نکلنے کے مراد ان ٹھہرا۔ بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب و سنت کی اتباع کے معنائی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ: أَنَا حَرَوْتُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَؤُنِي مَا تَرَوْكُمْ فَأَنَا مَا هَلَكَ مِنْ كَمَا قَلَّكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاسْتِغْلَابُهُمْ عَلَى أَسْبَابِهِمْ هَذَا أَمْرٌ نَحْنُ بَشَرٌ فَهَلْؤُا أَمْرًا مَا اسْتَطَعْنَاهُ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهَوْا

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلاعات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ یعنی تم طاقت رکھتے ہو اور جب کسی چیز سے روکو تو رک جاؤ۔

۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: لَنَا أَبُو نَعْمَانَ وَ وَصَّيْتُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمْرٌ نَحْنُ بَشَرٌ فَهَلْؤُا أَمْرًا مَا اسْتَطَعْنَاهُ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهَوْا

۳: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرمانبرداری کی میری اس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَيْمٍ: لَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ عَنِ الْفَسَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حَفْصٍ قَالَ:

۴: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَغْضُ وَ لَمْ يَبْغِزْ فَوَيْلٌ

ہات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھتا ہے اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدَّقْنَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَسِ سَمِعَ خَدِيجًا ابْنَ سَلِيمَانَ الْأَفْطُسُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ الْجُرَيْشِيِّ عَنْ خَبْرٍ نَسِ نَعْمٍ عَنْ ابْنِ الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَرَحَ عَلِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَحْنٌ لَدُنْكَ الْفَقْرُ وَ تَحَوُّهُ فَقَالَ الْفَقْرُ نَحَافُونَ وَ الْبَيِّنُ يَلْبِسُ بِدِهِ لَنْصَبِ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا صَاحِبٌ لَا يُزِيغُ قَلْبَ أَخِيذُكُمْ إِذَا غَنَى الْأَعْيُنُ وَ أَنَّهُ لَا لَفْظَ تَرَكُّكُمْ عَلَى مِثْلِ النِّصَاءِ لَيْلَهَا وَ يَهَارُهَا سَوَاءٌ قَالَ أَبُو الدُّرْدَاءِ صَدَقَ اللَّهُ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْنَا وَاللَّهُ عَلَى مِثْلِ النِّصَاءِ لَيْلَهَا وَ يَهَارُهَا سَوَاءٌ

۵. حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ درآئے تھالیکہ ہم ذکر کر رہے تھے تکب دیتی کا اور اس سے خوف کر رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم فخر سے ڈر رہے ہو تم ہے اس کی جس کے ساتھ میں میری جان ہے یقیناً برسا دی جائے گی تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کئی (نیز حاکم) پیدا ہو جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم تم کو ہوا رسید ان کی سی حالت پر چھوڑ کر چار ماہوں جس کے دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابوالدرداء نے کہ کچھ فرمایا تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم ایسی ہوا رسیدات پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶ أَقْرَأَ سَمِعَ مَرُوفٍ بِكَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَسِ فَرَمَايَا بِمِشْرَ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا خُفَيْدٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُتَضَوِّينَ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ حَذَلِهِمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

۷ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَدَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِخَبْرٍ نَسِ خَمْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عِلْفَةَ نَصْرُ بْنُ عِلْفَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَ خَبِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْخَضَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ حَذَلِهَا

۷. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے ڈٹی رہے گی اللہ کے حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کی مخالفت کرے گا۔

۸ ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابو عبدہ الخولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (مذکر کے) نماز پڑھی ہے۔ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے

۸ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَدَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَرَّاحُ بْنُ مَالِيحٍ ثَنَا سَكُونُ بْنُ زُوْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَاعِدَةَ الْحَوَّلَاسِيَّ وَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْفَلَاحَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْفِرُ لِي فِي هَذَا الدِّينِ غَرَضًا
بِسْمِعَتِهِمْ فِي طَاعَةٍ.

۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ
صَالِحٍ قَالَ الْحَاجُّ بْنُ أَرْطَافَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَامَ مُعَاوِذَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَطَلًا فَقَالَ
إِسْ عَلِمَاؤُكُمْ؟ أَيْنَ عَلِمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
طَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ لَا يَتَأَلَّوْنَ مِنْ خُلْدِهِمْ وَلَا مِنْ
نَضْرِهِمْ.

۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ بْنَ نَيْبٍ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
وَالْوَحْشِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ
طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مُتَوَرِّقِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ
حَالِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ (عَنْهُ) اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ أَبُو خَالِدٍ
الْأَخْمَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الشَّيْ خَطِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُطُّوا وَحُطُّوا عَنْ بَيْتِهِ وَحُطُّوا
حُطُّوا عَنْ نَسَائِهِ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْحِطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ
"هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ" ثُمَّ نَظَرَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَ أَنْ هَذَا صِرَاطِي
مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ
سَبِيلِهِ﴾ [الاعراف: ۱۵۳]

۲: بَابُ تَعْظِيمِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَالْتَعَلُّيْطِ عَلَى مَنْ غَارَضَهُ

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرُونٌ أَنِّي سَمِعْتُ قَاتِلَةَ بْنَ الْحَبَابِ عَنْ
مُعَاوِذَةَ بِنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْخَسَنُ بْنُ حَابِرٍ عَنْ الْمُقَدِّمِ

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں
گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے
حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء
کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم
ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غائب رہے گی
لوگوں پر براہ نہیں کریں گے اس کی جو ان کو رسوا کرے
یا ان کی مدد کرے۔

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری
امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کے
جائیں گے۔ انہیں ضرر پہنچائے گا ان کو جو ان کی مخالفت
کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۱۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے پاس تھے آ جناب ﷺ نے ایک کبیر کھینچی
دو کبیریں اس کبیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو کبیریں
اس کبیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی
کبیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ
آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا جسی اتباع کرو اس کی
اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں
اس کے راستے سے۔

۲: باب: حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم اور اس کا مقابلہ کرنے والے پر سختی

۱۲: مقدمہ بن محمد کرب الکندیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
فرمایا قریب ہے کہ ایک شخص نکلے گئے ہوئے ہوا اپنے پلنگ

۱۵ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیرؓ سے حضورؐ کے پاس حرہ کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے وہ حضرات کجھور کے پانعات کو میرا پ کر رہے تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیرؓ سے) یوں کہا تھا کہ پانی کو کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔ جھگڑا رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا زبیر! تم اپنے گھیت کو میرا پ کرنے کے بعد بقیہ پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری غصہ میں آ گئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے چہرہ انور کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا: زبیر! اپنے باغ وغیرہ کو میرا پ کرو اور اس وقت تک پانی رو کے رکھو جب تک وہ منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی۔
«فلا ورنک لاہو مسنون حتی یحکمکونک»

۱۶ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندگیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے شروع کرو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ غصہ ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ان کا بھتیجا بیٹا ہوا تھا اس نے ککری بیچ لی۔ انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ الْمُهَاسِرِ الْمِصْرِيُّ أَنَا الْقَلْبُ بْنُ مَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرَّةِ ابْنِ الرُّبَيْزِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرُّبَيْزِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَاصِمَ الرُّبَيْزِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاحِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرَّحَ الْمَاءَ بِفَرْطَانِي عَلَيْهِ فَاحْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِأَرْبِزٍ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى حَارَكٍ فَعَصَبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَارَكًا ابْنُ عَمَّتِكَ يَسْقُونَ وَحَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّزُ! لَسْتُ ثُمَّ أَحْمَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَدَرِ قَالَ: لَقَالَ الرُّبَيْزُ: وَاللَّهِ أَنِّي لَا خِشْيَ هَذِهِ الْآيَةِ مَرَلْتُ فِي ذَلِكَ «فلا ورنک لاہو مسنون حتی یحکمکونک فیما شحر نیہیہ ثم لا یحدروا فی انفسہم حر خا منا قصیت و یسقموا تسلیما» [۱۰۰۔ الحد۔ ۱۶۵]

۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْجٍ الْبُشَيْرِيُّ أَنَا عِنْدَ الزُّرَّافِ: «أَمَا مَعْمَرُ» عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْقُوا أَعْمَاءَ اللَّهِ أَنْ يَصْلِيَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنُ لَبْدَةَ: أَمَا لَتَسْقِيَهُنَّ فَقَالَ: فَعَصَبَ غَضًا تَدْبِدًا. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَقُولُ: أَمَا لَتَسْقِيَهُنَّ؟

۱۷. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْحَدَرِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَحَفْصُ بْنُ غَمْرٍا قَالَ: تَمَّعَدَ الْوُهَّابُ الثَّقَفِيُّ ثَمَّ أَوَّابٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ خُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مُعَقَّلِي اللَّهِ كَانَ جَالِسًا إِلَى حَبْشَةَ بْنِ أَحْمَدَ فَخَذَفَ مَهَادًا وَ قَالَ - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِي عُنْهَا وَقَالَ أَيْهَا لَا نَصْبَةَ صَبْدًا وَلَا تَكْفِي عَذْرًا وَ أَيْهَا مَكْسُزُ النَّسْ وَ تَفْغَاءُ الْغُبْنِ فَإِنَّ فَعَادَ ابْنَ أَجْبَهَ بِخَذَفٍ فَقَالَ: أَحَذِّثْكَ أَنَّ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِي عُنْهَا لَنْ عَذَّتْ نَخَذَفَ لَا أَكْمَلُكَ هَذَا.

نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو غنمی کیا جاسکتا ہے (الناظر نے والے کی) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور دانت توڑ سکتا ہے۔ جینتے نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

تشریح: (حدیث ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیرؓ کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ قاضی فرماتے ہیں کہ داؤد دینیؒ نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا ہے۔ حورہ - کنکریلی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضورؐ نے جو دو حکم فرمائے دونوں انصاف پر مبنی تھے۔ پہلا حکم بھی مصفاہ تھا کہ حضرت زبیرؓ گھیت کو اپنی ضرورت کے موافق بیچ لیجیں اس کے بعد انصاری کے کھیت پر پانی چھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپؐ نے فرمایا تم اپنا حق پورالے لو کہ منڈیوں تک پانی بھر جائے۔ (حدیث ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث ۱۷) اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے اُن لوگوں پر جو بدقیوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اور بدعت کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے اس حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَابَعِيُّ ابْنِ حُمْرَةَ حَدَّثَنِي نَزْدَ ابْنِ سَبَّانٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ ابْنِهِ 'أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْغَلْبُ *

۱۸: رسول اللہ کے ساتھی حضرت عباد بن صامتؓ انصاری سرزمین روم میں معاویہؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم سوچار ہے ہو۔ میں نے جناب رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سونے کو سونے کے بدلہ میں صرف برابر برابر بیچو جس میں نہ تو کمی و زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہؓ نے ان سے کہا اے ابو الولید! میرے نزدیک تو اس میں سوئچس لا! یہ کہ ادھار ہو۔ عبادؓ نے کہا میں آپ کو رسول اللہؐ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے

تکھے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں
 ٹھہروں گا جس کے وہابی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو
 مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے
 ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ
 بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ
 کیا۔ عمرؓ نے فرمایا اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ
 جائے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا
 آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت
 نہیں لوگوں کو یہاں کرنے کا حکم دیں جیسے انہوں نے فرمایا ہے
 کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 جب میں جمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
 سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق
 ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ
 ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۲۰۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 جب میں جمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں
 تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا
 کرو جو ان کے اہل شان درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں
 نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے
 اور وہ چنگ پر تکیہ لگائے ہوئے یوں کہ صرف قرآن
 پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی
 سے بیان فرمایا اے بھتیجے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ وَسَلَّمَ
 فَحَدِّثْنِي عَنْ رَأْيِكَ لَنْ أَعْرِضَ عَنْهُ لَأَسْأَلُكَ
 بِأَرْصَلٍ لَكَ عَلَيْهَا إِفْرَةٌ فَلَمَّا قُفِلَ لِحَقِّ بِالْمَدِينَةِ
 فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا
 أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَخَصَّ عَلَيْهِ
 الْفَضَّةَ وَمَا قَالَ مِنْ مَسْأَلَتِهِ فَقَالَ أَرْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَيْ أَرْصَلَ فَقَالَ اللَّهُ أَزْوَاجُ لَسْتُ
 فِيهَا وَافْتَالُكَ وَكُنْتُ أَلِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 لَا إِفْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ وَأَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ
 الْأَمْرُ

۱۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْبَاهِلِيُّ ثَابِتِي بْنُ سَعِيدٍ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَصَلَانَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ
 اللَّهُ نَسْ مَسْخُودٌ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَوُّوا
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ الْغَسَاءُ وَالْغَدَاةُ وَالْقَاءُ وَهَذَا
 الْمَنْشُ مَا أَعْرَدَهُ الْمَصْنُفُ.

۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَائِبٍ ثَابِتِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
 عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْخَثَرِ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ
 النَّسَائِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ حَدِّثُوا لَهُ الَّذِي هُوَ الْغَسَاءُ وَالْغَدَاةُ وَالْقَاءُ

۲۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِ ثَابِتِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 الْمُفَضَّلِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا
 أَعْرِضُ مَا يَحْدُثُ أَخَذْتُمْ عَلَى الْحَدِيثِ وَهُوَ مُنْكَرٌ عَلَى
 أَرْصَلَتِهِ فَطَوُّوا أَمْوَاجَنَا مَا قُلْنَا مِنْ قَوْلٍ حَسْبِ مَا
 قُلْنَا (هَذَا الْمَنْشُ مَا أَعْرَدَهُ الْمَصْنُفُ)

۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ وَحْدَانَ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ وَحْدَانَ

ہذا من النبی لما عدہ من سلسلہ ما محمد ابن عمرو
عن امی سلمۃ ان امہ ہریرۃ قال لرخل ما ابن احی ادا
حدثک عن رسول اللہ ﷺ فلا تضرب لہ الا نعال
ماہ و سلم کی کوئی حدیث مبارکہ بیان کیا کروں تو تم
(اس کے مقابلے میں) لوگوں کی باتیں (قیس وقال)
بیان نہ کیا کرو۔

قال ابو الحسن نساحی من عند اللہ
الکرامی لما علی من الجعد عن شعبة عن عمرو بن مرة
من حدیث علی وصی اللہ تعالیٰ عنہ
عمرو بن مرو سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
سی حدیث منقول ہے۔

۳ : باب الترقی فی الحدیث عن

رسول اللہ ﷺ

باب: حدیث میں احتیاط اور محافظت

کے بیان میں

۲۳ حدثنا ابو بکر بن امی سلمۃ لما عدہ من معاذ عن اس
عول لما سئلہ الطیث عن ابراہیم التیمی عن امہ عن
عمرو بن مسعود قال ما خطب فی ابن مسعود وصی اللہ
تعالیٰ عنہ عتبہ بن حبش الا البتہ فیہ قال فما سمعنا بفی
منی، فقط قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان
دات عتبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فکس قال فطرث الیہ فہو فامہ محللہ زرارۃ قبضہ قد
اغرورک عباہ و انتصح او داخہ قال او داخہ قال او
دون دلتک او صوق دلتک او قرینا من دلتک او شہنا
بدلتک
۲۴ حدثنا ابو بکر بن امی سلمۃ لما عدہ من معاذ عن اس
عول عن محمد بن سیرین قال کان انس بن مالک
وصی اللہ تعالیٰ عنہ ادا حدث عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حدیثا فصرع منہ قال او کما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵ حدثنا ابو بکر بن امی سلمۃ ما عدہ عن شعبة ج
وحدثنا محمد بن سائر لما عدہ الزخیم من مہدی لما
سعد عن عمرو بن مرة عن عبد الزخیم من امی لیلی قال
۲۳ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے متعلق حضرت عمرو بن
میمون فرماتے ہیں کہ بلا اختلاف ہر جمہرات کی شام کو ان
کی خدمت میں آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے بھی ان کو
یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے یوں فرمایا ایک
شام یوں کہہ دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
پھر انہوں نے سر جھکا لیا میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ
کھڑے تھے قیص کے بطن کھلے ہوئے تھے آنکھیں پھٹی
ہوئی، گردن کی رگیں پھول چکی تھیں اور یوں کہہ رہے
تھے یا اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب
قریب یا اس کے مشابہ فرمایا تھا۔

۲۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
کوئی حدیث بیان فرماتے تو فارغ ہونے کے بعد انکھا
فسان و سوزن اللہ ﷺ کے الفاظ کہتے یعنی یا جس طرح
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۵ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت
زید بن ارقم سے گزارش کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم

فَلَمَّا لَرِيَهُ نَزَلَ إِلَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَرُمَا وَسَبِيَا وَالْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ

بڑھے ہو گئے ہیں اور بھولے گئے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امرِ شدید ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الضَّرُّعِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّرْعِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَالِسْتُ أَنِّي غَمِرْتُ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا

۲۶: عبد اللہ بن ابی السرفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷: حَدَّثَنَا الْعَصَمِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَسْرِيُّ ثَنَا عَنِ الزُّوْافِ الْبَلَّانِ مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَتَى كُنَّا لَنَحْفَظَ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يَحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا إِذَا رَكِبْتُمُ الضَّغْبَ وَالذَّلْزُلَ فِيهِمَا

۲۷: طاووسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور آؤ تو اس پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو باند اور دوی ہو گئی۔

۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَلْبَةَ ثَنَا حِصَادُ بْنُ رَيْدٍ عَنْ مُحَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْطُوبَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَعْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الْخُزَفَةِ وَشَيْخَا فَمَنْشَى مَعَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صِرَاطٌ فَقَالَ انْزِلُوا لَمْ مَشَيْتُمْ مَعَكُمْ قَالَ قَلْبًا بِحَقِّ شُخْطَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ لَكُنِي مَشَيْتُ مَعَكُمْ لِحَدِيثِ أَوْثَرِ أَنْ أُحْذَنُكُمْ مَهْ هَارِثُ أَنْ تَحْفَظُوا لِمَنْشَايَ مَعَكُمْ أَنْتُمْ تَقْدُمُونَ عَلَى قَوْمٍ لِلْفُزَانِ فِي ضَرْبِهِمْ هَرَبٌ كَهَرَبِ الْفَرَحِ حَلٍ فَاذْأَوْكُمْ مَدُّوا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالُوا أَضْحَابُ مُحْسِنٍ فَأَقْبَلُوا الزَّوَايَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آتَا تَرَبُّحَكُمْ الْحَدِيثِ مِنَ الْفَرَادِ الْمُتَصِفِ

۲۸: قرطوبہ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلاؤ؟ ہم نے عرض کی رسول اللہؐ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلا تا کہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے اٹھیں گے جیسے ہڈیاں۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمدؐ کے اصحاب آگئے تم لوگ رسول اللہؐ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف مصنف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَذَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حِصَادٍ عَنْ رَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ الشَّاذِلِ بْنِ رَيْدٍ قَالَ

۲۹: صاحب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں

صحیح سفدن مالک من المدینۃ الی مکۃ لما سمعته جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک
 یحذث عن النبی ﷺ بحديث واحد حدیث بھی بیان کرتے ہوئے نہیں۔

تشریح ☆ (حدیث نمبر ۲۳) ان احادیث میں صحابہ کرامؓ کی احتیاط بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت عمرؓ کی۔ دراصل
 وہ یہ چاہتے تھے کہ صرف ان احادیث کی روایت کی جائے جن کے متعلق راوی کو پورا اطمینان ہو کہ جو اس نے دیکھا یا سنا
 ہے وہی کچھ وہ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ کوئی حدیث بیان کر کے آپؐ کا طہن سے کہتے کہ جس نے اس حدیث
 کو خوب اپنے حافظے میں بھرا لیا ہے اُسے چاہیے کہ وہ جہاں جہاں جائے اس حدیث کو بیان کرتا چلا جائے۔ بالکل اسی
 طرح حافظہ ابن عبد البرؒ نے اپنی کتاب جامع بیان ج ۲ ص ۱۲۲ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ بھی روایت
 کرنے میں بہت محتاط تھے جیسا کہ ابن مسعودؓ کی حدیث باب میں ہے کہ ان پر انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت
 طاری ہو گئی اس لیے کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں بہت کامل ادب تھا اور خوف و خشیت انہی کا غلبہ تھا۔ آج کے دور میں
 بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ضعیف احادیث سنا کر لوگوں کے عقیدے کو زور دیکر جارہے ہیں اور بعضوں نے
 تو موضوع اور من گھڑت احادیث لوگوں میں پھیلاتا شروع کر رکھی ہیں۔ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہو گئے۔
 اللہم احفظنا۔

نوٹ ☆ صحابہ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں کس قدر محتاط تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمر رضی اللہ عنہما
 بالخصوص اس معاملہ میں کتنا سخت رویہ رکھتے تھے اگر اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو تو ”مکتبۃ العلم“ کی شائع
 کردہ کتاب ”حیث حدیث“ مصنف مناظر احسن گیلانی بے حد مفید رہے گی۔ (۱۶ سہار)

۴: بَابُ التَّعْلِیْقِ فِي تَعْمُدِ الْكَذِبِ عَلٰی
 ۵: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 عدا جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي خَنِيفَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَنْدَ اللَّهِ
 نُونُ عَمْرِو بْنِ دُرَّازٍ وَاسْنَاعِلِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ إِذَا شَرِيتُكَ عَنْ
 سَمَکٍ عَنْ عِنْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا هَلَبْتُ أَمْلَقُ مَعْدَةً مِنَ النَّارِ۔
 ۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا جس شخص نے مجھ پر جھوٹ گھڑا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم
 میں بنالے۔

تشریح ☆ لغت کے اعتبار سے ہر کلام کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں اقوال رسول (ﷺ) و
 افعالہ۔ آپؐ کے اقوال اور افعال کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ علامہ محمد شین نے بیان فرمایا ہے کہ
 ساتھ سے زائد صحابہ کرامؓ نے اس کو روایت کیا ہے اور امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس کے راوی صحابہ میں سے تقریباً دوسو
 ہیں۔ ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ بہر حال نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو بہت زیادہ تاکید فرمائی کہ میری طرف
 جھوٹ کی نسبت نہ کرو ورنہ دوزخ کا زائید صحنہ ہو گے اور تمہاری ششیں بنائے جنت میں ہونے کے جہنم میں تیار ہوں گی۔
 علم حدیث کتنا عظیم علم ہے اسے یاد کرنا لوگوں تک پہنچانا اس پر عمل کرنا باعث نجات اور آخری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اگر
 گھڑی ہوئی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں گی تو ان کا وبال اور عذاب بھی بہت سخت ہوگا۔

۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھڑو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھڑنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدا بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس مہر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا جھٹی بات کہے اور جس نے ارادنا مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

۳۶: عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوامؓ سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور قلاں صاحبؓ کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے ہدا

۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ ذُرَّاءَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا قَالَا شَرِيفُكَ عَنْ مَضُودٍ عَنْ زَيْعِ بْنِ حَرَابِشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكَذِبَ عَلَيَّ يُلَوِّحُ الشَّارَ.

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُصَرِّقِيُّ قَالَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ﷺ (حَسَنَةً قَالَ مُنْعَمًا) فَلَيْتَنِيَا مُنْعَدًا مِنَ الشَّارِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ وَهَيْزُ بْنُ حُزْبٍ قَالَا فَخْشِيمُ بْنُ السُّرْتَبَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُنْعَدًا فَلَيْتَنِيَا مُنْعَدًا مِنَ الشَّارِ.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ شَهْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلَيْتَنِيَا مُنْعَدًا مِنَ الشَّارِ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الشَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَهْرِ الْبَاطِلُ وَخُفْرَةُ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلَيْتَنِيَا مُنْعَدًا مِنَ الشَّارِ.

۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ جَمَاعٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ نَعْنَاعَ مِنْ مَضُودٍ وَ قَلَانَا

قال اما انی لم افارقة منذ اسلمت و لكنی سمعت منه
كلمة یقول من كذب علی منعمنا فلینوا مفعة من
النار

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو
روایت حدیث سے مانع ہے) آپؐ فرماتے تھے جس نے
مجھ پر جھوٹ گھڑا اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۷۔ حدثنا سونید بن سعید ثنا علی بن مسهر عن معمر بن
عن عقیبة عن اسی سعید قال قال رسول الله ﷺ من
كذب علی منعمنا فلینوا مفعة من النار

۳۷۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ
پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

باب من حدث عن رسول الله
ضمی رکن حنیہ ورم

چاپ: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول
اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے

ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

حدیثاً و هو یرى انه كذب

۳۸۔ حدثنا ابو نکر بن ابی شیبہ ثنا علی بن ہاشم عن
اس اسی یلسی عن الحکم عن عند الزخیم ان ابی لیلی
عن علی بن النبی ﷺ قال من حدث عنی حدیثاً و هو
یرى انه کذب فهو احد الکاذبین

۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب
سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ
جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح: فیہو احد الکاذبین یہ لفظ حثیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے حثیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس
سے سبیلہ کذاب اور اسوہ متی ہیں یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے
احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پڑھیں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

بوٹ: مسیلہ کذاب اور اسوہ متی دو رسالت (ﷺ) کے دو "کذاب"۔ مسیلہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول
کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہدیان کی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور نتیجتاً آج تک اس
کے نام کے ساتھ کذاب کا لاحقہ لگا چلا آ رہا ہے اور تا قیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ فاتحہ) (۱۰۵۵)

۳۹۔ حدثنا ابو نکر بن ابی شیبہ قال ثنا و یحییٰ عن
محمّد بن نشاء ثنا محمّد بن حفص قال ثنا شعبة عن
الحکم عن عند الزخیم عن ابی لیلی عن سونود بن
خندب عن النبی ﷺ قال من حدث عنی حدیثاً و هو
یرى انه کذب فهو احد الکاذبین

۳۹۔ حضرت سرہ بن جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے
ہیں جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ
سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک
جھوٹا ہے۔

۴۰۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبہ ثنا محمّد بن فضیل عن
الاعمش عن الحکم عن عند الزخیم ان ابی لیلی عن

۴۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى
أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِكَ أَنْبَاءُ الْحَسَنِ بْنِ
مُوسَى الْأَشْجَبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمِّي شَيْبَةَ تَابَتْ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
السَّمْعَانِيِّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي
مُحَدِّثٌ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ

۶ : بَابُ إِتِّاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

الْمُهْدَبِينَ

۳۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى
الْقَطَّانِيِّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ زَيْغِي
أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي بِخَبَرٍ عَنْ أَبِي الْمَطَّاعِ قَالَ سَمِعْتُ
الْعُزْرَاءَ مِنْ سَابِغَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاتَ يَوْمٍ فَوَعظًا مُوعِظَةً
سَلِيَةً وَحَلَّتْ مِنْهَا الْفُلُوفُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقِيلَ يَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِظًا مُوعِظَةً مُؤَذِّعَةً
فَاعْتَمَدَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِسُقَايِ اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
وَإِنْ عَصَا حَشِيئًا وَ سَتَرُونَ مِنْ مَعْبُودِي الْخُلَفَاءِ شَدِيدًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَنِ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدَبِينَ عَصُوا
عَلَيْهَا بِالْأَوَّاحِدِ وَالْإِثْمُ وَالْأُمُورُ الْمُتَحَدِّثَاتُ فَإِنْ تَخَلَّى مَذْبَعُهُ

صَلَاةً

طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ
جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

شعبہ سے بھی سمرہ بن جندب کی روایت کی
مثل روایت منقول ہے۔

۳۱ : مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری
طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ
جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

بَابُ : خُلَافَةِ الرَّاشِدِينَ كَمَا طَرِيقُهُ

کی پیروی

۳۲ : حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ ایک دن
رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا
جامع و عطا کیا کہ دل کا پٹا اٹھنے اور آنکھوں سے آنسو بہ
نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہمیں
ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا
نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔
انہوں نے فرمایا اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو
امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم کر لو اگرچہ وہ جھٹی ٹھام ہو۔
عقرب پر تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم
میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا
ان کے طریقہ کو دائروں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے
آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح : اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن
مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری
امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو صحیحی ٹھام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور
فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب امت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں
پھوٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر چلے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو واڑوں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خلیفہ رابع حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے فقہے بڑھتے رہے۔ قدر یہ فرق نکلا اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ روافض نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم السلام) (الرضوان) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کر دیے۔ معتزلہ لنگے اور اسلام کوئی شکل میں تبدیل کر کے محدثات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اُٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ دبا، بھیلی۔ آئندہ کے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الہی رکھا جو حقیقت میں دین شیطانی تھا۔ آگے چل کر نیچری، پیکر الوہی، قادیانی، رضانخانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راہِ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر چلے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور جسے واڑوں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے جو چارٹی لنگے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے لپٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْرُورٍ مَنِسْقُورٍ وَاسْتَقْبَلَ
الرَّاهِطِ السُّوْفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الرَّحْمَنَ بْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْبَانَ بْنَ سَابِئَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ وَعَظَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً
دُرَّتْ مِنْهَا الْغَيُورُ وَوَحَلَّتْ مِنْهَا الْفُلُوبُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُؤَذَّعَةٌ فَمَاذَا
نَعْبُدُ إِلَهًا فَإِنْ لَمْ نَرُكَ نَحْنُكَ عَلَى التَّبَاطُؤِ لَيْلِيَا كَيْفَارَ هَالَا
بِزَيْنِ عَنْهَا بَعْدِي أَلَا هَالِكٌ مِنْ بَعْضِ مَكْنُومٍ فَسِرِّي
أَحْدَاثًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ مِمَّا عَرَفْتُمْ مِنْ سُتْنِي وَسُنَّةِ الْأَخْلَاءِ
الرَّاشِدِينَ السُّبْحَانِ عَصُوا عَنْهَا بِالْوَاحِدِ وَعَلَيْكُمْ
بِالسَّاطِعَةِ وَأَنْ عَزَا حَبِيبِيَا فِيمَا الْمُؤْمِنُ كَالْحَبْلِ الْأَنْفِ
خَيْمًا قَبْلَ الْقَادِ

۴۴۔ حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہ لگے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ (ﷺ) یہ تو رخصت کرنے والے کی فصاحت ہے۔ آپ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ بٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ غریب شدہ یا اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ جی غلام ہو کیونکہ مومن کیل ڈالے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۴: حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع الفوائد فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ نے پہلی کی مثل روایت ذکر کی۔

٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّخَّاحِ الْمَسْمَعِيِّ ثَابُوتُ بْنُ يَرْبُوعَ عَنْ حَالِدِ بْنِ مِقْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَفْرٍو عَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِأَسْرَؤِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الضُّحَى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بُوخْهَهُ فَرَعَضْنَا مِرْغَطَةً مَلِيغَةً فَلَذَكَرَ بِخَوْفِ

چاپ: بدعت اور جھوٹے سے بچنے کا بیان
۳۵۔ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ
فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ
تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف ولا رہے ہوں۔ فرماتے
تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور
فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح پیچھے گئے ہیں اور
انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے۔ پھر فرماتے اے اللہ!
سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ
محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی
باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے
تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اس کے ورثہ کا ہے
اور جس نے قرض یا اعمال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

٤: بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدْعِ وَ الْجَدَلِ
 ٣٥: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ نَاصِبٍ الْحَمْدَرِيُّ
 قَالَا سَمِعْنَا عِنْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ حَقْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَظَّتْ أَحْمَرُثُ عِيَاةٍ وَ
 عِلَاصُوتُهُ وَ اسْتَدَّ عَصَاهُ كَمَا لَهُ مُدْرَجِيثٌ يَقُولُ صَلِّحْكُمْ
 مَسَاحُكُمْ وَ يَقُولُ نَعَثُتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كِهَاتَيْنِ وَ يَقُولُ
 بَيْنَ اسْعَفَةِ الشَّيْبَةِ الْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا نَعْدُ هَٰذَا
 خَيْرَ الْأَمْوَرِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ وَ حَبْرَ الْهَدْيِ هَذَيْنِ مُحَمَّدٌ وَ
 حَسْرُ الْأَمْوَرِ مُحْسِنَاتُهَا وَ كُحْلُ بَدْعِ صَلَاحَةٍ وَ كَانَ
 يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ وَ مَنْ تَرَكَ دِينَنَا أَوْ صِبَاغَا
 عَلِمْنَا وَ الْيَمَى.

۳۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کام اللہ کا کام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خیرداری فی باطن سے چھٹا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ بری بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل امیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خیردار اوہ آنے والی (موت) قریب ہے اور تو وہ چیز ہے جو چٹل آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بد بخت وہ ہے جو

٣٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدَرٍ عَنْ مِسْثُوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ غُنْدَرٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ حَقْقَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي كَبِيْرٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ
عُقَيْبَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا هُمَا ابْنَانِ الْكَلَامُ وَالْهَيْدُ فَاحْسَنِ
الْكَلَامَ كَلَامَ اللَّهِ وَاحْسَنِ الْهَيْدَ هَيْدَ مُحَمَّدٍ وَلَا يَأْتَاكُمْ
وَسُخْرِيَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مَخْدَنَاتُهَا وَكُلُّ
سُخْرِيَةٍ بَذْعَةٌ وَكُلُّ بَذْعَةٍ صَالَاةٌ إِلَّا لَا يَقُولُونَ عَلَيْكُمْ
لَا مَذْهَبَ فَنَفْسُو قُلُوبَكُمْ إِلَّا أَنْ مَا هُوَ أَقْرَبُ وَأَمَّا

ہاں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا اور خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔ خبردار مومن مسلمان کے ساتھ قتال کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے تین دن سے زیادہ قطع تعلیق کرے آگاہ رہو اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ نہ تنجید کی حالت میں جائز ہے نہ فسی مذاق میں کوئی شخص اپنے بیچ سے ایسا وعدہ نہ کرے کہ پھر اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ نافرمانی تک لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم تک لے جاتی ہے اور سچ نیکی تک لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور سچ شخص کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا بھلائی کی جبکہ جھوٹے کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور نافرمانی کی۔ خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

۴۷. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اَافُو الذی اَنُوَل عَلَیْکَ ... کہ ”اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی بعض آیات ان میں سے حکمتیں ہیں وہ ام الکتاب ہیں اور دوسری قضاہات ہیں“ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات قضاہات میں جھگڑ رہے ہوں تو (سمجھو) یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ (عزوجل) نے مراد لئے ہیں ان سے بچنا۔

۴۸. حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی قوم ہدایت ملے کے بعد گمراہ نہیں ہوتی مگر وہ جو جھگڑے میں جھکا کئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْعَبْدُ مَا لَيْسَ بآبِ اٰلِ اٰمِیْنِ الشَّقِیِّ مَن شَقِیَّ فِی بَطْنِ اَمِّہِ
وَالشَّعْبِ مَن وُعِظَ بِعِزِّہِ اِلَّا اِنْ فَضَالَ النُّوْمُ مَن حَفُوْ
سَانِہِ فَنَزَوُقٌ وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّخَافَ اَحَدًا فَوْقَ
ثَلَاثٍ اِلَّا وَ اِیْمَانُہِ وَالْکَذِبُ فَاِنَّ الْکَذِبَ لَا یُضْلِحُ
سَالِحًا وَلَا یُفْهَرُ وَلَا یُعْزِلُ وَلَا یُعْزِلُ صَنِیْعَہُ ثُمَّ لَا یَقْبَلُ لَہُ
فَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُخُوْرِ وَاِنَّ الْفُخُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی
السَّارِ وَاِنَّ الصَّدَقَ یَهْدِیْ اِلَی الْمِرِّ وَاِنَّ الْمِرَّ یَهْدِیْ اِلَی
الْحَلَةِ وَاِنَّہُ یَقَالُ لِلضَّادِ صَدَقَ وَ بَرَّ وَ یَقَالُ لِلْکَاذِبِ
کَذَبَ وَ فُحِرَ اِلَّا وَاِنَّ الْعَدَّ بِالْکَذِبِ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ
کَذِبًا

(مسجد)

۴۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ بَنِیْ خَدَاجٍ تَمَامُ السَّمَاعِیْلِ بْنِ
عَلِیِّ بْنِ لَسَا الثَّوْبِ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْحَضْرَمِیُّ وَ
بُخَارِیُّ بْنُ حَکْمٍ قَالَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ الْوَهَّابِ ثَابِتُ الثَّوْبِ عَنْ عِنْدِ
اللّٰہِ نِسْ اَمِّیْ مَلِیْکَ عَنْ عَائِشَہُ فَانْثَرْنَا وَنَزَلْنَا اللّٰہُ عَلَیْہِہِ
الْاٰیَۃُ اَافُو الذّٰی اَنُوَلَّ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْہُ اَمَّا
مُخْکَمَاتُہُمْ فِیْہِ ثُمَّ الْکِتَابُ وَ اُخْرُ مُنْشَیْءَاتِہِ اِلَی قَوْلِہِ وَ
مَا یَلِکُمْ اَلَّا اُوْلُوْا الْاَلْکَابِ ۱۱ اِنَّ عِزَّہِ ۱۲ فَیَقَالُ: ”ہِنَا
عَائِشَہُ! اِذَا رَآئِمَہُ الذِّیْنِ یُحَادِّثُوْنَ فِیْہِہِہِ الذِّیْنِ عَاوَمَہُ عِنْدَہُ
فَاخْذَرُوْہُمْ“

۴۸. حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ تَمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِیْ ح وَ
حَدَّثَنَا حَوْزَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتُ مُحَمَّدِ بْنِ یَسْرِ قَالَ لَنَا
حِصْحَاخُ بْنُ جَبْرِ عَنْ اُمِّیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّیْ اُمَامَہُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا صَلَّی قَوْمٌ بَعْدَ هَذِیْ کَانَ عَلَیْہِ اَلَّا اُوْلُوْا

الحدل ثَمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصْفُونَ﴾ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿سَلِّمْ وَسَلِّمْ قَوْمٌ

خَصْفُونَ﴾ [الحرف ۱۵۸۰]

۳۹: حضرت حدیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ نماز صدقہ حج عمرہ جہاد فرض نفل (غرض کوئی بھی نیک عمل) قبول نہیں فرماتے۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آئے سے نکل جاتا ہے۔

۳۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعُسْكُرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوُثَائِمِيُّ إِنْ أُمِّي حَدَّثَنِ الْقَوَاصِمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْصَبٍ عَنْ السَّرَاحِمِيِّ نَسِ أُمِّي عِلَّةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ خُذَيْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَصَاحِبَ بَدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا غُسْرَةً وَلَا حِفَاظًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَيْنِ.

۵۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَسْرُ بْنُ مَسْرُودٍ الْخَطَّاطُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أُمِّي الشَّعْبِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَتَّبِعْ عَمَلُ صَاحِبِ بَدْعَةٍ حَتَّى يَدْعَ بَدْعَهُ.

۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اطرافِ جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھوٹ کو چھوڑ دے گا۔ درآصفیہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسطِ جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَهَزْزُونُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا ثَنَا أُمِّي لُذَيْنُكَ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَهُوَ نَاطِلٌ نَسِيَ لَهُ قَبْرًا فِي رِضَى الْحَلَةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحْتَقٍ نَسِيَ لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ نَسِيَ لَهُ فِي أَفْلاَحًا.

تشریح ☆ (حدیث ۳۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو محمد دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا زیناوی معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے اوزار اور آلات وغیرہ بھی) جن سے غمی نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم سلی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی بدعت کی اقسام۔ قسم اول۔ اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲۔ قسم دوم۔ قولی بدعت۔ جیسے شریکے کلمات۔ نو ایجاد شرک و فحائف اور اوراد۔ ۳۔ قسم سوم۔ فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میاں۔ ۴۔ قسم چہارم۔ بدعت فی الظاہ۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنتیں جن

کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت مجملہ دوسرے صحت قتلاؤ تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا، جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو توقف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کر لو یا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

۵۶۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھیل چھوٹی گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیے خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

الْحَوْلَانِي عَنْ أَبِي عُمَانَ مُسْلِمَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَخَيَّرَ بَيْنَنَا غَيْرَ ثَلَاثٍ فَلَا نَأْتِيهِ عَلَى مَنْ أَفَاءَ

٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَنْدِيُّ حُفْنِيُّ رِبْدِيِّ
 بْنُ سَعْدٍ وَحَقِيقُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي أَنْعَمٍ هُوَ الْأَفْرَاقِيُّ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ صَارُوا ذَالِكَ فَهُوَ فَضْلٌ
 آيَةٌ مُخَكَّمَةٌ أَوْ سِتْرٌ فَاسِمٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ (صَعِيف)

[illegible]

(هذا المصنف مما الفرديه المصنف)

٥٦ خَدُّشًا سَوِيْدَانِ سَعِيْدٌ ثَمَّ ابْنُ أَبِي الرَّحَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِمَنْ يَزِلُّ أَمْرُ سَيِّئٍ إِسْرَاقِيٍّ فَخُذْ لَا حَتَّى يَشَأَ فِيهِمْ التَّمَوُّدُونَ أَبَاءَ سَيِّئَاتِهِ الْأَمَمِ فَقَالُوا يَا لَيْلَى لَقُضُوا وَاحْشُوا.

(وفي الزوائد اسناده ضعیف)

☆ **تفسیر صحیح** ☆ اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے، دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای اسرائیل کے قیاس پر تکفیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء مسایا (لوٹنی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور نا حقیقت شناس لوگ ہیں جنہیں علمی، فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا، ان کے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس سے بارہ میں صحابہؓ کے اقوال بھی

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا کہ کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو اصحابِ رائے سے بچاؤ وہ سنت کے دشمن ہیں حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے پیچے کے جھپٹے پر مسح کرنا اور پیر کے حصہ پر مسح کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرامؓ کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و نا کس اس کا دعویٰ نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی جہت ہے اور اس کے جہت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعرؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے ریاذت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپؐ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نہانہ کی حاجت ہوئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپؐ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہوئی اس نے نہانہ کر کے نماز پڑھ لی اور آپؐ ﷺ کو آگاہ کیا آپؐ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جوہر قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو غسل کی اطلاع ہوئی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپؐ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلم ہے کہ کسی امر کو کن شرارِع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریحاً اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ نے قیاس کیا اور آپؐ نے اس کو جائز رکھا۔ اودا اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ ورنہ نکل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی رحمہم اللہ علم ہے یا بھول؟

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ واپلِ حدیث چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (ﷺ) (۳) اجماع امت (۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کوئی خدمتِ حدیث سے ہے۔

۹: بَابُ فِی الْاِیْمَانِ

بَابُ: اِیْمَانُ کَاِیْمَانٍ

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِفِيُّ وَآخَرُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ غَدْدَةَ اللَّهِ بْنِ دَهَبٍ عَنْ أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْاِیْمَانُ سَمْعٌ وَبَصَرٌ وَآذُنٌ وَفَهْمٌ وَبَالٌ فَادْفَعُوا اِمَانَةَ الْاِیْدِی عَنْ الطَّرِیقِ وَارْزُقُوا قَوْلَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَالْحَبَاءُ شُعْبَةً

۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف وہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بچی) ایمان کا

حصہ ہے۔

من الایمان

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند

سے بھی منقول ہے۔

حدثنا أبو سكر بن أبي شيبة قال أنو حالب

الأخضر عن أبي عجلان. ح و حدثنا عمرو بن رافع ثنا

جرير عن سهيل جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۵۸ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی

کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: حیا

تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۸ حدثنا سهيل بن أبي سفيان 'و محمد بن عبد الله بن

يزيد قال لنا سفيان بن الزهرى عن سالم عن أبيه قال

سمع النبي ﷺ زحلا يعط احدا في الحياء فقال إن

الحياء شعبة من الإيمان

۵۹ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت

میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل رائی کے

دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی

(برگزا) داخل نہیں ہوگا جس کے دل رائی کے برابر

بھی ایمان ہے۔

۵۹ حدثنا سفيان بن سعيد: ثنا علي بن فضال عن

الأعمش ح و حدثنا علي بن ميمون الزهرى ثنا سعيد بن

مسلم عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله

قال قال رسول الله ﷺ لا يدخل الجنة من كان في قلبه

منقال ذرة من خردل من كبر ولا يدخل النار من كان في

قلبه منقال حبة من خردل من إيمان

۶۰ ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب

اللہ مؤمنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مومن ہو جائیں گے

تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے

بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مومنین اپنے

پروہگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے

جو آگ میں داخل کئے جائیں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا وہ

لوگ کہیں گے اے ہمارے پروہگار! ہمارے بھائی ہمارے

ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپ

نے انکو جہنم میں داخل فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ

اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ انکے پاس

آئیں گے اور انکو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

۶۰ حدثنا معمر بن يحيى ثنا عبد الرزاق اشنا نفعمر

عن زبید بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد

الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم إذا خلع الله المؤمنين من النار وآبوا

فما محادثة أحدكم لصاحبه في الحق يكون له في الدنيا

أمة محادثة من المؤمنين لربهم في أخوانهم الذين

أدخلوا النار قال يقرؤن ربنا أحوالنا كانوا يصلون معنا و

يصومون معنا و يحجون معنا و يحجون معنا فاذ حللهم

النار فيقول اذهبوا فاحموا من عرفتمهم فماتوا فماتوا

فيعبرونهم بصورهم لا تاتكن النار صورهم فماتهم من

أخذته النار السوء انصاف ساقية و منهم من أهدته الى

ان کی صورتوں کو نہ کیا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف چنڈی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکال لیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیے اسکو بھی نکال جو جسکے دل میں نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو کچ نہ جانے وہ قرآن کی آیات پڑھ لے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْلُقُ مِثْلًا﴾

۶۱: حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو جوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان لیکھا قلم اس کے کہ قرآن نکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجعہ دوسرے قدریہ۔

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں والا آیا۔ اس پر سفر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھ لئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی

کفایت ہے فَيُخْرِجُوهُمْ فَيَقُولُونَ رِثَا اٰخِرُ خَا مِنْ قَدْ اَمَرْنَا ثُمَّ يَقُولُ اٰخِرُ خَا مِنْ كَا فِي قَلْبِهِ وَزَيْنُ دِيْنَا مِنْ اَلْاِيْمَانِ ثُمَّ مِنْ كَا فِي قَلْبِهِ وَزَيْنُ نِصْفِ دِيْنَا مِنْ نَم مِنْ كَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبِّ مِنْ خَرْدَلٍ اِنَّ اَنْتُمْ سَعِدْتُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يَصِدْقْ هَذَا فَلْيَقْرَأْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْلُقُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً نِّصْفًا عَفِيفًا وَاِنْ يَزِدْ مِنْ لَّدُنْهُ اٰخِرًا عَظِيْمًا﴾

[النساء ۱۰۱]

۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ قَالَا خَمَلًا بَيْنَ نَحْنِ وَكَانَ لَقْدًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخُوْزَمِيِّ عَنْ خُذْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فَيَا حَزَاوَزَةً نَعْلَمُنَا اَلْاِيْمَانُ قَالَا اَنْ نَعْلَمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَعْلَمُنَا الْقُرْآنَ فَاَزْدَدْنَا بِهِ اِيْمَانًا (اسنادہ صحیح و رجال ثقات)

۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا مُحَمَّدٌ بْنُ فَضْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ نَزَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَفَانِ مِنْ هَذِهِ اَلْاُمَّةِ لَيْسَ لِهَآ فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ اَلْمَرْجِعَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ (ضعیف)

۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ عَنْ كَهْمَسِ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقُوبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ غُنْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضَ الثَّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادَ شَعْرِ الرُّؤُوسِ لَا يُبْرَى عَلَيْهِ اَثَرُ شَعْرٍ وَلَا يَعْرِفُ بِنَا أَحَدٌ قَالَ فَيَجْلِسُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْتَدْرِكُنَا اِلَى رُكْبَتَيْهِ

گواہی دینا نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکنا بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ کہا۔
 عرف فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا یہ کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر انکی نازل کردہ کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عرف فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہو تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا انکی علامات کیا ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا یہ کہ لوہی اپنے سردار کو جے (دکھ) کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ غمی پاندیاں عریوں کی اولاد جنیں) اور یہ کہ تو دیکھے نیچے جسم نیچے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تباہ کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپؐ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہاں کون تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول مجھ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔
 ۶۳: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے انکے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں انکی کتابوں اس کے رسولوں اور (موت

وصح یدینہ فجذبتہ ثم قال یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ما الاسلام؟ قال: "شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً رسول الله و انعم الصلوة و اتیاء الزکوۃ و صوم رمضان و حج البیت قال صدقت فحسنا منہ نسئله و نصدقه ثم قال یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ما الایمان؟ قال "ان تؤمن بالله و نلججہ و رؤسہ و تحبہ و تؤیم الآخر و القدر غیرہ و شرہ" قال صدقت فحسنا منہ نسئله و نصدقه ثم قال یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ما الاخسان؟ قال ان نعبد الله کما نکرہ فانک ان لا نکرہ فانہ یزاک قال فتنبی الساعۃ قال ما المستوفی عنها باعلم من السائل قال فاما امارتہا قال ان تلذ الامة رؤسہا وقال و یجئ بغی تلذ الغنم الغرب) و ان تری الخفۃ الغالۃ و غایۃ الشاة یصلوون فی الساء" قال ثم قال فلقینی الشی صلی اللہ علیہ وسلم نغد ثلاث فقال اتدری من الرخل؟ قلت الله و رسوله اغلسم قال ذاک جبرئیل اتاکم بعلنکم مغالم دیکم

۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي زُرَّعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرَ الدَّاسِ فَاتَا وَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یا فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے)
بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں
سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب
تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے والد اور تمام
لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے اس ذات کی جس
کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے
یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے
جب تک آپس میں محبت نہ کر لے گے تو کو تو کیا میں تم کو ایسی
چیز پر دلالت نہ کر دوں کہ جب تم اسکو کر گے آپس میں
محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلاد۔

۶۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر
ہے۔

۷۰: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کر
ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک
ظہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم
کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ
اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ
کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

نُؤْمِنُ اِخْلَاصًا حَتَّى يُحِبَّ لِاخِيهِ (اَوْ قَالَ لِحَارِهِ) مَا يَحِبُّ
لِنَفْسِهِ۔

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّفَيْثِيِّ قَالَا قَالَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ فَرَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
مَالِكًا رَجَى اللَّهَ غَنَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ أَخَاهُ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلَدِهِ وَ وَالِدِهِ وَ النَّاسِ
أَحَبَّ مِنْهُنَّ

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَ كَبَعٌ وَ أَبُو معاوية
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَ لَا
يُؤْمِنُوا حَتَّى يُحِبُّوا أَوْلَا أَوْلَا أَذَلَّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ
نَحَابْتُمْ؟ أَفَقُولُوا السَّلَامُ بَيْنَكُمْ"۔

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا غَثَانَ قَالَا شُعْبَةُ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَ وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا عَمْرُو بْنُ
نُؤْمِنُ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَ ابْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "بَيْنَ الْمُسْلِمِ فَسَوْقٍ وَ فَجَالَةٍ مُخَفَّرٌ"۔

۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ قَالَا أَمَّا أَحْمَدُ أَبُو
جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
وَسَلَّمَ" مَنْ فَارَقَ الْمُنَى عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَ خِدَّةٍ وَ
عَاضِدَةٍ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ إِقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ مَاتَ
وَ اللَّهُ غَنَةً رَاحِي"۔

(فی الزوائد - هذا اسناد ضعيف)

فَقَالَ أَنَسٌ وَ هُوَ ذُو اللَّهِ الَّذِي حَاءَتْ لَهُ

الرُّسُلُ وَ مَلْعُونَةٌ مِّن رَّهْمِ قُلْ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
الرُّسُلُ وَ مَلْعُونَةٌ مِّن رَّهْمِ قُلْ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
الْأَفْهَاءُ .

و تَضَدِّيقُ ذَاكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي أَحْرَمِ
نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ ﴿فَإِنْ ذُنُوبُهُ﴾ قَالَ خَلَعَ الْأَوَّلَانِ وَ عَابَدَتِهَا
﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوْا الزَّكَاةَ﴾

[التوبة: ۵]
و قَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿فَإِنْ ذُنُوبُهُ﴾
الصَّلَاةَ وَ آتَوْا الزَّكَاةَ فَاحْوَكُم مِّنَ الَّذِينَ
[التوبة: ۱۱۰]

حَدَّثَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا غَيْثٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا مُوسَى الْعَسِيُّ ثَنَا أَبُو
حَفْصٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ مَثَلَةً . (ضعف)

۱۷۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَفْصَلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ
(مرح الاحادیث) کثرتھا و احتلاطھا

۱۷۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَبْدُ
الْحَمِيدُ بْنُ يَهْرَامٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَمْرِو عَنْ نَعْدَانِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَمَرْتُ
أَنْ أَفْصَلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ وَ يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ"

۱۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا ابْنُ يُونُسَ بْنِ
مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ ثَنَا نَوَازُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "صَعْنَانِ مَنْ أَمْنَى لَيْسَ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ
نَصِيبٌ أَغْلَى الْأَرْجَاءِ وَ أَغْلَى الْقَدَرِ"

پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچا دیا یا تو اس کے بھیل
جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

اور اسکی تقدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں
ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنْ ذُنُوبُهُ﴾
(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا

تھوڑا ہے): ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوْا الزَّكَاةَ﴾
دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توہ کر لیں
اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے وہی
بھائی ہیں۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن انس
کے واسطے سے بھی اس طرح کی روایت منقول ہے۔

۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا
الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز
قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۱۷۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا
الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور
نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ
ایسے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک اہل
اربا (مروجہ) دوسرے اہل قدر (قدریہ)

۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ الْخُضَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
 الْهَيْثَمُ بْنُ حَارِجَةَ سَأَلْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ هَبْ نَسْ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَسْ عِيَّاشَ فَإِنَّ
 الْإِيمَانَ يُزِيدُ وَيَنْقُصُ

۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان بڑھتا اور کم
 ہوتا ہے۔

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحديث ضعيف)

۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ الْخُضَاعِيُّ قَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 عَنْ حُرَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ الْحَدَّادِ أَفْطَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي
 الدُّرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ بَرٌّ ذَا ذَنْبٍ وَيَنْقُصُ

۷۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۴) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مومن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ
 سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی
 ہیں: (۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان حد واس کا مصداق ہیں (۲) شروع سے دس تک (۳) شروع سے نو تک
 (۴) دو سے دس تک (۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول رائج ہے کیونکہ بعض روایات میں سبع و سبعون بھی آیا
 ہے۔ بحر علامہ یعنی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ یہ شیعہ کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے
 کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شیعہ تین ہیں: (۱) ایمان بذات اللہ و صفات یعنی اللہ کی ذات اور
 اس کی صفات پر ایمان لانا (۲) عالم کے حدود پر ایمان (۳) ملائکہ پر ایمان لانا (۴) کتابوں پر ایمان لانا (۵) رسولوں پر
 ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) قیامت پر ایمان لانا (۸) ایمان پانچویں (۹) جہنم پر ایمان لانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے
 محبت (۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا (۱۲) نبی سے محبت رکھنا (۱۳) الاخلاص (۱۴) توبہ (۱۵) خوف (۱۶) امید
 (۱۷) مایوسی کا چھوڑنا (۱۸) شکر (۱۹) وعدہ پورا کرنا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع (۲۲) رحمت و شفقت (۲۳) رضا برقعہ یعنی اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے جو چیز آئے اس پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا (۲۶) حسد کو چھوڑنا
 (۲۷) حسد یعنی ولی دشمنی کو چھوڑنا (۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا (۲۹) بد نظمی کو ترک کرنا (۳۰) حب جاودہ حب مال یعنی مال کی
 محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شیعہ سات ہیں (۱) حکم تو حید پڑھتے رہنا (۲) تلاوت قرآن پاک
 (۳) علم دین حاصل کرنا (۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا (۵) دعا مانگنا (۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۷) لغو اور فضولیات سے
 زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شیعہ۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق (۱) طہارت بدنیہ
 (۲) نماز قائم کرنا (۳) اللہ کے راست میں خرچ کرنا (۴) روزہ (۵) حج اور عمرہ (۶) احکام کف کرنا (۷) عیادت اللہ رکھنا
 (۸) نذر پوری کرنا (۹) قسم کی حفاظت کرنا تاکہ نہ ٹوٹے (۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا بوجہ یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا بوجہ
 (۱۱) ستر عورت (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز و تکفین کرنا (۱۴) قرضہ ادا کرنا (۱۵) معاملات میں سچ اور
 دیانت کا ہونا (۱۶) گواہی ادا کرنا (۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شیعہ (۱) نکاح کے
 ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا (۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا (۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۴) اولاد کی اچھی

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مرمگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔
 تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعود کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعبؓ کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حذیفہؓ کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حذیفہؓ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہؓ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابتؓ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں جب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے مٹوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس آمد پہاڑ کے برابر سونایا آمد پہاڑ کے شل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل اللہ پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے ملنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے مل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو انکے علاوہ کسی عقیدہ پر مرمگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

لَمْ يَلَا عَذَابَكَ اِنَّ نَافِي حَذِيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاتَيْتْ حَذِيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَالَتْ فَقَالَ مَلْفٌ مَا لَانَ وَفَانَ النَّبِ وَنَدَ بِنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَالَتْ فَاتَيْتْ وَنَدَ بِنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَالَتْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمُوْتِهٖ وَاعْمَلَ اَرْضِهٖ لَعَذَّبْنٰهُمْ وَهُوَ خَيْرٌ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ لَكُنَّا رَحْمَةً خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَ لَوْ كَانَ لَكَ بَقْلٌ اُخْبِدْ ذَهَبًا اَوْ يَمْتَلِ خَبْثٌ اُخْبِدْ ذَهَبًا تَفْتَقِفُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلْتَهُ مِنْكَ حَتّٰى تَلُوْا مِنْ بَاقِيِهِمْ كَلِمَةً فَتَعْلَمُ اَنْ مَا اَضْرَاكَ لَمْ يَكُنْ يَخْشِ لِيُخْطِئَكَ وَ مَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ يَخْشِ لِيُصِيبَكَ وَ اَنْكَ اِنْ مِتُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَحَلْتُ النَّارَ

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک کلڑی تھی جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپؐ نے سرمہ مارا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جا چکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کر کے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپؐ نے پڑھا: ہجر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

۷۸: حَدَّثَنَا غُفَّانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا وَكُنْتُ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ مُحَمَّدٌ قَالَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ كُنْتُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ غَبِيْطَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا خُلُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّهَ عَزُوْدَ فَسَكَّتْ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ "مَا مِنْكُمْ مِنْ اَخِيْدٍ اِلَّا وَ قَدْ كَبِتْ مَقْعَدُهُ بِسِ السُّبْحَةِ وَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ" قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفَلَا تَسْكُنُ؟ قَالَ لَا اَعْمَلُوْا وَلَا تَسْكُنُوْا فَاَكُلْ مِنْ سِرِّ لِبْنَا خُلِقَ لَهٗ ثُمَّ فَرَأَ ﴿لَا تَأْتِي مِنْ اَعْطٰى وَ اَنْفٰى وَ صَدَقَ بِالْخُسْرِ فَسُوْرَةُ لِّلْبٰسْرِ وَ اَمَّا مَنْ تَخَلَّ وَ اسْتَغْنٰى وَ كَذَبَ بِالْخُسْرِ

فَسَيُجَنَّبُهَا فَلْيُغْمِرْهُ

[البقرہ ۱۰۰-۱۰۱]

نے نکل کیا اور لا پر وہی برتی اور اچھائی کی ٹکڑی ب کی تو
آسان کرو دیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تندرست مومن اللہ کے
نزدیک کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر
چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر
اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہار اگر تجھے کوئی مصیبت
پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ
کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ
اگر شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔

۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات
ہوئی۔ موسیٰ نے فرمایا اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں
آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے
نکال دیا۔ آدم نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو
اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دست قدرت سے آپ
کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو
اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر
فرما دیا تھا۔ (ای طرح) آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔ آدم
موسیٰ پر غالب آ گئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکا
یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہ
لا شریک پر اور میرے رسول ہونے پر موت کے بعد
زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الطَّاهِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْقُرَيْشِ عَنْ رَبِّعَةَ بْنِ عُثْمَانَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْبُوحٍ عَنْ خُبَّانٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى
اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ فِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرُهُ خَيْرٌ عَلَى مَا
يَنْتَفِعُكَ وَ يَنْتَفِعُ بِاللَّهِ وَ لَا تَخْجِرْ فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا
تَقُلْ لَوْ أَنِّي قُلْتُ كَذَا وَ كَذَا لَكُنْ لِيَ فَلَئِنْ اللَّهُ وَ مَا شَاءَ
فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ
عَمَّا سَبَّ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْقُرَيْشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دُبَّارٍ سَمِعَ
طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ وَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ يَخْبُرُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَجَ آدَمُ وَ
مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى بِنَا آدَمُ لَنْتَ أَتَوْنَا عَيْشَتَنَا وَ
أَخْرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ بِنَا مُوسَى
اضْطَرَفَّاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَ حَقًّا لَكَ الشُّؤْرَاءُ بَيْنَهُ
أَتَلَسُّوْنِي عَلَى نَمْرِ فَلَمَّا أَتَى قَتَلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارِئِينَ
سَنَةً فَجَحَّ آدَمُ مُوسَى فَجَحَّ آدَمُ مُوسَى فَجَحَّ آدَمُ مُوسَى
فَلَا تَأْتِي

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُكَ عَنْ
مُسْذُورٍ عَنْ رَجْعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عِنْدَ حَسْبِي مُؤْمِنٌ مَارَعَ بِاللَّهِ وَ خَدَعَ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ وَ بِالْعَصَبِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ
الْقَبْرِ

۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا تَأْتِي

رسول اللہ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چیزوں میں سے اس چیز یا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے ہر اکام نہیں کیا اور نہ اس سے گناہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ کو عاصی اللہ نے جنت کے لئے اہل تحقیق فرما لئے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے چہروں کے بل۔ کچھ جہنم کا لمس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا فرمایا۔

۸۴: حضرت ابوملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ اشکال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور جس نے اس کسی قسم کا کلام نہیں کیا اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ابو الحسن الطہقان اس کے مثل یحییٰ بن مثنیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۸۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے

وَجِئْتُ قُلَّةً طَلْحَةَ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غُثَّةٍ عَائِشَةَ نَسَتْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَالْتَمَعْتُ دَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خِزَانَةٍ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ بِهَذَا غَضُوفًا مِنْ عَصَا فِرْعَوْنَ لَمْ يَفْعَلِ السَّوْءَ وَلَمْ يَلْمِ رَحْمَةً قَالُوا غَيْرَ ذَلِكَ بَا عَائِشَةَ إِنَّ اللَّهَ حَلَقَ لِلْحَنَةِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ وَحَلَقَ لِلشَّارِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ.

۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَجِئْتُ قُلَّةً طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ غُثَّةٍ عَائِشَةَ نَسَتْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَالْتَمَعْتُ دَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خِزَانَةٍ غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ بِهَذَا غَضُوفًا مِنْ عَصَا فِرْعَوْنَ لَمْ يَفْعَلِ السَّوْءَ وَلَمْ يَلْمِ رَحْمَةً قَالُوا غَيْرَ ذَلِكَ بَا عَائِشَةَ إِنَّ اللَّهَ حَلَقَ لِلْحَنَةِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ وَحَلَقَ لِلشَّارِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ.

۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ بِهَذَا غَضُوفًا مِنْ عَصَا فِرْعَوْنَ لَمْ يَفْعَلِ السَّوْءَ وَلَمْ يَلْمِ رَحْمَةً قَالُوا غَيْرَ ذَلِكَ بَا عَائِشَةَ إِنَّ اللَّهَ حَلَقَ لِلْحَنَةِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ وَحَلَقَ لِلشَّارِ أَفْلاَحًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّهْقَانُ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ سَنَانٍ قَالَا يَحْيَىٰ بْنُ عُثْمَانَ فَلَذِكْرُهُ لَخَوْفِهِ.

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحديث ضعيف) ۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو معاوية قَالَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْبَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَا

صحابہ کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ عسکر کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے چہرے میں انار کے دانے چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلہ میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی آیتیں ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں سنا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس نے متعلق چاہا (تاکہ میری حاکمیت کی تار اسکی سے پٹا)۔

۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدقالی کی کوئی حقیقت نہیں، ہمارے کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کوس نے خارش لگائی؟

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہاء کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے حضور اقدس سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

حرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ و ہم یخصمون فی القدر فکأنما یفغان و یخیم حت الثواب من العصب فقال - بهذا أمرتم أو لهذا خلقتم نضر بنون القرآن تعصم بغض بهذا ملکب الاثم قللکم - فان فقال عبد اللہ بن عمرو ما غطت نفسی بمنجلیس تخلفت فیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما غطت نفسی بذلیک المنجلیس و تخلفتی عنه۔

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح لرجاله فقام)

۸۶: حدثنا أبو نجر بن أبي خنبة و علي بن محمّد قال حدثنا وكنية لنا يحيى بن أبي خنبة أبو خباب الكلبي عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غلوى ولا جيرة ولا هامة فقام إليه رجل اغتراسي فقال يا رسول الله أرايت العجز يكون به الحزن فبحرث الإبل ثملها قال ذلكم القدر فمن اجزب الأول.

(في زوائد هذا اسناد صحيح)

۸۷: حدثنا علي بن محمّد لنا يحيى بن عيسى الخزاز عن عبد الأعلى بن أبي المسعود عن الشعبي قال لما قدم عدی رضى الله تعالى عنه بن حاتم الكوفة ابتداء في نفر من قلهاء اهل الكوفة فقلنا له حديثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اثبت الشئ صلى الله عليه وسلم فقال يا عدی رضى الله تعالى عنه ابن حاتم اسلمت نسلم قلت و ما الاسلام فقال تشهد ان لا اله الا الله و انى رسول الله و تؤمن بالافراد ثملها خيرها و خیرها خلويها و مزها

(فی رواند هذا اسناد ضعیف)

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوائیں کسی میدان میں اٹھ پھرتی ہوں۔

۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لوٹری ہے کیا میں اس سے عزال کروں؟ آپؐ نے فرمایا: اس (لوٹری) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تمہوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لوٹری حاملہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اللہ کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقعہ ہوتی ہے۔

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنا اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر چھٹتا ہے۔

۹۱: حضرت سراقہ بن حنظل فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بازے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (عمل) اس بازے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْزٍ ثَنَا اسَاطُنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرُّقَابِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِقَلَابَةٍ.

۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَسِبْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي خَارِجَةً أَعْرَضَ عَنْهَا؟ قَالَ "سَأَلْتُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَأَنَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ فَذْ حَمَلَتْ الْحَارِجَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ لِنَفْسِ سَيِّئَةٍ إِلَّا هِيَ كَانَتْ."

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْقَدَرِ إِلَّا الرُّزْقُ وَلَا يَزِيدُ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُخْرَمُ الرِّزْقُ بِخَطِيئَةٍ يَفْعَلُهَا.

۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخُفَافُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَابِدٍ عَنْ سُرَّةَ بْنِ حَنْظَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ قَبْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْقَلَمُ وَحَدَّثَ بِهِ الْمُقَابِرُ أَنْفَ فِي أَمْرِ مُسْتَعْتَبٍ قَالَ نَلِّ قَبْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْقَلَمُ وَحَدَّثَ بِهِ الْمَقَابِرُ وَخَلَّ مُبَشِّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.

(فی الرواند فی اسنادہ مقال)

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْمُصَنِّفُ ثَنَا لُقْمَةُ بْنُ

(۲) طوبیٰ جنت کے ایک خاص درخت کا نام ہے (۳) طوبیٰ کا معنی 'سرت'، 'فرشتہ'، 'خوشی' (۴) دوسری بات یہ اور غیر ذالک کے بارے میں (۱) ہمزہ استفہام ہے 'واو' حالیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جنتی ہے 'دوست' بات اس کے علاوہ ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اور غیر ذالک اوہل کے معنی میں ہے۔ یہ مانگ سے اعراض کرنے کے لیے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جنتی ہے تو حضورؐ نے لوگ دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ (حدیث: ۸۶) عدویٰ کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔ حضورؐ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الہی ہے اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی۔ طیرہ بدقالی کو کہتے ہیں۔ طیرہ پرندہ اُڑانے کو کہتے ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلے تو اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا ہو املاک سرفہارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو گھٹنے کے سرچھنج نہ ہوگا۔ جیسے گھر سے نکلے پہلی سائے آگئی یا کسی نے چھینک دیا تو بیٹھ گئے اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور منجملہ شرک قرار دیا۔ ہامہ ایک جانور ہے جیسے لوگ کہا جاتا ہے۔ عرب اس سے بدقالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر انہیں بن جاتی ہیں۔ حضورؐ نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیرہ شرک کا مرجع تقدیر الہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی کی ہوس و تمہیر کے اختیار میں۔ (حدیث: ۹۰) اس کو بعض محدثین 'حقیقت' پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً مرنے والا ہے جیسے ارشاد الہی ہے کہ ﴿اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَعْلَمُ﴾ (سورہ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ مصائب اور ہلنات جن سے آدمی ڈرتا ہے 'دعا کرنے کی برکت سے' رد ہو جاتی ہے اور محاذ اُن کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر مطلق ہے۔ بزرگان دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے۔ (حدیث: ۹۳) مگر یہ تقدیر کو جنہوں سے تشبیہ دی ہے۔ یہ دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ نام ان کے احقرین اور یزدان رکھتے ہیں۔

۱۱: باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ

چاپ: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بارے میں

منیٰ قطر حدیث منہ

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ؓ

۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا وَكَثْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ ۹۳: حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بناتا تو ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ اُمّی الْاَنْحُوصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَا اَمَّا اَنْزَاءُ اَلِیْ خُلِّ حَلْبَلُ مِنْ حُلْمِهِ وَلَوْ

خُذْتُ مَنَعًا عَلِيًّا لَا تَحْدُثُ اَنَا يَحْكُمُ عَلِيًّا اِنَّ صَاحِبَكُمْ
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَالٍ وَكُنِيَ بِغِي نَفْسِهِ
 صدیق کو بتاتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ دیکھی
 فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا
 أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَغْنَمُنِي مَالٌ لَمْ يَأْتِنَا مَالٌ
 سِوَهُ قَالَا فَكَيْفَ أَبُو يَحْيَى وَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَاكَ مَالِي
 إِلَّا لَكَ يَارَسُولَ اللَّهِ
 ۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے
 مال نے اتنا قطع نہیں دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال
 نے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ روپے اور کہنے لگے یا رسول
 اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

تفسیر صحیح: فضائل جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا
 ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ
 جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں انتقال بھی
 ہوا ہو دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرام تائید تھے۔ غلیل ایسا دوست جس کی دوستی سوائے قلب میں موجود ہو
 یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابوبکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت
 میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر
 مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا شَفَّيْنَا عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
 عَمَّارٍ عَنْ هِرَاسٍ عَنِ الشَّغْنِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو سَلَمَةَ وَ غَيْرُهُ سَبَدَا مَخْهُوْلَ الْأَهْلِ
 الْحَبِيبَةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا الشُّبَّانَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا
 نَغْبِرُ هُنَا بَا عَلِيٍّ مَا خَبَرْتِ
 ۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل
 جنت میں سے بوزحوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں
 دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علی! جب
 تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

تفسیر صحیح: مَخْهُوْل: جمع کھیل کی ہے اور کھل مردوں میں اس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے تجاوز ہو گئی ہو۔
 مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے سردار ہوں
 گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبیؐ کی دوجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین
 سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں ان کو نہ بتانا تاکہ عجب پیدا نہ ہو۔
 اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی
 سردار ہوں گے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُوهِنَّ عَنِ اللَّهِ قَالَا قَالَا
 وَكُنِيَ نَسًا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسًا (جنت میں) اونچے

الْعَلَوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَنْ أَهْلُ
الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مِنْ أَسْفَلِ مِنْهُمْ كَمَا تَرَى الْكَوْكَبَ
السَّاطِعُ مِنَ الْأَفْقِ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ إِنْ أَمَّا بِحَرٍّ وَغَمْرٍ
مِنْهُمْ وَاتَّعَمَا"

درجات والوں کو ان سے نیچے درجات والے یوں
دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع
ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر و عمر انہی میں
سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
نَسْرًا ثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
غَمْبَرٍ عَنْ مَزَالٍ لَوْعْنٍ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حَرَّاشٍ عَنْ
خَدِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَمَّا لَا أَفَرَى
مَا أَفَرَزَقْنِي فِيكُمْ فَأَقْبَلُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي" وَ أَضَارَ إِلَى
أَمِي بَلْجَمٍ وَ غَمْرٍ

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان
ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف
اشارہ کیا۔

تفسیر ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا
گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو ہیں تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت
ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس
حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کہتے ایسے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضورؐ کے امتی
ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بَخْسِيُّ بْنُ أَقَمٍ ثَنَا بَنُو
الْمُسَارِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
مَلِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
لَمَّا وَضِعَ غَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى سِرْبِهِ اِخْتَلَفَ
النَّاسُ يَدْعُونَ وَ يَصْلُونَ أَوْ قَالَ يَتَوَلَّوْنَ وَ يَصْلُونَ عَلَيْهِ فَبَلَ
أَنْ يُزْعِفَ وَ أَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَزْعِفْ إِلَّا زَجَلَ فَذَرَحْنِي وَ أَخَذَ
بِمَسْكَئِي فَالْتَفَتَ فَأَذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نُونُ أَبِي
طَالِبٍ فَزَحَمَهُ عَلَى غَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مَا
حَلَلْتُ أَخْذًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَ

۹۸: حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جد ہمارے) کو چار پائی پر دکھا
گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے
رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی
تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے
اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔

میں متوجہ ہوا وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔ انہوں
نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ
کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس
کے جیسے عمل کے ساتھ ملوں اور اللہ کی قسم! میں بیشک ان

اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ "ذَهَبْتَ اَنَا وَ اَنْتَ بِحُجْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ غَمْرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَنْتَ بِحُجْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ غَمْرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ حَرَحْتُ اَنَا وَ اَنْتَ بِحُجْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ غَمْرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَكُنْتُ اَنْظُرُ لِنُخْلِكَ اللہُ مَعَ صَاحِبِكَ۔

کہتا تھا کہ اللہ عز و جل آپ کو ضرور اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کرے گی اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبیؐ کو کثرت سے یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابوبکر و عمر آئے میں اور ابوبکر و عمر لگے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملا دیں گے۔

تفسیر صحیح ✽ اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خاص تھی اور حضرت علیؓ کے دل میں شیخینؓ کے بارے میں غلطش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ ردافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخینؓ کو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نعیم کی اور بعد وفات بھی باقیامت میں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّضِيُّ، قَالَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبْنِ غُمْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَبَسَى نَحْمِرٍ وَ غَمْرٍ فَقَالَ "هَكَذَا بُعِثَ" (صعيف)

۹۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان لگے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اُٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا اَبُو حَنِيفٍ، صَالِحُ بْنُ الْفَيْهَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَا عَنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَنْبَلٍ قَالَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَزْزِ بْنِ اَبْنِ خُخَيْفَةَ عَنْ اَبْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "اَنْتَ بِحُجْرٍ وَ غَمْرُ سَيِّدِ الْكُحُلِ اَهْلُ الْخَبَةِ مِنَ الْاَوَّلَيْنِ وَ الْاٰخِرِينَ اِلَّا الْيَسِيْنَ وَ الْمُؤَسِّلَيْنِ۔

۱۰۰: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور جہد میں آنے والے اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ اَلْمَسْرُورِيُّ قَالَا قَالَا لَنَا اَلْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبَسِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَبْلَ مَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَى النَّاسَ اَخْتُ الْبُکِّ ؟ قَالَ "عَابِئْہُ" قَبْلَ مِنَ الْفِرْحَالِ ؟ قَالَ "اَبُوہَا"۔

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: "عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

فضیلت سیدنا ابوبکر صدیقؓ ✽ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے۔

فَضْلُ عُمَرَ ؓ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَمِنْ أَهْلِ الْوَحْيِ وَالْخَوَارِجِ عَنْ عَمِّهِ النَّبِيِّ عَنْ عَمِّهِ النَّبِيِّ فَقَالَ: لَكَ لِعَائِشَةَ وَصِيٌّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ فَالْتَزِمْهُ وَصِيٌّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ ثُمَّ الْيَوْمَ قَالَ عُمَرُ وَصِيٌّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ ثُمَّ الْيَوْمَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَصِيٌّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۰۲: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا ان کے بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہما اجمعین۔

☆ تشریح معلوم ہوا کہ محبت کی وجوہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخینؓ سے محبت مدد اسلام نصرت اسلام اور اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہؓ سے محبت بیوی ہونے اور اللہ فی الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم و فراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمہؓ زہراءؓ سے بیٹی ہونے اور عابدہ زہیدہ ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہؓ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوئی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَحِيُّ قَالَ: عَنِ ابْنِ حِرَاشٍ الْحَوْشِيِّ عَنِ الْقَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُخَابِدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا لَا سَلَامَ عُمَرُ.

(فی الروايات اساده ضعيف لا نقاهم على ضعف عبد الله بن حريش الا ان ابن حريش ذكره في اللغات و اخرج هذا الحديث من طريقه في صححة)

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھا)۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَحِيُّ أَنَا قَدْ ذُكِرَ عَنْ عَمِّهِ النَّبِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمَّانٍ عَنْ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي ثَبَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَأَوَّلُ مَنْ يَخْدُمُهُ يَدُهُ فَيُدْجِلُهُ الْحَقُّ.

۱۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمرؓ ہیں اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ بکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆ تشریح سبحان اللہ! کبھی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ أَنُو غُنَيْدِ الْقُدْسِيِّ لَمَّا غَدَا
الْمَلِكُ بْنُ السَّامِخُسُونِ حَدَّثَنِی الرَّحْمٰنُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَالِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَعْرَ الْأَسْلَامَ بَعَثَ بَنِي الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمائیے۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمَّا وَجَّعْنَا خُفَّةً عَنْ غَمْرٍو
بَنِي سُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ
حِينَ النَّاسِ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَيْكِرَ وَحِينَ النَّاسِ بَعَثَ
أُمِّي بَكْرَ وَغَمْرَ

۱۰۶: حضرت عبد اللہ بن سلمہ بن سُرَّہ نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَصْرِيُّ أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ
سَعْدٍ حَدَّثَنِی عَقْبِلُ بْنُ اِبْنِ جِهَابٍ أَخْبَرَنِی سَعِيدُ بْنُ
الْمُسْتَنَبِثِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
حَدَّثُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبَأْنَا أَنَا نَائِمٌ
وَالنَّبِيُّ فِي الْخُفَّةِ فَإِذَا أَنَا بِأَنْفَرَةٍ تَوَضَّأَ إِلَى خُبِّ فَضْرٍ
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْفَضْرُ فَقَالَتْ لِعُمَرَ لَمَّا كُنْتُ غَيْرَهُ فَوَلَّيْتُ
مُسَدِّرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَكَى غَمْرٌ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَعْلَبَكَ بِأُمِّي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہیں ایک گل کے پتوں میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ گل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپؐ پر جن پر کہ میرے ماں باپ نہ اہوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَنُو سَلَمَةُ بَخِیُّ بْنُ خَلْفٍ لَمَّا غَدَا عَلٰی
عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مَخْخُولٍ عَنْ غُضَّيْبِ بْنِ
السَّحَابِ عَنْ ابْنِ اِبْنِ سَعْدٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عَمَرَ يَقُولُ بِهِ

۱۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

فضیلت عمر فاروقؓ (حدیث ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تنہا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبیؐ پر نازل فرما دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمیع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں اور ان کے بعد عمر فاروقؓ۔ (حدیث ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمرؓ کا بھتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروقی اعظمؓ کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَتُحْشَدُونَ مِنْ نُفْعِهِ﴾ (ابراہیم مضطرب ہو گا) اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پردہ کرائیں اس پر آیت جناب نازل ہو گئی اور جب ازواج مطہرات میں باہمی فیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعید نہیں کہ اللہ جل شانہ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواج عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ صحیح فرمایا الصادق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہو گا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَا أُمِّي عُثْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ (ہی الرواہد اسنادہ ضعیف فیہ عثمان بن خالد و ہر ضعیف بالاعقاب)

۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس لے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی حبل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَا أُمِّي عُثْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَفَى عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ لَوْ وَجَّهَكَ أَمْ كَلَّفَنَاهُ بِمَثَلِ صَدَاقِ رَفِيقَةٍ عَلَى مَثَلِ صُحْبَتِكَ (ضعیف)

۱۱۱: حضرت کعب بن جحرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک تہذیب کا ذکر کیا قریشی زمانے میں۔ اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہو گا۔ میں نے چلا گیا اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یہ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَنَّا أَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ فِي يَوْمٍ مِنْ يَوْمِئِذٍ عَنْ حُشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِ بْنِ عَن ثَعْلَبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَهَا فَمَزَّجَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَوْمُ مَبْدِ عَلَى الْهَدْيِ فَوَثَّ فَاحْذَرْتُ بَعْضِي عُثْمَانَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتُ

هَذَا قَالَ هَذَا

والے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ۔

۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عین! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنائیں تو منافقین چاہیں گے کہ تم قیصر (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۳: عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپؐ کیلئے ایوبؑ کو بلا لیں؟ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمر کو بلا لیں؟ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپؐ کیلئے عثمانؓ کو بلا لیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ عثمانؓ تشریف لائے۔ آپؐ (ان کو دیکھ کر) کھل اٹھے۔ آپؐ نے ان سے باتیں کرنی شروع کیں اس دوران عثمانؓ کا چہرہ مخفی ہوتا رہا۔ قصہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا کہ عثمانؓ نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کروں گا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قصہ فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

١١٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ أَوْرَثَنَا عَنْهُ تَابَ الْقُرْخُ بْنُ
فُضَّالَةَ عَنْ رُبَيْعَةَ نَسِ بْنِ يَزِيدَ الدُّمَشَقِيِّ عَنْ السُّعْمَانِ بْنِ
تَشْبِزَعْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا غُصَّانُ إِنَّ لَكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ
يَوْمًا فَإِنَّ لَكَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ تَخْلُجَ قَيْصُكَ الْيَوْمَ
فَمُسَّكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلُجُهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ
السُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَسَّكَ أَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهَذَا
قَالَتْ أَمْسَيْتُ.

١١٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَمٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا : مَا وَكَّعَ مَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمِنْ مَوَارِهِ وَوَدَّثَ أَنَّ عَيْنِي بَعْضَ أَصْحَابِي فَلَمَّا بَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَدْعُو لَكَ أَبَا نَجْمٍ فَسَكَتَ فَلَمَّا أَلَا تَدْعُو لَكَ غَمَزَ غَمَزَكَ فَلَمَّا أَلَا تَدْعُو لَكَ غُثْمَانُ قَالَ نَعَمْ فَنَاحَ فَنَاحَ بِهِ فَعَجَلَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَتِهِ وَوَجَّهَ غُثْمَانُ بِنَجْمٍ قَالَ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى غُثْمَانُ أَنَّ غُثْمَانُ بْنُ عُقَّانٍ قَالَ بِزَمِ الثَّانِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَلَمَّا صَاحَ إِلَيَّ

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ: وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ، قَالَ قَيْسٌ:
فَكَانُوا يُرْوَاهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ (فِي الزَّوَالِدِ إِسَادَهُ صَبِيحَ
بِحَالِهِ نَقَاتِ)

فضیلت عثمان غنی ☆ (حدیث ۱۰۹۰) ویسے تو بیچ صحابہ حضور کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رفعت و علو منزلت مراد ہے۔ (حدیث ۱۱۰۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بناات طحارات پہلے ابولہب کے بیٹوں قتیبہ اور عبیدہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر ان دونوں (ملعونوں) نے طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو جردی کر آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی سے کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المومنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالقرنین ہو گیا۔ (حدیث ۱۱۱۰) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپؐ کو شہید کرنے والے قتلہ پر ازگمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث ۱۱۲) قیص سے مراد صلح خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث ۱۱۳) یوم السدار گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المومنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپؐ اپنے گھر کی محبت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقت حال بیان کر رہے تھے۔

فَضْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدِنا عَلِيٍّ مَرْضَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَضْلِ

۱۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَكَّعَ وَأَفْوَ مَعَايِنَهُ وَغَبَدَ اللَّهُ نُسَيْبٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْنِ خَبِيشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُخَيِّسُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَتَعَصَّى إِلَّا مُنَافِقٌ

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَفَافٍ قَدْ شَفَعَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَهَيْمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْرَهَيْمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَعَلِّي إِلَّا لِرَضَى أَنْ تَكُونَ مَنِيَّ بِمَنْزِلَةِ هَرُونَ مِنْ مُوسَى

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الزَّيَّادِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَبَّلَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حُشْبَةُ ابْنِ حَنْجٍ فَسَوَّى بَعْضُ الطُّرُقَيْنِ فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَحْدَبَ بَدَّ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّاسُ أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ "فَالْوَأْبَى قَالَ" أَلَسْتُ أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ "فَالْوَأْبَى قَالَ فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَسَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَادَاهُ اللَّهُمَّ عَادَ مَنْ عَادَاهُ "

۱۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ وَكَّعَ قَدْ أَخْبَرَنَا لَيْسَى قَدْ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يُسْمُو مَعَ عَلِيٍّ لَكَانَ يَنْبَسُ ثِيَابَ الضُّعِفِ

۱۱۸: عہد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ابولیلیٰ علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علیؓ گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

آپ (ابوبکرؓ) ان سے پوچھیں۔ علیؓ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے خیر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا پھر فرمایا: اے اللہ! اس سے گری اور سردی کو دور فرما دیجئے۔ علیؓ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں نے سردی اور گری کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اس کو محبوب رکھتے ہیں وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اشتیاق سے انتظار کرنے لگے۔ آپؐ نے علیؓ کو بلا بھیجا اور جہنم کو عطا فرمایا۔

۱۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدین دونوں سے بہتر ہیں۔

معلى بن عبد الرحمن واسطی کی طرح ہے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ معلىؓ نے علیؓ کی فضیلت میں ساٹھ حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہؓ کی حدیث سے ہے جو ”ابوہنا خیر منہما“ کے بغیر ہے۔

۱۱۹۔ جمہی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ علیؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔

۱۲۰۔ عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

ہی النساء ویناب النساء فی الضیغ فقلنا فز سالفہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعت ابی وانا ازید العین یوم خیر قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ازید العین فقل فی غیبی ثم قال ”اللہم اذھب عنہ الحر والبرذ“ قال فما وحدث حرا ولا برذا تغذ یومید وقال لا یعن زحلا نعت اللہ ورسولہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وبعثہ اللہ ورسولہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فیس بغیر“ فقصر لہ الناس فبعث الی علیؓ فاعطاهما اباہ۔

۱۱۸۔ حدثنا محمد بن موسى الواسطی ثنا المعلى بن عبد الرحمن ثنا ابی ذئب عن نافع عن ابی عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین منیذا شباب اھل الخیرة واکوفهما خیر منہما۔

المعلى بن عبد الرحمن کالواسطی والمعلی اعترف بوضع معین حدیثا فی فضل علیؓ قالہ ابن معین فالاسناد ضعیف واصلہ فی الترمذی والنسائی من حدیث حذیفہ بغير زيادہ و ابوہما خیر منہما۔

۱۱۹۔ حدثنا ابو یحییٰ عن ابی شیبہ و سونید بن سعید و اسحاق بن موسى قالوا ثنا ضربک عن ابی اسحاق عن حنسی بن عباد قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول علیؓ بنی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا علیؓ

۱۲۰۔ حدثنا محمد بن اسحاق الرازی ثنا غنید اللہ بن موسیٰ اثباتا الغلاء بن صالح عن الیہنی عن عباد ابن

ع۔ ایک تہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے دوسرے جہت میں تو تمام ہی بختمی چون ہوں کے خواہ مخیر ہوں یا اسی تو حسن و حسینؓ کے سردار ولی روایت ”پہنچی داد“۔ اگر حریہ نقیص اور نقیصہ ہوں تو مولاؓ کا شفیق میرے پاس تو صاحب مدح کی طرح ہمیں القرآن (حصریم) شائع کردہ ”کتبہ العلم“ پر مذکور ہو مولاؓ کی فضیلت بحث مباحہ کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ علیؓ کی حدیث کا جھجھکاؤ۔ (ابوہنا)

عبد اللہ قال قال علیؑ انا عبد اللہ وَاَخُو رَسُولِہِ ﷺ وَاَنَا الصَّبِيُّ الَّذِي لَا يَغْوِلُهَا بَعْدِي اَلَا كَذَاتِ صَلَٰتٍ قَتَلَ النَّاسَ لِشَيْءٍ سَنِيْنٌ (ماطل و عماد ضعیف)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جوئے کے کوئی نہیں کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں)۔

(فی الرواہ هذا اسناد صحیح رجالہ ثقہ) رواہ فتحاکم فی المستدرک عن النہال و قال صحیح علی شرط الشیخ

۱۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو نَعَاوِيَةَ ثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَعْضِ حُجَّاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوا أَعْلَى فَمَنَالٌ مِنْهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ تَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَاةً فَعَلَيْهِ مُؤَلَاةٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ مِنْ بَشَرَةِ هَؤُلَاءِ مِنْ مُوسَى الْأَسَلَةِ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "لَا تُعْطِيَنَّ الرِّثَاةَ الْيَوْمَ وَخَلَا بَحْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" (صلى الله عليه وسلم)

۱۴۲: عبد الرحمن بن سباط سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کسی حج کے موقع پر تشریف لائے۔ سعد ان کے پاس آئے۔ انہوں نے علیؑ کا تذکرہ کیا۔ معاویہؓ نے ان کے بارے میں کچھ کہا۔ سعد شیشے میں آگے اور فرمایا۔ تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علیؑ بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جہنم اس شخص کو دونا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے۔

فضیلت حضرت علی المرتضیٰؑ (حدیث: ۱۱۴) حضرت امیر المومنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپؑ سے منافقت کی نشانی ہے۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے کھیتیاں اور کثرت سے سمجوروں کے باغات ہیں۔ ۷۷ھ میں یہ علاقہ فتح ہوا۔ حضرت علیؑ نے بہت شہامت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، مولیٰ کا معنی دوست ہے۔ اس باب کی تمام احادیث سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوئی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ الزُّبَيْرِؓ

۱۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْجَرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْبَةَ "مَنْ يَأْتِيَنَا

۱۴۳: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریبہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے حلقہ خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

بحر القوم" فقال الربیع رضى الله تعالى عنه انا فضل من بابینا بحر القوم قال الربیع رضى الله تعالى عنه انا فضل فقال السی صلی الله علیه وسلم لکل شیء حواءى و انا حواءى الربیع.

عذ نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا حواءى ہوتا ہے اور میرے حواءى زبیر ہیں۔

۱۲۳: حدثنا علی بن محمد ثنا ابو معاوية ثنا هشام بن غزوة عن ابنه عن عبد الله بن الربیع عن الربیع قال لقد خمنی فی رسول الله ﷺ یوم اُخِذ.

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴: حدثنا هشام بن عمار و هبة بن عبد الوهاب قالنا ثنا شعبان بن غبينة عن هشام بن غزوة عن ابنه قال قال لى عائشة رضى الله تعالى عنها يا غزوة كان انواك من «الذين منجسوا الله ورسول من بعد ما اصابهم الفرج» [آل عمران: ۱۷۲] فبني بحجر و الربیع رضى الله تعالى عنهم.

۱۲۴: حضرت حمزةؓ اپنے والد کے واسطے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (داؤد اور داؤد) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (أحد کے موقع پر) یعنی ابوبکرؓ اور زبیرؓ رضی اللہ عنہما۔

تشریح ☆ حواءى خاص اور دیگر لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کیا کہ ان کو سودی نگلی اور کفار و مشرکین کی خبر نبی کریم کے پاس لائے۔ اس موقع پر جناب محمد رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوہ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دو مرتبہ حضورؐ نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو کوارے کر جمع چرتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا انخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سرور کائناتؐ ان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ اہل میر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدت و جاہلثاری ایک بچے کے ہاتھ سے برآمد ہوئی۔ حضرت زبیرؓ مولہ برس کی عمر میں نور ایمان سے منور ہوئے ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضورؐ نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور خیبرانہ چاہ و جلال کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب و شدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلنے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیرؓ اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور تبوک کی فوج نکلی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ قَالَا لَا وَكَيْفَ قَالَا الصَّلَاتُ الْأَزْدِيُّ قَالَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ "شَهِيدٌ بِنَبِيِّهِ عَلَى وَجْهِ الْأَوْصَالِ"

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ قَالَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَخْسٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ نَكَّرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ فَقَالَ "هَذَا مِنْ قَضَى نَجْثَةٍ"

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَا بَرْبَدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَنَا إِسْحَاقُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اسْتَهْدُ لِمَسْبُوعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ "طَلْحَةَ مِنْ قَضَى نَجْثَةٍ"

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبَسٍ قَالَ زَائِلٌ بَدَ طَلْحَةَ شِدَادٌ وَفِي مَهِارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے مثل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے امد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

فضیلت حضرت طلحہ ☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی (ﷺ) سے چوبیس بجوں برس قبل پیدا ہوئے ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور رفوان شباب میں بھی دور دراز ممالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار سترہ اٹھارہ برس کی عمر تھی تجارتی اغراض سے اصرعی تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرور کائنات کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے مخلصانہ وعظ وپند نے تمام شکوک و شبہات دور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت محمدؐ ان آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نجم ہدایت کی پر تو فیاض سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمان اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا سَعْدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِمَ أَنْوَبُهُ
بِأَحْمَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّ لَهُ يَوْمَ أُخْبِدُ " إِيْمَ سَعْدِ
هَذَاكَ أَيْ وَ أَيْتِي .

۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ بْنَ سَعْدِ بْنِ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ حَاتِمَ بْنَ أَسْمَاعِيلَ
بْنِ عِيَّاسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ خُتِمَ لِي رَسُولُ
الله ﷺ يَوْمَ أُخْبِدُ أَنْوَبِيهِ فَقَالَ إِيْمَ سَعْدِ هَذَاكَ أَيْ وَ أَيْتِي .

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَدَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَ
حَالِيَةَ بَنِي وَ وَ كَتَبَ عَنْ أَسْمَاعِيلَ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ أَيْتِي لِأَوَّلِ الْعَرْبِ رَمَى مِنْهُمْ لِي
سَبِيلُ اللهِ .

۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُشَرَّوْفُ بْنُ الْمُزَوَّانِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ
قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي
الْيَوْمِ الدُّنْيِ أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ كُنْتُ سَعَةَ كَيْامٍ وَ أَيْتِي
لَقَدْكَ الْإِسْلَامُ .

فطیلت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں
ورنہ زہر کے مصدق بھی حضورؐ نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے حیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ
میں حضورؐ نے ان کو بتایا تھا کہ تم ہی پہلے آدمی ہو اور غزوہ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو جھ سے
پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ
کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی
منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: نہیں مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ
عزوجل کو یہ شان استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا
قانون عام بنادیا۔

فضائل العشرۃ رجبی (الترجمہ)

فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَنِّي نُوْنُسُ لَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفُتَيْهِ الْأَوْشِيُّ السَّجِيُّ عَنْ حَذَفٍ وَبَاحٍ نَنِ الْحَارِثِ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ نَنِ عَمْرُو نَنِ لُفَيْلٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشَرَ عَشْرِ رَجَبٍ فَقَالَ أَنَا مَجْرٍ فِي الْحَنَةِ وَ عُمَيْرُ فِي الْحَنَةِ وَ غُفَّانُ فِي الْحَنَةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْحَنَةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْحَنَةِ وَ الزُّبَيْرُ فِي الْحَنَةِ وَ سَعْدُ فِي الْحَنَةِ وَ عُنْدَ الزُّخَمِيِّ فِي الْحَنَةِ فَقِيلَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَمَا

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَنِّي عَدِيٌّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ نَسَائِبٍ عَنْ عِنْدِ اللَّهِ نَنِ طَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ - الْاَلْتِ حَرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا سَيِّئٌ أََوْ صَدِيقٌ أََوْ شَيْئَةٌ وَ عَدْلُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ الشُّوْجُ وَ عَمْرٌ وَ غُفَّانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ وَ أَنَّى عَزَبٌ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

فضائل عشرہ مبشرہ (حدیث ۱۳۳) دسویں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں یہ بشارت صرف ایک مجلس میں فرمائی تھی وہیے سب صحابہ پہنچتی ہیں۔ ۱۴۔ یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضور کو اور صحابہ اس پر موجود تھے کہ کا پھنے لگا۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کا پھنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر کر شہیدوں میں تھینا آیا ہے۔ ہوا ہے کہ آپؐ نے سب کو شہید کیا اور حضرت سعد کی موت ایسی بیماری میں ہوئی جس کا آخر شہادت کے برابر ہے۔

فَضْلُ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فضائل ابوعبیدہ بن جراحؓ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَ كُنْجٌ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ لَنَا شُعْبَةُ حَمِيْنَا عَنْ أَسِيٍّ عَنْ صَالِدِ بْنِ زُهْرٍ عَنْ خَدِيجَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا خَلَلَ بَعْدَ ان" سَمِعْتُ مَعَكُمْ

۱۳۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل حجران سے کہ میں غزیرہ تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار

رَخَلَا مِنَّا حَتَّىٰ أَتَيْنَاهُ فَقَالَ فَتَشْرَفُ لَهُ النَّاسُ فَهَبْ إِنَّا غَنِيْدَةٌ
عَنِ الْخُرُوجِ.

۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا بَخِي بْنُ أَدَمَ قَالَا اسْرَأْتُ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنِيْ غَنِيْدَةً نِّبِ الْخُرُوجِ هَذَا أَمْنِيْنُ هَذِهِ الْأَمْنَةُ
فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

فضیلت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ☆ حضرت ابوعبیدہ کا نام عامر ہے۔ گو والد کا نام عبداللہ تھا لیکن واداکے
طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا
لقب عطا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ گوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہ راقم
کے مکان میں پناہ گزین نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں طاعون کی بیماری
میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے تجبیر و تخمین کا انتظام کیا۔
حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل بے کیڑہ سیر چشم پاچیا اور خیر خواہ خلق کبھی
نہیں دیکھا۔

فَضْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ قَالَا سَلَفِيْنِ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَبَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَخَلِّفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَسْجُودٍ لَا
سَخَّلْتُ لَهُ نَفْسًا عَنِي.

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالَا بَخِي بْنُ أَدَمَ قَالَا
أَبُو بَكْرٍ نَزَحَ عَنْ عِيَالِهِ عَنْ عَصَمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْكَافِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْفَرُوا الْفَرَسَانِ عَصَا كَمَا تَقْرَأُ فَلْيَفْرَا عَنِي
فَذَلِكَ مِنْ أَمْرِ عَدِي.

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَرَسِ عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّكَ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحَبَابَ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّىٰ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر
مشورہ کے فتنہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبداللہ بن
مسعود) کو فتنہ دار بناتا۔

۱۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن
کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو
اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرأت پڑھے۔

۱۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا
ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سناؤ اور چلے آؤ جب

الہاک

تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعود ☆ بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضورؐ نے فرمایا: الانتمہ من قریش۔ یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کریم جو اصل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ سفر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک مصحف بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقع پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے لیکھو عبداللہ بن مسعودؓ سالم معاذ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم)۔ قرآن کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور بانی کبھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعودؓ ہی کے سبک اساس پر تعمیر ہوئی۔

فضیلت حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب باہم ملتے ہیں تو ان کے چروں پر تازی و شکاری برقی ہے لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشت کی بجائے برہی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دل میں نور ایمان نہ ہوگا چنانچہ آپ کا قائم مقام ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب
کے فضائل

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۳۰: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

۱۳۰: خَلَدْنَا مُحَمَّدٌ بْنُ طَرِيقٍ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بْنُ فَضْلٍ قَدْ اَلَاغَمَسَتْ عَنْ اُنْسِي سُبْرَةَ النُّعْمَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ الْعَبَّاسِيِّ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الشُّعْرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَحْدِثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ فَيَذَكِّرُنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ مَا سَأَلَ أَقْوَامٌ يَحْدِثُونَ فَإِذَا زَاءَ وَالرُّخْلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِنِ لَقَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَخْلٍ إِلَّا بَشَأٌ حَتَّى نَحْبِثَهُمْ لِلَّهِ وَلَقَرَّابْنِهِمْ مَنَى

(فی الروائد: رجال اسنادہ لقات الامہ قبل رواۃ) نہیں رکھے اللہ کے لئے اور مجھ سے ان کی قرابت کی وجہ سے۔

محمد بن کعب عن العاص مرسلۃ

۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھ کو ظلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظلیل بنایا تھا۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آٹھ سائے ہو گا اور عہد ہمارے درمیان دو دوسٹوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الصُّبَّاحِ قَدْ اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبِيرٍ نَسِ مُطْعِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْهَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ اللَّهَ اخَذَ مِنِّي حَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ حَلِيْلًا فَتَنَزَّلُ فِي مَنَازِلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْحَنَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ هَا هُنَا مَوْمِنٌ تَيْنِ خَلِيْلَيْنِ

(فی الروائد: اسنادہ ضعیف لاسنادہم علی ضعف عبد الوہاب بل قال فیہ ابو داؤد بضع الحدیث) و قال الحاكم روى احادیث موضوعه و شبهه اسماعیل احتلط بالخبره و قال ابن رجب الطرد به المصنف و هو موضوع قاله من بلایا عبد الوہاب و قال فیہ ابو داؤد ضعف الحدیث)

حضرت علیؑ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ
(رضی اللہ عنہما) بن ابی طالب

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؑ سے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اے مجھ کو محبوب رکھئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسنؑ کو اپنے سے لگایا۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا اِبْنُ اَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ ثَمَّانٍ عَنْ غِيثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَسِيٍّ يَرْبُذُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ خَبِيرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِنِّي اَحَبُّ فَاَحَبِّ وَ اَحَبُّ مِنْ بُحَّةٍ قَالَ وَ صَمَّةُ اِلَى صَدْرِهِ

۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ اسْمَاعِيلُ عَنْ ثَمَّانٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَسِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَافِظِ وَ كَانَ مَرْبُوعًا عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِي وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي
(فی الروائد: اسنادہ صحیح و رجالہ لقات)

۱۳۴: حضرت سعید بن راشدؓ سے مروی ہے یحییٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

۱۳۴: حَدَّثَنَا يَغْفُورُ بْنُ حَمْدٍ عَنْ كَسْبٍ لَنَا بِخَبَرٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَسِيٍّ

راشد۔ اَنْ یَغْلِبَ نَنْ شُرَۃً حَلَلْنٰهُمُ اَنْتُمْ خَرَجُوا مَعَ الشَّیْءِ ﷺ اِلٰی طَعَامٍ ذُغْوًا لَّہٗ فَاِذَا خَسِنَ بَلْعٌ فِی السَّجَّۃِ قَالَ فَتَقْتَدِمُ الشَّیْءُ ﷺ اِمَامُ الْقَوْمِ وَ یَسَطُّ بِدِہِہِ فِی الْعَلَامِ یَغْرِہُ ہٰہُنَا وَ ہٰہُنَا وَ یَضَاجُکَ الشَّیْءُ ﷺ حَتٰی اَحَدُہُ فِیجْعَلُ اِخْذٰی بِدِہِہِ نَحْتَ ذَہَبٍ وَ الْاُخْرٰی فِی فَاَسْ رَاہِہِ فِیْقَلَّہُ وَ قَالَ خُسْبٌ یَسْبٰی وَ اَنَا مِنْ خُسْبِی اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَحَبِّ خُسْبِیَا خُسْبٌ سَطٌّ مِنْ الْاَسْبَاطِ خَلَدْنَا عَلٰی نَنْ مُحَمَّدٍ قَنَا وَ یَجْعَلُ عَنْ شَفِیْئَانِ مَقَلَّہُ۔

اور اپنے ہاتھ پھیلا دیے (حضرت حسینؑ) ادھر ادھر بھاگے گئے۔ نبیؐ اُن کو بھساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپؐ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسینؑ سے محبت رکھتا ہے حسینؑ پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

(فی الرواۃ اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْبَرِیِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنَانَ قَنَا اَسْبَاطٌ مِنْ نَضَرٍ عَنْ الشَّذِّیِّ عَنْ ضَبَّحٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَنَا سَلَمٌ لِّمَنْ سَالَفْتُمْ وَ حَزَنٌ لِّمَنْ خَاذَلْتُمْ

۱۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

فضیلت حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہما ☆ مبسط۔ نو اسے کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں گیلیاں جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مسنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبویؐ ہیں۔

فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ ؓ

۱۳۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبْنِ حَشْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَنَا وَ یَجْعَلُ قَنَا شَفِیْئَانِ عَنْ اَبْنِ اسْحَقٍ عَنْ هَانِیٍّ وَ ثَمَالِیٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبْنِ طَالِبٍ قَالَ خَشْتُ حَالًا عِنْدَ الشَّیْءِ ﷺ فَاَسْتَاذَنَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَقَالَ الشَّیْءُ ﷺ اَسْأَلُکَ اَللّٰہَ مَرْحَمًا بِالطَّبِّ الْمَطْبُیِّ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۳۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا نَضَرُ بْنُ عَلِیٍّ الْخِیْصَمِیُّ قَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَسْمٰی اسْحَقٍ عَنْ هَانِیٍّ وَ ثَمَالِیٍّ قَالَ دَحَلُ عَمَّارٍ عَلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ مَرْحَمًا بِالطَّبِّ الْمَطْبُیِّ

۱۳۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمارؓ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بِعَمَارٍ إِيمَانًا إِلَى مُشَاهِدَةٍ»
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے
 کے پورے ایمان سے مجھے ہوئے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
 ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: «وَعَمَرُوهُنَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 جَمِيعًا: «قَالَ وَبِئْسَ عَمَلٌ لِّلْغُلَامِ بْنِ بِنَاءٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
 ثَابِتٍ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ بَسْبَسٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ عَمَارٌ مَا غَرَضَ عَلَيْهِ أَتْرَابُ الْأَوْشَدِ مِنْهُمَا»
 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شام: ہڈیوں کے جوڑ۔ مثلاً گھٹنے، کہنی، شانے کے جوڑ۔ مطلب
 یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔
 رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
 کامل ایمان کی بشارت ہے۔ (حدیث ۱۳۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور قریبین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی
 سلف و صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرت سلمانؓ ابی ذرؓ مقداد رضی اللہ عنہما
 کے فضائل

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْبُقْدَادِ
 رضی اللہ عنہما

۱۳۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى وَ شُوَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا
 حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي رُبْعَةَ الْإِنْدَادِيِّ عَنْ أَبِي ثَرْوَادَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْرَيْتُ مَعَهُ أَوْ تَمَّعْتُ وَأَخْبَرَنِي اللَّهُ بِحُثْمِهِ قَتْلَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ
 مَنْ هُمْ؟ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ ذَلِكَ فَلَا تَأْخُذْ وَ
 سَلْمَانَ وَ الْبُقْدَادِ

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
 نَكْرٍ قَالَا وَالثَّوَالِغَةُ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّخُوعِ عَنْ ذَرٍّ
 بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
 أَزَلٌ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَافِيلَ شَفْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَارٌ وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ صُهَيْبُ بْنُ
 الْيَسْمُودِ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ اللَّهُ
 ۱۳۹: حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے
 محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان
 سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ
 کون ہیں؟ فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ
 تین یہ ہیں۔ ابو ذرؓ سلمانؓ اور مقداد رضی اللہ عنہم۔
 ۱۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ
 سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ، عمارؓ ان کی
 والدہ سمیہؓ، صہیبؓ، بلالؓ، مقدادؓ۔ رسول اللہ کی اللہ نے
 ان کے پچا ابو طالب کے ساتھ حالت فرمائی اور ابو بکر
 کی حالت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔ مگر باقی

بعثہ ابنِ طالب و اما انونکر فبعضہ اللہ یظومہ و اما منافقون
 ہم فاحدہمہ المنظر کون و السورہ الفراع الحدید و
 صہرؤہم فی الشمس ہما منہم من احد الا و قد و اتاہم
 علی ما رافؤ الا بلانہ اللہ ہانت علیہ نفسہ فی اللہ و ہان
 علی قومہ فاحذوہ فاعطوہ الولدان فحعلوہ یظوفون نہ فی
 شعاب منجۃ و هو یقول احد اخذ

(فی الروالہ : اسادہ لغات و رواہ ابن حبان

فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک من طریق عاصم

بن اسی اللحد بہ)

۱۵۱ : حدثنا علی بن محمد بن ابرہۃ عن حماد بن
 سلسلۃ عن ثابت عن انس بن مالک قال قال رسول
 اللہ ﷺ لقد اُرِیت فی اللہ و ما یؤدی احد و لقد اُخف
 فی اللہ و ما یحاف احد و لقد اتت علی ثلثۃ و مائۃ
 لیلۃ طعام یأکلہ و کتبہ الا ما و ازی ابط ملال
 (احمرہ الترمذی فی اواخر باب الزہد و قال
 ہذا حدیث حسن صحیح)

فضیلت حضرت سلمان ابوہریرہ رضی اللہ عنہما : ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور
 استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام دایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی
 معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی توحید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے
 تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر
 مبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اچھی شان ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضَائِلُ بِلَالٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

۱۵۲ : حدثنا علی بن محمد بن ابرہۃ عن انس بن
 حمرہ عن سالم بن شعور مدح بلال بن عبد اللہ فقال
 (بلال بن عبد اللہ حیو بلال) فقال بن عمر کذبت لا مل
 بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیو بلال
 ۱۵۲ : سالم سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبد اللہ
 کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبد اللہ سب بالوں سے
 بہتر ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا تو نے غلط کہا بلکہ رسول
 اللہ کے بلال (صحابی رسول) سب سے بہتر بلال ہیں۔

فضائلِ خُبابؓ

حضرت خُباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: ابولیلیٰ الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خُباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمارؓ کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خُباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ درجہ رحل ابو بکرؓ ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت مرے ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمانؓ ہیں اور علی بن ابی طالبؓ ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبلؓ ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابتؓ ہیں۔ خبردار ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۵: ابوقلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ان کے قدماء کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپؐ نے زید بن ثابتؓ کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم فرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

فضیلت حضرت خُبابؓ ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ افاصل سما کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خُبابؓ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: وَكُنِيَ نَسَائِبًا عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكُنْدِيِّ قَالَ: حَاضَتْ أَلِي غَمْرًا فَقَالَ أَذْوَ فَمَا أَحَدُ أَحِبِّ بَهَذَا الْمَخْلُصِ مِنْكَ إِلَّا عَمَّارًا فَعَجَّلَ حَاضَاتِ بَرِيْهِ أَكَاظِمًا مَطْفُورَةً مِثْلًا عَذْبَةً الْمُشْرِئِ كَوْزًا.

(فی الزوائد اسادہ صحیح)

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ نَسَائِبًا حَالَهُ الْحَدَّثُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي نَسْرِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَزِمْتُ أَهْلِيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَشْلَفْتُمْ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ اضْدَفْتُمْ حَبَاءَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ افْصَاحْتُمْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ أَبِي طَالِبٍ وَ أَفْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ اعْلَمْتُهُمْ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ مَعَاذُ بَنِي حَنْظَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَفْرَضْتُهُمْ زَيْدًا ثُمَّ قَابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا وَ إِنَّ لِحُلِيِّ أُنْبِيَّةِ آمِنًا وَ آمِنٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَمْرُو عُثَيْبَةَ ثُمَّ الْحِرَاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكُنِيَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَالِهِ الْحَدَّثُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ مِثْلَهُ عِنْدَ سَفْيَانَ عَنْهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ وَ اعْلَمْتُهُمْ بِالْفَرَائِضِ

فضیلت حضرت خُبابؓ ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ افاصل سما کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خُبابؓ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

فَضْلُ أَبِي ذَرٍّؓ

۱۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْبٍ ثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ غُثْمَانَ بْنِ غُلَمٍّ عَنْ أَبِي حَزَبٍ بْنِ أَبِي
الْأَسْوَدِ الدُّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفْوٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَغْلَبَ الْفَرَسَاءُ وَلَا أَغْلَبَ
الْخَضِرَاءُ مِنْ زَجَلٍ أَضَلَّ لَهْجَةً مِنْ أَبِي دَرٍّ.

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الشَّرْحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي
السَّحْقِ عَنِ الزَّهْرَاءِ نَسِ عَادِبٍ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرْقَةً مِنْ خَرْنَبٍ فَعَمِلَ الْقَوْمُ بِنَدَا
وَلَوْ تَهَا تَسْتَهْمُ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَغْخُونُ مِنْ هَذَا فَقَالُوا: لَمْ نَعْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ أَلَسْنَا بِجَلِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْخَنْزَةِ لَخِيْرٍ مِنْ
هَذَا.

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریختہ دیدہ آیا تو لوگوں نے آپ میں اس کو پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

تشریح ☆ اس سے کئی امور ثابت ہوئے: (۱) دیدہ لینا سنت ہے (۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے (۳) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا (۴) جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دنیا کی ساری چیزوں سے افضل ہے اس لیے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس کپڑے کو صحابہ کرام دیکھ کر قریب کرتے تھے وہ تہا بھی۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ شَفِيانٍ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَرَضَ الزُّخْمَنُ عَرُوزًا وَخَلَّ لِمَنْزُوتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے زُخْمَنُ عَرُوزِ جَل کا عرش حرکت میں آ گیا۔

تشریح ☆ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش اٹل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی تو خوشی کے مارے ملے لگے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "انفسُ" کا معنی لہا نہیں بلکہ کانپا ہوا کہ عرش الرحمن غمزہ ہو کر کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد کے جواہر مال سالہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

فَضْلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

جریر بن عبد اللہ الحنظلی رضی اللہ عنہ

الْبَحْلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی فضیلت

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْحُرَيْسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي خَالِزٍ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبد اللہ الحنظلی سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ نے

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی جہاد کی برکت سے انسان کیا فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو ہر امت کو یکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اپنی جان و مال اولاد کی قربانی دی بعد ازلے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

فَضْلُ الْأَنْصَارِ (رضی اللہ عنہم)

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَنَا وَكَتَبَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ ابْغَضَ الْأَنْصَارَ ابْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ شُعْبَةُ فَلْتِ لِعِدِّيِ اسْمِعْنِي مِنَ النَّزَّازِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ.

۱۶۳: حضرت براہ بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براہ بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بھئی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَرِيْمٍ لَنَا مِنْ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَنَسٍ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَنْصَارُ شِعَارُ وَالْمَنَاسِكُ دَنَائِرٌ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا وَادِيًا أَوْ شِعْرًا وَاسْتَظْلَمَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ - وَلَوْ لَا الْهَيْخَرَةُ لَكُنْتُ لَمْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہو تو میں انصار کا ایک مرد ہوتا۔

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف والاقامہ عدد المہمس و باقی رجالہ ثقات)

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي كَثْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَفَرٍ وَنُوفَلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ وَأَنْبَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَنْبَاءَ الْأَنْصَارِ.

۱۶۵: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر۔

اولاد پر۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

فضیلت انصار ☆ ”شعار“ جسم سے لگا ہوا کپڑا جس کو اسٹر کہتے ہیں۔ ”دنا“ اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

فَضْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضل

۱۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّسَيْبِ وَ أَبُو نَجْرٍ بْنُ خَلَّادٍ ۱۶۶ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
الاعلمی قال لما عند الزُّهَابِ قَالَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرَمَةَ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا
عن ابن عباس قال سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ قالُ ساتھ ملا لیا اور فرمایا۔ اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل
اللَّهُمَّ علَّمَهُ الْحِكْمَةَ وَنَوَّلَ الْكِتَابَ کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ﷺ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجیب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے
گئے ہیں۔

۱۲: بَابُ فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

خوارج کا بیان

۱۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ لَمَّا اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۱۶۷ حضرت عیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ غُنْدَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى حضرت علیؓ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا ان میں ایک
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَ ذَكَرَ شخص مثل (نقسان وہ) ہاتھ والا لیا اور اگر یہ غندرہ نہ ہوتا
الْخَوَارِجُ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مَخْدُجٌ الْيَدُ أَوْ مُؤَدَّى الْيَدِ أَوْ کہ تم فخر میں جلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ
مُؤَدَّى الْيَدِ وَ لَوْ لَا أَنْ تَسْطَرُوا أَلْحَدْتُكُمْ سَاءَ وَ عَدَدُ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے
الَّذِينَ يَفْعَلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا
قُلْتُ أَنْتَ تَسْتَعْتَمِنُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى وَ زَيْتُ الْكَفَّةِ کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں
ثَلَاثُ مَرَّاتٍ نے فرمایا: ہاں رب کہہ کی قسم ایسا میں مرتبہ فرمایا۔

۱۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عُمَرُ بْنُ ۱۶۸ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول
زُرَّارَةُ قَالَا لَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ جو ان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْخٍ فِي أَحْوَجِ الزَّمَانِ فَوْزَم سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے عقول
أَخْبَثُ الْإِنْسَانِ سُفْهَاءُ الْأَخْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ
السَّامِ بِفِرَّةٍ وَنَ الْفُرَّانَ لَا يُجَاوِزُونَ مِنْهُمْ يَقُولُونَ مَنْ جائیں گے جس طرح تیرے کار سے بے نشان گزر جاتا
الْإِسْلَامِ كَمَا يَقُولُ الشُّهْمُ مِنَ الرُّمِيَةِ فَمِنْ لَدَيْهِمْ فَلْيَقْتُلْنَاهُمْ ہے۔ جو ان سے لڑے ان سے قتال کرے کیونکہ انکو قتل کرنا
فَأَنْ قَتَلْنَاهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لَمَنْ قَتَلْنَاهُمْ قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۶۹: ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو حورِ یہ کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا میں نے ان کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم تر سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیگے جس طرح تیرے کار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (فکاری) اپنے تیر کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سے یا یوں فرمایا کہ غریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تہجد نہیں کرے گا۔ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیرے کار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حکم بن عمرو غفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیرے کار سے بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفْوٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْخُرُوجِ شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْلًا يَتَعَذَّلُونَ بِخَصْرِ أَحَدِهِمْ صَلَاحَةً مَعَ صَلَاحِهِمْ وَصَوْمَةً مَعَ صَوْمِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ أَحَدُ سَهْمَةٍ فَطَرُ فِي نَفْسِهِ فَلَمْ يَزِدْ شَيْئًا فَطَرُ فِي رِصَالِهِ فَلَمْ يَزِدْ شَيْئًا فَطَرُ فِي قَدْحِهِ فَلَمْ يَزِدْ شَيْئًا فَطَرُ الْقَدْحُ فَتَنَارِي هَلْ يَزِي شَيْئًا لَا

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ خُثَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَعْدِي مِنْ أَتَمِّ الْأَوْسَكُورِ بَعْدِي مِنْ أَتَمِّ قَوْمٍ يَفْقَرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُخَالِدُوا خُلُوفَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ ثُمَّ لَا يَبْقَوْنَ فِيهِ هَمٌّ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيفَةِ

فَالْعَبْدُ اللَّهُ بْنُ صَامٍ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِزَالِغِ بْنِ غَفْوٍ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ غَفْوٍ الْغَفَارِيُّ فَقَالَ وَأَنَا أَبْصَرْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَفْرَأَ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أَتَمِّ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ
يَقْسِمُ النَّبِيُّ وَالْعَتَامَةُ وَهُوَ جَعْبَرُ بِلَالٍ فَقَالَ فَقَالَ
أَعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَتَهْلِكُ وَمَنْ
يَعْدِلْ نَحْمَدُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ذَعْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اضْرَبَ عُنُقِي هَذَا
الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
هَذَا فِي أَصْحَابِ أَوْ أَصْحَابِ لَمْ يَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَا
يُحَاوِرُوا نَزَاهَتَهُمْ يَقْرَأُونَ مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى يَمُوتُوا مِنْ
الرُّمَّةِ

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَزْهَرِيَّ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي أُوْبَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْخَوَارِجُ كَلَابُ النَّارِ

۱۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ خُزَيْمَةَ قَالَ
الْأَزْهَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَشَائِشَةُ بَغْرَةِ ذِي الْقُرْآنِ لَا يَحَاوِرُوا نَزَاهَتَهُمْ
ثُمَّ لَمَّا خَرَجَ قُرُونٌ لَطَعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ضِعْفَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثًا خَرَجَ قُرُونٌ لَطَعَ
أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِينَ مَرَّةً حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِزَابِهِمْ
الذُّخَالُ

۱۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرَّزَّازِيَّ عَنْ
مُعْتَمِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
قَوْمٌ فِي أَجْمَرِ الرُّسَايِنِ أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَغْرَةِ ذِي الْقُرْآنِ

۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عمرانہ میں تھے اور قنیت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور
ایک شخص نے کہا: اے محمد اعدل کیجئے۔ آپ نے
انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے
ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کوں
عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ!
مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار
دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے
آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں
گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج
جہنم کے کتے ہیں۔

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور
قرآن انکے زخروں سے تھوڑا نہیں کرے گا۔ جب بھی
وہ ابھریں گے کاٹ دیے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ
بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیے جائیں
گے (اور ایسا) میں مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان
کی جماعت میں سے دھال خروج کرے گا۔

۱۷۵: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یایوں فرمایا
کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے
یہ قرآن ان کے زخروں سے یایوں فرمایا کہ حلق سے تھوڑا

النفس ان لا تحاوروا نفسهم اَوْ خَلَوْا فَيُفْتِنُ سِمَافَهُمُ
 الْخَالِئِي اِذَا دَانِسُوهُمْ ۚ اَوْ اِذَا لَقِيَتْهُمْهُمْ
 فَاَقْلُوهُمْ (جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حدیث اسہل من انی سہل فَمَا سُبْحَانَ اِنِّ غِیْثَہُ عَنْ
 اِیْنِ عَالِبِ عَنْ اِیْنِ اَنَامَہُ یَقُولُ شَرُّ فُلْیَ فُلْیَا نَحْتُ لِرَبِّہِ
 السَّمَاءِ ۚ وَ خَلِیْقَیْہِ مِنْ فُلْیَا ۚ بِلَاہِ اَهْلِ النَّارِ ۚ فَذَکَانَ
 ہولاءِ مُسْلِمِیْنَ قِصَارًا ۚ فَکَلَّ بَاہَا اَنَامَہُ ہَذَا ضِیَۃُ
 تَفْؤَلُہُ ۚ قَالَ ۚ بَنی سَمْعَنَہُ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۚ امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بلکہ میں نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا رکھا ہے۔

تشریح: جمع ہے خارج کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اجماعت والجماعت سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی تلاوت بہت کرتے تھے عبادت گزار تھے ان کو قرآن کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بڑے خیال رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ ان میں سے اکثر تابع ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل ہوئے۔ یہ فرقہ مرکب کبیرہ کو کافر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا ٹھکانہ کے رجم کا سنگر ہے اور چور کا تھانہ بغل سے کاٹتے تھے۔ حائل ہر حالت میں نماز کی فرضیت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے انھیں گے ان کو بادیا جائے گا پھر انھیں گے تو اہل حق غالب آجائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مُخْدَخُ الْعِیدِ ناقص ہاتھ ہے۔ آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلاف راشدہ کے ہیں جب انھیں تیس سال ختم ہوئے تو اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حرورہ: کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریہ کہتے ہیں۔ پہلے ان کو قرآن کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر ان کے دلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: (۱) پھل اس کو رصاف کہتے ہیں اویسہ رصاف جمع ہے رصف ہے۔ (۲) قدم شیر کا نگڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگا یا گیا ہو۔ (۳) قدم دُجنا ہے قدمہ کی۔ تیر کے پردوں کو کہتے ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدی تیر پیچھے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ شکار کو لگے کہ اسے پار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم نہیں ہوگا۔ (حدیث ۱۷۲) ہر اندک سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں حنین کی غزائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر موڈنا جائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر موڈنا مسنون ہے۔ بچے کی پیدائش کے سات دن بعد حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اہلسنت والجماعت کے خوارج کافر نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

۱۳: بَابُ فِيمَا اُنْكُرَتِ الْجَهْمِيَّةُ

جمیہ کے انکار کے بارے میں

۱۷۷: جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ عقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے غار سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے۔

ترجمہ ☆ جمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ روایت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پڑے گی۔

۱۷۹: ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم وہ پہر کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم آگے دیکھنے میں کوئی ٹھگی نہیں پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پڑے گی۔

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ وَكَيْعٍ وَخَدِيجُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَالِي بْنُ يَحْيَى وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ فَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبَسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ حَرَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كُنَّا خَلُوصًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَرَأَ إِلَيْنَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ النَّدَى قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رُؤُوسَكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُصَافُونَ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَعْمُوا عَلَى صَلَاحٍ قَتَلَ طُلُوعُ الشَّمْسِ وَقَتْلُ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ (۳۹: ۳۶)

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُصَافُونَ فِي رُؤُوسِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ النَّدَى قَالُوا: لَا قَالَ: فَكَذَلِكَ لَا تُصَافُونَ فِي رُؤُوسِهِ وَتَكُونُ الْفِيَانَةُ.

۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَرَسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّشَانِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَرَى رُؤُوسَهُ قَالَ: تَصَافُونَ فِي رُؤُوسِ الشَّمْسِ فِي الطُّهَيْرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ قَالُوا: لَا قَالَ: فَتَصَارُونَ فِي رُؤُوسِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ النَّدَى فِي غَيْرِ سَحَابٍ قَالُوا: لَا قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤُوسِهِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤُوسِهِمَا

۱۸۰: حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کو دیکھیں گے اور اسکی مخلوق میں (اس عالم میں) اسکی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم سب چاند کو بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تو بہت بڑے ہیں اور یہ (چاند) کی رویت (اسکی مخلوق میں) (اسکی رویت کی) نشانی ہے۔

۱۸۱: ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار ہمارا اپنے بندوں کے نا امید ہو جائے اور عذاب کے قریب ہونے سے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا جنتا ہے رب ہمارا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم ایسے رب کی خیر سے جو جنتا ہے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعٍ بْنِ خُلْدِيسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَمْ يَرِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَهْلُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ يَا أَبَا زُرَيْحٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ بِرَى الْقَمَرِ مُخْلَبًا بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَى قَالَ فَأَلْفًا نَعْظُمُ وَذَلِكَ أَهْلُ فِي خَلْقِهِ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعٍ بْنِ خُلْدِيسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبَحَ رَبُّنَا مِنْ قُلُوبٍ عِبَادَهُ وَغُرُبَ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَصْحَكُ الرَّبُّ فَإِنَّ نَعْمَ لَنْ نَعْبُدَ مِنْ رَبِّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

(فی الزوائد: وکعیہ ذکرہ ابن حبان فی التلغات)

و مافی رحالہ اجمع بہم مسلم)

تفسیر صحیح ✽ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں روایت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ”تَضَامُّونَ“ اصل میں تَضَامُّونَ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو یہ اراغی میں بڑا دخل ہے۔ (حدیث ۱۸۱) ”قُلُوبُ“ نا امید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے نا امید ہو جاتا ہے۔ ”لَنْ نَعْبُدَ“ اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو جنتا ہے۔

۱۸۲: ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق کیا۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَا ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعٍ بْنِ خُلْدِيسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ يَخْلُقُ خَلْقَهُ قَالَ كَمَا فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَ هَوَاءَ وَ مَا قَوْفَهُ هَوَاءَ وَ مَا ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ

تفسیر: ☆ "ہمیں مکان دینا" مطلب یہ کہ انہیں مکان غرض دینا، ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث صفات میں ہے اور اس کا مضمون مشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ "ہم" یہ لفظ "ہم" نہیں بلکہ "ہم" ہے۔ اسم اشارہ برائے مکان اور خلق نہیں بلکہ خلق مخلوق۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور عزہ شہ علفی لفظاء الگ۔ جملہ سے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بْنُ مُسْعِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ قُتَيْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّمَازِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ إِذْ غَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا هَذَا عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا خُفِيفَ سَمْعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْخُرُنِي السُّخُومَى فَإِنْ سَمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ خُفَّاهُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ بَارَبِّ اعْرِفْ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ قَالَ أَلَيْسَ سَرَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَآآ أَغْرَضْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ بَغَيْتُ صَحِيفَةً حَسَنَةً أَفْضَلُهَا بِسَبَبِهِ قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادَى عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْأَشْهَادِ فَقَالَ خَالِدٌ فِي الْأَشْهَادِ ضَعُفَ مِنْ قَطْعِ ع

﴿هُوَ لَا يَكْفُرُ الْفَرِيقُ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾

[۶۸:۲] پروردگار بر جھوٹ بولا خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

☆ **تقریر** : سخنوی : لغت میں سرگوشی کو کہتے ہیں۔ ہندلی : قریب کیا جائے گا۔ محنت : پردہ۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوتھیں روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔ اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں : وحمل سوة کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثین نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳: خذْنَا مُحَمَّدٌ عَنْهُ الْمَلِكُ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ۱۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ نے ارشاد فرمایا جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا وہ اپنے سر اٹھا بیٹھے انکا رب انکے اوپر انکی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب کی طرف سے ارشاد ہے ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمٰنِ﴾ آپ نے فرمایا وہ (اب) انکی طرف اٹکیے گا اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ انکی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

۱۸۵۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنی داخلی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ مجبور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

۱۸۶۔ قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو پتھریں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جہتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔ لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن میں۔

ثُمَّ اِنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّانُ فَاَنْزَلَ لَهُمُ الْفُضْلَ الْوَاضِعُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ اَلْمُسْكَنْدَرِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلِ الْحَنَةِ فِي سَعْيِهِمْ اِذَا سَلَحَ لَهُمْ نُوُورٌ فَرَفَعُوْهُ وَهُمْ وَسْطُهُ فَاِذَا الرَّبُّ فَلَمْ اَشْرَفْ عَلَيْهِمْ مِنْ قُوْفِهِمْ هَذَا اَلْسَلَاةُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْحَنَةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمٰنِ﴾

[پس ۱۸۵]

قَالَ فَيَنْظُرُ لَهُمْ وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَمِزُونَ اِلَى شَيْءٍ مِنَ النِّعَمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ حَتَّى يَخْتَبِعَ عَنْهُمْ وَيَقَى نُوُورُهُ وَبَرَكَةُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَسَّ حَاتِمٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدِ الْأَسْبَاطِ رَجُلٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَزْجُحَانٌ فَيَنْظُرُ مِنْ عَنِ اَيْمَنِ مَنَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدِّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ مِنْ عَنِ اَيْمَنِ مَنَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدِّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اِمَامَةً تَسْتَقِفُّهُ النَّارُ فَمِنْ اِسْتِطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ سَقَى نَشْرُهُ فَلْيَنْعَلْ

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالُوْا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ اَلْعَرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا اَبُو عَمْرَانَ الْحَوَظِيُّ عَنْ اَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّانَ مِنْ قَصْبَةِ اَيْبِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَحَتَّانَ مِنْ ذَهَبِ اَيْبِهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَنَسَّ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلَى رِجْلَيْهِمْ تَسَارُكًا وَتَعَالَى اَلْاَرْدَاءُ الْكُتْرِيَاءُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي حَتِّ عَدْنِ

۱۸۔ سہیپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے۔“ اور فرمایا جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے باں ایک وعدہ ہے وہ براہِ رو کرتا ہے کہ اسکو قسم ہے پورا کرو۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو زنی نہیں کیا اور ہمارے چہرہ کو روش نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر وہ ناپائیدار ہے وہ اکل طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم اللہ نے کوئی چیز انکو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسند یہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو خوشتر کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

١٨٤ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا حَمَّادَ بْنَ ثَابِتٍ السَّامِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ضَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةٌ : لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْخَيْرَ وَرِمَاضُهُ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْحَنَّةِ الْحَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ بَارَى مَسَادٍ بِأَهْلِ الْحَنَّةِ إِنْ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدٌ يُرِيدُ أَنْ يَسْحَرَ كُفُوفَهُمْ فَيَقُولُوا : مَا هُوَ أَلَمْ يُقَالِ اللَّهُ مُوَاعِدٌ وَتَبْتَغِ وَخَوَّعْنَا وَبَدَحْنَا الْحَنَّةَ وَبَنَحْنَا النَّارَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَيُطَوَّرُونَ لِلَّهِ فَوَاقِهِ مَا أَعْطَاهُمْ اللَّهُ فَيُنْشَأُ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ نَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقْرَبُ لَأَعْنِيهِمْ

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سنانا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس بھگڑا آیا درآئیا نکلیہ میں گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا ”اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپؐ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں محاورہ کر رہی تھی۔“ (البیہ)

١٨٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَائِشَةُ ابْنَةُ أَبِي
عَنْ نَجْمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ غُرَّةِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَخْبَرْتُ لِلَّهِ الْيَوْمَ وَسِعَ سَمْعُهُ
الْأَصْوَاتَ لِفَذَاءِ الْمُخَادِلَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي نَجْدَةِ الْيَبْرِ تَشْكُرُ رُوحَهَا وَ مَا أَسْمَعُ مَا
تَقُولُ قَالَتْ لِلَّهِ «فَدَسَمَ اللَّهُ قَوْلَ النَّبِيِّ مُخَادِلَكَ فِي
رُوحِهَا»

تفسیر صحیح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے غذا دیکھ کر ناراض ہو گئے اور کہہ دیا کہ یا تم میرے اوپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی بیٹہ۔ اس کو ٹکھار کہتے ہیں۔ پھر وہ نام نہ ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ٹکھار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ کج کیا تو میں جوان اور بالدار تھی پھر جب اس نے میرا مال کھالیا میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز و اقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ٹکھار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب وہ قصور سے افسوس کر رہی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیات (نہاول) نازل ہوئیں۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ
ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِبَ رُكُومٌ
عَلَى نَفْسِهِ يَبْدَهُ فَلَنْ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ رَحِمَتِي سَفَتْ
عَصِي

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيِّ وَ يَحْيَى بْنُ
حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَا لَنَا مُوسَى بْنُ ابْنِ رَجَبٍ عَنْ
الْأَنْصَارِيِّ الْحَرَامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ حَرْشَفٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَنَا
قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ حَرْزَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ
أُخْبِدَ لِقَبِيضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا حَابِرُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أَخْبَرْتُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَا تَكْ؟ وَ
قَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ يَا حَابِرُ مَا لِي إِذَا كُنْتُ مُنْكَسِرًا؟
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْهَدَ
أَنِّي وَتَرَكْتُ عِبَادًا وَ دِينًا قَالَ أَفَلَا أُنَبِّئُكَ سَنَا لَفِي اللَّهِ
سَهْ أَسَاك؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ
أَسَاك كَمَا خَافَا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَسْرُّ عَلَيَّ أَغْطِكَ قَالَ
يَا دُرُّ نَحْيِي سَنِي قَاتِلُكَ فَلَبَّكَ ثَابِتَةً فَقَالَ الرَّثُ شَحَانَهُ
أَلَمْ تَسْمَعْ سَنِي اللَّهُ تَبَاهَا لَبَّزْ حَقُوقُ قَالَ يَا دُرُّ فَتَلَعُ
مِنْ وَرَائِي قَالَ فَاتَزَلَّ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الْفَالِقِينَ
فُلْسُفًا﴾ هِيَ سَبِيلُ اللَّهِ أَمْزَافًا تَلَى أَصْدَاءَ عِنْدَ زَيْنَبٍ
بُزْزَلُونَ ﴿[آل عمران: ۱۶۹]

ہے کہ لوگوں کو دو بارہ دینا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو بیام پھنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے)
رسول اللہ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہ
خدا میں خود بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا الْآخَرُ كَلَّا هَذَا خَلَعَ الْخَلْعَةَ يَقُولُ هَذَا هِيَ سَبِيلُ اللَّهِ قَبَسْتَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَلَى قَائِلِهِ فَيَسْلَمُ فَيَقُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَفْهِنُ

۱۹۱ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو کھنکھایا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قائل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے رستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ نَحْيٍ وَابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ خَدِيسٍ سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ الْمُسَبِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَقِضَ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَطَوَى السَّمَاءَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مَلُوكُ الْأَرْضِ

۱۹۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی محمی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّاحِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْأَخْخَفِ عَنْ قَبَسٍ عَنْ النَّبَاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالطَّحَفَةِ فِي عَصَابَةٍ وَفِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَزْتُ بِهِ سَحَابَةً فَسَطَرَ فِيهَا فَقَالَ مَا تَسْمُونَهُ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابَاتُ وَالْمُزْنُ. قَالُوا: وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ نَرَوْهُ يَتَلَحَّمُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوا: لَا نَسْمُو. قَالَ فَإِنْ يَتَلَحَّمُ وَبَيْنَهَا بَيْنًا وَاحِدًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَثَمَعِينَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ قَوْلُهَا كَذَلِكَ خَلَقَ عَبْدُ شَيْبَةَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ فُوقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةَ بَخْرَ بَيْنَ أَغْلَافٍ وَتَسْفَلَهُ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فُوقَ ذَلِكَ سَمَاءً أَوْ عَابَ تَبَنَّا أَطْلَافَهُمْ وَرُحْمَهُمْ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى طُفُورِ هِيَ الْغُرُثُ بَيْنَ أَغْلَافٍ وَتَسْفَلَهُ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فُوقَ ذَلِكَ

۱۹۳ عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بطحاء میں تھا ان میں رسول اللہ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہ نے فرمایا تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سحاب۔ فرمایا: اور مزین بھی؟ لوگوں نے عرض کیا: اور مزین بھی۔ فرمایا: اور عنان بھی؟ عرض کیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تھتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور جس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی کھروں کی مانند ان کے کھروں اور گھنٹوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پستوں پر عرش ہے جس کے زیریں اور بالا کی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں

کے درمیان پھرانے کو آپ ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

تبارک وتعالیٰ۔

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں بڑبچا دیتے ہیں (اور نزول حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کیا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سنے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو تادنا بہت مرتبہ اس کے نیچے والے کو بتانے سے قفل شعلہ آیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے نکل چکی ہوتی ہے۔

۱۹۵: حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔ فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اس کے شایانِ شان نہیں اللہ ترازو کو جھکاتے اور اوپر اٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قفل لگی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قفل۔ ان کا جواب نور ہے اگر اسے بنا دیں تو ان کے چہرہ کی روشنیاں تاحدنگاہ انکی مخلوق کو جلا دیں۔

۱۹۶: حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سونا ان کے شایانِ شان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا جواب نور ہے اگر اس کو بنا دیں تو ان کے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلا ڈالیں

۱۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ كَسْبٍ شَا شَيْعَانَ بْنِ غَبِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَثِيْلٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَنْعَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ صَوْنَتْ الْمَلَائِكَةُ أَنْجَحَهَا حَضَعَانَا لِقَوْلِهِ كَمَا هُوَ سَلْسَلَةٌ عَلَى صَفْوَانَ ﴿إِذَا فُزِعَ عَنْ فُلُوْهِمْ فَلَاؤُمَا دَا فَالَاقَ رُئُوسُهُمْ لِلْحَقِّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ [سجاء: ۱۶۳] قَالَ فَيَسْمَعُهَا مُسْمِعُونَ فَيَقْرَأُ السَّمْعُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ كَيْفَ يَهِيَ إِلَيَّ مِنْ تَحْتِهِ فَرُئِمَا أَفْرَكَا الشَّيْءَ قُلْ أَنْ يُسَلِّقَهَا إِلَيَّ اللَّيْلُ سَخَنَ كَيْفَ يَهِيَ عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوِ السَّاحِرِ فَرُئِمَا أَمْ يَذْرُكُ حَتَّى يُنْقَلِبَهَا لِيَكْذِبَ مَعَهَا مَانَةٌ كَذِبَةٌ فَتَضِلُّ ذَلِكَ الْكَلِمَةُ النَّبِيُّ سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاؤُ نَعْلَوِيَّةٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ غَمْرٍ وَبْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي غَبِيْنَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَامَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْخَى لَهْ أَنْ يَنَامَ بِحَقِّضِ الْقَسْطِ وَيَرْفَعُهُ يَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّبْلِ قُلْ عَمَلُ النَّهَارِ وَ عَمَلُ النَّهَارِ قُلْ عَمَلُ النَّبْلِ حِجَابَةُ النَّوْزِ لَوْ كَسَحْنَا لَأَخْرَفَتْ شَجَاثُ وَخَبِهَ مَا تَبْهَى إِلَيْهِ بَصْرُهُ مِنْ خَلْفِهِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاؤُ وَكَيْفَ لَنَا الْمَسْغُودِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي غَبِيْنَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْخَى لَهْ أَنْ يَنَامَ بِحَقِّضِ الْقَسْطِ وَيَرْفَعُهُ حِجَابَةُ

فرمادے اور فرمایا ترازو زمین کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قل کرے غائب فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

۲۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے: کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿تَحِلُّ يَوْمَ هُوَ فِي شَاةٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

چاپ: جس نے اچھا یا بُرا و اوج ڈالا

۲۰۳: حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

قُلُوبَنَا عَلَى ذَنبِكَ قَالَ وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ الْفَوَاحِشَ وَيُخَفِّضُ الْاَحْوِينَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۰۰: حَدَّثَنَا ابُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابِي الْوَدَّاعِ عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ لَيُطْعِمُكَ اِلَى ثَلَاثَةِ تَلَصُّفٍ فِي الصَّلَاةِ وَلِلرَّحْلِ بَصْلَةٍ فِي حَوْفِ اللَّيْلِ وَلِلرَّحْلِ يُقَاتِلُ فَرَاةً قَالَ حَلَفَ الْكَلْبَةُ (فی اسنادہ مقال)

۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ بَعَثَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ التَّقْفِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابِي الْحَفَدِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْرِسُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسَمِ فَيَقُولُ لَا رَحْلَ يَخْمَلُنِي اِلَى قَوْمِهِ فَاَنْ فَرَحًا فَلَمْ يَغْرِسْ اَنْ اُبْلِعَ كَلَامَ رَبِّي

۲۰۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَزْنِيُّ ثَنَا صُبْحٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ جُلَسَ عَنْ اُمِّ الْقُرْدَاءِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ السَّيِّدِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿تَحِلُّ يَوْمَ هُوَ فِي شَاةٍ﴾ [الرحمہ ۲۶] قَالَ مِنْ شَاةٍ اَنْ يَغْرِسَ دُشًا وَيَرْجَحَ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَخَفِّضُ اٰخَرِينَ

(فی الزوائد اسنادہ حسن)

۱۳: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ اَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا ابُو عَزَازَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَلَّ لَهَا اَجْرًا هَا وَ مَثَلُ اٰخَرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَقْضَى مِنْ اُجْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ

اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تمویذ یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اس کی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

۲۰۵۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا جو پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

ثَلَاثَةُ سَعَةِ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَوَزْرُ مِنْ عَمَلٍ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِسَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَاءُ رَخِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَخِلْ عَنِّي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا عَلَى فَيُ الْمُخْلِصِ رَخِلَ إِلَّا لَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا قُلَ أَوْ كَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْتَنْ خَيْرًا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ لَهُ الْخَيْرَةُ كَامِلًا وَمِنْ أَسْتَنْ مِنْ أَسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَمِنْ أَسْتَنْ ثَلَاثَةَ سَعَةِ فَاسْتَنْ بِهِ فَعَلَيْهِ وَزْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ أَسْتَنْ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(فی الزوائد اسادہ صحیح)

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حُمَادٍ الْمَعْرُوفُ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنْبَلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَاعَ دَعَا إِلَى صَلَاةٍ فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارٍ مِنَ السَّعَةِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَإِذَا دَاعَ دَعَا إِلَى هَذَا فَاتَّبِعْ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَخْوَرٍ مِنَ السَّعَةِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَخْوَرِهِمْ شَيْئًا.

(اسادہ ضعیف)

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غَسْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَرْثُزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هَذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَ أَخْوَرٍ مِنَ السَّعَةِ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَخْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى صَلَاةٍ فَعَلَيْهِ مِنَ الْآثِمَةِ مِثْلُ

انہم من اتعہ لا یغُفُ ذالک من اتعہم

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَبُو عَلٰمٍ ثَنَا اَسْرَاطُ عَنْ الْحِکْمِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً فَفَعَلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ اُجْرُهُ وَمَنْ اُخْوَزَهُمْ مَنْ غَبَرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُخْوَزِهِ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَنَّتًا فَعَلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وُزْرُهُ وَمَنْ اُوزَارَهُمْ مَنْ غَبَرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُوزَارِهِمْ شَيْئًا

(هذا الاسناد ضعيف)

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَجْرٍ ثَنَا اَبِیْ شُبَيْهٍ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لُثْبٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ يَنْبُك عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْهُ اِلٰی شَيْءٍ اِلَّا وَفَّ بِیَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا زَمًا لِّلْدَعْوَةِ مَا دَعَا اِلَيْهِ وَ اِنْ دَعَا رُخًى وَخُلًا

اگر چہ ایک مرد نے ایک مرد کو بلایا ہو۔

ترجمہ صحیح (حدیث ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہیں اس آدمی کو برابر ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قاتل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اُس نے رکھی ہے۔ (حدیث ۲۰۴) بحث: تریب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا قادمہ مغلس اور نا دار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تریب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سال مل جاتا ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

۱۵: مَنْ اَخْبَا سُنَّةً قَدْ اُمِيتَتْ

پاپ: جس نے مُردہ سنت کو زندہ کیا

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَجْرٍ ثَنَا اَبِیْ شُبَيْهٍ ثَنَا زَيْنَدٌ ثَنَا الْحَبَابُ عَنْ كَثِيْرٍ ثَنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا عَوْفُ الْخَمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخْبَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَلَ بِهَا الشُّنْ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَخْرَجَ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُخْوَزِهِ

۲۰۹۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

شیشنا و من الصدع صدعة ففعل بها سكان عليه اذ لاو
من عمل بها لا ينقص من اوزار من عمل بها شينا
پر عمل کیا گیا تو اس پر ان عمل کرنے والوں کے برابر وہاں
ہوگا اور ان کے ہاں میں کچھ کی بھی نہ کی جائے گی۔

ترجمہ ☆ جو سنت کو زندہ کرے ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو ایسی
متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کو عادی و عادیہ جو متروک سنت کو زندہ کرتے
ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجبر یا بالسبر
وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ
حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخْبَأَ سُنَّةَ
مُشْتَقًى قَدْ أَتَيْتُ بِغَدِيٍّ لَأَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِثْلَ آخَرٍ مِنْ عَمَلٍ
بِهَا مِمَّا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَثَرِ النَّاسِ شَيْئًا وَ مَنْ أَمْدَغَ
سُدَّةً لَا يَصْصَاها اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ اللَّهِ مِنْ عَمَلٍ
بِهَا مِمَّا لَا يَنْقُصُ مِنَ الْإِثْمِ النَّاسِ شَيْئًا
۲۱۰. عمرو بن حوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ
فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو
زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو چکی ہو تو اس کو اس پر عمل کرنے
والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا اُنکے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی
اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو انا ہیجہ و سکہ رسول
پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے
برابر اس کو بھی گناہ ہوگا اور اُنکے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

۱۶: فَصَلِّ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ

۲۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ
شُعْبَةُ وَ شُعْبَانُ عَنْ عُلْفَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ حَيْزُكُمْ وَ قَالَ شُعْبَانُ أَفْضَلُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ.
۲۱۱. حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تم میں سے بھریا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے
قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم
حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَ كَثَبٌ قَالَ شُعْبَانُ عَنْ
عُلْفَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ.
۲۱۲. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے افضل وہ ہے جو
قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن فہمی کو عام کرنے
کی سعی کرے)۔

۲۱۳. حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ شِهَابٍ قَالَ
عَاصِمٌ بْنُ نُهْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيَاؤُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ قَالَ وَ أَحَدٌ بَدِئِي فَأَعْدَيْتِي مَقْعَدِي
۲۱۳. حضرت ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بھریا تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن
سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا

ہذا اقرئ

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تاکہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۴: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترجیح کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نہیں اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائیں کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو پاگل نہیں۔

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عزوجل) کے خاص تعلق والے۔

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گمراہوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سوجاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

۲۱۴: حدثنا محمد بن بشر و محمد بن الشیخ قال قنا بنحی بن سعید عن شعبة عن قتادة عن انس بن مالك عن أبي موسى الأشعري عن النبي ﷺ قال مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأترجة طيبت وريحها طيب و مثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل النمرة طعمها طيب و لا ريح لها و مثل المنافق الذي يقرأ القرآن كمثل الزنخة طيب وريحها طيب و طعمها مر و مثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظل طعمها مر و لا ريح لها

۲۱۵: حدثنا محمد بن خلف أبو بشر نا عبد الرحمن بن مهدي نا عبد الرحمن بن زيد بن أسيد عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ إن لله أهلين من الناس قالوا يا رسول الله من هم قال هم أهل القرآن أهل الله وخاصته

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۲۱۶: حدثنا عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي نا محمد بن حرب عن أبي عمر عن كثير بن أذان عن عاصم بن خمره عن علقم بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن و حفظه أدخله الله الجنة و شفعة في عشرة من أهل بيته كلهم قد استوجب الشارة

۲۱۷: حدثنا عمرو بن عبد الله الأزدي نا أبو أسامة عن عبد الحميد بن جعفر عن الشافعي عن عطاء مولى أبي أحمد عن أبي أحمد عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن

وَالْفُرْقَةُ أَرْفَعُوْا هَٰذَا مِثْلُ الْفَرْقَانِ وَمَنْ عَلَّمَهُ فُلَانًا يَكُنْ لَهُ جِزَاءٌ مِّمَّا يَكُنْ لَهُ بِفَتْحٍ مَخْشَوْهٍ مَشْهُوْرًا وَنَهَى كُلَّ مَكَانٍ وَمَنْ عَلَّمَهُ فُرْقَةً وَهُوَ فِيْ جِزَافٍ كَعَنْتَ جِزَافًا أَوْ كَحَى عَلِيٍّ مَسْكَبٍ۔

۲۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُضْمِيُّ قَالَ
الْبَرْهَنِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَيْ
الطُّفَيْلِ وَابْنِ سَاعٍ بَيْنَ عِنْدَ الْخَارِثِ لَفَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْثَانِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ نَبِيُّ اسْتَحْلَفْتُ عَلَى الْغُلَى الْوَادِي قَالَ
اسْتَحْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ ابْنِي قَالَ وَغَيْرُ ابْنِي قَالَ
زَجَلْتُ مِنْ مَوَالِيهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَحْلَفْتُ
عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئُ الْكِتَابِ اللَّهُ تَعَالَى عَالِمُ
بِالْقُرْآنِ قَاصِدُ الْغَمْرِ أَمَا إِنَّ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ الْوُحَا وَيَضَعُ بِهِ
(آخرین)

۲۱۹ حَدَّثَنَا الْعُمَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ لَمَّا عَزَّ اللَّهُ بَيْنَ
عَالِمِ الْمُبَادِئِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ الْبُخَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
رَبِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ لَآن تَعْبُدُوا فَعَلِمُوا أَنَّهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ
لَكُمْ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رُكْعَةٍ وَ لَآن تَعْبُدُوا فَعَلِمُوا نَبَأًا مِنْ
الْعِلْمِ عَمِلَ بِهِ أَزَلُمَ يَعْمَلُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رُكْعَةٍ
(قال المصنف: استاده حسن)

۲۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت دیکھے یہ تیرے لئے
سو رکعت نماز سے بہتر (افضل) ہے اور تو صبح جا کر ظلم کا
ایک باب دیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ
کرے یہ تیرے لئے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر
(افضل) ہے۔

خوشبوئیں۔ اس کی مثال کجگوری کی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے تو باطن صحیح اس لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث ۲۱۶) سبحان اللہ! کتنی شان ہے حافظہ قرآن کی۔ جس طرح دنیا میں ایم۔ این۔ اے کو یہ مقرر ہوتا ہے کہ اسے آدمیوں کو ملازم کروا سکتا ہے اسی طرح حافظہ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کوں آدمیوں کو نہ لے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضِّلِ الْعُلَمَاءَ وَالْحَبِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ (پہلو: علماء) (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا
 ۲۲۰: حَدَّثَنَا نَحْوُ ثَمَانٍ مِائَةٍ مِنْ حَلَفٍ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بُرِدَ اللَّهُ عَنْهُ حَبْرًا بَغْفَةً فِي الْقَبْرِ.
 ۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں بصیرت عطا فرمادیتے ہیں۔

تفسیر صحیحہ ✽ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرتا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں بالکل الگ الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب و روز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا چھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول اشہک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل و دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی بھی آفتابِ نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا مشاء و مقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر ابنِ انسانی نئی نئی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانَ بْنَ حِصَاكٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ حَلَفِ بْنِ حَلَفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لِحَاجَةٍ وَمَنْ بُرِدَ اللَّهُ عَنْهُ حَبْرًا بَغْفَةً فِي الْقَبْرِ.
 ۲۲۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت ہے اور شر کسی مجبوری سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دینی بصیرت عطا فرمادیتے ہیں۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ شَارُوخَ بْنَ حِصَاكٍ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَابِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَةَ وَاحِدٍ اللَّهُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْف

☆ تفسیر: کیونکہ عابد کے زہد و روع سے خود اس کی ذات کو قائمہ پہنچتا ہے اور فقیر حرام و حلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو قائمہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک و شبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیر مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقیر مسائل میں صحیح طور پر رہنمائی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو گمراہ راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لاکھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیر سے گھبراتا ہے عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

۲۲۳ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلِيسِيُّ قُلْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عاصِمِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ خُبْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حَمَلٍ عَنْ خُبْرَةَ بْنِ قَبَسٍ قَالَ كُنْتُ حَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَأَتَانَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَيْنَاكَ مِنْ الْمَدِينَةِ مَدِينَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ بَلَّغْنِي أَنْتَ تَحْدُثُ بِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قُلْنَا حَاضِرٌ بِكَ نَحَازَةُ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ فَانْتَبَهْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ أَسْلَمَ كُنْ تَصُحُّ أَجِبَتْهَا وَحَاضِرٌ لَطَالِبُ الْعِلْمِ وَإِنْ غَابَ الْعِلْمُ يَسْتَفْرِغُهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ خَيْرُ الْخَيْرَانِ فِي السَّمَاءِ وَإِنْ فَضَلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ فَخُفِضَ الْقَمَرُ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَزُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُؤْتُوا دِينًا وَلَا دِينَهُمَا إِنَّمَا وَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطٍ وَابٍ.

۲۲۳: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب آگے پاس آئے اور کہا: اے ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسولؐ سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلا واسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو طلب علم کی خاطر کوئی راستہ چلا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سمیٹ لیتے ہیں اور آسان و زمین کی حقوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ پھیلیاں پائی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دنیا و دین اور ہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

۲۲۴ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُلْنَا خُفِضَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قُلْنَا كَثِيرٌ بْنُ شَطْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَزَوَاجِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْبَلَةِ الْخَازِنِ

۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نافرمانی کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر موقی اور سونے پہنانے والے کی

طرح ہے۔

الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

۲۲۵: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرما دینگے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرما دینگے اور جو کسی عکدست کیلئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرما دینگے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اسکے بدلہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر نیکیت نازل ہوتی ہے رحمت انکو احاطہ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جبکہ عمل اسے پیچھے کر دے گا کاتب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

۲۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْثُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ قَالُوا مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ مَخْرَجَةً مِنْ شُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ مَخْرَجَةً مِنْ شُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ شَرِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الدُّنْيَا غُلِبَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ بَشَرَ عَلَى مَغْصَرٍ بِشَرِّ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحِبِّهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ سَبِيلًا طَرِيقًا إِلَى الْحَنَّةِ وَمَا اخْتَمَعَ فُلُومٌ فِي نَيْبٍ مِنْ تَوَاتُ اللَّهُ بُلُوفُ كِتَابِ اللَّهِ وَيُنَادِ رَسُولُهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا حَقَّقَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَرَلَّتْ عَلَيْهِمُ السُّكْبَةُ وَعَشِبَتْهُمْ الرِّخْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فَمِنْ عَذَابِهِ مَنْ أَنْطَابَ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرَعْ بِهِ سَنَةٌ

ترجمہ: ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش و حصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی زور و راز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ و اسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوتی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کا میاب بھی ہوتا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث: ۲۲۳) مسائل ضرور یہ کا حصول فرض میں ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جاننا اور تاجرو کو خرید و فروخت کے مسائل نمازی کو نماز کے مسائل و طہارت کے مسائل نکاح کرنے والے کو نواز واجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض میں ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھاؤ جو علم دین حاصل کرے اس پر عمل کرے اور آگے انسانوں تک پہنچائے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھائے جو بدعتی ہو دین حاصل کر کے ملے اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی گئی کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث: ۲۲۵) اس حدیث میں صریح اور عمدہ سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ لَنَا عَنْ الزَّوْزَاعِيِّ أَنَا مَعْمُورٌ ۲۲۶: حضرت زہر بن حنیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت

صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پڑھیلے پڑھتے ہیں۔

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چین لیا جائے اور اس علم کا چھن جانا یہ ہے کہ اسے اٹھایا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمائی اور شہادت کی انگلی ماکر فرمایا: عالم اور غالب علم و اجر میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو جگہ ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا جگہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھائے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

عَنْ عاصِمٍ عَنْ أَبِي السَّخَوْدِ عَنْ زَيْنِ خُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْفَرَادِئِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَلْتِ لِقِطِ الْعِلْمِ قَالَ فَاتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ حَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ هُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أُنْبُوبَهَا رِضًا بِمَا يَفْعَلُ.

۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ خَاتَمِ بْنِ السَّمْعِيلِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرِ عَنْ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مُسْتَعِدِّي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِحُبِّهِ يَسْعَى أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لغيرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّابِغِيِّ يَنْظُرُ إِلَى مَنَاعِ غَيْرِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدْقَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عَتَاكَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضَ وَقَضَى أَنْ يَرْفَعَ وَحَمَّعَ شِئْنُ أَصْبَعِي الْوُشْطَى وَالْيَمْنَى نَلِي الْأَنْبِيَاءِ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْآخِرِ وَلَا حَبْرَ فِي سَاحِرِ النَّاسِ.

۲۲۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزُّوَيْرِ عَنْ عَنْ مَكْرٍ عَنْ خُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَجَبِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْفَتَيْنِ اخْتَدَاهُمَا يَفْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ وَالْآخَرَى يُعَلِّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى حَبْرٍ هُوَ لَاءَ يَفْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ اعْطَاهُمُ وَ إِنْ شَاءَ سَغَنَهُمْ وَ هُوَ لَاءَ يُعَلِّمُونَ وَ يُعَلِّمُونَ وَ إِنَّمَا نُعِثُ مُعَلِّمًا

جلسہ معہم

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

۱۸ : بَابُ مَنْ بَلَغَ عِلْمًا

باب: تبلیغ علم کے فضائل

۲۳۰ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیر نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیر ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو بچی نہیں چھانا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ دانستگی۔

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ثَابِتٌ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَادٍ ابْنِ هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَاصِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرُ اللَّهِ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَلْيَعْبَاهُ قُرْبُ حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرُ فِقْهِهِ وَرُتْ حَامِلِ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ رَدَفَهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا تَلَا يَعْلُ عَلَيْهِمْ فَلَنْ اَمُرُؤُا نَسْلِمُ اخْلَاصَ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَ لِأَهْلِ الْمُسْلِمِينَ وَنَزُومَ جَمَاعَتِهِمْ

تحریر: بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا حضور سے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت پر صحابہ کرام کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ اور حسن اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستنبط کریں گے۔ یہ محدثین اور ائمہ مجتہدین اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثنیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیر نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیر ہوتا ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ثَابِتٌ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَادٍ ابْنِ هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَاصِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرُ اللَّهِ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَلْيَعْبَاهُ قُرْبُ حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرُ فِقْهِهِ وَرُتْ حَامِلِ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَالِي بَعْلِي ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ قَالَا سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ يَحْيَى قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ثَابِتٌ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَادٍ ابْنِ هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَاصِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا شَعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصْرُ اللَّهِ أَشْرَأُ سَمِعَ مَا حَدَّثَنَا فَلَمَّا قُرِبَ مُنْبَغِ اخْطَعُ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا بَخِي بْنُ سَعْدِ الْفُطَّانِ أَتَانَا عَلِيًّا ثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ زَيْجَلٍ أَحْمَرُ هُوَ الْفَضْلُ هُوَ نَعْسَى مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْبُخَيْرِ فَقَالَ لِبَيْعِ الشَّاهِدِ الْعَالِبِ فَإِنَّ رُبَّ مُبْلَغٍ يَنْتَلِعُ أَوْعَى لَمْ مِنْ سَامِعٍ

۲۳۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم غر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا۔ حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچنے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَنَسِمْ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ خُضَيْرٍ أَنَا ثَنَا الضُّرُّ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَهُرٍ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْعَالِبِ

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا بیٹا م سے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ أَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّوَارِ وَ دِي حَدَّثَنِي قُذَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّعْسَمِيِّ عَنْ أَبِي عُلْفَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُفْرِ عَنْ ابْنِ عُمرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَيْعِ شَاهِدٍ عَالِمٍ

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (یعنی وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقدمہ یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مضموم کو بہتر سمجھ جاتا ہے)۔

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا خُبَيْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحُلِيِّ عَنْ مَعَانَ بْنِ إِسْرَافَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَحْتِ الْمَكْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَصْرُ اللَّهِ عَزِيزٌ سَمِعَ مِثْلَهُ قَرَأَهَا نَبِيٌّ لَهَا عَنْ قُرْبِ حَامِلٍ فَهِيَ غَيْرُ فَهِي وَ رُبَّ حَامِلٍ فَهِيَ إِلَى مِنْ هُوَ أَفْهَى مِنْهُ

۲۳۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقہ ہوں۔

۱۹: مَنْ كَانَ مُقَاتِلًا لِلْخَيْرِ

والپ: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کئی ہو

۲۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بعض لوگ بھلائی کی کئی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کئی ثابت ہوتے ہیں اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کھیاں رکھ دیں اور برہادی ہو اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شر کی کھیاں دیں۔"

۲۳۸: حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بھلائی کے کئی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی بھی کھیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کئی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور برا ہو اس شخص کا جسے (اس کی بد اعمالیوں کی بدولت اس کے اختیار سے) شر کی کئی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔"

باب: لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے

والے کا ثواب

۲۳۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: "عالم (باجل) کے لئے تمام زمین و آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سندر میں پھیلیاں بھی۔"

تشریح ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تہ ریس اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے لوگوں کو علم سکھایا

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْخُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ نُسْ أَيْ عَدِيًّا ثَنَا مُحَمَّدٌ نُسْ أَيْ حَمِيدٌ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غُنْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَعَانِيحَ لِلْخَيْرِ مَعَانِيحَ لِلشَّرِّ وَأَنَّ مِنَ النَّاسِ مَعَانِيحَ لِلشَّرِّ مَعَانِيحَ لِلْخَيْرِ فَمَنْ لَمْ يَحْضَرْ اللَّهُ مَعَانِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ وَيَتْلَى لَمْ يَحْضَرْ اللَّهُ مَعَانِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ

۲۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنُو حَفْصِ ثَنَا عَدِيٌّ نُسْ وَهَبُ أَخْبَرَنِي عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ نُسْ أَيْ اسْمُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ حَزَانٌ وَلِلَّذَلِكَ الْخَوَافِ مَعَانِيحَ فَمَنْ لَمْ يَحْضَرْ اللَّهُ مَعَانِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ وَلَمْ يَحْضَرْ اللَّهُ مَعَانِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ

۲۰: بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ

النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ عَنْ غُفَّانِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْوَدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ لِيَسْتَعْمَرَ لِعَالَمِهِ مِنَ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْخَيْثَانِ فِي الْخَيْرِ

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمَصْرِيُّ ثَنَا عَدِيٌّ نُسْ وَهَبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ نُسْ عَنْ

اسکواس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

۲۳۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بھترین چیزیں تھیں ہیں (۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے (۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (بعینہ اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلایا (اس میں تدریس و عطا، تصنیف و افتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (صحیف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی شہر جاری کی یا پیتے جاتے صحت و تندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اُسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔“

۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بھترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔“ (یعنی پہلے خود علم

”بِهِ أَنْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مِنْ عَمَلِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ۔“

۲۳۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَوَّارِيُّ خَذَفَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَذَفِيُّ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ مَا يُحِلُّهُ الرَّحْلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَمْ يَصْلَحْ يَذْهَبُ لَهُ وَ صَدَقَةٌ تَخْرُجُ بِثَلَاثَةِ أَجْرٍ هَا وَ عِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ۔

فَالْأَبُو الْحَسَنِ وَ خَذَفَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ نَسَ سَنَانُ الزُّهَّالِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ سِنَانٍ بَغِيَّ ابْنَةُ خَذَفِيُّ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ فَالْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا مَرْوَعَةً۔

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا الزُّهْدِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ خَذَفِيُّ الزُّهْرِيُّ خَذَفِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ مَسَا يُلْحِقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَ خَسْبَتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عُلِّمَهُ وَ نَشْرَهُ وَ وَكَلًا خَالِفًا تَرَكَهُ وَ مُصْحَفًا وَرَثَهُ أَوْ مَسْجِدًا أُنْشِئَ أَوْ بِنَاءً لِأَنِي السَّبِيلِ بَاءً أَوْ نَهْرًا أَخْرَجَ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صَحْبِهِ وَ حَبَابِهِ يُلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔

(فی الزوائد: اسنادہ غریب و مرزوق مختلف فیہ رواہ ابن حریبہ فی صحیحہ عن الذہلی)

۲۳۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ نَسَبُ الْمَدَنِيُّ خَذَفَنِي اسْحَقُ بْنُ الرَّحِيمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَتِيدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَصَلُ الصَّدَقَةُ إِنْ يَتَعَلَّمَ الثَّمَرَةُ الْمُسْلِمِ

عَلِمَا ثُمَّ يُعَلِّمُهُ اخَاةَ الْمُسْلِمِ

(استادہ صعیف لصعب اسحاق و یعقوب

والحسن یسمع من ابی هريرة)

۲۱: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُؤْطَا

عَقِبَاهُ

کے بارے میں

۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے

ہوئے تھے دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے

پیچھے نہیں چلتے تھے۔“

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو

عَنْ خُثَيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ نَاسِبٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا كُلُّ مَنكُمَا قُلْ

وَلَا يَطَّأُ عَقْبِيهِ زَخْلَانٌ

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا حَارِمٌ بْنُ بَغِيٍّ ثَنَا

ابْنُ رَهِيمٍ بْنُ الْحَخَّاحِ الشَّامِيُّ ثَنَا حِثَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو

الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَهِيمٍ بْنُ بَكْرِ بْنِ هَمْدَانَ صَاحِبُ الْفَقْرِ

ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حِثَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيٍّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الثُّبَالِيُّ ثَنَا نَعْمَانُ بْنُ

رِفَاعَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَزْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْفَاسِيَّ بْنَ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ

شَدِيدٍ الْحَرِّ نَحْنُ بَقِيعِ الْغَزَاةِ وَ كَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ

فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْعَدَالِ وَفَرَّ دَاكٍ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ

حَتَّى قَدِمَتْهُمُ أُمَامَةُ لَدَا بَقِيعِ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكُفْرِ

۲۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ سَيْعِ الْعُرَافِيِّ عَنْ حَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى مَشَى مُضْحَكًا

إِمَامَةً وَتَرَكُوا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ

۲۳۵: حضرت ابوہامزہؓ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ سخت گرمی

کے دن رسول اللہ ﷺ بقیع غزہ کی طرف جا رہے تھے

کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب

آپ کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس

کیا چنانچہ آپ پیچھے گئے یہاں تک کہ لوگ آپ سے آگے

نکل گئے تاکہ آپ کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔

۲۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ”جب رسول

اللہ ﷺ چلتے تو سچا (آپ کی فضا کے مطابق) آپ کے

کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پشت ٹانگہ کیلے چھوڑ

دیے (کیونکہ آپ کے پیچھے رہنے چلا کرتے تھے)۔

تحریر صحیح ☆ (حدیث ۲۳۴) معتمد کائنات ’سرور عالم‘ ﷺ کی ایک ایک بات میں کہیں دانائی اور بھلائی کی

باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور غلبہ و برائی بتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مومن کو تکبر سے بچنا اور ضروری ہے۔

کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب و اہل الجہال والا کرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

تحریر صحیح ☆ (حدیث ۲۳۴) معتمد کائنات ’سرور عالم‘ ﷺ کی ایک ایک بات میں کہیں دانائی اور بھلائی کی

باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور غلبہ و برائی بتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مومن کو تکبر سے بچنا اور ضروری ہے۔

کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب و اہل الجہال والا کرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

۲۲: بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ

باب طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ زَاهِدٍ الْمَصْرِيُّ قَالَا
الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبَّحْتُمْ أَقْوَامَ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ
هَادِينَ مُتَّبِعِينَ فَغُفِرَ لَهُمْ مَرْحَاتٍ مَرْحَاتٍ وَصَحْبُهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَاقْوَاهُمْ
۲۳۸: قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا أَقْوَاهُمْ؟ قَالَ عِلْمُهُمْ

۲۳۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "مغرب تمہارے پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کو کہنا خوش آمدید خوش آمدید اور ان کو خوب علم سکھانا۔"

ترجمہ: "اس حدیث کا مضمون واضح ہے کہ مومن دینیہ سے عاب جب کسی محرم اور استاد کے پاس آئیں تو مرحبا اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی بروم کوشش کرنی چاہیے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ السَّمْعِيُّ
هَلَالٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُ حَتَّى
مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَفَصَّ رَجُلٌ خَلْفَهُ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَفَصَّ رَجُلٌ
ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لَحْنُهُ فَلَمَّا زَأْنَا قَبِلَ رَجُلٌ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُ سَبَّحْتُمْ أَقْوَامَ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحُّوا
بِهِمْ وَحَيُّوهُمْ وَعَلَّمُوهُمْ

۲۳۸: اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا اہم ابو ہریرہؓ کی عیادت کیلئے گئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا آپ ک روٹ لئے لیئے ہوئے تھے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید کہنا مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بھرا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھ لئے جو ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں اللہ یہ کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگرچہ علم کی باتیں بتا دیں لیکن) لا پرواہی برتتے ہیں۔"

۲۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ الْعَفْرِيِّ
أَتَانَا سَعِيدَانِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَدَنِيِّ قَالَ تَخَّاهَا إِذَا أَتَاهَا
مُسْعِدُ الْخَلْقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرْحَابًا وَصَحْبًا

۲۳۹: حضرت ہارون عہدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

۲۳۹: حضرت ابو ہارون عہدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

وَسُئِلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ نَعَّ وَ اِنَّہُمْ سَیَفُوْکُمْ مِّنْ اَنْفَعِ الْاَرْضِ یَنْفَعُوْنَہِ فِی الدُّنْیَا مَا جَاءَ وَ کُمْ فَاسْتَوْضُوْا بِہُمْ خَیْرًا۔

۲۳۔ بَابُ الْاِیْتِظَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِہِ

چاہے علم سے لے لیا اور اس کے مطابق عمل کرنا
۲۵۰: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی ایک دعا یہ بھی ہے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں علم غیر نافع سے (یعنی جسکے مطابق عمل نہ کرے) اور اس دعا سے جو (کسی بد عمل کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں) سنی (اور قبول) نہ (کی) جائے اور اس دل سے جس میں (آپ کا) خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی کبھی میر نہ ہو۔“

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْصَرُ عَنْ ابْنِ غُبَّانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یُحْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تُشْفَعُ۔

۲۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا اس سے لے لیا بھی دیجئے اور مجھے (مزید) ایسے علوم سے نواز دیجئے جو میرے لئے نافع اور مفید ہوں اور میرے علم میں خوب اضافہ فرما دیجئے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔“

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلَّمْتَنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی ایسا علم جس سے رضائے الہی کا حصول مقصود ہونا چاہئے اس لئے حاصل کیا تاکہ کچھ دنیا (کا ساز و سامان یا عزت و جاہ) ملے وہ قیمت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سگد سکے گا۔“

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ شَرِيْحُ بْنُ السُّعْمَانِ قَالَا لَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مَّا يَنْفَعُنِیْ بِہِ وَ عَدَّ اللَّهُ لَا يَنْفَعُنِيْهُ اِلَّا يُلْصِقْ بِہِ رِجْلًا مِنْ الدُّنْيَا لَمْ يَحْذَرْ عِلْمُ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ بَعْضُ رِجْلَيْہَا۔

ایک اور روایت سے بھی یہ مضمون ایسے ہی مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الشَّافِعِيُّ أَبُو حَاتِمٍ لَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ لَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ ذَكَرْنَا نَحْوَہُ۔

۲۵۳: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہؐ سے روایت

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَادٍ لَنَا خُشَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَنَا

کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے بھرا کر رہے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں سے بھرا کر داور نہ ہی علم سے (دنیوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔“

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے کچھ امتی دین کی بھیج حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم مکرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے بول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا ایسی طرح ان مکرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔“

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے پناہ مانگو حبس الحزن (غم کے کوں) سے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ”غم کا کون“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جہنم میں ایک وادی (کا نام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریاکاریوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

ابو عمرو الازدی عن نافع عن ابی عمر عن ابی شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم لیساری بہ الشفعاۃ أو لیسامی بہ العلماء أو لیضرب وجہ الناس إلیہ فهو فی النار۔

۲۵۴: حدثنا محمد بن یحییٰ قال ان ابی مریم شاذان یحیی بن ابی ثوب عن ابی خریج عن ابی الزبیر عن حمیر بن عبد اللہ ان الشیء ﷺ قال لا تعلموا العلم لیساموا بہ العلماء و لا ینسأوا بہ الشفعاۃ و لا تحیزوا بہ المخالسن لمن فعل ذالک فالنار النار۔

۲۵۵: حدثنا محمد بن الصباح قال ان الولید بن مسلم عن یحییٰ بن عبد الرحمن الکندی عن غیبہ اللہ بن ابی ہریرۃ عن ابی عابس عن الشیء ﷺ قال ان انسانا من انشی سبقتہم فی اللیس و یقرأون و یقولون نئی الامراء فنصبہم من دنیاہم و نفعہم مدینا و لا یكون ذالک کما لا یحیی من الفناء إلا الشوک کذالک لا یحیی من قریبہم الا۔

قال محمد بن الصباح کما یغنی الخطایا۔
۲۵۶: حدثنا علی بن محمد و محمد بن اسماعیل قالوا لیس عبد الرحمن بن محمد الشاذلی قال عمار بن سنیف عن ابی سعید البصری ح و حدثنا علی بن محمد قال انس بن منصور عن عثمان بن سنیف عن ابی سعید عن ابی سیرین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تعوذوا باللہ من حبس الحزن قالوا یا رسول اللہ و ما حبس الحزن قال واد فی جہنم یتعوذ منه جہنم کل یوم ان تعبدانہ مؤثرا قالوا یا رسول اللہ و من یدخلہ قال اعد للقرءاء المرءین باعسا لہم و ان من انقص القرءاء الی اللہ الذین یؤذون

الْأَمْرَاءُ قَالَ الْمُحَارِسُ الْحَوْرَةَ

میں سے ایک وہ ہیں جو عالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر)

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَارِمٌ بْنُ بَحْسَى ثَنَا أَبُو مَكْرٍ
ثَنَا أَنَسُ بْنُ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَا ثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ
النُّصْرِيِّ وَ كَانَ ثَقَّةً ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ

یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَسْرُورٍ ثَنَا أَبُو عِثَانَ مَالِكٌ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عِثَارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ قَالَ مَالِكٌ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ عِثَارُ لَا أُخْبِرُ مُحَمَّدًا أَوْ أَنَسَ بْنَ سَبْرٍ

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر علماء علم کی مخالفت کریں اور ان لوگوں کو علم دیں جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تا کہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کر لیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقعت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنی تمام فکروں کو ایک گمراہی غرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پروا نہیں کہ وہ دنیا میں کس جگہ میں ہلاک ہوگا۔“

۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ يَهُشَلٍ عَنْ
الشَّحَّاحِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَالُوا الْعِلْمَ وَ وَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَاقُوا بِهِ
أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَ لَكُنْهُمْ بِذُلَّةٍ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لَسَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ
فَيَسَالُوا عَلَيْهِمْ سَبْعٌ مِائَتٌ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُنُومَ
هَيْمًا وَاجِدَا هِمَّ آخِرَتِهِ تَكْفَاهُ اللَّهُ هِمَّ دُنْيَاهُ مِنْ تَنْعَبَتْ بِهِ
الْهُنُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَمْرِ لَوْ رَتَبْنَا هَلَكَ .
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَارِمٌ بْنُ بَحْسَى ثَنَا أَبُو مَكْرٍ
ثَنَا أَنَسُ بْنُ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ
يَهُشَلٍ عَنْ الشَّحَّاحِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَالُوا الْعِلْمَ وَ وَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَاقُوا بِهِ
أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَ لَكُنْهُمْ بِذُلَّةٍ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لَسَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ
فَيَسَالُوا عَلَيْهِمْ سَبْعٌ مِائَتٌ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُنُومَ
هَيْمًا وَاجِدَا هِمَّ آخِرَتِهِ تَكْفَاهُ اللَّهُ هِمَّ دُنْيَاهُ مِنْ تَنْعَبَتْ بِهِ
الْهُنُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَمْرِ لَوْ رَتَبْنَا هَلَكَ .

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور چیز کو منتخب کیا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

۲۵۸: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرَمِ وَ أَبُو نُوَيْرٍ عَمَّا ذُنُوبُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ الْقَهْطَانِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهَنْدِيُّ عَنْ
أَبِيهِ السَّخْنِجِيَّابِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ فَرْزَنْجٍ عَنْ عَنِ بْنِ غَنْزَرٍ
الشَّيْخِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ
فَلْيَسْأَلْهُ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ .

۲۵۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

۲۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَدَنِيُّ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ
مِنْبُجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ سَوَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ
حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ

لِيُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ فَوَيْلٌ لِّمَنْ زَاوَاهُ الشُّعْبَاءُ فَوَيْلٌ لِّمَنْ لَفَّوْهُ وَخَوَّهُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَيَتَوَلَّى الشَّارَ.

لئے کہ جو ایسا کرتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَنَّمَا وَهَبَ اَبُو اِسْمَاعِيلَ الْاَسَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَنْ تَنْجُوَ بِهِ الْعُلَمَاءُ وَتُجَارَى بِهِ الشُّعْبَاءُ وَتُضَرَّ بِهِ وَخَوَّهُ النَّاسُ اِلَّا اَذْعَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ.

۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ علماء کے سامنے فخر کرے اور بے وقوفوں سے بخشش کرے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔“

خلاصہ: **الرباب** دنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز و حرام نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقدم یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الہی کا ذریعہ تھا اسے استعمال کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دنیا کمانے ان طریقوں سے جو دنیا کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے ایک نثر (مداری) کو دیکھا کہ رشتی پر چل کر لوگوں کو کرب و کھارہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص اُن لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دنیا کاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ سمجھنا بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

چاپ: علم چھپانے کی بُرائی میں

۲۶۱ حَدَّثَنَا اَبُو مَجْرٍ بْنُ اَبِي خَبْثَةَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَخْطُ عَلَمًا فَيُحْكِمُهُ اِلَّا اَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَعًا بِلْجَامٍ مِنَ الشَّارِ.

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جس شخص کے پاس کوئی علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔“

دوسری سند سے بھی (بیہیم) اسی طرح کی روایت ہے۔

۲۶۲ حَدَّثَنَا اَبُو سُرُوَانَ الْقُضَامِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا اَبُو رَهِيمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَ اللَّهُ لَوْ لَا اِنْسَانٌ يَجَسَّ اللَّهُ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ (بَعَثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَبَرًا اَنَّهُ لَوْ لَا قَوْلُ اللَّهِ

۲۶۲: عبد الرحمن بن ہریرہ از عرج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہ سے روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں ﴿اِنَّ الْمُنِفِیْنَ یُكْفَرُ عَنْهُمْ﴾ ﴿بَعَثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾“ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ

طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ بقرہ کی آیات ۵۱، ۵۲، ۵۳ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے، پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکھائی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب اُن کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث و ایوب وغیرہ سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ توحید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ”ہم نوالہ وہم بجالہ“ ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزولِ کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے معاشرے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آوازیں اُٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جا رہا ہے اُن کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ سورہ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں اُن کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب الطہارۃ و سننہا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور ان کی
سنتوں کے بیان میں

۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي مَقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
چاپ: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی
مقدار کے بیان میں

۲۶۷: خَلَدْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي خَبِيَّةٍ قَالَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ سَيْفَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْوُضُ
بِالْيَمَةِ وَبِغُسْلٍ بِالضَّاعِ

۲۶۸: خَلَدْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي خَبِيَّةٍ قَالَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ
هشام عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ سَيْفَةَ بِنْتِ خَبِيَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْوُضُ بِالْيَمَةِ وَبِغُسْلٍ بِالضَّاعِ

۲۶۹: خَلَدْنَا جِسْمُ بْنُ غَسَّارٍ قَالَا الرَّبِيعُ بْنُ مَفْرُؤٍ قَالَا
الرَّائِبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْوُضُ بِالْيَمَةِ
وَبِغُسْلٍ بِالضَّاعِ

۲۷۰: خَلَدْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الشَّيْبَانِ وَغِيَاةُ بْنُ
الْوَلِيدِ قَالَا قَالَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي
طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَبِيَّةٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْوُضُ
مِنَ الْوُضُوءِ مَدًّا مِنْ الْغُسْلِ ضَاعَ فَلَا رَحْلَ لَا يَخْرُجُ
فَعَالٍ هَذَا كَانَ يَنْوُضُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مَكَدٍ وَخَيْرٌ شَعْرًا
بِغُسْلٍ الشَّيْبَانِ

۲۷۰: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک ساع کافی
ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو
فرمایا کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ ہالوں والی
شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو
جاتا تھا۔

خلاصۃ السہل ✽ سفینۃ کا اسم گرامی مران۔ یہ رسول اکرمؐ کے خادم تھے۔ کسی دن انہوں نے غیر معمولی بوجھ اٹھایا تھا اس لیے ان کا لقب ”سفینہ“ مشہور ہو گیا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک ہند سے وضو کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا۔ یہ امر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار ہکا ہوتا ہے۔ اختلاف ”مد“ کی مقدار میں ہے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اہل حجاز اور امام احمدیؒ ایک روایت یہ ہے کہ ایک ہدیکہ رطل اور ایک گٹھ رطل یعنی ایک صحیح ایک ٹائین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ امام محمدؒ اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ایک ہد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ حنیفہ کے دلائل طحاوی شریف، نسائی شریف، مسند احمد میں مروی ہیں۔

۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةَ

بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

چاپ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز

قبول نہیں فرماتے

۲۷۱: حضرت اسامہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

دوسری سند سے بھی بیحد ہی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ۔ (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اجر نہیں)۔

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ خَلْفٍ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ الْمُفَرِّجِ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْمُنْبَجِجِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَسَمَةَ بْنِ غَمْرٍ الْهَدَلِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ نَخْوَةَ

۲۷۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَجَعْتُ قَالَا إِسْرَائِيلُ عَنْ بَسَّامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مِصْبَعِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ غَمْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ

۲۷۳. حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَسَّامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةَ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْرٍ وَلَا ضِدْفَتَيْنِ عُلُوبٍ۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حسان بن علی عن ابی بکرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلوة بغير طہور ولا ضدفعتن علوب۔

خلاصہ: باب ۱۰: قول کے دو معنی ہیں (۱) قبول اصابت (صحت) (۲) قبول اجابت۔ جمہور علماء کے نزدیک یہاں قبول اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بغیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور ناجائزۃ مدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

۳: بَابُ مَقْتَاخِ الصَّلَاةِ الطَّهْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكُنَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَفِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفْصَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْرٍ وَلَا ضِدْفَتَيْنِ عُلُوبٍ۔ حضرت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کئی طہارت ہے اور اس کا احرام بکھیرا ہوا ہے اور اس کی تحلیل سلام تکبیر و تحلیلتها التسلیم۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مِنْهَجٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفُ الشَّعْبِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْلَاءِ نَسَاؤُ شُعَاوَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقْتَاخُ الصَّلَاةِ الطَّهْرُ وَفَتْحُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ (۱) نماز کی کئی طہارت ہے اور (۲) اس کا احرام کبلی بکھیر ہے اور (۳) اس کی تحلیل سلام بکھیرنا ہے۔

خلاصہ: باب ۱۱: محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں با اتفاق اللہ ہیں۔ طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور بکھیر تحریم سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی صلوة سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

۴: بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكُنَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ زُوَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَحْصُوا وَأَغْلِقُوا إِنْ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةَ وَلَا تَحَافِظُوا عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا نُمُسَّ۔ حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھو تو تمہارا سب سے افضل عمل نماز ہے اور وضوء کا اہتمام ایمان داری کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا اشْحَبُ بْنُ إِسْرَءِيلَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْرٍ وَلَا ضِدْفَتَيْنِ عُلُوبٍ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حق پر)

فَالرَّسُولُ ﷺ اسْتَفْهِمُوا وَلَنْ نَحْضُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ
مَنْ أَقْصَلَ اغْتَابَكُمْ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا
مُؤْمِنٌ۔

ثابت قدم رہو اور تم تمام اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے یہ
جان لو کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے ایک عمل
نماز ہے اور وضو کی نگہداشت مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ قُتَابٌ عَنْ أَبِي مَرْزُومٍ قَالَا بَعَثَ بِنُ
الْبُؤْتِ حَدَّثَنِیْ اِبْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْ خُصْبٍ الْیَنْشَقِیُّ
عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ قَالَ اسْتَفْهِمُوا وَ بَعَا اِنْ
اسْتَفْهِمْتُمْ وَ خَيْرَ اَعْمَالِكُمْ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى
الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔

۲۷۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً
روایت ہے۔ فرمایا: (حق پر) استقامت اختیار کرو
اور کیا ہی خوب ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور تمہارا
افضل ترین عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام محض کرتا
مکرمؤمن۔

(اسنادہ ضعیف لضعف التابع)

خلاصۃ السلاب ☆ وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستحباب کی رعایت کرتے
ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات با وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا
اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

پُلُوب: وضو جزو ایمان ہے

۵: بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَرْجَمِ الْیَنْشَقِیُّ قَالَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شَاوِزٍ أَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ
أَحْمَدَ أَنَّ أَحْمَدَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَلَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْتِغَاءُ
الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِلَا الْبِزْزَانِ
وَالشَّيْخِ وَالشَّكْبَرِ مَلَأَ الشُّمُوسَ وَالْأَزْهَارَ وَالصَّلَاةَ
نُورَ وَالْمُحَلَّةَ بُرْهَانَ وَالصَّبْرَ حَيَاةَ وَالْقُرْآنَ خُبْرًا لَكَ
أَوْ عَلَيْكَ كُنْ أَلَسَّاسٌ بَغْدُو قَتَابِعَ نَفْسِهِ فَمَنْظَرُهَا أَوْ
مُؤْنَفَهَا۔

۲۸۰۔ حضرت ابو مالک اشعرئی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد
لہ ترازو کو (ثواب سے) مجرودیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ
اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے اور
زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے
اور قرآن حجت ہے حیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا
حیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر
فصل صبح کو اپنے نفس کو چچا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے
کوئی اسے (اچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کر لیتا
ہے اور کوئی اسے (بد اعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

پُلُوب: طہارت کا ثواب

۶: بَابُ ثَوَابِ الطُّهُورِ

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي خَبَّابٍ قَالَا أَخْبَرَنَا
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ

۲۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمو کی سے (آداب کی

رعایت کرتے ہوئے وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی وضو مقصد نہ ہوا لہذا کوئی دینی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم عبادت التوبہ وغیرہ) تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو (راستہ میں) ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کا ایک ہج پلندہ فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

۲۸۲۔ حضرت عبداللہ مناہجی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا اور کلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے منہ اور ناک سے دھل گئیں حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکیوں کے نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی خطائیں سر سے دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا زکوٰۃ اب کی چیز ہے۔

۲۸۳۔ حضرت عمر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازووں اور سر سے جھڑ جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ جاتی ہیں۔

۲۸۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا (ایک مرتبہ)

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان أحدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا بهزئة الا الضلوة لم يخط خطوة الا رقة الله عز وجل بها فرجة وخط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد.

۲۸۲۔ حدثنا سويد بن سعيد حدثني حفص بن منصور حدثني زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله الصالح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من توضأ فمضمض واستنشق خرجت خطايه من فيه والله فبإداء غسل وجهه خرجت خطايه من وجهه حتى يخرج من تحت اشفار عينيه فإذا غسل يديه خرجت خطايه من يديه فإذا مسح راسه خرجت خطايه من راسه حتى يخرج من أذنيه فإذا غسل رجليه خرجت خطايه من رجليه حتى يخرج من تحت أظفار رجليه وكانت صلوة ومثية الى المسجد نافذة.

۲۸۳۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن بشر قالوا ثنا غندر ميمون بن جعفر عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن يزيد بن طلي عن عبد الرحمن بن أبي سلمة عن عمرو بن عتبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا توضأ فاحسن الوضوء لم يخط خطوة الا رقة الله عز وجل بها فرجة وخط عنه بها خطيئة حتى يخرج من تحت اشفار عينيه فإذا غسل يديه خرجت خطايه من يديه فإذا مسح راسه خرجت خطايه من راسه حتى يخرج من أذنيه فإذا غسل رجليه خرجت خطايه من رجليه حتى يخرج من تحت أظفار رجليه وكانت صلوة ومثية الى المسجد نافذة.

۲۸۴۔ حدثنا محمد بن يعقوب التميمي عن زاذان عن الوليد

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان امتوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہو گا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

۳۸۵- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آ زاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمان کے گھر کے پاس دو کالوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے وضو کہ میں جتنا نہ ہوں۔

هَذَا مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ خُصَامَةُ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ زَوْجِ بْنِ خَبِيشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَبْلَ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفَرُ مَنْ لَمْ يَرِ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ غُرٌّ مُعْجَلُونَ يَلْقَى مِنَ الْإِبَرِ الْوَضُوءَ قَالَ نَسِ الْخَسِ الْفَقْطَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالُوا الْوَلِيدُ فَذَكَرَ مَثَلَهُ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ نَسَا بَخْنِي بْنُ أَبِي كَبْشَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلَى غُصَّامِ بْنِ عَفَّانَ قَالَ زَأَيْتُ لُحْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا مَوْضُوءَ فَنَوَضَّأُ ثُمَّ قَالَ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَقْعِدِي هَذَا نَوَضَّأُ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ نَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْتَغْزُوا حَدَّثَنَا هَذَا مِنْ عَفَّانٍ قَالُوا عِنْدَ الْحَبَشَةِ بَخْنِي بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي بَخْنِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَمْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ غُصَّامِ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَوْضُوءَ

خلاصہ کتاب ☆ شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزا اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارت کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا مجرد ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی مقدس ذات ہر اس بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شان والوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جا سکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے شخص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل اور نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

۷: بَابُ السَّوَاكِ

بَابُ مَسْوَاكِ كَيْفَ يَسْتَبْ

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دو تین مسواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر غراز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور مسواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک کیا کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبریل آئے مجھے مسواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہوئے لگتا ہے کہیں میرے موڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شریع بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيرٍ ثَنَا أَبُو معاوية و
"أَبُو عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ
عَنْ مَسْزُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الْوَالِیِّ عَنْ حَذِیْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَبْهَثُهُ يَسْجُودُ فَإِذَا تَوَسَّأَ

۲۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَنْهُ
بُنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي
أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۲۸۸: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكَيْعٍ لَسَا عَنْ أَهْلِ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْلِي مَالِیْلَ وَتَحْغِیثِ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْأَلُ

۲۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَانَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَوَسَّأُوا فَإِنَّ السَّوَاكَ مَطْفِئَةٌ لِلْفَمِ مَرْصَادٌ
لِللَّحْلِ مَا خَاءَ نَبِيٍّ حَرِيصٍ إِلَّا تَوَسَّأَ بِالسَّوَاكِ حَتَّى
لَقِيَ خُطْبَتَهُ أَنْ يَغْرُضَ عِلْسِي وَعِلْسِي
أَمْسِي وَلَوْلَا أَنِّي أَحَافٌ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَّصْتُ
لَهُمْ وَأَنْ لَا يَسْأَلُكَ حَتَّى لَقِيَ خُطْبَتَهُ أَنْ أَخْلِي مَقَادِمَ
فَمْنِي

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَمِيرُ بْنُ
الْمَقْدَامِ ثَنَا شَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ
قُلْتُ أَخْبِرْنِي مَا بَيْنَ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ
عَلَيْكَ؟ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ

۲۹۵ حدثنا بشر بن هلال الصُّرَّافُ ثنا جعفر بن سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخُوَيْمِ عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَفَتْ لَسَا فِي فَضِّ الشَّارِبِ وَحَقِّ الْعَامَةِ وَنَفِ الْأَطْ وَنَفِ الْأَطْفَارِ أَنْ لَا تَتَوَكَّأَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔

۲۹۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے: ہمارے لئے مونچھیں کترنے، زیر ناف بال موٹے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس رات سے زیادہ نہ بچرت کریں۔

خلاصۃ الباب بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ الفطرۃ سے مراد یہاں سنت انبیاء یعنی پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ انبیاء کے طریقہ کو فطرۃ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تحریر کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام نے جس طریقہ پر خود زندگی گزاری اور اپنی اپنی امتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل ہیں۔ بعض شارحین نے الفطرۃ سے دین فطرت یعنی اسلام مراد لیا ہے۔ قرآن مجید میں دین کو فطرت کہا گیا ہے اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرۃ اور جبلت بھی مراد لی ہے۔

۹: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخِلَاءَ

۲۹۶ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِهْدِيٍّ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الصُّرَّافِ أَنَّ سَبْعِينَ رَيْدَ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ هَذِهِ الْخُشُوشُ مُخَصَّرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْتِ وَالْخَبَاثَةِ

۲۹۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں جب تم میں سے کوئی ان میں داخل ہوئے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْتِ وَالْخَبَاثَةِ))۔

حدثنا حميد بن ابي الحسن العتكي ثنا عبد الاعلى بن عند الاغلى ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ح و حدثنا هارون بن اسحق ثنا عبد الله بن سعيد عن قتادة عن القاسم بن عوف الشيباني عن زيد بن ارقم ان رسول الله ﷺ قال فذكر الحديث۔

۲۹۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آؤ اور پڑو یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت اللہ میں داخل ہونے لگے تو کہے۔

”بسم اللہ“۔

حدثنا عمرو بن زباع ثنا اسماعيل بن عتبة عن

۲۹۸ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ

عند العزیز بن ضہیب عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل الخلاء قال اغوذ باللہ من الخبیث والحات۔
 ((اغوذ باللہ من الخبیث والحات)) "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تا پاک جوں اور تا پاک جنوں سے۔"

۲۹۹۔ حدثنا محمد بن یحیی ثنائی عن ابی مرزبہ ثنائی عن ابی یزید عن القاسم النبوی عن عبد اللہ بن زجر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن رسول اللہ ﷺ قال لا یغضو احدکم اذا دخل مرففۃ ان یقول اللهم انی اغوذک من الرجس المحس والخبیث الشخیث الشیطان الرجیم قال ابو الحسن وحدثنا ابو حاتم ثنائی عن ابی مرزبہ فذكر نحوه ولم یقل فی حدیثہ من الرجس المحس اما قال من الخبیث المُنْعَث الشیطان الرجیم۔
 ۲۹۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے)۔
 ((اللہم انی اغوذک من الرجس المحس))
 "اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے تا پاک برے بدکار اور وحکار ہوئے شیطان (مردود) سے۔"

۱۰: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء
 ۳۰۰۔ حدثنا ابو یحیی عن ابی خنیسہ ثنائی عن ابی نجر ثنائی عن ابراہیم بن یونس بن ابی نزہۃ سمعت ابی یقول دخلت علی عائشۃ فسمعتها تقول کان رسول اللہ ﷺ اذا خرج من الخلاء قال اغوذک قال ابو الحسن من سلفہ و اخبرنا ابو حاتم ثنائی عن عشان التھذبی عن ابراہیم بن زجر۔
 ۳۰۰۔ حضرت ابو یزید فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرمائی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے ((غفرانک)) "اے اللہ! آپ کی بخشش چاہیے۔"

۳۰۱۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الحمد لله الذي)) "تمام تشریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔"

خلاصہ الہامیہ ✽ جس طرح لما گندہ کو طہارۃ و تکلیف اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں غیبت و تحققات کو گندہ کیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے ان کے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضلہ ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے اقباض اور گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اس سے طرح طرح کی ٹھیکنیں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے تقاضے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

۱: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ بَابُ: بَيْتِ الْخَلَاءِ فِي ذِكْرِ اللَّهِ وَأَوَّلُهَا

وَالْحَائِمِ فِي الْخَلَاءِ

۳۰۲. حدثنا سويد بن سعيد قال أخبرني بن وكيع قال أخبرني بن أبي رافع
عن ابنه عن خالد بن سلمة عن عبد الله بن أبي عوف عن عروة عن
عائشة أن رسول الله ﷺ كان يذبح الله علمه نجا أخيه

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ شَا أَيْزُكَ الْحَقْفِيُّ
ثَابِتُهُمْ بْنُ بَخِيٍّ عَنْ ابْنِ خُوَازِمٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْحَلَاءَ وَصَحَ حَاتِمَهُ.

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَغْتَسَلِ حَالِب: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَشَّانَا مَعْمَرٌ عَنْ
الشَّعْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَلَّبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَوَلِّيَنَّ اخِذَكُمْ فِي مَسْجِدِهِ فَإِنَّ عَائِدَةَ
الْيَوْمِ أَسْمَاءُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَا حَاجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ
يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّائِفِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا
فِي الْحَقِيرَةِ فَإِنَّا الْيَوْمَ فَلَا فِتْنَةَ لَكُمْ نَهْمُ الْحَصَى
وَالصَّارُوخِ وَالْفَيْزِ فَأَذَا مَا لَا تَزِلُّ عَلَيْهِ الْأَمَاءُ لَا مَسَ بَد

خلاصہ السباب :- مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وسوسوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ مگر نہ پیسے آج کل غسل خانے میں ہی ذرا سا بہت کر قضاے حاجت کی جگہ بنی ہوتی ہے تو اس میں کوئی شرعی قحاحت نہیں۔

١٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُولِ قَائِمًا

۳۰۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا زُرَيْكٌ وَهَشِيمٌ وَ
وَجِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَالْبِ عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَمَى سَاعَةَ فَرَمَ قَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا

٣٠٦ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ مَشْرِيقٍ قَالَ أَخْبَدْتُ دَاوُدَ بْنَ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْوَالِي عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَاعَةَ قَوْمٍ قَالَ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ وَهَذَا الْأَعْمَشُ بَرَّوْهُ عَنْ أَبِي الْوَالِي عَنْ حَذِيقَةَ وَ مَا هَذِهِ فَسَأَلَتْ عَنْهُ مَشْرِيقًا حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الْوَالِي عَنْ حَذِيقَةَ

١٣ : بَابُ فِي الْبُولِ قَاعِدًا

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَثَوَابُ بْنُ سَعْدٍ
وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، قَالُوا: أَمَّا شَرِيكَ عِي
السَّقْدَامِ بْنِ شُوَيْحٍ، هُوَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَنْ
حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَأَمَّا فَلَا تُصَدِّقْهُ، أَوْ أَتَيْنَهُ
يَبْزُلُ قَاعًا.

٣٠٨. حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جريج عن عبد الكريم بن أبي أمية عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال: إني وسئل الله عز وجل: **وَأَنَا أَنْوَلُ قَالَتَا فَقَالَ يَا عُمَرُ: لَا تَسْأَلُ قَالَتَا لِمَا نَلْتُ قَالَتَا مَعًا.**

٣٠٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْذُلَ قَاتِلُهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَرْزَنْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّخَرَوْنِيَّ يَقُولُ قَالَ شُعْبَانُ الْفَزَارِيُّ فِي حَدِيثٍ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَبْذُلُ مَا عَدَا الْوَحْلَ قَالَ أَعْلَمُ بِهِدَا مِنْهَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ مِنْ شَرِّ الْعَرَبِ الْبُؤْسَ قَاتِلًا لَا

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۳۰۵۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھوڑے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

حَفِظَهُ فَسَأَلَتْ عَنْهُ مَتَصُورًا فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سِبْاطَةَ قَوْمٍ فَقَامَ.

پاپ: ہمیشہ کر چہ شاپ کرنا

۳۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو جنہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر سے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ جینہ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

۳۰۸ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹۔ حضرت چار بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بوند کربعی پیشاب کرتے دیکھا تو اس بات کو مردان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبد الرحمن بن حنبل کی

نَرَاهُ هُنَّ جَعِلَتْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ اِنْ حَسِبْتَ بِقَوْلٍ فَعَدُّ بَلْوَىٰ حَدِثَ مِثْلَ هَٰذَا (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب کھانا بلوۃ المذاق

خلاصۃ الکتاب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب عروہ بن الزبیر اور امام احمد وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چھینٹے اڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ و حرام ہی ہے کیونکہ نبیؐ کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہؓ کی حدیث اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شاعت اور قباحیت اور بدعہ گئی چہا کہ حدیث میں ہے ((من تشبه بقوم فهو منهم))۔ (طبری)

آج کل جو ہمارے ہاں بلیک مقامات، کھیل کود کے مقامات، بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص ٹینکے بنی ہوئی ہیں ان سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ وہ ہاں (مغرب میں جن کی یہ ٹھکانی لگئی ہے) اور نہ یہاں ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابومحاذ)

وَاب: دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے احتیاج کرنا مکروہ ہے

۱۵: بَابُ تَحْرِيهِ مَسِّ الذِّكْرِ بِالْيَمِينِ
وَالْاِسْتِجَابَةِ بِالْيَمِينِ

۳۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (دائے ہاتھ) سے احتیاج کرے۔

۳۱۱ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا جب سے ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی احتیاج کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

۳۱۰ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ الْعَشْرِقِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ حَنْبَرٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَابَدَةَ الْخَبَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَلَاحِصٌ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَجِبْ بِيَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّحْمِ لَنَا الْاَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۳۱۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَيْعٌ لَنَا الطَّلَبِيُّ لَنَا دِينَارٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ مَا نَفَيْتُ وَلَا نَعَيْتُ وَلَا نَسَلْتُ ذَكَرَتِي بِيَمِينِي فَلَمْ يَأْبَغْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۱۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْدٍ عَنْ كَاسِبٍ لَنَا الْغُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغُلَّةُ اللَّهِ لَنَا رِجَاءُ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَلَانَ عَنْ الْغُبَرِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَطَاعَ اخْتِجَمَ (ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

خلاصۃ السوال ☆ داہنا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو لگا ہوا استنجا کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶: بَابُ الْأَسْتِجْنَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الرُّوْثِ وَالْمُرَّةِ

۳۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَدَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَرَّاقِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَّكُمُ مَثَلُ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ أَعْلَمْتُكُمْ إِذَا تَرَيْتُمُ الْعَصْفَ فَلَا تَسْقِلُوا الْفِيلَةَ وَلَا تَسْتَبْرِزُوا سِوَا أَمْرِ ثَلَاثَةِ أَحْصَارٍ وَنَهَى عَنِ الرُّوْثِ وَالْمُرَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَنْطِبَ الرُّحْلُ بِيَمِينِهِ

۳۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ نَا بَعِي بْنُ سَعْدٍ الْفُطَّانُ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَوْ غَيْدَةً ذَمْرَةٌ وَلَكِنْ غَيْدَةُ الرُّحْمَنِ نُونُ الْأَمْوَدِ عَنِ الْأَمْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ الْخَلَاءَ فَقَالَ ابْنِي بَدَلًا لِمَنْ أَحْصَارٍ فَابْنِي بَحْرَيْنِ وَرُوْنَةَ فَاحِدَ الْحَمْرَيْنِ وَالْقِي الرُّوْنَةَ وَقَالَ هِيَ رَحْسٌ.

۳۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَخَدَّائَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعْصِدٍ نَا وَكَتَبَ حَمِيْدًا عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُرَيْمَةَ عَنْ خُرَيْمَةَ عَنْ حُرَيْمَةَ نُونُ لَيْسَتْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنِ الْأَسْتِجْنَاءِ فَلَا تُقَاتِلُوا أَحْصَارَ لَيْسَ فِيهِ رَجِيْعٌ.

۳۱۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكَتَبَ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ

۳۱۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے تو فرمایا مجھے تین پتھر لا دو تو میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے گیا (اس لئے کہ اور پتھر تلاش کے باوجود نہیں مل سکا) تو آپ نے گوبر کا ٹکڑا بھیج کر فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۳۱۵ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا استنجا میں تین پتھر ہوئے چاہیں جن میں گوبر نہ ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجا کے لیے کسی صورت بھی استعمال نہ کیا جائے)۔

۳۱۶ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

استبراء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت اللہاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہمیں انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استبراء کریں اور تین پتھروں سے کم پر استکفائے کریں جن (تین) میں گوبر ہو نہ ہڈی۔

حدثنا محمد بن بشر بن عبد الرحمن ثنا شفيان عن منصور والأعمش عن الزهري عن عبد الرحمن بن يزيد عن سليمان رضي الله تعالى عنه قال قال له بعض المشركين وهم يستنفضون به اني اري صاحبكم نعلكمكم كل شي حتى الحرة قال احل امرنا ان لا نستعمل القلعة ولا نستنجي بالامسا ولا نكفي بذيول ثلاثة احماء ليس فيها رجيع ولا عظمه

خلاصۃ الاسباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استبراء کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے ورنہ پتھری کوئی خصوصیت نہیں مٹی کے ڈھیلہ اور اسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جاسکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

۱۷ : باب النهي عن استقبال القبلة بالعائط والبول

۳۱۷ : حضرت عبداللہ بن حارث بن جزاز یہودی فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حد بیٹ سنائی۔

۳۱۷ : حدثنا محمد بن زهير المصروعى نا الثبت بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب انه سمع عند الله بن الحارث بن حزمه الراشدي يقول انا اول من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يتبول احدكم مستقبل القبلة وانا اول من حدث الناس بذلك

۳۱۸ : حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

۳۱۸ : حدثنا ابو الطاهر احمد بن عمرو بن الشرح انا عند الله بن وهب أخبرني يونس بن عمار عن عطاء بن يزيد انه سمع ابا يوب الانصاري يقول يهي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستقبل القبلة وانا الى العائط القبلة وانا شرهوا وعزوا

۳۱۹ : حضرت معقل بن معقل اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱۹ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبه نا خالد بن مخلب عن

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پانا خانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشاپ پانچاں کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

خلاصۃ السباب ۛ مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پُشپاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ ہو نہ پیٹھ نہ قبلہ کے اوپر و اسرار کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو پُشپاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف نہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا ہے ادنیٰ اور انوار بن سکتا ہے۔

جواب: اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھے لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی محبت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

سَلِيمَانُ بْنُ مَالٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ عَنْ أَبِي
زَيْدٍ مَوْلَى الثَّغَلِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ وَ قَدْ
صَحَّحَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ بَيَّنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْفِلَ
الْأَعْيُنُ بِعَاطٍ أَوْ يُولَ

٣٢٠- حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مَنْ لَقِيَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ شَهْدَ عَلِيٍّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَكْفِي أَنْ تَسْقِطَ الْفُلَةُ بِعَاطِفِ أَوْ سَوْلٍ

٣٢١ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عُمَيْرُ بْنُ بَزْدَاسٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْبَصْرِيِّ ثَابِتٍ لَيْثِيَّةٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُشْرَبَ قَتَمًا وَ أَنْ يُؤْكَلَ مُشْطَلُ الْغَنَلَةِ

☆ حصۃ الباب مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی
خاتمہ پیر شاپ کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ
وہی جس کو لیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو پیر
نیکر کے بیٹھنا چاہے اور گنوار پن بھٹتا ہے۔

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ فِي الْكُفَيْفِ وَ
إِنَاخِيهِ دُونَ الصَّخَايِ

٣٢٢ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
سُكْرٍ بْنُ حَلَّادٍ وَفُحْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ تَابِعُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَمَّهُ
وَأَمَّعَ بْنَ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ يَقُولُ نَاسٌ
إِذَا قَعَدْتَ لِلْعَدَاةِ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِتْلَةَ وَ لَقَدْ طَهَّرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ
بِسِ الْأَمَامِ عَلَى طَهْرٍ بِنِهَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى كَتِفَيْنِ

مُسْتَقْبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ هَذَا حَدِيثٌ بَرِيدٌ نَزَّاهُ عَنْ

۳۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
عَبْسِي الْحِطَّاءِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
مَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْمَعِهِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قَالَ عَبْسِي فَلَقْتُ ذَلِكَ لِلنَّسْبِيِّ فَقَالَ
صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَّا
فَقَوْلُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الضَّخْرَاءِ لَا
يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَلِزُّهَا وَأَمَّا فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكُتَيْبَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبَلَ فِيهِ
حَيْثُ شَفَّتْ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمٍ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۲۳: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔ راوی یحییٰ کہتے ہیں میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کرلو۔

۳۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ حُشَادٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ خَالِدِ بْنِ
أَبِي الصَّلْتِ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ يَجْرُفُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِغُرُوحِهِمْ
الْقِبْلَةَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ قَدْ فَعَلُوا هَذَا اسْتَقْبَلُوا سَفْعَ الدَّيْنِ الْقِبْلَةَ قَالَ
أَبُو الْحَسَنِ الْفُطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ ثَنَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ
الْمُعْبِرَةِ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ مِثْلَهُ.

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ واقعہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ میرے پیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کرو۔

۳۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شاذَانَ وَغَيْثُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا ابْنُ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اسْتَحْلَقَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْمَعِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قَالَ عَبْسِي فَلَقْتُ ذَلِكَ لِلنَّسْبِيِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَّا فَقَوْلُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الضَّخْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَلِزُّهَا وَأَمَّا فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكُتَيْبَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبَلَ فِيهِ حَيْثُ شَفَّتْ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپؐ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

خلاصۃ الباب یہ احادیث امام شافعی کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ پادی اور میدان و دلوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابو ایوب انصاریؓ ہے جو ترمذی بخاری مسلم ابو داؤد نسائی اور مؤطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((إِذَا تَوَضَّعَ الْعَبَّاسُ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا وَلَا تَسْتَدْبِرُوا وَلَكِنْ شَرُّوا وَغَرُّوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ یہ حدیث رائج ہے تمام روایات پر۔ وچتر توجیہ یہ ہے کہ (۱) یہ حدیث باعاق محمد شین سند کے اعتبار سے اصح مافی الباب ہے۔

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آرزو بخش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلاتا نفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو ہی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلاتا نفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو

عمر و ما یحدث بہ فقال واللہ ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون هذا و اوشک معاذ رضى اللہ تعالیٰ عنہ ان یفتیکم فی الحلاء فبلغ ذالک معاذ رضى اللہ تعالیٰ عنہ فلیقہ فقال معاذ رضى اللہ تعالیٰ عنہ یا عبد اللہ بن عمرو ان الشکذیب محدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفانی و انما اللہ علی من قالہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون انما لیس من الثلاث البزاز فی السزاد والظل و فارة الطریق

کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر بنا رہا ہے تو لوگوں کو تانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تحن پاتوں سے بچو مسافروں کے اترنے کی جگہ پاخانہ کرنا سائے اور راتے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سائپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۳۲۹: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عمرو بن ابي سلمة عن زهير قال قال سالم سمعت الحسن بن علی بن حماد عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ انما حکم و الثغر بن علی حوادی الطریق و الصلوة علیہا فانها ماوی الحیات و السباع و قضاء الحاجة علیہا فانها من الملاع

۳۳۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اور پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۰: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عمرو بن ابي خالد قال انی لہیئة عن فرة عن بن شہاب عن سالم عن ابيه ان النبی ﷺ بھی ان یضلی علی فارة الطریق او یضرب الحلاء علیہا او یال فیہا

چاہا: پاخانہ کے لئے دور جانا

۲۲: باب التباعد للبزاز فی القضاء

۳۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تحریف لے جاتے۔

۳۳۱: حدثنا ابو بکر بن ابي شیبہ ثنا السعید بن عقیبة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن النعمان بن شعیبة قال کان النبی ﷺ اذا ذهب المذهب العد

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

۳۳۲: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا عمرو بن نعیمة عن محمد بن النعمان عن عطاء الخراسانی عن انس

حاجت کے لئے ایک طرف تشریف لے گئے واپس آ کر پانی منگوا یا اور وضو کیا۔

۳۳۳. حضرت یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴. حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶. حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں شرم و حیا و شرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ وہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگرچہ اس کے لیے اس کو ذور سے ذور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

۲۳: بابُ: پيشاب پاخانہ کیلئے موڑوں جگہ تلاش کرنا
۳۳۷. حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اچیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

قال كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَفَتَحَنِي لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بَوَضُوهُ وَتَوَضَّأَ (اسادہ ضعیف)

۳۳۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ كَثِيبٍ قَالَ بَخِي نُنْ سَلِمَ عَنْ ابْنِ حَنِيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ بَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ أَعَدَّ

۳۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَ لَنَا بِخَبْرٍ مِنْ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ قَالَ أَبُو سَكْبَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ بَرْنَدٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ حُرَيْثٍ وَ الْحَارِثِ بْنِ فَصِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَذَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَعَدَّ

۳۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ ثَعْلَبَةُ بْنُ مَوْسَى أَنَا لَنَا لِسَمَاعِلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزَّوْبَرِ عَنْ حَامِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْتِي الْبَازِزَ حَتَّى يَغْتَسِبَ فَلَا يَبْرِي .

۳۳۶. حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ نَا عَنْهُ أَنَّ كَثِيرَ بْنَ جَعْفَرٍ نَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَّ عَنْ مِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَزَادَ الْحَاجَةَ أَعَدَّ (فی اسادہ کثیر بن عبد اللہ ضعیف)

۲۳: بَابُ الْاِزْتِيَادِ لِلْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ
۳۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ نَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّاحِ نَا عَنْ زَوْزِ بْنِ بَرْنَدٍ عَنْ خَصْبَنِ بْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ ابْنِ سَعِيدِ الْخُبَرِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

عَلَيْكَ لَا يَتَوَلَّىٰ اَحَدُكُمْ فِي الْاَمَاءِ الرَّاحِدِ

۳۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمَسَارِكِ ثَنَا بَحْسِيُّ ابْنِ حَسَنَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ مَاجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَلَّى اَحَدُكُمْ فِي الْاَمَاءِ النَّافِعِ

خلاصۃ الارب: پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کر دے گا تو پانی کا مقصد نفوت ہو جائے گا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

چاپ: پیشاب کے معاملے میں شدت

۲۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّوَلَّى

۳۳۶: حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو دکھا پھر (اس کی آڑ میں) بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: تیرا استیلاؤں ہو تجھے پتہ نہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قیدیوں سے کاٹ دیے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو تَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الذَّرْفَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ قَالَ أَلَيْسَ لِفَالٍ يَغْطِيهِمْ الْقُرْؤُا إِلَيْهِ يَتَوَلَّى كَمَا تَوَلَّى الْمَرْءُ أَسْمَعُهُ السَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَالٍ وَنَحَكَ أَمَا غَلَفْتُ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَيْتِي إِسْرَافِيلَ كَمَا نُو إِذَا أَصَابَهُمُ التَّوَلَّى فَمَرُّوهُ بِالْمَغَارِ نَصِلَ فِيهَا هُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا غَيْثُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَّ الْأَعْمَشَ فَلَمْ يَكُنْ نَحْوَهُ.

۳۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بتی قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَارِسٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَبَدْتَنِي لِقَالِ الْبَيْتَيْنِ الْبُعْدَانِ وَ مَا بُعْدَانِ فِي كَثِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِلُ مِنْ تَوَلَّيْهِ وَ أَمَا الْآخَرُ فَكَانَ يَشْفِي بِالنَّمِيمَةِ

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَشْوَدُ بْنُ

۳۳۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

شہنشاہِ مہدیؑ سحر بن مزاح غن جبکہ اپنی بگڑا ہال مر
 الشیء مفسرین فقال انھما لیعدنان و ما یعدنان فی
 کثیر انما اعدھما فعدت فی الول و اما الآخر فعدت فی
 العینہ۔
 اور دوسرے کو عینیت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

خلاصہ الباب ۲۰ ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو
 خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو عظیم اخلاقی جرم ہے اور قرآن مجید میں بھی ایک
 جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خلعت یا مانتا عادت کے طور پر کیا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک و صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
 پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور
 اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آدمی کو قبر میں پہنچتی پڑتی ہے۔

۳۷: باب الرجل یسلم علیہ و هو ینوی
 ۳۵۰: حدیث اسماعیل بن محمد الطحی و احمد بن
 سعید الدارمی قالنا ثنا زوخ بن غنادہ عن سعید بن فنادہ
 عن الحسن بن خصیف بن المنذر بن الخارث بن وعلہ
 اسی ساسان الرافضی عن المنہاج بن قنفذ بن عنتر بن
 خدعان قال انیت الشیء و هو ینوی فسلمت علیہ
 فلم یرد علی السلام فلم یفرغ من وضوئہ قال انہ لم
 یسئعنی من ان ارد البک الا اتی کت علی غیر وضو
 قال انہ الحسن بن سلمہ قال انہ حاتم قال انصاری عن
 سعد بن ابی عروۃ قال کثر نحوہ۔
 ۳۵۱: حدیث ہشام بن عمار قالنا سلمت بن علی قالنا
 الا زاعی عن سحن بن ابی حمیر عن ابی سلمہ عن ابی
 ہریرہ قال مر رجل علی الشیء و هو ینوی فسلم علیہ
 فلم یرد علیہ فلما فرغ صرا یخفیہ الا من فہم ثم رد
 علیہ السلام
 ۳۵۲: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک
 شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے
 آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ
 نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر
 دونوں ہاتھ مار کر تحیم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔
 دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
 ہے۔
 ۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کرو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپؐ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپؐ نے جواب نہ دیا۔

خلاصۃ السباب ✽ جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب یا خاند کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

باب: پانی سے استنجہ کرنا

۳۵۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجہ میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵۔ حضرت ابویوب انصاریؓ جابر بن عبد اللہؓ انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَجَسَّالٌ يٰۤاٰتِيُوْنَ اَنْ يُّطَهَّرُوْا﴾ (۱۰۸) اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجہ کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تمہارے رکھو۔

ہاشم بن العریضہ عن عند اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ ان رجلاً مرَّ علی النبی ﷺ وهو یؤتی فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ ﷺ اذا زانیسی علی منیٰ ہذہ الحالۃ فلا تسلم علی فالتک فان فعلت ذالک لم یرد علیک

۳۵۳۔ حدثنا عند اللہ بن سعید والخصم بن امی الشری العنقلانی قال لہ انو داؤد عن سفیان عن الصّحاک بن عثمان عن داہع عن ابن عمر قال مرّ رجل علی النبی ﷺ وهو یؤتی فسلم علیہ فلم یرد علیہ

۳۵۴۔ حدثنا ہشام بن عمار لہ صدقۃ ان خالد بن غصہ بن امی حکیم حدثنی طلحۃ بن داہع انو سفیان قال حدثنی ابو ابیوب الانصاری و جابر بن عند اللہ و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان ہذہ الایۃ نزلت: ﴿فِیْہِ وِجَسَّالٌ یٰۤاٰتِیُوْنَ اَنْ یُّطَهَّرُوْا﴾ واللّٰہ یحسب المظہرین (۱۰۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اٰتی علیکم فی الطہور فما طہوروا کما قالوا تنوضوا للوضو و تغسلوا من الخاند و ستنجی بالماء قال فہو ذاک فلیکتموہ

۴۸: باب الاستنجاء بالماء

۳۵۴۔ حدثنا ہشام بن الشری لہ انو الاخص عن منصور عن الربیع عن الاسود عن عائشۃ قالت ما زلت ورسول اللہ ﷺ حرج من عاتق قط الامس ماء

۳۵۵۔ حدثنا ہشام بن عمار لہ صدقۃ ان خالد بن غصہ بن امی حکیم حدثنی طلحۃ بن داہع انو سفیان قال حدثنی ابو ابیوب الانصاری و جابر بن عند اللہ و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان ہذہ الایۃ نزلت: ﴿فِیْہِ وِجَسَّالٌ یٰۤاٰتِیُوْنَ اَنْ یُّطَهَّرُوْا﴾ واللّٰہ یحسب المظہرین (۱۰۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اٰتی علیکم فی الطہور فما طہوروا کما قالوا تنوضوا للوضو و تغسلوا من الخاند و ستنجی بالماء قال فہو ذاک فلیکتموہ

۳۵۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَكَّعَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی
حَسْبُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ السَّاجِي عَنْ عَائِشَةَ ۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ تَفْعِلَةً ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا ۳۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم
فَوَجَدْنَاهُ ذَوَاةً وَهُوَ زَا قَالَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمَةَ ثَلَاثًا ۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
حَسْبُ وَابْرَهْمُ بْنُ سَلَمَانَ الْوَاسِطِيُّ فَلَا تَا ابْنُ نَعِيمٍ ثَلَا ۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو مُجْرِبٍ ثَلَاثًا مَعَاوِيَةُ بْنُ هَنَافٍ عَنْ يُونُسَ ۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
الْحَادِثُ عَنْ ابْرَهْمِ بْنِ أَبِي خَيْمَةَ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ ۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قَاءٍ ۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
«فِيهِ رَحَالٌ يَحْتُونُ أَنْ يَنْطَهَرُوا وَاللَّهُ يَحِبُّ الْمُنْطَهَرِينَ» ۳۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
[النور: ۱۰۸] قَالَ كَلِمَاتُ يَنْتَهَرُونَ بِالنَّمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
هَذِهِ آيَةٌ.

خلاصہ الساب ۳۶۱: عرب کے بہت سے لوگ صرف اُصلیٰ پتھر سے استنجا کرنے پر اکتفا کرتے تھے اور حضرت علی رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موتی چھوٹی غذا اور پاضم کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اونٹ کی ٹانگوں کی طرح
خشک ہوتی تھی اس لیے استنجا میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر
اکتفا کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحسین و تعریف نازل
ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ دھوئے بد بود و غیرہ نازل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ دھو کر پلے۔ (عقروں)۔

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابو ہریرہ)

۲۹: بَابُ مَنْ ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ ۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم

الْأُصْبُعُ جَاءَ ۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم

۳۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ بْنُ فَيْزٍ خَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدْ ۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
وَكَتَبَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْرَهْمِ بْنِ خُوَيْبٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
ابْنِ خُوَيْبٍ عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا مَسَحَ ۳۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
مِنْ نَزْلِهِ ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ قَالَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمَةَ ثَلَا ۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم
ابْنُ حَاتِمٍ ثَلَاثًا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ دھوا۔

چاپ: برتن وحاکننا

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے ہاتھ دھوئے اور برتن وحاکنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن وحاکنے کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ ﷺ کے) پینے کے لئے۔

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

خلاصہ: باب ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وعل میں امت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود سرانجام دیتے۔ حتیٰ الوح کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا بخوشی کام کروے تو یہ بھی جائز ہے۔

چاپ: کتابتہ ذوال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حضرت ابو زریں کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم مجھے ہو کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ بانٹ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْغَيْصَةَ فَغَطَّيَ حَاجَتَهُ فَأَتَاهُ حَرِيرٌ بِمَاءٍ فَاسْتَجَى مِنْهَا وَاسْمَحَ بِدَةِ النَّزَابِ

۳۰: تَغَطِيَةُ الْإِنَاءِ

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا بَعْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسْلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَابِرٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يُوجِبِي اسْتِغْنَاءً وَتَغَطِيًا

۳۶۱: حَدَّثَنَا عُسَيْبُ بْنُ الْقَاسِمِ وَبَحْيُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمْرَةَ بْنِ أَبِي خَفْصَةَ ثَنَا حَرِشُ بْنُ الْحَرِثِ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَضْبَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيْمَةٍ مِنَ الْكَلْبِ مُخْمَرَةً أَنَاءَ لُغُوزِهِ وَآمَاءَ لِسَوَاكِهِ وَآمَاءَ لَشْرَابِهِ

(فی الزوائد ضعيف لا تصافيه على ضعف

حرش بن الحرث)

۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَمَّا ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا مَطْعَنُ بْنُ الْهَيْثَمِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الضُّعْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنِي حَمْزَةُ عَنْ ابْنِ عَسَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُلُّ لُغُوزَهُ إِلَى أَحَدٍ وَلَا صَدَقَتَهُ أَلِيَّ يَنْصَلِّقُ بِهَا يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّاهَا بِنَفْسِهِ

(فی الزوائد اسانہ ضعيف لصعب مطهر بن الهيثم)

۳۱: بَابُ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلُؤْغِ الْكَلْبِ

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ زَأْنَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ بِضُورِ خَفْنَةٍ سِدَمٍ وَيَقُولُ بَأْسُ الْعِرَاقِ أَأَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَخَذْتُ

رہا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسانی رہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو لے۔

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھو لے۔

۳۶۵: حضرت عبداللہ بن مقفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ میلی سے اچھو۔

۳۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو چاہئے کہ سات بار برتن دھو لے۔

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَحْمُونَ لِحْمَ الْبَيْتِ وَالْأَنْثَى أَنْفَهُ لَتَمِثَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ زَوْجٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ"

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَائِبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ فَالْغَسْلَةُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَرَزَةُ الثَّامِنَةَ بِالنَّارِ."

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي مُزَيْمٍ أَنَّ أَنَا غَسَلْتُ اللَّهَ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

خلاصۃ الہادیہ ✽ کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالک کے باقی ائمہ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی چھ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز کو بروغیرہ سے ہلکا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبداللہ بن مقفل روایت حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

چاپ: بجلی کے جھوٹے سے وضو

کرنے کی اجازت

۳۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ وَالرُّخَصِصِ

فِي ذَالِكَ

۳۶۷: حضرت کعبہ بن کعب جو حضرت ابوقادہؓ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقادہؓ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ جلی آ کر پینے لگی تو حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔ فرمایا: میری بھتیجی تمہیں تعجب ہو

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْنِدِ بْنِ الْخَنَابِ أَنَّ مَالِكًا بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي بِسُورِ الْهَرَّةِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ حَسْبَدَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ كَثْبَةَ بِنْتِ كَعْبٍ وَكَانَتْ تَحْتَ نَعْلِ وَلَدِ ابْنِ قَبَادَةَ أَنَّهَا صَبَتْ لَابِنَ قَبَادَةَ مَاءً بِيضًا لَهُ فَحَدَّثَتْ هَرَّةً فَتَرَتْ

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔
۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کر لیا کرتے تھے جس میں سے ملی پانی پنی بجلی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

فَاضْعِي لَهَا الْاَوْتَاءَ فَخَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَهَلْ يَابِسَتْ اَحَدُ النَجَسِ اَوْ لَمْ يَسْمُلْ اَللّٰهُ يَخْتَلِفُ اَلَيْهَا لَيْسَتْ مَخْبُوءَةً مِنْ الطَّوَاهِرِ اَوْ الطَّوَافَاتِ.

۳۶۸ حَدَّثَنَا عَفْرُو بْنُ رَافِعٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ نُوَيْفَةَ قَالَا سَأَلْنَا بَعْضِيَّ بْنَ ذَكْرَانَ عَنْ ابْنِ زَائِدَةَ عَنْ حَادِثَةَ عَنْ عَشْرَةَ عَنْ غَالِثَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَوَضَّاءُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاجِدَ فَاَصَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قُلُوبَ ذَاكَ

۳۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْمُجْتَبِ بِنَفْسِي اَنَا بَكْرُ الْحَمِّي قَالَعْبُدَ الرَّحْمَنِ ابْنُ ابْنِ الْاَوْدَاعِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لَانْهَا مِنْ مَخَالِ التَّبَتِ.

خلاصہ الباب ۶۶ جمہور ائمہ کے نزدیک نبی کا جو ٹھکانا پاک ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کا جو ٹھکانا پاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہو گئی کہ مکروہ ہے۔

باب ۶۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے

جواز میں

۳۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا پانی کو جنابت نہیں لگتی (یعنی دونا پاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

۳۳: بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ

الْمَرْأَةِ

۳۷۰ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا اَتَوَضَّاءُ اَنَا وَابْنُ اَخِي عَنْ سَمَاقٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَارٍ عَنْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَا اَغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خُفْيَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُغَسِّلَ اَوْ يَتَوَضَّاءُ فَالْتَبَسَ رَأْسُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ حَتَّى فَهَلْ اَلْمَاءُ نَجِسٌ.

۳۷۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَارٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَغْتَسَلَتْ مِنْ حَامِيَةٍ فَتَوَضَّاءُ وَغَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلٍ وَضَوَّاهَا.

۳۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَعْضٍ وَ

اشح فی من مسطور قالوا لانا انو داؤد لنا شربک عن
سماک عن عجمہ عن انس عثاب عن مینوثة زوج
النبی ﷺ ان النبی ﷺ نوحاً بفضل غسلها من الجنابة
حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے
ہوئے پانی سے وضو کیا۔

خلاصہ الباب ۶۱۰ جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت
استعمال کر سکتی ہے خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

باب: اس کی ممانعت

۳۴: باب النہی عن ذالک

۳۷۳: حدثنا محمد بن بشر قال داؤد لنا نغیة عن
عاصم الاخول عن انی حاجب عن الحكم بن عمرو ان
رسول الله ﷺ لہی ان یسوء الرجل بفضل وضوء
المراة

۳۷۴: حدثنا محمد بن یحییٰ قال المفضل بن اسید قال عند
العزیز بن المفضل قال عاصم الاخول عن عبد الله بن
سرجس قال نہی رسول الله ﷺ ان یغسل الرجل
بفضل وضوء المراة والمراة بفضل الرجل ولكن
بشرعان جمیعاً

قال ابو غنیمۃ ابن مساجد الصبیح هو الاول
والثانی وھم۔

قال ابو الحسن بن سلمۃ قال ابو حاتم و ابو
غنیان المتحاربی قالوا المفضل بن اسید نوحۃ۔

۳۷۵: حدثنا محمد بن یحییٰ قال عن عبد الله عن اسیر ایل
عن انی اشح عن الخبر عن علی قال کان النبی ﷺ
واغله یغسلون من ابناء واحد ولا یغسل احلغنا بفضل
صاحبہ

(فی الروالہ اسنادہ ضعیف)

خلاصہ الباب ۶۱۰ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث
ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں یہ نبی اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) کلافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اس لیے اس کے بیچ ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تحریر نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ باب: مرد و عورت کا ایک ہی

برتن سے غسل

برتن سے غسل

وَاحِدٌ

۳۷۶: حدثنا محمد بن زهير أنا الليث بن سعد عن ابن
 جهاج وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا شفيان بن
 عيسى عن الزهري عن عمرو بن غلبانة قال حدثت
 ۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا
 کرتے تھے۔
 اغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد

۳۷۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷ خَلَدْنَا أَوَّلَ بَحْرٍ مِنْ أَمَى شَيْئَةٍ قَالَا شَقِيَانِ مِنْ غِيْبَةِ عَنْ
عَمْرٍو مِنْ دِيْنَامِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ مِنْ خَالِيهِ
مُسْتَوْفَةً قَالَتْ كُنْتُ اُغْتَسِلُ اَلَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنَاءٍ
وَاحِدٍ

۳۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت
میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی
برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

[illegible]

۳۷۸: حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آٹے کے اثرات تھے۔

۳۷۹۔ حدثنا أبو نعيم بن أبي شيبه ثنا محمد بن الحسن الأنباري ثنا شريك عن عبد الله بن محمد بن غفل عن أبيه عن عبد الله قال كان رسول الله ﷺ وزواجه يغسلون من إياه واحد (لم يولد هذا أساده حسن)

۳۷۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۷۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی
تھیں۔

۳۸۰۔ حلفنا ابو بکر بن ابی خنیفۃ لانا اسماعیل بن غلبۃ عن ہمام الشمشوۃ عن یحییٰ بن ابی عمیر عن ابی سلمۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ انہا کانت وترنزل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسلان من ایدہما واحد

۳۸۰۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پابرات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

۳۸۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

لَا تَسْغُوهُ لَيْلَةَ الْحَنِّ مَعَكَ مَاءٌ قَالَ لَا إِلَّا بِلَيْلَةٍ فَيَسْغُوهُ لَيْلَةَ نَفْسِهِ ثُمَّ يَسْغُوهُ مَاءً طَيِّبًا وَ مَا طَيِّبٌ وَ هُوَ عَلَىٰ قُلُوبِهِ غُلِيظٌ عَلَيْهِ فَيُحَوِّضُهُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَعَدِيهِ
 ہے؟ عرض کیا میں مگر نبیہ مشکیزہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا۔ میرے اوپر پانی ڈالوں میں نے ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔ (المصنف)

خلاصۃ السباب ☆ نبیہ کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱) غیر مطبوح، غیر مسکور، غیر ملو رقیق: یعنی نہ پکایا گیا نہ نشہ آور اور شیشا ہو اور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔
- ۲) مطبوح، مسکور، غلیظ: یعنی جو پکایا گیا، نشہ آور اور گاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

۳) حلو رقیق غیر مطبوح غیر مسکور: یعنی شیشا پتلا نہ پکایا گیا اور نہ نشہ آور۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱: جمہور ائمہ اور احناف میں سے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وضو جائز نہیں۔ ۲: وضو متعین ہے اور نیم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد نیم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاقؒ بن راہویؒ کا ہے۔ ۴: امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نیمہ سے وضو کرے بعد میں نیم ختم بھی کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمایا تھا۔ لہذا اب نیمہ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام محامدیؒ علامہ ابن نجیم مصریؒ اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۸: بَابُ الْمَوْضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
 صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَنِ ابْنِ
 الْأَزْزَرِيِّ أَنَّ السَّعِيدِيَّةَ بِنْتُ أَبِي ثَوْبَةَ وَ هُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ
 حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا ثَوْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ
 زَيْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَنَا سَرَكْتُ النَّخْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ الطَّهَّوُورُ مَاءٌ الْحُلُّ مَيْتَةٌ

۳۸۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَدْ بَخِي بْنُ نَكِيرٍ حَدَّثَنَا
 الثَّوْبِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ
 فَسْلَمِ بْنِ مَحْشِي عَنْ ابْنِ الْقُرَيْبِيِّ قَالَ تَخَشَّ أَصْبَدُ وَ

۳۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سر کر رہے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو بیچارہ رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مر جانے والی چھلی) حلال ہے۔

۳۸۲: حضرت ابن فراس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

ثُمَّ كَانَتْ لِي قُرْبَةٌ أَهْلُ قِيَّتِهِ مَاءٌ وَابْنِي نَوَاضَاتٍ بِمَاءِ الْبُخَيْرِ
 هَذَا كَرْتُ دَالِكِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ الطَّهْوُزُ مَاءٌ
 الْحُلُّ مِنْهُ (رواه هذا الحديث لقات)

۳۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ لَنَا أَخْبَذَ مِنْ حَبْلِ لَنَا
 الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ خَارِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 هُوَ مِنْ مَقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَّ عَنْ مَاءِ الْبُخَيْرِ فَقَالَ
 هُوَ الطَّهْوُزُ مَاءٌ هُوَ الْحُلُّ مِنْهُ قَالَ لَنَا الْخَسَنُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
 عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَشَمِيُّ لَنَا أَخْبَذَ مِنْ حَبْلِ لَنَا الْفَاقِسِ
 ۳۸۸. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سندری پانی کے
 بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: سندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا
 مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
 ہے۔

خلاصۃ الارب ☆ سائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں بیٹھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سندر کے
 کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سندر کا کھاری پانی پاک ہے اور
 سندر میں مدو جزر کی وجہ سے جو چھلی دریا سے باہر مر جائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرام کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالک کے نزدیک
 خنزیر بکری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طائی چھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعی کے اس بارہ میں چار اقوال
 منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

احناف کے دلائل ☆

۱) قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَوْ بَخِرْتُمْ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۃ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی انبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
 کے سامنے طبیعت اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ
 مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گمن کرتی ہے۔ لہذا چھلی کے علاوہ دوسرے تمام سندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت
 انسانی گمن کرتی ہے تو سب (چھلی) کے علاوہ دوسرے سندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہو گئے۔

۲) ابو داؤد و ترمذی و بیہقی وغیرہ میں مشہور دمر فروع روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ہمارے لیے دوسرا در اور دو خون حلال
 کر دیے گئے ہیں۔ سو مردار تو چھلی اور مڈھی ہے اور دو خون بکرا اور تکی ہیں۔ یہ حدیث عبارتہ ائیس ہے اور جب تعارض
 آئے تو عبارتہ ائیس کو ترجیح ہوتی ہے۔

۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپ سے اور آپ کے بعد صحابہ کرام
 سے ایک مرتبہ بھی مک (چھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی
 مذہبی بیان جواز کے لیے ہی کسی ضرورت تامل فرماتے۔

٣٩: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ

فَيُصَبُّ عَلَيْهِ

باب: وضو میں کسی سے مدد و طلب کرنا

اور اس کا مافی ڈالنا

٣٨٩ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمَ بْنِ صُنَيْجٍ عَنْ مَرْوُوفٍ عَنْ الْأَعْمَشِ
ثَنَا شُعْبَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ الشُّيُوعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَفَّتُهُ مَا لَدَاوَهُ فَصَبَّ
عَلَيْهِ فَعَسَلَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسِلُ
دِرَاعَيْهِ فَصَبَّكَ الْخُتَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْخُتَّةِ
فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تحریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل لے کر حاضر ہوا میں نے پانی والا - آپؐ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہیں (سمیت ہاتھوں) کو دھوئے گئے تو جب (آستین) نکھلتا تو آپؐ نے جب کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

٣٩٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا
شُرَيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ
نَعْوَدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْضَاصَةِ فَقَانَسَنِي فَسَكَّنَ
فَمَسَلَ وَخَهْوَهُ وَدَارَعَهُ وَاحْدَمَهُ جَدِيدًا فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ
فَنَقَذَهُ وَنُزِخَهُ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ لِلَّاتِلِ لِلَّاتِلِ

۳۹۰: ربيع بخت معروضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپؐ نے چہرہ ہانڈو دھوئے اور نیا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ دھوئے تین تین بار۔

٣٩١ خلقنا بشر نوح آدم ثمانية من الأحاب خلق
الوليد نوح عترة خلق خلقنا الأوتدي عن صفوان ابن
عسال قال صبت على النبي ﷺ الماء في السفر
والحضر في الأضواء.

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفرِ حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ (میں پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضا دھو رہے تھے)۔

٣٩٤ حدثنا محمد بن فضال عن أبي عبد الله الأسطى ثنا عبد
الكريم بن روح ثنا أبي روح بن عيسى عن أبي عبد الله
بن مولى عثمان بن عفان عن أبيه عيسى بن سعيد عن جده
أبيه أم عيسى وكاسر أمة لولبة بنت رسول الله ﷺ
فأنت كنت أوصى رسول الله ﷺ أنا قالمة وهو قاعد
(في الرواة - إسناده مجهول)

۳۹۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا دیا کرتی تھی۔ میں کمزری ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے۔ (یعنی نہایت اونچائی سے پانی گرا کرتی)۔

☆ خلاصہ الساب بیان جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔

۳۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِيطُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

باب: جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّحِيمِ الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُسْلِمَ بْنَ الْأَزْدِيِّ حَدَّثَنَا الرَّهْزِيُّ عَنْ سَيْدِ بْنِ النُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ لَبَّاءَ بْنَ عُزَافَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا اسْتَقِيطَ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي فِيمَا بَاتَتْ يَدُهُ

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ نَحْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُسْلِمَ بْنَ الْأَزْدِيِّ حَدَّثَنَا الرَّهْزِيُّ عَنْ سَيْدِ بْنِ النُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ لَبَّاءَ بْنَ عُزَافَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا اسْتَقِيطَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا (في الزوائد اسناده على شرط مسلم)

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لا پرواہی نہ ہو کہ اُسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حَدَّثَنَا إسماعيل بن نورة قال زناذ بن عبد الله التميمي عن عبد الملك بن أبي سليمان عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ إذا قام أحدكم من النوم فإراد أن يوضأ فلا يدخل يده في الإناء وضوءه حتى يغسلها فإنه لا يدرى أين باتت يده ولا على ما وضعا.

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنا چاہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو نَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ قَالَ ذَعَا عَلِيُّ بْنُ رَافِعٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا نَامْتُ فَلَا يَدْخُلُ يَدِي فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَقَالَ هَكَذَا زَيْدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَح.

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی منگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ✽ سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ معاشرت ہے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ زَيْدٌ بْنُ أَخْبَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَبُو عَامِرٍ الْعَدَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنُوحٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الرَّائِزِيُّ قَالَ قَالَ

۳۹۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

کثیر بن زید عن زینح بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابيه عن ابي سعيد ان النبي ﷺ قال لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۳۹۸. حدثنا الحسن بن علي الحلواني ثنا يونس بن عيسى ثنا ابو نفال عن زباح بن عبد الرحمن بن ابي شفيان الله سمع حذيفة بن سعيد بن زيد تذكر انها سمعت اباها سعيد بن زيد يقول قال رسول الله ﷺ لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۳۹۹. حدثنا ابو حنوب و عبد الرحمن بن البرهمي قالا ثنا ابن ابي فديك ثنا محمد بن موسى بن ابي عبد الله عن يعقوب بن سلمة الليثي عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۴۰۰. حدثنا عبد الرحمن بن البرهمي ثنا بن ابي فديك عن عبد المنهين بن عاص بن سهل ان سعد الشاعدي عن ابيه عن حذيفة بن اليتي عن النبي ﷺ قال لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه ولا صلاة لمن لا يصلي على النبي ولا صلوة لمن لا يحل الانصار.

(قال ابو الحسن بن سلمة حدثنا ابو حاتم ثنا عيسى بن عيسى بن مزاحم القطار ثنا عبد المنهين بن عاص هذا موقوف

خلاصۃ الساری ☆ وضو کی ابتدا میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ احمد اور ابو حمزہ رحمہ اللہ میں سے جو یہ تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ "لا اعلم فی هذه الباب حديثا له اسناد حيد" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایسی ایک حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

۳۲: بَابُ التَّيْمُنِ فِي الْوُضُوءِ

پاب: وضو میں دائیں کا خیال رکھنا

۳۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي السُّغَفَاءِ ح وَخَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِئِ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي السُّغَفَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي إِيْتَعَالِهِ إِذَا تَعَلَّ.

۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہنتے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ النَّصَبِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَاتَّبِعُوا وَاسْتَبِيعُوا قَالَ كَبُرَ الْحَسَنُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو خَالِمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ صَالِحٍ وَابْنُ عُقَيْلٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زُهَيْرٍ هَذَا يَحْمَرُ لَخْوَةً.

۳۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۳: بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ

پاب: ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک

میں پانی ڈالنا

۳۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرَّاجِ وَابْنُ نَجْرٍ ثَنَا خَلَادُ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَمَضَّمُ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ ثَنَا أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زُرَيْكٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

۳۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۳۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْفَكَكِيُّ عَنْ حَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنَا وَضُوءَ فَاتَيْنَاهُ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ

۳۰۵: حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار پانی لے کر آیا تو آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا۔

من کث و واجبہ۔

خلاصۃ السراپ ✽ مضمضۃ لغت میں تحریک الماء فی الفم یعنی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔ استنشاق لغت میں ادخال الماء فی الانف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے منہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مضمضۃ اور استنشاق سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہو جاتے ہیں، بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مضمضۃ اور استنشاق دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مضمضۃ اور استنشاق کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث ہیں جن میں ((من کث و واجبہ)) کے الفاظ ہیں۔ احتیاف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور منہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ منہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحۃً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مضمضۃ کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام خطایا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جہز جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

چاپ: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور
ناک صاف کرنا

۳۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ
وَالْإِسْتِمْشَارِ

۳۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کر لو اور جب استنجا میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدو لو۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا حُذَافَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْفِثْ وَإِذَا اسْتَنْجَمْتَ فَادْبِرْ

۳۰۷: حضرت تقی بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لُقَيْطِ بْنِ حُسْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ اسْبِغِ الْوُضُوءَ وَتَالَعِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَانِعًا

۳۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلَمَانَ

ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: دَوَّخُنَّ بَارِئِي حِرْجًا عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ بِالْعَبَسِ أَوْ ثَلَاثًا

۳۰۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَدَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ جُبَاهِبٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَشْفِرْ وَمَنْ اسْتَحْضَرَ فَلْيَتَوَضَّأْ

خلاصہ: باب ۵۶ یہاں دو الفاظ ہیں: تَشْفِرُ - اسْتَشْفِرُ یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحتا پورے وضو کا طریقہ بیان فرمادیا۔

۳۱۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَابِرٍ عَنْ رِزَاةَ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّجَمِيِّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صُعَيْبَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ؟ فَلَا تَفْلَا تَفْلَا؟ قَالَ نَعَمْ

خلاصہ: باب ۵۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضائے وضو دھوے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی بھی اس وجہ سے اعضاء وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۳۱۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ شُبَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ غُرُوفَةً غُرُوفَةً

۳۱۲. حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجٍ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّخَاكِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَاجِدَةً وَاجِدَةً

۳۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ مُسْلِمٍ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ ابْنِ ثَوَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَهَبٍ عَنْ

۳۱۴. حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ جہوک میں ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۳۱۵. حضرت شقیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سَمِعْتُ بَنِي سَلَمَةَ قَالَ زَائِدٌ عَفْمَانُ وَعَلِيٌّ بَوَصَّانَ ثَلَاثًا
وَيَقُولَانِ هَكَذَا كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بَنِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاجِمٍ قَالَا

أَنَّهُ تَغَيَّرَ ثَلَاثًا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ قَابِطٍ ابْنِ ثَوْبَانَ هَذَا لَخُوفِ

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ الْبَرَاءِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا أَوْزَاعِيٌّ عَنْ الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بَنِي حَسْبَبٍ عَنْ ابْنِ عُصْفَرٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَفَعَ
ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ قَالَا خَالِدُ بْنُ خَبَّانٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي
الشَّهْجَرِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا عَبْسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ
قَاتِبِ أَبِي الْوَزَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ قَالَ زَائِدٌ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ
مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
شُعْبَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْظٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا
وَجَعَلَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ بَنِي عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۳۱۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَثَلَاثًا
قَالَا

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّبَخِيُّ حَدَّثَنَا مَرْغُومٌ
بْنُ عَبْدِ الْغُزَّوَنِ الْفُطَّارُ حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدٍ الْعُمِيُّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ ابْنِ عُصْفَرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ

کو دیکھا کہ وضو میں اعضاء تین بار دھوئے اور دونوں
نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا
ہی تھا۔

ایک اور سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۱۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں
مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھو کر)
وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
منسوب کیا۔

۳۱۵۔ حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء
دھو کر) وضو کیا۔

۳۱۶۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں
باقی اعضاء تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار
کیا۔

۳۱۷۔ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو میں تین بار دھوئے
تھے۔

۳۱۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعضاء وضو میں تین بار دھوئے۔

پہلے: وضو میں اعضاء ایک بار دھو کر
اور تین بار دھو کر

۳۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو ایک ایک بار دھو کر
فرمایا اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

اور دو دوسرے اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ مناسب درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)) تو اس کے لئے جنت کے آخوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

۳۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دھکایا اور ایک ایک بار اعضاء وضو دھو کر فرمایا۔ یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

خلاصۃ الساری امام ابن ماجہؒ نے تین ابواب کا تم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء وضو کی تعداد غسل کو بیان کرنا ہے۔ پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین تین اور دو دو مرتبہ دھونے کا۔ تمام صورتیں بالاطلاق جائز ہیں بشرطیکہ اعضاء کا استیجاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار دھونے کا تھا اس لیے مشیخ مسنون ہے۔ جنت اللہ کی رحمت کی جگہ ہے، جہنم غضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔

۳۱۸: باب: وضو میں میانہ روی اختیار کرنے اور حد سے بڑھنے کی کراہت

۳۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ذلہان ہے لہذا پانی میں دھوؤں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

اللہ ﷻ واحسنه واحذہ فقال هذا وضوء من لا یقبل الله منه صلاۃ الا به ثم نوضا ثلثین ثلثین فقال هذا وضوء القدر من الوضوء ووضوء ثلاثا ثلاثا وقال هذا من الوضوء وهو وضوءی ووضوء خلیل الله ابرہیم ثم قال عند فراجه اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ففتح له ثمانية ابواب الخصة یدخل من یہا شاء۔

۳۲۰: حدثنا حفص بن مسامر ثنا اسماعیل بن قیس بن بشار ثنا عبد الله بن غزافۃ الثیبی عن زید بن الخواری عن معاویۃ بن قرة عن عتبۃ بن غنیم عن أنس بن کعب أن رسول الله ﷺ دعا بسماۃ فتوضا مرة مرة فقال هذا وضوء الوضوء أو قال وضوء من لم یوضا لم یقبل الله له صلاۃ ثم توضا مرتین ثم قال هذا وضوء من توضا أعطاه الله یحکم من الآخر ثم توضا ثلاثا ثلاثا فقال هذا وضوءی ووضوء المؤمنین من قلنی۔

باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراهیۃ التعدی فیہ

۳۱۸: باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراهیۃ التعدی فیہ

۳۲۱: حدثنا محمد بن نشایر ثنا داود ثنا خارجۃ بن مضعب عن یونس عن عتبۃ بن النخعی عن عقیق بن صفرۃ السدوسی عن أنس بن کعب قال قال رسول الله ﷺ ان الوضوء شیطان ابغیٰ له و لہان فانفقوا وضوہم

الجماء. (قال الترمذی لیس اسادہ بالقوی عذ اهل الحبث) رہتا ہے۔

۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا خَالَتِي يَغْلِي عَنْ شُعْبَانَ عَنْ شُؤْسَى بْنِ أَبِي غَالِظَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَالَ أَعْرَاسِي (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَإِذَا ثَلَاثًا قُلْتُ قَالَ هَذَا الْوُضُوءُ لِمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَفْضَلُ إِسَاءَ أَوْ تَعْدَى أَوْ ظَلَمَ

۳۲۲: حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے وہ واداسے روایت کرتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ (إِرْهَبَهُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا شُعْبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُؤْسَى سَمِعْتُ نُبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَثْبُوتَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّأَ مِنْ شِبْهِ وَضُوءِ بِلَلٍّ فَلَمَّتْ كَمَا صَحَّ

۳۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت یونسہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو گھبرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اٹھا جیسے آپ نے کیا (یہی ہی میں نے بھی کیا)۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (الْحَمَصِيُّ لَنَا نَفِثَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ زَاى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَخَلَا بِنَوْصًا فَقَالَ لَا تُشْرَفُ لَا تُشْرَفُ

۳۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسراف نہ کرو اسراف نہ کرو۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَنَا قُتَيْبَةُ لَنَا ابْنُ لَيْثَةَ عَنْ خَمْسٍ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوَرِي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوَرِي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسُغْبَدٍ وَهُوَ بِنَوْصًا فَقَالَ مَا هَذَا الشَّرَفُ فَقَالَ ابْنُ الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ قَالَ بَعْمُ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ حَارٍ

۳۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگرچہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگرچہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

(فی الزوائد اسادہ ضعیف)

خلاصۃ الباب ✽ تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِغَاغِ الْوُضُوءِ

پاب: خوب اچھی طرح وضو کرنا

۴۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرمادیں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

۴۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے والے اعمال خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

۴۲۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدُوٍّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالَمٍ أَنَّ وَهْبَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَسَى عَنْ أَبِي عَسَى قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاسْتِغَاغِ الْوُضُوءِ ۴۲۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ مُخَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخُسْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ لَا أَذْهَبُ عَلَى مَا يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَتَزِيدُهُ فِي الْخَسَابَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْتِغَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَاةِ وَ تَخَفُةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْإِنْتَظَارُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۴۲۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ كَاتِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَزَقَ عَسَى الْوَلَدَ مِنْ زَوْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَسَفَرَاتِ الْخَطَايَا اسْتِغَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَاةِ وَ اغْتِنَالُ الْإِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْإِنْتَظَارُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

خلاصہ: پاب: استغاث: کسی چیز کے اتمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو تمام قرآن و سنن و مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔ استغاث کے تین درجے ہیں۔

- (۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔
 - (۲) اگر تکمیل غسل اعضا مراد ہے تو یہ سنت ہے۔
 - (۳) اگر اطالہ الغزۃ و التحجیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

پاب: ڈاڑھی میں خلال کرنا

۴۲۹: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ (اور دوران وضو داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔)

۳۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں داڑھی کا خلال کیا۔

۳۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی میں خلال کرتے اور اپنی انگلیاں دو بار کھولتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کرتے)۔

۳۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو کچھ ملتے پھر داڑھی کے نیچے سے انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرتے۔

۳۳۳: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران وضو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔ (جو کہ مستحب ہے)۔

خلاصۃ الباب ✽ داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیث باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

پانچویں سرکامش

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّاسِ

۳۳۴: حضرت عمرو بن لُحی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید جو عمر بن لُحی کے دادا ہیں

عند الکرم ابن اُمیۃ عن حسان بن بلال عن عثمان بن باسرح و حدثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن سعید بن ابی عمرو عن قتادة عن حسان بن بلال عن عثمان بن باسرح قال رأيت رسول الله ﷺ يغسل لحيته.

۳۳۰: حدثنا محمد بن ابی خالد القزويني قال عند الزواق عن بشر البليل عن غابر بن شقيق الاسدي عن ابی والي عن عثمان ان رسول الله ﷺ نوحاً فحلل لحيته.

۳۳۱: حدثنا محمد بن عبد الله بن حنبل عن هشام بن زید بن انس بن مالك ثنا يحيى بن كثير ابو النصر صاحب البصري عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ اذا نوحاً حلل لحيته و فرج اصابعه موكب.

۳۳۲: حدثنا هشام بن عثمان قال عند المحجد بن حبيب قال الأوزاعي ثنا عند الواجد بن قيس حدثني تابع عن ابی عمر قال كان رسول الله ﷺ اذا نوحاً عرك غارضيه نقص العرك ثم شبك لحيته باصابعه من نخيلها.

۳۳۳: حدثنا إسماعيل بن عبد الله الرهفي حدثنا محمد بن زبينة الكلابي قال واصل ابن الشاب الرقاشي عن انس شوزة عن ابی أيوب الأنصاري قال رأيت رسول الله ﷺ نوحاً فحلل لحيته.

۳۳۴: حدثنا الربيع بن سليمان و حزملة بن يحيى قال أخبرنا محمد بن ابراهيم الشافعي قال انانا مالك بن

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کہیں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس واپس لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۳۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۳۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۳۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۳۳۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

چاپ: کانوں کا مسح کرنا

۳۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

النَّبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جُلُوسٌ: بَنِي بَعْضِي هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَرَّغَ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: بَهْمَا وَادْنَى نَدَا بِمُقْلَمٍ وَأَبِيهِ ثُمَّ دَفَعَتْ بَهْمَا إِلَى قَفَاةِ ثُمَّ دَفَعَهَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي نَدَا بِهِ ثُمَّ عَسَلَ يَدَيْهِ.

۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَعَاءِ عَنْ خُصَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُفَّانٍ قَالَ قَالَ زَائِدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۳۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بَعْضُ بْنُ زَائِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْمُوعِ قَالَ زَائِدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَمْرٍاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَرَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأَذُنَيْنِ

۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ نَسَائٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَذُنَيْهِ فَاغْلَمَهُمَا بِالسَّبَابِغَيْنِ وَ خَالَفَ إِبْرَاهِيمَ إِلَى طَاهِرٍ أَدْنَاهُ فَمَسَحَ طَاهِرُ هُمَا وَ طَاهِرُهُمَا.

۴۴۰: حضرت رافع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۴۱: رافع نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اور اندر۔

۴۴۲: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

پاب: کان سر میں داخل ہیں

۴۴۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔

۴۴۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سر کا مسح کرتے تھے۔

۴۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی اسکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے تو کیا ہوا تھ کافی ہے)۔

پاب: انگلیوں میں خلل کرنا

۴۴۶: حضرت مسور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفِيفِ بْنِ الرَّبِيعِ بَسَمْتُ مَعُودَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَتْ نَوَضُّ الشَّيْءَ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي خُجْرَتِي أُذُنِهِ

۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفِيفِ بْنِ الرَّبِيعِ بَسَمْتُ مَعُودَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَتْ نَوَضُّ الشَّيْءَ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي خُجْرَتِي أُذُنِهِ

۴۴۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: وَلَدْتُ لَنَا حُرَيْرَةً بِنْتُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ الْبُقْعَاءِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَضُّ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ طَاهِرَتُهُمَا وَنَاطِلَتُهُمَا

۵۳: بَابُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: بَعَثَ بَنُو زَكْرِيَّا بَنِي زَيْنَبَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَدَاثِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا وَخَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بَشَانَ بْنِ وَبَيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْظٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ وَكَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَكَانَ يَمْسَحُ الْفَتَقَيْنِ

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْخَصَنِئِ قَالَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَنُو خَلَّازَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۵۴: بَابُ تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ قَالَا: مُحَمَّدُ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی انگلیوں میں چھکایا سے خلال کیا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ناز کے لئے اٹھو تو خوب اچھی طرح وضو کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی پہنچاؤ۔

۴۳۸: حضرت قتیبہ بن مبرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۴۳۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگلیوں کو ہلا لیتے۔ (انگوٹھی کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی اس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء کرامؒ نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہاتھیں ہاتھ کی خنصر سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خنصر سے شروع کرے کہ احتیاط قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور بائیں پاؤں کی خنصر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تو اس میں تحریک، تصفیق اور تطہیق تینوں طریقے مقول اور جائز ہیں۔

۵۵: بَابُ غَسْلِ الْأَرْقَبِ

چاب: اڑیاں دھونا

۴۵۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی اڑیاں چمک رہی ہیں (یعنی شگ رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

بُنْ حَمْرٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَالتَّعَاظُرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَلَّبِيِّ عَنِ الشُّنُورِيِّ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ نَوْحًا فَخَلَّلَ أَصَابِعَ وَخَلَّتْهُ بَخْصَرَةٌ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سُلَيْمَةَ قَالَا خَلَّاهُ بْنُ بَخِي الْمُخَلَّبِيُّ قَالَا قَسَيْتَ قَالَا ابْنُ لَهَيْعَةَ فَدَحَرَ نَحْوَهُ .

۴۳۷: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا سَعَدُ بْنُ عَبْدِ السُّعَيْدِ بْنِ حَقْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُفَّةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى الثَّوْمَانَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْمَعْ الْوُضُوءَ وَاجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَخَلِّيكَ .

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بَخِي بْنُ سَلِيمٍ الطَّالِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ غَاصِمِ بْنِ لَفْبَطٍ نَسِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْمِعِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ .

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّافِعِيُّ قَالَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نَوْحًا حَوَّكَ خَلَّتْهُ .

۴۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَبَعَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ سَافٍ عَنْ أَبِي بَخْسِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ زَايَ

معلوم ہو رہا ہے) تو فرمایا: ہلاکت ہوان ایڑیوں کے لئے
دوزخ کی خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۳۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وضو
میں شنگ رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے
دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
(اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو
کرتے دیکھا تو فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اس
لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے
لئے۔ (جو ایڑیاں وضو کے درمیان ہے احتیاطی یا
لا پرواہی کی وجہ سے شنگ رہ جائیں)۔

۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے
لئے چاہی ہے دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ
کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔

۳۵۵: حضرت خالد بن ولیدؓ بن ابی سفیانؓ شرمیل
بن حنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب
(صحابہ کرامؓ) نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: وضو پوری طرح کرو ہلاکت ہے ان ایڑیوں
(یعنی ایڑیوں کے اوپر کے پٹے عرقوب) کے لئے
دوزخ کی آگ سے۔

وَسُئِلَ اللَّهُ ﷻ كَيْفَ يَسْئَرُونَ وَ اَعْقَابُهُمْ تَلَوُّخٌ فَجَاءَ
وَقِيلَ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْعَوْا الْوُضُوْءَ.

۳۵۱: قَالَ الْمُسْلِمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ عَنْهُ الْقَوْمُ مِنْ
عَلِيٍّ لَنَا عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ خُزَيْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَانَ
أَنَّهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقِيلَ لِلْاَعْقَابِ
مِنَ النَّارِ.

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ زَبَاءٍ
الْمُسَكِّيُّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ
لَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ
رَأَيْتُ عَائِشَةَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ وَهِيَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اَسْعِ
الْوُضُوْءَ لِمَنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ وَقِيلَ
لِلْعَرَائِبِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الْفَوَّارِ
لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخَنَّاوِ لَنَا شَيْبَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقِيلَ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ الْأَخْوَصُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ وَقِيلَ لِلْعَرَائِبِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۵: حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ غِفْصَانَ وَ غِفْصَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
الْبَنْشَقِيُّانِ قَالَا قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَبِيبَةُ بْنُ الْأَخْبَعِ عَنْ
أَبِي سَلَامٍ الْأَشْجَدِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْجَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْأَشْجَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ تَرْدَدَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ وَ
شُرَحْبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ وَ عَفْرَوْنَ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷻ قَالَ أَتِمُّوا الْوُضُوْءَ وَقِيلَ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

خلاصہ: **الحساب** ☆ ایڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عرقوب کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقب
آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ شنگ ہونے کی وجہ سے چلتی ہے اس لیے حضورؐ نے فرمایا: ((وَقِيلَ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

پاؤں دھونا

۳۵۶: حضرت ابو جہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں منٹوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا نَوَضًا فَلَمَّا قَدْ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْكَعْبَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَرِيَكُمْ مَهْجُورَ نِيَّتِكُمْ ﷺ

۳۵۷: حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ خَرَجْتُ بِنِ غُضَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَسْرُوفًا عَنِ الْمَقْدَامِ نِي مَعْدِ كَرِبَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَضًا فَلَمَّا قَدْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۳۵۸: حضرت ربیعؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ زَوْجِ بْنِ الْمِقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْنِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ بَعْنِي خَدِيقَتِهَا الْأَيْبَى ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَضًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ لِقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبْذَوْا إِلَّا الْقَسْلَ وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

خلاصہ کتاب : اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز بے شمار احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر وعید ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح تب جائز ہے جب موزے پہنے ہوں۔ (مترجم)

پاؤں: وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ

موافق کرنا

اللہ تعالیٰ

۳۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں و ریمانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ خُصَامِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خُضْرَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ بَزْرَةَ ابْنِ الْمُنْجَبِ اللَّهُ سَمِعَ غُضَّانَ بْنَ عَفَّانٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ حَسَنًا أَمَرَهُ اللَّهُ بِالْفَلَاةِ الْمَكْنُونَاتِ كَقَدَرَاتِ لَمَانِيَتِهِ.

٣٦٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ خَالَاهُ قَالَ
إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ
حِلْدَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ وَفَاعَةَ بْنِ زَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ كَانَ خَالِسًا
عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَهَذَا إِلَهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَوةٌ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَبِّحَ
الْمَوْصُوءَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِغَيْلٍ وَغَيْهٍ وَبَذَنَ إِلَى
الْمَرْفُوفِينَ وَبَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرَجَلَيْهِ إِلَى الْكَفَّيْنِ

٥٨: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ

بَعْدَ الْوُضُوءِ

٣٦١ | حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مُسْوَرُّ بْنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ شُعْبَانَ الْقُفَيْيِّ زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَوْحًا قُمْ اخِذْ حَقًّا مِنْ شَاءَ فَتَضَمُّ بِهِ فِرْجَهُ.

٣٦٤ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُزْجَانِيُّ قَالَ خَرَّجَنَا عَنْهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الْوُهَيْرِيِّ عَنْ غُرُوفَةَ
قَالَتْ حَدَّثَنَا أَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ حَارِثَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلِمْتُ أَنَّ حَسْرَةَ الْوُضُوءِ وَامْرَأَتُ أَنْ تَصْبَحَ
تُخَشِعُ نَفْسَهَا لِمَا يُخْرِجُهَا مِنَ الْبَيْتِ بِغَدِ الْوُضُوءِ.

قال الحسن بن سلمة ثنا أبو حاتم ح وقا عبد الله بن يوسف النخعي ثنا ابن لهيعة فلا ذكر نحوه.

٣٦٣- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُلَيْمَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ قُتَيْبَةَ
بِنْتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أُمِّهِ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ فَانْتَبَهَ.

٣٦٣ خَذَلْنَا مُحْسِنِينَ بِخِيَاةِ عَاصِمٍ نُنْ عَلِيًّا قَالِ
قِيَسَ عَنِ امْنِ اِبْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالِ
نُوْحًا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَصَحَّ فَرَحُهُ

۳۶۰: حضرت رفاہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کرے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو ٹہنیوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں خنٹوں سمیت دھوئے۔

چاپ : وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی

(میر) یانی چھڑکنا

۳۶۱۔ حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو بھر پانی لے کر ستر کے
مقابل چڑھا۔

۴۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینے والوں پریشاب کے قطرہوں کی وجہ سے۔

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی چمڑے کو۔

۳۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابل پانی حیز کا۔

خلاصۃ الباب ۵۶ وضو کے بعد شرمگاہ کے ارد گرد پانی کے چھینٹے مارنا ایک تو اس سے وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطرات بول اس شخص سے پانی کی وجہ سے رُک جاتے ہیں یہ جتنی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارت باطنی ہے لیکن عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے جس سے طہارت ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دوائے عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارت باطنی کا استحصال پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے پئے ہوئے پانی کو پینا دوسرے نصحیح الفرج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دوسی چیزیں ہیں (۱) منہ (۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زہل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا شروع کیا گیا ہے اور شہوت فرج کے انداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نصحیح علی الاذار کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیان فضیلت کے لیے ہے جو جب کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سنداً ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث ۴۶۳ حسن بن علی الوہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعدد طریق کی بناء پر مجموعہ نقل کیا گیا ہے۔

۵۹: بَابُ الْمَسْتَبْدِلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

الغسل

۵۹: بَابُ الْوُضُوءِ غُسْلُ الْيَدَيْنِ بَعْدَ التَّوَلُّو

کا استعمال

۳۶۵: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کے ہوئے جس پر آپؐ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۳۶۶: حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپؐ کیلئے پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو درس میں رنگی ہوئی تھی (درس زور رنگ کی گھاس ہے) میں نے اسے اوڑھ لیا تو آپؐ کے پیٹ کے ٹکڑوں پر درس کے نشان میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

۳۶۷: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جتا بت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپؐ

۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْمَلِيكَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ بَرْدَةَ نَسِ ابْنِ خَبِيبٍ عَنْ سَجْدَةَ بْنِ أَبِي هَبْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى عَفِيفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ لَهَا سَخَانِ عَامَ الْفَتْحِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ غُسْلُهُ فَنَسَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَتْ لُؤْلُؤَةً فَالْتَحَفَتْ بِهِ

۳۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ قَالَا ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَا إِنَّهُ السُّبْحَةُ فَوَضَعَا لَهُ مَاءً فَاغْتَسَلَ ثُمَّ اتَّيَنَاهُ بِمَلْحَمَةٍ وَ زَيْبَةٍ فَاسْتَسَمَلَ بَيْنَا فَكَاتَبَنِي أَنْظَرُ إِلَى آثَرِ الْوَرْدِ عَلَى عُنُقِهِ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكُنْتُ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ كُرَيْبٍ نَسِ ابْنِ عَنَابٍ عَنْ حَالِثَةَ مَيْمُونَةَ قَالَتْ الْبَيْتُ رَسُولُ

اللہ ﷻ یُؤْتِی جَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ مِّنَ الْحَبَابَةِ لَزَّةً وَ جَعَلَ
بِغُلْظِ النَّارِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے)
پانی چھاڑنے لگے۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا النَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَظْهَرِ قَالَ قَا
مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ قَا بَزْزَدُ بْنُ الشَّيْطَانِ قَا الْوَصِيْتُ بْنُ عَطَاءٍ
عَنْ مَخْلُوطٍ بَنْ عَلَفْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
نَوَاضًا وَقَلْبٌ جَنَّةٌ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَخَفَہُ

۳۶۸۔ حضرت سلمان قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اون کا
جبہ چھپا ہوا تھا اُٹ کر اسی سے (اپنا چہرہ مبارک)
چھو پچھو لیا۔

خلاصۃ السراپ ☆ وضو کے بعد تویہ کا استعمال بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مباح ہے۔
احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن تعدد طریق کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ حضرت میمونؓ کی بخاری
والی حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ بیانِ اولیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا واپس فرما دیا تھا۔

۶۰۔ بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

پااب: وضو کے بعد کی دعا

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ
زَيْدُ بْنُ الْخُبَيْبِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَيْحٍ قَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ قَا
قَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخُضْعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۶۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو خوب عمدگی سے وضو کرے پھر تین بار یہ کلمات
کہے:

قَالَ مَنْ نَوَاضًا فَاحْسَنُ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنَّ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّه لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ فَفُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ مِنْ أَيْ شَاءَ دَخَلَ

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّه لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں

دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس (دروازے) سے
چاہے داخل ہو۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلَفْنَةُ بْنُ عَمْرِو الدَّارِمِيُّ قَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَحْلِيُّ عَنْ
عَلَفْنَةَ بْنِ عَامِرٍ الْخُضْعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ نَوَاضًا فَلْيَحْسَنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ
يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَلَفُ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا
شَاءَ۔

۳۷۰۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی
طرح (آداب و مستحبات تک کا خیال رکھ کر) وضو کرے
پھر یہ کلمات کہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اس کے لئے جنت کے آٹھوں
دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل
ہو جائے۔

خلاصۃ السراپ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کلمہ بھادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ

چاپ: چیتل کے برتن میں وضو کرنا

۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَخْبَدْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْغُزَيْرِ بْنِ الْفَاحِشِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَخْعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ الشَّيْبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَنَا لَهُ مَاءٌ مِنْ نَوْدٍ مِنْ صُفْرِ قَتَوَضَا بِهِ.

۳۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ لِي كَتَابَ قَالَا عَنِ الْغُزَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَازِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ أَنْ أُجْلِيَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهِ.

۳۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَجَعْتُ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ أَنْ أُجْلِيَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهِ.

۳۷۴: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک چیتل کی لگن (عشت) تھی جس میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ مارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی چیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن چیتل کا ہو)۔

۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْمِ

چاپ: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

۳۷۶: حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو جاتے تھے کہ خراٹے لیٹے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ حضرت عائشہ کہتے ہیں کہ حضرت وحید نے فرمایا: حضرت عائشہ کی مراد یہ تھی کہ آپ ﷺ سوجھو میں سو جاتے (اور سوجھو سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو نہ کرتے)

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَجَعْتُ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ أَنْ أُجْلِيَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهِ.

۳۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ بَخِيَ نُونٌ وَكَثُرَ بَايُنُ
 ابْنِ زَيْدٍ عَنْ خُشَلٍ عَنْ فَضْلٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَامَ حَتَّى قَطَعَ لَمْ يَلَمْ فَضْلِي۔
 ۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي
 زَيْدٍ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ بَخِي بْنِ عَثَابٍ ابْنِ
 هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 كَانَ نَوْمُهُ ذَالِكَ وَهُوَ حَالِسٌ بَيْنِي النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۷۵: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتی کہ خراٹے لگے پھر اٹھے
 اور نماز پڑھی۔
 ۳۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سونا (جس
 کے بعد وضو کے بغیر نماز پڑھ لیجئے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا
 تھا۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْجَنَظِيُّ قَا بَعِيَّةُ عَنْ
 الْوَضِيِّ بْنِ غَطَّافٍ عَنْ مَخْصُوطٍ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ غَالِبٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ وَكَأَنَّ الشَّيْءَ قَسَمَ نَامَ فَلْيَنَوُضًا۔
 ۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَا شَيْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ عَاصِمِ بْنِ ذَرٍّ عَنْ صفْوَانَ بْنِ عَثَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتُرْنَا أَنْ لَا تَلْوِغَ جَفَلْنَا فَلَا
 لَذَائِمَ

۳۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: آنکھ بند مں ہے دہر کا۔ جو سو جائے تو وضو
 کرے۔
 ۳۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے
 رکھی تھی کہ میں دن تک سوڑے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو
 اتار دیں لیکن پیشاب یا خا نادرئید سے نہ اتاریں۔

خلاصۃ السالک ☆ نیند کے ناقض وضو ہونے اور نہ ہونے کے مختصر اتم اقوال ہیں

(۱) نیند مطلق ناقض وضو نہیں۔

(۲) مطلق ناقض ہے۔

(۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

۶۳: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْوِ۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمٍ قَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ جِشَامِ بْنِ عُرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ
 الْحَكَمِ عَنْ بُشَيْرَةَ بِنْتِ صفْوَانَ فَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔
 ۳۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيُّ قَا مَعْنُ بْنُ
 عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَا

۳۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم
 میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو
 کرے۔
 ۳۸۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ خَبَرَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَفْصَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَابٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَنْصُورٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
الذَّهَلِيُّ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ لَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ

لَنَا الْغَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَجْشُورٍ عَنْ عَنَسَةَ بْنِ أَبِي سَلَفَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

۳۸۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَحِيدٍ قَالَ عَدَدُ السَّلَامِ بْنُ خُرَيْبٍ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ
أَبِي ثَوْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

۶۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَجَّعَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَالِيٍّ الْخَلَعِيَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ الذَّنْبَ فَلْيَتَوَضَّأْ

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ
بِإِسْنَادِ الْحَمَضِيِّ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ الذَّنْبَ فَلْيَتَوَضَّأْ
تَلَاوُذُ السَّابِغِ ✽ وراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد کا دامن تھامنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت اسمٰعیلؒ کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت سارے صحابہ کرامؓ کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن ان کے مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

احناف کی طرف حضرت طلق بن علیؒ کی حدیث کی مؤید حضرت ابوامامہؓ حضرت عائشہؓ حضرت عاصم بن مالکؓ اور حضرت جریرؓ کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجوہ کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ نے حضرت طلق بن علیؒ کی روایت کو ترجیح دی۔

۶۵: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا

غَيَّرَتِ النَّارُ

چاپ: جو آگ میں پکا ہوا اس سے وضو واجب

ہونے کا بیان

۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُا بِمَا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنْتُمْ شَأْنُ الْحَبِشِمْ فَقَالَ لَهُ بَنَانُ ابْنِي إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھاؤ وضو کر لیا کرو تو ابن عباس نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو لوث جاتا ہے حالانکہ ہمیں ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہ نے ان سے کہا: سمجھتے ہیں کہ تم رسول اللہ کی بات سنو تو اس کے مقابلہ میں ہاتھیں مت بٹایا کرو۔

۳۸۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ بَحْسَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُؤُسُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُا بِمَا مَسَّبَ النَّارُ.

۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا جِسْمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا حَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا ابْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَنْسُجُ بَدَنَّهُ عَلَى أَفْئِدَةٍ يَبْقَوْنَ ضَمْنَا أَنْ لَمْ يَأْخُضْ مِجْعَتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْقَوْنَ تَوَضَّؤُا بِمَا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے ہوا نہیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کر لیا کرو۔

خلاصہ الباب: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لوث جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو مسابب النار سے وضو پہ دلالت کرتی ہیں منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

۶۶: بَابُ الرُّخْصَةِ

فِي ذَالِكِ

چاپ: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو

نہ کرنے کا جواز

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرَنْ عَنْ ابْنِ حَبِشَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بَسْمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ عَجْزَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلْتُ الشُّبِّيَّ ﷺ كَصَفَا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمَسْحٍ كَانَ نَخْعَةً ثُمَّ قَامَ إِلَى الْوُضُوءِ فَضَلَّى.

۳۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کچھ آپ کے پیچھے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۹۰: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو حفص بن عمرو بن امیہؒ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کئے بغیر ہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے متعلق اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

۳۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شانہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے کے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۳۹۲: حضرت سیدہ بن نومان انصاری رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر کو لگے۔ مقام صہبہ پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستو کھایا پانی پیا پھر آپ نے گلی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرما کر گلی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

خلاصہ کتاب: محض بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ غشاء رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی یک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالاضہاء: خیر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ

عن محمد بن المنکبدر و عمرو بن دينار و عبد الله بن محمد بن عوف عن خابر ابن عبد الله قال اكل النبي ﷺ و ابو بكر و عمر خبزاً او لحمًا و لم يتوضوا

۳۹۰: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم البمشقي ثنا الزبيد بن مسلم ثنا الازداعي ثنا الزهرري قال حضرت غشاء الزبيد او عبد الملک قلنا حضرت الصلوة فمست لاوضاً فقال جعفر بن عمرو بن أمية انه شهد علي ابنه انه شهد علي رسول الله ﷺ انه اكل طعماناً بما غيرت النار ثم صلى و لم يتوضاً

و قال علي بن عبد الله بن عباس و انما انشده علي ابن مبطل ذالک

۳۹۱: حدثنا محمد بن الصباح ثنا خاتم بن اسماعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي بن الحسين عن زبنيب بنت ام سلمة عن ام سلمة قالت اتى رسول الله ﷺ بكتف شاة فاكل منه و صلى و لم يمس ماء

۳۹۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا علي بن مشهور عن يحيى بن سعيد بن بشر بن بساد ان شونذ بن النعمان الانصاري اتيهم عزروا مع رسول الله ﷺ الى غدير حتى اذا كانوا بالاضهاء صلى الغضر ثم دعا باطعمة فلم يؤت الا بسوي فاكلوا و شربوا ثم دعا بماء فمضمض فاه ثم قام ف صلى بنا المغرب

۳۹۳: حدثنا محمد بن عبد الملک بن الشواب ثنا عبد العزيز بن المنذر ثنا سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ اكل كيف شاة فمضمض و غسل يديه و صلى

خلاصہ کتاب: محض بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ غشاء رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی یک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالاضہاء: خیر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ

ہیں پہلی کر رہا حدیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

پاپ: اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۳۹۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کر لیا کرو۔

۳۹۵: حضرت ثور بن شمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۳۹۶: حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۳۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ لُحُومِ الْاِبِلِ

۳۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْفَرَسِ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعَا الْأَعْمَشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْأَزْدِيِّ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْوُضُوءِ مِنَ لُحُومِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا.

۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ قَالَ زَاوِدًا وَ اسْرَابِيلَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمَرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَوَضَّؤُوا مِنَ لُحُومِ الْاِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤُوا مِنْ لُحُومِ الْبَقَرِ.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُ رَجَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلَسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوُضُوءَ عَنْ خُجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ (وَ كَانَ لَفَةً وَ كَانَ الْحَكَمُ بِأَعْدُ عَنْهُ) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ ﷺ لَا تَوَضَّؤُوا مِنَ الْبَقَرِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤُوا مِنَ الْاِبِلِ.

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ بَزْدٌ عَنْ عَبْدِ رَافِعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ بَزْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ الْقُرَاطِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّاسِبِ قَالَ سَمِعْتُ مُخَارِبَ بْنَ دَهَّابٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤُوا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤُوا مِنَ الْبَقَرِ الْاِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤُوا مِنَ الْبَقَرِ الْغَنَمِ وَ صَلُّوا فِي مَزَاجِ الْغَنَمِ وَ لَا تَصَلُّوا فِي مَزَاجِ الْاِبِلِ.

خلاصہ الباب: امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جبہور ائمہ اور کبار صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ ناقص وضو نہیں۔ یا غیرت النار سے وضو کے فائدے یہ ہیں (۱) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدا کش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے بچنے کی تو اس میں لامحالہ

کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تاکہ مشابہت نہ رہے۔ (۲) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو اغتاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقع پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تاکہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت النادر سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

۶۸: بَابُ الْمُتَمَضُّعَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ : چائے : دوودہ کی کرکلی کرنا

۳۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَافِعٍ التَّمَنَقِيُّ قَالَا: **الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَضْمَضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ وَشْمًا** ۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَنْغَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ جَحْشٍ إِذَا شَرَبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمَضُوا فَإِنَّ لَهُ وَشْمًا۔

۳۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوودہ کی کرکلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دوودہ) میں پیکناہٹ ہوتی ہے۔

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَنْغَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ جَحْشٍ إِذَا شَرَبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمَضُوا فَإِنَّ لَهُ وَشْمًا۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَصْعَبٍ قَالَا: عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَضْمَضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ وَشْمًا۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ابْنِ رَافِعٍ الشَّوَقِيُّ قَالَا: الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: زَنْغَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَ شَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِنَاءً فَمَضْمَضَ فَادَّ وَ قَالَ إِنَّ لَهُ وَشْمًا۔

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: وَجَعَتْ قَالَا: الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَعْضُ بَنَاتِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَلَتَّ مَا هِيَ إِلَّا أَتَتْ لَفَضَحَتْ۔

۵۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: مُحَمَّدُ بْنُ لُصْلُبٍ

چائے : بوسر کی وجہ سے وضو کرنا

۵۰۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک المیہ کا بوسر لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مسکرا دیں۔

۵۰۳: حضرت زبیب سمیع روایت کرتی ہیں حضرت

عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن زبیب الشہیمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے لیے اور پھر دوبارہ وضو کر کے بغیر ہی نماز پڑھ لیے اور یہاں تک کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

خلاصۃ الارباب ✽ امام شافعی کے نزدیک عورت کو چھو، مطلق ناقض وضو ہے۔ امام مالک کے نزدیک مس ہوا چھو ناقض ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف صحابہ میں حضرت علی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور تابعین میں عطاء اور خازن کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ احناف فرماتے ہیں کہ مس اوس قرآن پاک میں جماع پر بولا گیا ہے۔ لہذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھو ناقض وضو نہیں۔

۷۰: باب منی ٹنگنے کی وجہ سے وضو

۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منی ٹنگنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش آئے تو شرم گاہ کو دھو لے اور وضو کر لے۔

۵۰۶: حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری منی کثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں بہت نہایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں تمہارے لئے وضو کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کے چلو سے دھو لے۔

۵۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ

۷۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَنِيِّ

۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَنِيِّ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غَمَرٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّصْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ نَسَائٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ سَلَةَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّحْلِ يَذْنُوْنَ مِنْ أَمْرِهِ فَلَا يَنْزِلُ؟ قَالَ لَا وَجَدَ أَخَذَ كُنْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرَجَهُ بَعْثِي لِيُغَسِّلَهُ وَنَبُوْهُ

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَغَدَاةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثَيْدٍ شَيْبَانِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَنِيِّ فَقَالَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ الْإِعْشَالُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ فَلَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتِمْ بِمَا يُجِيبُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا يَجْزِيكَ خُفٌّ مِنْ مَاءٍ تَلْبِصُ بِهِ مِنْ قُرْبِكَ حَتَّى تَرَى أَنَّ أَضْبَ

۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ باہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے مذی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھویا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی ہاں چھایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

چاپ: سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سو گئے۔
دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّجَافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَنَا سَلَمَةَ بْنَ مُخْتَلِبٍ أَنَا بَكَيْرٌ عَنْ مُخْرِبٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُخْرِبًا فَقَالَ لِي عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ خَرَّجُوا نَحْوَهُ

☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

چاپ: ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں

ایک وضو سے پڑھنا

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حضرت فضل بن یحضر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

مَسْخُورٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ خَبِيبٍ عَنْ أَبِي خَبِيبٍ بْنِ بَغْلَى بْنِ مُسْبِيٍّ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ فِي هَذَا خَبِيبًا فَقَالَ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ مُخْرِبٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَغَسَّاهُ ثُمَّ نَامَ.

۷: بَابُ وَضُوءِ النَّوْمِ

۵۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا وَجَّعَ سَمْعُ شُعْبَانَ يَقُولُ لِزَيْنَبَ بِنْتِ قُدَامَةَ يَا أَبَا الصَّلْبِ هَلْ سَمِعْتَ فِي هَذَا خَبِيبًا فَقَالَ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ مُخْرِبٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَغَسَّاهُ ثُمَّ نَامَ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّجَافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَنَا سَلَمَةَ بْنَ مُخْتَلِبٍ أَنَا بَكَيْرٌ عَنْ مُخْرِبٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُخْرِبًا فَقَالَ لِي عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ خَرَّجُوا نَحْوَهُ

☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

۷: بَابُ الْوُضُوءِ لِلْحُكْمِ صَلَوةٍ وَالصَّلَوةِ

كُلِّهَا بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّجَافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَنَا سَلَمَةَ بْنَ مُخْتَلِبٍ أَنَا بَكَيْرٌ عَنْ مُخْرِبٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُخْرِبًا فَقَالَ لِي عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَغَسَّاهُ ثُمَّ نَامَ.

۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّجَافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَنَا سَلَمَةَ بْنَ مُخْتَلِبٍ أَنَا بَكَيْرٌ عَنْ مُخْرِبٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُخْرِبًا فَقَالَ لِي عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَغَسَّاهُ ثُمَّ نَامَ.

۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّجَافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي سَعْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَنَا سَلَمَةَ بْنَ مُخْتَلِبٍ أَنَا بَكَيْرٌ عَنْ مُخْرِبٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُخْرِبًا فَقَالَ لِي عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَغَسَّاهُ ثُمَّ نَامَ.

اللہ تعالیٰ عنہ یصلی الصلوات بوضوء واجب فقلت ما هذا فقال زئول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع هذا فانما اضع خلفا صنع زئول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرماتے گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

خلاصۃ الباب پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا صرف بعض صحابہ سے منقول ہے۔ اذا قسمتم الی الصلوۃ سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلوۃ کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

۷۳: بَابُ الْوُضُوءِ عَلَى الطَّهَارَةِ

باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۵۱۲ حضرت ابو عطفہؓ ہڈی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ اٹھے وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آ گئے عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر مجلس قائم ہو گئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتائیے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرماتے گئے کیا تم میرے اس عمل کی طرف متوجہ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرماتے گئے فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کر لوں جب تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکیوں کی رغبت ہے۔

باب: بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں

۵۱۳ حضرت عباد بن قہم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ نماز میں گڑبوس محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَرِّي قَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَطْفَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتْلُو مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا خَضِرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَ صَلَّى ثُمَّ غَاذَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضِرَتِ الْغُضُوفُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَ صَلَّى ثُمَّ غَاذَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَضِرَتِ الْمُغْرِبُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَ صَلَّى ثُمَّ غَاذَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَفَرَبَضَةً أَمْ سُنَّةَ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ أَوْ قَطْعَتِ الْيَدِ وَالْإِلَى هَذَا بَيْنِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا لَوْ تَوَضَّأْتَ بِضَلَاةٍ الصُّبْحِ لَضَلَّكَ بِهِ الصَّلَاةُ كُلُّهَا مَا لَمْ تُحْدِثْ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى كُلِّ طَهَرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّمَا زَعَمْتُ فِي الْحَسَنَاتِ.

۷۴: بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَتَانَا شَيْعَانُ بْنُ غُبَيْثَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَ عُبَادُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْهِ قَالَ سُكِنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلُ يَحْدِثُ

کچھ خیال نہ کرے یہاں تک کہ محسوس کرے بد ہو یا آواز سے (یعنی جب وضو نہ کرے یا یقین ہو جائے)

۵۱۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اشتباہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "والہیں نہ لوئے یہاں تک کہ آواز سے یا محسوس کرے۔"

۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وضو واجب نہیں مگر آواز سے یا ہو۔" (یعنی ان دونوں چیزوں سے حدت محسوس کرے محض وہم پہ متروک نہ ہو)۔

۵۱۶: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنا کپڑا سوگھ رہے ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر ہوے یا آواز سننے سے۔

خلاصۃ السباب ✽ شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضو نہ کرے یا یقین حاصل نہ ہو اور یقین کے حاصل ہونے کے ظاہری دوا سباب ہیں (۱) آواز سنا (۲) بو معلوم ہونا۔

امام خطابی فرماتے ہیں کہ آواز کا سنا اور بو محسوس کرنا مراد یقین ہے کیونکہ بہرہ آوی تو آواز نہیں سنتا اور جس کی قوت شامہ (سوگھنے کی حس) ختم ہو چکی ہو۔ مطلق ریح کا ٹھکانا آواز سے یا بغیر آواز سے ناقض الوضوء ہے۔ ان احادیث میں اَلَا مِنْ ضَرْبٍ اَوْ دَنْجٍ ہے۔ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔

چاپ: پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی
۵۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کسی نے آپ سے پوچھا کہ پانی کسے میدان میں ہو اور چوپائے اور درمے پانی پر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو ٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک

الشَّيْءُ مِنَ الضَّلَاحِ لَقَالَ لَا حَتَّى يَجِدَ وَنَحَا اَوْ يَسْمَعُ صَوْتًا

۵۱۳. حَدَّثَنَا اَبُو خُرَيْبٍ قَالَ السَّخَابِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ التَّوَّهْمِيِّ اَنَّ سَاعِدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الشَّكِّ فِي الضَّلَاحِ لَقَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ وَنَحَا.

۵۱۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَجَعْتُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ نَشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ اَبِي خَالِجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وَضُوءَ اِلَّا مِنْ ضَرْبٍ اَوْ دَنْجٍ

۵۱۶. حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ زَأَيْتُ السَّابَّ اَنْ يَزِيدَ يَسْمَعُ لَوْ نَفَعَتْ مَمَ ذَالِكَ قَالَ اَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا وَضُوءَ اِلَّا مِنْ دَنْجٍ اَوْ سَمَاعٍ.

۵۱۷. حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الشَّوْثَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَلَاءِ مِنَ الْاَوْصِ وَمَا يَسْمَعُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّمَاعِ فَقَالَ رَسُولُ

میں کرتی۔

اللہ ﷺ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ فَلْيَبْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَاعٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَفْظَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۵۱۸: خَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَصَحَّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جب پانی دو یا تین ٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

عَمَرَ عَنْ ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْمَاءُ

کرتی۔

فَلْيَبْنِ أَوْ فَلَا قَالَا لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ خَدَّثَنَا أَبُو حَاجِبٍ قَالَا

أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَابِثَةَ الْفَرَجِيُّ قَالُوا خَدَّثَنَا

خَدَّاءُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصہ: اسباب پانی کی مختلف اقسام ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں (۱) دریا اور سمندر کا پانی (۲) چاری پانی (۳) وہ جو چاری کے حکم میں ہو۔ دائرہ نظر ہرئی اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف ثلاثہ متغیر ہو گئے ہوں۔

جہو رائل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک متغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احوال اوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماہ کثیر اور ماہ قلیل کی تحدید اور تعین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مجتہدین کی رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک دو قلعہ پانی کثیر ہے اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث الفلقین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ اس کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہؓ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب المعین میں حدیث فلقین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث فلقین سے تحدید کے لیے ان پندرہ گمانیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں (۱) ترمذی میں باب کسواہیہ السؤل فی السماء الراکدہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: ((لَا يَسْلُوْنَ اَحَدَكُمْ فِي السَّمَاءِ الدَّائِمَةِ لَمْ يَوْضَا مِنْهُ)) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا (۲) حدیث المستسقیظ من صمانہ نوملحہ ج ۱ ص ۲۳۲ (۳) حدیث ولوغ

الکلب' مسلم ج ۱ ص: ۱۳۷) حدیث وقوع الفارة فی السمن صحیح بخاری ج ۱ ص: ۳۷ باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

۷۶: بَابُ الْجِیَاضِ

پانچ: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درود سے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے چٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو کچھ کیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک طالب پر پہنچے اس میں گدھامدار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پھر یہ لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور اسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ڈال دیا ہو یا بوبہ غالب آ جائے۔

پانچ: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا

۵۲۲: حضرت لہابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھوؤ انہوں) اور

۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُوبٍ التَّمَنِيُّ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَلَ عَنْ جِیَاضِ الْفَنِ تِنْتِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَهَذَا الْبَنَاءُ وَالْكَلاِبُ وَالْحُمْرُ وَغَيْرِ الطَّيَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَلَنَا مَا غَيْرَ طَهُورٍ۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسَابٍ قَالَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا خَرَجْتُ عَنْ كَرْبَعِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ فِيهِ جِیْفَةٌ جَسَدًا قَالَ فَكَلَفْنَا عَنْهُ عَنِ اتَّهَى الْبَنَاءَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُهُ شَيْءٌ فَامْسُقْنَا وَارْزُقْنَا وَحَمَلْنَا۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْعَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ قَالَا قَامَرُوْنَا مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَا رَخَدْنَا أَبْنَاءَنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ النَّاعِمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا حَمَلَتْ عَلَى رِجْلِهِ وَطَعْمَهُ وَلَوْنَهُ۔

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الْبَدِيِّ لَمْ يُطْعَمْ

۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَانُوسِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ لُبَانَةَ بِنْتِ الْخَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حضرت اُمّ قیس بنت حصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کمانا شروع نہ کیا تھا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی مٹکا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق کر لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

ابوایمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے نبی کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دونوں پیشاب ہیں (بچہ فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ مجھے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو خدا کو ان کی چھوٹی ہلی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْطِي ثَوْبَكَ وَالنِّسَاءَ ثَوْبَهُنَّ عِوَرَةً فَإِنَّمَا يَنْصَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيَغْسِلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَجَعْنَا لَنَا هَنَامَ بْنُ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْرِيَّ فَإِنَّ عَلَيْهِ فَاتِمَةَ الْمَاءِ وَلَمْ يَغْسِلَهُ.

۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ حِصْنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي أَمَى عَلِيٌّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمَسْخُلِ الطَّعَامَ فَإِنَّ عَلَيْهِ قَدْغَا بِنَاءً فَرَسَ عَلَيْهِ.

۵۲۵: حَدَّثَنَا عَوْنَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمْ قَالَ لَنَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ أَنَّهُ أَمَى عَنْ فَنَادَهُ عَنْ أَبِي حَزْبٍ بَنِي أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الرِّجَالِ يَنْصَحُ بَوْلُ الْعَلَامِ وَ يَغْسِلُ بَوْلُ الْحَارِيَةِ

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مِنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنُ مَعْقِلٍ لَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمُهَافِي قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ يُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْعَلَامِ وَ يَغْسِلُ مِنْ بَوْلِ الْحَارِيَةِ وَ الْمَاءُ ابْنُ حَمِيْدًا وَ أَحَدُ فَلَانِ بَوْلُ الْعَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَ الْيَتْنِ ' وَ بَوْلُ الْحَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَ الدَّمِ ثُمَّ قَالَ لِي فَهَيْتَ لَوْ قَالَ لَفَتْ؟ قَالَ فُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خَلَقَ خَوَاءً مِنْ صَلَاحِ الْفَضِيرِ فَصَارَ بَوْلُ الْعَلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَ الْيَتْنِ ' وَ صَارَ بَوْلُ الْحَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَ الدَّمِ قَالَ لِي فَهَيْتَ فَقُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ لِي

نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ۔ عرض کیا جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَصَاحِدُهُ بْنُ مُوسَى وَالْعَاشُّ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدَبِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الزُّلَيْدِ حَدَّثَنَا مَجْلُ بْنُ خَلْفَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّامِخِ فَإِنَّ كُنْتَ عَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ بِالْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَصْلِيَ صَلَاتَهُ فَلَا تَفْزَأُ أَنْ تُغْسِلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُفَّةً فَإِنَّهُ يَغْسِلُ نَوْلَ الْحَادِيَةِ وَبُرْصَ مِنْ نَوْلِ الْعَلَامِ

۵۲۶: حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپ کی خدمت میں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو انہوں نے آپ کے سینہ پر چیشاب کر دیا لوگوں نے (استہام سے) دھوا چاہا تو رسول اللہ نے فرمایا: اس پر پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا چیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے چیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَابٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَنَسَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أُمِّ حُمَزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَوْلُ الْعَلَامِ يَنْصَحُ وَنَوْلُ الْحَادِيَةِ يَغْسِلُ۔

۵۲۷: حضرت ام کریم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے چیشاب کو کچھ پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے چیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

خلاصۃ السلاب ✽ شیر خوار بچہ کے چیشاب کے متعلق دو دو دعاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی کا مسلک بھی وہی بیان فرمایا جو دو دعاہری کا ہے یعنی بول غلام طہر ہے لیکن علامہ نووی نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔ پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے چیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری اور فقہاء کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے چیشاب کی طرح لڑکے کے چیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ وضع شیر خوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں چیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص چیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے چیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں حسب علیہ الماء اور رقبہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ اسی طرح لحاموی میں حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے چیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر شافعی کے استدلال کے جواب میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نصغ اور رش کے الفاظ آئے ہیں ان کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف، نصغ اور رش کے الفاظ جہاں چھینے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام شافعی نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ بساب فسی الحمی یعیب اللہ ب کے تحت حضرت سہیل بن خفیف کی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا قول کپڑے کے دھونے کا

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تیرا ناس ہو تو نے وسیع (رحمت) کو کھٹ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی حدیث میں گذرا۔

چاپ: پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنا دامن لہا رکھتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی میں بھی چلنا پڑتا ہے۔ تو فرمائے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک کر دے گی۔

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین ایک دوسرے کو پاک کر دیتی ہے۔

۵۳۳: ابو عبد اللہ اشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

چاپ: چٹنی کے ساتھ مصافحہ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ ابو ہریرہ بحالت جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبی نے ان کو نہ پایا

مُحَمَّدًا وَلَا تَشْرِكُ فِي رَحْمَتِكَ إِلَّا مَا أَحَدًا فَقَالَ لَقَدْ خَطَرْتُ وَأَسْعَفْتُ وَنَجَّكَ أَنْزِلْتُكَ قَالَ فَخُذْ بِيَدِي فَقَالَ اضْغَبْ الشَّيْءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوُهُ ثُمَّ دَعَا بِسُخْلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ

۷۹: بَابُ الْأَرْضِ يُطَهِّرُ

بَعْضُهَا بَعْضًا

۵۳۱: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا خَالَكَ مِنْ آبِ نَا مُحَمَّدٍ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ النَّبِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدِهِ ابْنِ رَهْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَتَاهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ الشَّيْءِ فَقَالَتْ أَيْ امْرَأَةً أَطِيلُ ذُلِّي فَأَنْشَى فِي الْمَكَانِ الْقُدْرَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا نَعْدُو

۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنِ لَسَا إِبْرَاهِيمَ بْنِ إسماعيلَ الْخِشْكَرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخَضِرِ عَنْ أَبِي سَلْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ الْمَسْجِدَ فَطَهَّرْ الطَّرِيقَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شَرِيفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرْزَنْجٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا فَلَبِزْتُ قَالَ فَنَعِدْهَا طَرِيقَ الطُّفْلِ بِهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَدَمَ بَيْتَهُ

۸۰: بَابُ مَصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَا شَرِيفُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرْزَنْجٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا فَلَبِزْتُ قَالَ فَنَعِدْهَا طَرِيقَ الطُّفْلِ بِهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَدَمَ بَيْتَهُ

وَسَلَّمَ مِنْ طَرَفَيْنِ مِنْ طَوْرِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ حُتٌّ فَاسْتَلَّ
 لِفَقْدَةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاءَ قَالَ أَيْنَ حُتُّكَ
 يَا أَسَاغِرُ نَزَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفُتْنِي وَأَنَا حُتُّتُ فَكَرِهْتُ أَنْ
 أَحَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَوْتُ لَا
 يَنْخُسُ.

تو صومرا۔ جب ابو ہریرہؓ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہؓ! تم
 کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے
 ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسلئے غسل کے
 بغیر آپ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول
 اللہؐ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ
 نشست و برخاست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَجَّعَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
 بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْبُدٍ جَمِيعًا عَنْ مَنْعَبٍ عَنْ
 وَاصِلِ الْأَخْطَبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَدِيجَةَ قَالَ خَرَجَ
 الشَّيْءُ ﷺ فَلَمَغْنِي وَأَنَا حُتُّتُ فَحَدَّثْتُ عَنْهُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ
 حُتُّتُ فَقَالَ مَا لَكَ فَلَمْ تَحُتِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْخُسُ.

۵۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مجھ سے ملے میں بحالت
 جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر
 کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے
 عرض کیا میں جنسی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

پانچویں: کپڑے کو مٹی لگ جائے

۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْدَهُ ثَلَاثُ سَلَمَانَ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سَلَمَانَ بْنَ بَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثُّوبِ بَصِصَتْهُ الْمَسِيْةُ أَوْ نَفْسُهُ
 الثُّوبَ تَحْلَةً؟ قَالَ سَلَمَانُ قَالَتْ غَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَصِصُ ثَوْبَهُ
 فَيُغْسَلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَآمَارِي
 الْوَرَقِ الْغَسْلِ فِيهِ.

۵۳۶: حضرت عمرو بن ميمون کہتے ہیں کہ میں نے
 حضرت سلیمان بن یسارؓ سے پوچھا کہ کپڑے کو مٹی لگ
 جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے
 لگے کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں نبیؐ کے کپڑے آلودہ ہو
 جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھودیتے پھر آپ وہی کپڑے
 زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے
 اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

خلاصہ الکیاب ✽ مٹی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہؓ کے دور سے اختلاف
 چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ اور ائمہ میں سے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مٹی
 طاہر ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ کے
 نزدیک مٹی ناپاک ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک چونکہ مٹی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی، کھرچنا کافی
 نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر مٹی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر مٹی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔
 احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کرام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کپڑے سے مٹی کھرچی دیا کرتی تھی۔

خضیعہ کے واسطے بتاؤ (۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرؤی روایت ہے اقبال سائل رجل السی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی الثوب الذی اشی فیہ اعلیٰ قال نعم الا ان تری فیہ شیئا ففصلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو بہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں۔ حضورؐ نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو وضو (الو ۲) اوداؤ وشریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اپنی بھینرہ حضرت اُمّ المؤمنین حضرت خضعہؓ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اس میں نجاست نہ ہوتی۔ (۳) اوداؤ آدمی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو دھوئی تھیں۔ فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا بہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ مجھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ (۴) قرآن کریم میں منیٰ کو ماء مہین (ذیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔ (۵) قیاس بھی مسلک خضیعہ کو راجع قرار دیتا ہے کیونکہ بول مذی وادی سب باہق نخس ہیں۔ حالانکہ ان کے ننگنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منیٰ بطریق اولیٰ نجس ہونی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۸۲: بَابُ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: منیٰ کھرچ ڈالنا

۵۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ نَسَا عَنْهُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْفِي

۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ نَزَلَ عَائِشَةَ وَحْيُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا صِفَتْ فَامْرَأَتٌ لَهَا بِسَلْمَةَ لَهَا حُضْرَاءُ فَاخْتَلَمَتْ فِيهَا فَاسْتَحْشَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيهَا أَنْزَلَ الْأَحْزَامَ فَعَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَحْيُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا لَمْ أَلِدْ عَلَيْهَا ثَوْبًا؟ إِنَّمَا كَانَ يَنْجِسُهُ أَنْ يَفْرَكَهُ مَضَعُهُ رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْفِي

۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا عَنْهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منیٰ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے کھرچی۔

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہؓ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لاف (بیجے) کا کہا۔ ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔ اس لئے اس نے لاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔ عائشہؓ نے فرمایا اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا۔ بسا اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلی سے منیٰ کو کھرچا۔

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں مٹی انحر
آئی تو میں کمرچ ڈالتی۔

چاپ: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا
جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی
ہمشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے
دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن
کپڑوں میں ہمسری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے
تھے؟ فرمائے کہ اگر اس میں تاپا کی (مٹی وغیرہ) نہ
دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱: حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے
پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں ایک کپڑے میں
لپٹے ہوئے نماز پڑھائی آپ کے کپڑے کے ہر سرے کو
دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو
حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
آپ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟
فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں
کچھ اور بھی (یعنی ہم ہمسری بھی کی)۔

۵۴۲: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں
نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں
کچھ (نجاست مٹی) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو
لیں۔

عَنْ اَبِرْهَيْمَ عَنِ الْاَشْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ
اَحَدَهُمَا فِي ثَوْبٍ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاحْتَتِ عَنْهُ

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي
يُجَامَعُ فِيْهِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ
بِرْمِدَ بْنِ اَسْمَى حَبِيبَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
خَدِيجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَسْمَى سَمِعَانَ اَنَّهٗ سَالَ اَخْتَهُ لَمْ خَبِئَتْ
رُوحَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامَعُ فِيْهِ قَالَتْ بَعَمَّ اِذَا لَمْ يَكُنْ
فِيْهِ اَذَى.

۵۴۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَالِدٍ الْاَزْدِيُّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ
يَحْيَى الْخُضْعَمِيَّ قَالَا زَيْدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
عَنْ اَسْمَى اَنْفَرِيَسَ الْخَوْلَانِيَّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقَطُرُ
مَاءً فَصَلَّى مَا قُبِيَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ ثُمَّ شَاخَا بِهِ فَذُ خَالَفَ بَيْنَ
طَرَفَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَتْ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّيْنَا
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَتْ نَعَمْ اُصَلِّيْتُ فِيْهِ وَفِيْهِ اِثْنُ فَلَ حَامِعَتْ
فِيْهِ

۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ الزَّمْعِيُّ
ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ سُلَيْمَانَ
عَلِيَّهِ السَّلَامُ قَالَا لَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عِنْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ حَامِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي بَاتِيَ فِيْهِ الْغَلَّةُ
قَالَ بَعَمَّ اِلَّا اَنْ يَرَى فِيْهِ خَبَاثَةً

پایہ: موزوں پر مسح کرنا

۵۴۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا نافع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریر کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ مورہا کہہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تھریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لونا لے کر ساتھ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶: حضرت ابن عمرؓ سے حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعیدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بیٹھے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلا سے آیا ہو (جب

۸۴: نَابَ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَكَّعَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ نَوَضَا وَ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَبَقِيَ لَهُ أَتَّفَعُلُ هَذَا قَالَ وَ مَا يَنْتَقِلُ وَ قَدْ زَأَبْتُ وَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْلُومَةٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْبَهُمْ خَدِيبُ جَرِيرٍ لِأَنَّهُ إِسْلَامِيَّةٌ كَانَ يَقْدَرُ مَوْزُولَ الْمَنَازِلَةِ.

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَدْ وَكَّعَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْوَلِيدِيُّ بْنُ شُحَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ قَدْ سَأَلَنِي وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ ابْنُ أَبِي خَبِيبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَ ابْنِ عَنِ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَضَا وَ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّ الْبُتِّيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ بْنِ خَبِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ حَزَّخَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّعَمَّ الْمُعْتَمِرُ بِأَذَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَنَوَضَا وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ.

۵۴۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سُوَيْسٍ الْبُتِّيُّ قَدْ مَحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ قَدْ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَنُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَأَى سَعْدَ ابْنِ مَالِكٍ وَ هُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ لَكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ أَنْتَ ابْنُ أَبِي هُوَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نَحْنُ وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خُفَايَا لَا نَرَى مَذَابِكَ بَأْتًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَ ابْنُ

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

حاء بن الغنط ۹ قال نعم

۵۳۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَمَرَنَا بِالنَّسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۵۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لنگر سے جاٹے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ ثَنَا غَمَزُ بْنُ غَنِيْدٍ الطَّائِسِيُّ ثَنَا غَمَزُ بْنُ النَّفْثِيِّ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا هَلَ مِنْ مَاءٍ فَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْحِجَابِ فَأَمَرَهُمْ

۵۳۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نباشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا دَاهُجُ بْنُ صَالِحٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ خُضَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ السَّحَابِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَيْنِ اسْوَدَّيْنِ سَادَحَيْنِ فَلْيَسْتَهْمَا ثُمَّ وَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَيْهِمَا

چاپ: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۸۵: بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلِهِ

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ بَرْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حِزْوَةَ عَنْ زُرَّادٍ كَاتِبِ الْمُعَاوِظَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُعَاوِظَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ

أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ

۵۵۱: حضرت ہابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دوہور ہاتھ تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پٹلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے کبیر کھینچی۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُضْعَفِيِّ الْجَنْصِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُبْدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُكْدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَنْوُضُ وَيَغْسِلُ خُفَيْهِ فَلَمَّا بَدَتْ كَتَمَهُ دَفَعَهُ أَمَّا أَمْرُتُ بِالنَّسْحِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَتْ هَكَذَا مِنْ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ الشَّاقِ وَ حَقَّقْتُ بِالْأَصَابِعِ

خلاصہ: باب ۸۵ مطلب یہ ہے کہ اگر چہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریر کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریر سورۃ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی

انھیں کرتے دیکھا تھا لہذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسیح علی النہین کی احادیث کو آیت وضو سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مسیح علی النہین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصری کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرامؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح علی النہین کیا کرتے تھے۔ علامہ یعنی فرماتے ہیں کہ صحابہ میں اتنی سے زیادہ حضرات صحابہ کرامؓ مسیح علی النہین کو نفل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا مشہور قول: **لَقَطْلُ الشَّيْخِ وَ بَحْثُ الْحَقِيقِ وَ مَدَى الْمَسِيحِ عَلَى الْخَفِيِّ** کہ ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرامؓ اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسیح کے جواز کے قائل ہیں۔

جواب: مسیح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَقُّفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَقِيمِ وَالْمَسَافِرِ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسیح کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو فرمائے لگیں۔ حضرت علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسیح خفین کے متعلق دریافت کیا فرماتے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسیح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ جَعْفَرٍ قَالًا شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مَخِيْمَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ الْمَسِيحِ عَلَى الْخَفِيِّ فَقَالَتْ أَيْبًا عَلَيَّا فَسَلْتُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَاتَّبَعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْمَسِيحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَتَمَسَّحَ لِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرما دیتے۔

۵۵۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ بَحْثُ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ غُثْرٍ وَ بَحْثُ ثَنَا مَسْنُونٌ عَنْ حُرَيْثَةَ بْنِ ذَابِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَ لَوَ مَضَى السَّائِلُ عَلَى سُأَلِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسیح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ جَعْفَرٍ قَالًا شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ الْخَدَّارِ بْنِ مَسْنُونٍ عَنْ غُثْرٍ وَ بَحْثُ ثَنَا مَسْنُونٌ عَنْ حُرَيْثَةَ بْنِ ذَابِثٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ أَخْبَرَنِي قَالَ وَ لَبِئْسَ لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَفِيِّ

سے مروی ہے اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سند ضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جود سے جو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ حدیث ختم ہونے پر پختہ ۲۱ روز کر پاؤں دھو لے جائیں اور انہیں وہ بارہ مہینہ لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ خود قیامت مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

پاپ: جرابوں اور

جوتوں پر مسح

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى

الْجُورْبَيْنِ وَالتَّغْلِيَنِ

۵۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبَعَثَ ثَمَّاسُ بْنُ غَزَّيٍّ قَبِيصَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْهَذَلِيِّ بْنِ شُرَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَوَّضَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجُورْبَيْنِ وَالتَّغْلِيَنِ.

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ قَالَا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ وَ بَشِيرُ بْنُ أَدَمَ قَالَا قَالَا عَنِي عَنِ يُونُسَ عَنْ عِيسَى بْنِ بَسَانَ عَنْ الصُّحَّاحِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَّضَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجُورْبَيْنِ وَ التَّغْلِيَنِ قَالَ الْمُتَعَلِّى فِي خَبَرِهِ لَا أَغْلَمُهُ إِلَّا قَالَا وَ التَّغْلِيَنِ.

۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

موسى الأشعري أن رسول الله ﷺ نَوَّضَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجُورْبَيْنِ وَ التَّغْلِيَنِ قَالَ الْمُتَعَلِّى فِي خَبَرِهِ لَا أَغْلَمُهُ إِلَّا قَالَا وَ التَّغْلِيَنِ.

خلاصۃ الباب جوربیں ٹمپے ہے جورب کا جورب سوت یا اُون کے موزے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسے موزے پر چڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو جلد کہلاتا ہے۔ اگر صرف نچلے حصہ میں چڑھا چڑھا ہوا ہو تو مفصل کہتے ہیں اگر موزے پورے کے پورے چڑے کے یعنی سوت وغیرہ کا ان میں کوئی دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو پختہ کہتے ہیں۔ مذکورہ اقسام پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔ اگر جوربیں جلد یا مٹھل نہ ہوں بلکہ باریک ہوں یعنی ان ٹمپیں پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ٹمپیں کا مطلب یہ ہے کہ ان میں تین شرائط پائی جائیں

(۱) شفاف نہ ہوں اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ (۲) خود بخود ختم رہیں۔ (۳) ان میں لگاتار اور مسلسل چلنا ممکن ہو ایسے جوربیں پر مسح کرنا جہور ائمہ اور اصناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جورب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو ٹمپیں ہی میں داخل کرنے پر ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربیں پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم خبر واحد ہیں جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحینؓ نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔ ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی فقاہت نصیب کرے۔ آمین۔

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذی نے سفیان ثوری امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ (۳) امام محمد سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام غلطی فرماتے ہیں کہ مہمور کا قول یہی ہے۔

ابواب التیمم

باب: تیمم کا بیان

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ

۵۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں بیچھے رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کدھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ عَنْ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَفْطُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَخَلَّفَتْ لِأَلْسِمَاءَ فَاتَّطَلَّقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَغَطَّى عَلَيْهَا مِنْ حُسْبِهَا النَّاسُ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْوَحْيَ الْخُصَّةَ فِي التَّيْمُمِ قَالَ فَنَسَخَهَا بِوَيْمِ اللَّهِ إِلَى التَّنَاجُبِ قَالَ فَاتَّطَلَّقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَمُسَاهِمَةٌ.

۵۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کدھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْقَدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ عَنْ عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَبَسَّطَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى التَّنَاجُبِ.

۵۶۷: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ خَنِيسٍ كَتَبَ لَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي حَلَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ حَمِيمًا عَنِ الْغَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا.

۵۶۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو نبی نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اسے میں نماز کا وقت ہو گیا

۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اسْمَاءَ فَلَاحَظَهُ فَاهْلَكَ فَارْتَدَّتْ النَّاسُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَأَلْتُ طَلِبَهَا فَأَذَرْتُهَا فَلَمَّا رَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَضْلًا سَعَرَ وَضَوَّهٖ فَلَمَّا أَتَى السُّبْحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَكَرَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَمَزَلَتْ إِلَيْهِ النَّيْمُ فَقَالَ أَسْبَدْتُ
خُطْبَتِي حِرَاكَ اللَّهِ خَيْرًا هُوَ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ الْفَرْقُ
أَلَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مَنَّةً مَغْرَحًا وَجَعَلَ لِلْفَلْسَمِيِّ فِيهِ
بِرْزَخَةً

(پانی تھامیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔
جب وہ نجی جگہ خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش
کی۔ اس پر آیت نازل ہوئی تو اسید بن حنظل (عائشہ
سے) کہنے لگے: اللہ جہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی
قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے جہیں اس میں
راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرمادی۔

خلاصۃ السراپ ✽ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سڑکرنے
سے رک گئے اور نماز کا وقت ہو گیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو غصہ ہونے لگے لیکن آپ یہ
مطمئن ہو کر اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہوگئی اور اقامت آسانی ہوگئی
تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّيْمِ صُرْبَةً وَاجْذَةً

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ دَرِّ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْلًا هِيَ غُصْنُ بَنِي الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ ابْنِي أَحْسَنْتَ فَلَمْ أَحِدِ الْمَاءَ فَقَالَ غُصْرُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَضِلَّ فَقَالَ عِشَارُ بْنُ بَاسِرٍ أَمَّا تَذَكُّرُ
بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَأَوَّأْتَ فِي سُرْبَةٍ فَأَخْبِئَا فَلَمْ يَجِدْ
الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تَضِلَّ وَأَمَّا أَنَا فَتَضَلْتُ فِي السُّرْبِ
فَضَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ السُّبْحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْتُ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ بِكَ خَيْفٌ وَصَرَبَ السُّبْحُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَعَ قَبِيضًا وَنَسَخَ
بِهِمَا وَخَفَهُ وَكَفَّيَهُ

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَمِيدُ بْنُ عَمْرِو
الرُّخَسِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ وَاسْمُهُ نَسِجْنِي
أَنَّهُمَا سَأَلَا عَنْهُ النَّبِيَّ أَسَى أَوْفَى عَنِ النَّيْمِ فَقَالَ أَمْرُ
السُّبْحِ عِشَارُ أَنْ تُفْعَلَ هَكَذَا وَصَرَبَ بِبَيْتِهِ إِلَى

۵۶۹: حضرت عبدالرحمن بن ابی زید فرماتے ہیں کہ ایک
فصیح عربی خطیب کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور
پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن
یاسرؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور
آپؐ ایک سرے میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو
آپؐ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے منی میں لوٹ
پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ
نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؐ نے اپنا
ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ
اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۵۷۰: حضرت حکم اور سلمہ بن کھیل نے حضرت عبداللہ
بن ابی اوفی سے حکم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور
اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھانڈا اور چہرہ پر پھیر

الارض ثم لخصهما ومسح على وجهه فان الحكم و لیا۔ حکم کہتے ہیں کہ ہاتھوں پر بھی پھیرا اور سہلہ کہتے ہیں بدینہ و قال سلفۃ و مرفقیہ کہ کہیں ں پر بھی پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف یہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی ضربیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح یا ین کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبر ۱ میں امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی لیٹ بن سعد اور جہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہوں گی ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد امام اشقی امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یہ ین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدار مسح یہ ین میں ہے اس میں کئی مذاہب ہیں: (۱) مرفقین (کہیں ں) تک ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی لیٹ بن سعد اور جہور کا ہے۔ (۲) صرف رضعین (پہنچوں) تک ہے واجب ہے۔ یہ امام احمد اشقی بن راہویہ امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔ (۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناکب و باطن یعنی کندھوں اور بطنوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہو گیا ہے دوسری احادیث سے۔ جہور انہ کی دلیل سنن وار قطنی اور ترمذی کی روایت ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب گلائیوں کے لیے مرفقین تک۔ جہور کی دوسری دلیل مسند ہزار میں حضرت عمار کی حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرفقین کے لیے ماریں۔ جہور کی تیسری دلیل حضرت ابو جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری کی حدیث ہے۔ اس میں یہ ین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذرا ین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے جس میں رضعین تک تیمم کا ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسر نے ناواقفیت کی بناء پر حالت جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الا تمک کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: انما یکفیک ان تعرب بیدیک الارض (مسلم ج ۱ ص: ۱۶۱) اس حدیث کا سابق صاف تیار ہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس کے الفاظ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہذا بعض ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملے سے نہ ملے اور ڈھالے سے نہ ڈھالے۔

۹۲: باب فی التیمم ضربتین (۱) تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا

۵۷۱: حدثنا أبو الطاهر أحمد بن منبہ و الشرح ۵۷۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ المعمر بن ثناء عنہ اللہ بن وہب اثنان یؤتمسان ین یؤتدع جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم انس شہاب عن غنید اللہ ابن عبد اللہ عن غمار بن یاسر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

حَتَّى يَشْمُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فَصَرَنُوا سَائِغِيهِمُ الثَّرَابَ وَلَمْ يَقْضُوا مِنَ الثَّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَصَرَنُوا بِسَائِغِيهِمُ الصُّعْدَ ثَمَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور ہاتھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ بھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

۹۳: بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ تَصْيِئَةَ الْجَنَابَةِ
فِي خَافَ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ اغْتَسَلَ

باب: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو

۵۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَنْدُ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ثَنَا أَبِي الْعَمْرَيْنِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ ابْنِ زَنَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ زُحْلًا أَصَابَهُ خَرْجٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ اخْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِإِغْسَالٍ فَأَغْتَسَلَ فَخَرَّ صَاحِبٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَوَّاهُ اللَّهُ تَوَلَّى بَعْدَ شِغَاءِ الْخَمِي السُّوَالِ قَالَ عَطَاءٌ وَبَعَا أَنِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ حَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْخَوَارِجُ

۵۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو اختلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش اوہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو قہم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت

۵۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْخُعْدِ عَنْ ثَرْيَبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ حَالَتِهِ مِمَّنْزُونَةٍ قَالَتْ وَصَفْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاحْتَفَا الْإِنْسَانُ بِمَسَالِهِ عَلَى بَعِيهِ فَعَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَهَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَاكَ بَدَأَ بِالْأُصْحَى ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَخَبَّهَ ثَلَاثًا وَذَرَعَبَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَهَاضَ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ حَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى وَخَلَّيَهُ

۵۷۳: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر ستر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ گل کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِ
نَسَائِدِ الْوَاحِدِ مِنْ زَيْدَاتٍ قَدْ صَدَقَهُ ابْنُ سَعْدٍ الْحَفْظُ قَالُوا
خَمِصَ نُونُ عُمَرَ الشَّيْبِيِّ فَإِنْ انْطَلَقْتَ مَعَ عَشِيٍّ وَ حَالَتِي
فَدَحَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّاَهَا كَيْفَ كَانَ يَضَعُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عِدَّ غُسْلِهِ مِنَ الْخَبَاءِ قَالَتْ كَانَ يَغْتَسِلُ عَلَى
كَفْيِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُهَا الْإِنَاءُ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ عَلَى حَنْدِهِ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الضُّلَّةِ وَ أَنَا
نُحْنُ فَإِنَّا نَغْسِلُ رُؤُسَنَا حَتَّى مَرَّابٍ مِنْ أَخْلِ الضُّفْرِ وَجَدَ سَـ

خلاصۃ الالباب: ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پر پانی پہنچائے اور غسل میں کٹی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ ہاتی امور و اب و سن ہیں۔

۹۵: بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کا بیان

۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَخُو الْأَخْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ خُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ قَالَ
نَسَاؤُا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عِدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَا فَاقْبِضْ عَلَى رَأْسِ ثَلَاثَ أَكْبَافٍ.
۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا
قَالُوا وَ كَيْفَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو حَرْبٍ قَالُوا أَنَّ فَضِيلَ جَمِيعًا عَنْ
فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَحْلًا سَأَلَهُ
عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّاحِلُ أَنَّ شَعْرِي
كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَ
الْحَبِيبِ.

۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالُوا خُصَّ نُونُ
عِيَابَ عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَهْوَى أَهْوَى نَارَؤَةً وَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَا فَاقْبِضْ عَلَى رَأْسِ ثَلَاثًا.
۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَخُو الْأَخْوَصِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَهْوَى أَهْوَى نَارَؤَةً وَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَا فَاقْبِضْ عَلَى رَأْسِ ثَلَاثًا.
۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَخُو الْأَخْوَصِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَهْوَى أَهْوَى نَارَؤَةً وَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَا فَاقْبِضْ عَلَى رَأْسِ ثَلَاثًا.

عن انس عجلان عن سعد بن ابی سعید عن ابی ہریرۃؓ یوحنا کہ جنابت کی حالت میں اپنے سر پر کتنا پانی سائلۃً و حملۃً حکم اقصیٰ علی زانی و اما خت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین رسول اللہ ﷺ بٹھو، علی و ابیہ ثلث حبیب قال الرخل ان شغری طویل قال کان رسول اللہ ﷺ انصر شغریا لے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم منک و اظہب سے زیادہ گھنے اور صاف سترے تھے۔

خلاصۃ السباب ☆ تمہارے پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل کرنا چاہیے و ہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی نصیب فرمائے۔

۹۶: بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ : پاب : غسل کے بعد وضو

۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ غَدَّ اللَّهُ عَنْ غَالِمِ بْنِ زُوَاذَةَ وَ شَمَاعِلِ بْنِ مُوسَى الشَّيْبِيُّ قَالُوا قَالَا خَرَجْنَا عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْرَحُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْحَنَانَةِ

خلاصۃ السباب ☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے غسل کے بعد وضو کرنے بارے میں سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا غسل سے زیادہ کوئی عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا مستون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرے جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دھو کرے اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ ظہیرتا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے پھر سر سے بدن پر پانی بہائے۔ یہ طریقہ قولاً وفعلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۹۷: بَابُ فِي الْغُضْبِ يَسْتَدْفِيءُ بَامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ : جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے اُسکے غسل کرنے سے قبل

۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا خَرَجْنَا عَنْ الشَّعْسَعِيِّ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْخِصَانَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ بِمَنْ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر کے مجھ سے حرارت حاصل کرتے قبل ازیں کہ میں غسل کروں۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت نکلی نجاست ہے۔ جنبی کے ساتھ باجمہ ملانا یا ایشتا جائز ہے۔

چاپ : جنسی اس حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر

۹۸ : بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً

۵۸۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنسی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتیٰ کہ اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحْسِبُ لَمْ يَنَامْ وَلَا يَمْسُ مَاءً حَتَّى يَقُومَ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَتَغَيَّبِلَ.

۵۸۲ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر لینے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَمْ يَلِ إِلَى أَفْعَلِهِ حَاجَةً قَضَاهَا لَمْ يَنَامْ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً.

۵۸۳ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جنسی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے جوان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہئے۔^۱

۵۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحْسِبُ لَمْ يَنَامْ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمْسُ مَاءً قَالَ سَفْيَانٌ لَذَخَرْتُ الْحَدِيثَ يَوْمًا فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ يَا فَتَى بُشِدَ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ

چاپ : اس بیان میں کہ جنسی نماز کی طرح وضو کئے بغیر نہ سوتے

۹۹ : بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ

۵۸۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز والا وضو کر لیتے۔

۵۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُصَرِّفِيِّ أَنَّنَا الْكَلْبِيِّ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ.

۵۸۵ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : کیا ہم سے ایک جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے ؟ ارشاد فرمایا : جی جیکر وضو کر لے۔

۵۸۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَفْضِيُّ قَالَا عَنِ الْأَعْلَى قَالَا عَنِ اللَّهِ نَسْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَسْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

جنسی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے اس سے غسل مراد ہے وضو کی نفی نہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اس کارادی ابو اسحاق اگر چہ جند ہے لیکن آفرین میں اس کا مانتہ اچھا نہ تھا۔

۱۰۲: بَابُ فِيمَنْ يَتَغَسَّلُ عِنْدَ

كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

چاپ: جو ہر بیوی کے پاس

الگ غسل کرے

۵۹۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں نہائے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کر لیتے۔ فرمایا: اس میں زیادہ پاکیزگی نفاست اور طہارت ہے۔

چاپ: جنہی کھانی سکتا ہے،

۵۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔

۵۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جنہی سو سکتا ہے یا کھانی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا وضو کر لے۔

چاپ: جنہی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

چاپ: ناپاکی کی حالت میں

قرآن پڑھنا

۵۹۴: حضرت عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے تو: حاجت کے بعد تشریف لاتے ہمارے

۵۹۰: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّهُ عِنْدَ الصُّنْدُقِ عَشَاءً لَنَا عِنْدَ الزُّهَيْرِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عُمَيْهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَفَ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلِ وَكَانَ يَتَغَسَّلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَخْغَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هُوَ يُوَسِّلِي وَأَقْبَتُ وَأَطَهَّرُ

۱۰۳: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ ابْنَ عُثَيْبَةَ وَوَصِيغَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنِ الْأَشْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ اسْمَاعِيلَ بْنَ صُلَيْحٍ لَنَا أَبُو نُؤَيْسٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَوَضَّوْهُ لِلصَّلَاةِ

۱۰۴: بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ لَنَا شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْحَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ نَعْمَ الْخُبْرُ

ساتھ روٹی گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو تلاوت قرآن سے مانع نہ ہوتی۔

۵۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبی اور حائضہ تمہارا قرآن بھی نہ پڑھیں۔

خلاصۃ السبب ☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن جنبی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

۱۰۶: بَابُ تَحْتَ كُلِّ شُعْرَةٍ جَنَابَةٌ

چاپ: ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے ہال دھوؤ اور کمال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا ورمیاتی اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

وَالشَّحْمُ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَسْجُدُ وَلَا يَنْحَنِي وَلَا يَتَمَسَّكُ وَلَا يَحْضُوهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْخَنَازِيرَ

۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالاَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْخَنْبُ وَلَا الْخَنَازِيرُ.

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ قَالَا أَبُو خَالِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْخَنْبُ وَلَا الْخَنَازِيرُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ.

خلاصۃ السبب ☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن جنبی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْصِيُّ قَالَا الثَّوَابُ بْنُ وَحِيدٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ سَحَابَ كُلِّ شُعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاعْلَمُوا الشَّعْرَ وَالْقَوَّ النَّبْرَةَ

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي خَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو ثَوْبٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّلُوثُ الْخَنَسُ وَالْخُمُوعَةُ إِلَى الْخُمُوعَةِ وَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ كَقَذَرَةٍ لَهَا بَيْتُهَا قُلْتُ وَمَا أَذَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غَسَلَ الْجَنَابَةَ فَإِنْ تَحْتَ كُلِّ شُعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَابِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ حَسَبِهِ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهِ كَذِبًا وَكُذًّا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ لَيْثٍ ثُمَّ عَارِثُ شَعْرَةٍ وَ

کمان بخورۃ

ہو گیا ہوں اور آپ ہال کو ادا کرتے تھے۔

خلاصۃ الکیاب ✽ اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر عارض بن وحید کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث پہچانتے ہیں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وَاَنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهِّرُوْكُمْ﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے اس لیے قابل قبول ہے۔

۱۰۷: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا مَا

چاپ: عورت خواب میں وہ دیکھے

يَرَى الرَّجُلُ

جو مرد دیکھتا ہے

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: نَسَا وَبَيَّعَ عَنْ هِشَمِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَيْمَنَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَدَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَلَقْتُ نَضْعَبُ الْبَسَاءَ وَهَلْ تَغِيْبُكُمُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرَيْتَ بَيْتَكَ فَمَ يَنْشُئُهَا وَلَذَٰهَا إِذَا؟

۱۰۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اُمّ سلیمؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہالے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو سوا کر دیا عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو پچھو عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: أَبُو عَبْدِ وَعَدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَرْوَةَ عَنْ فَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَالْتَوَلَّى فَغَسَلَتْ الْغُسْلَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ غَلِيظًا أَمْ يَبْطَلُ وَمَا الْمَرْأَةُ وَفِي أَصْغَرُ فَأَيْمَنَ سَمِعَ أَوْ غَلَا أَصْغَرُ الْوَلَدُ

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُمّ سلیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑ حاسفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آجائے یا غالب آجائے پھر اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: نَسَا وَبَيَّعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ خَبْكَمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

عن النضر بن سويد عن ابي عبد الله قال ليس عليه غسل ان ارشاهو فرمايا: اس پر غسل لازم نہیں الا یہ کہ علیہا غسل حتی تنزل کفما الله ليس على الرجل غسل انزال ہو جائے جس طرح مرد پر بھی غسل لازم نہیں الا یہ حتی ينزل۔ کہ انزال ہو جائے۔

خلاصۃ السلاب ☆ جس طرح مرد کی مٹی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی مٹی کا لٹکنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شافعی کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

واجب: عورتوں کا غسل جنابت

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۰۳: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: جہار سے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شُعْبَةُ بْنُ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ صَفَرَ رَأْسِي فَأَلْقُصُهُ لَعَسَلِ الْحَمَامَةُ فَتَلْقِي بَعْضَكَ إِن نَخِصْنِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَنَابٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَغِيضُنِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهَرُنِ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتَ لَدَى طَهْرَتِ.

۶۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو کونہ تے وقت بال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمائے لگیں تجھ ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر منڈانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَلِغُ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَبَاثِرَ بَسَانَةَ إِذَا اغْتَسَلُوا أَنْ يَنْغَسُّوا رُؤُسَهُمْ فَمَا لَتْ بِهَا عَابِ لَابَنِ عُمَرَ وَهَذَا أَفْلَا بَاثِرُهُمْ أَنْ يَخْلِفْنَ رِءَ وَهُمْ لَقَدْ كُنْتُ تَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَغْتَسِلُ مِنْ بَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۱۰۹: بَابُ الْجُنُبِ يَتَغَيَّبُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
 چاہ: جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے
 تو اس کے لئے یہ کافی ہے؟

۵۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ بَحْثِ الْمَصْرِيُّانِ فَلَا
 قَسَاسَ وَهَبَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ ثَكْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْأَسَدِ أَنَّ الشَّابَّ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَلَّتْهُ اللَّهُ سَمْعًا أَبَا
 هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ اخْتُخِمَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
 وَهُوَ حَبْثٌ هَالِكٌ يَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَقَدْ بَسَّوْهُ قَتْلًا

۱۱۰: بَابُ الْمَاءِ مِنْ
 چاہ: پانی پانی سے ہوتا ہے
 (حاصل معنی نکلنے سے لازم ہے)

۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَلَا
 لَنَا عَنْ شُعْبَةَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
 ذُحْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ
 رَأْسُهُ يَغْتَرُّ فَقَالَ لَعَلَّاهُ أَخْلَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 إِذَا أَغْبَسْتَ أَوْ قَبِضْتَ فَلَا تُغْسِلْ عَلَيْهِ وَغَلَّيْكَ
 الْوُضُوءَ

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ غَسَّانٍ عَنْ
 عُمَرُو بْنِ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ الشَّابِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ
 عَنْ أَبِي الْيَزِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

خلاصہ: باب الماء من الماء کا حکم شروع اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے گواہ انزال نہ بھی ہو۔

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا
 التَّقَى الْجَحَاتَانِ
 چاہ: جب دو شخص مل جائیں تو
 غسل واجب ہے

۶۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِبِيُّ وَغَدَّ الرَّحْمَنُ
 بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّقْنَقِيُّ فَلَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

۶۰۸: اتم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب دو شخص (ہا ہم) مل جائیں

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو ہم نے غسل کیا۔

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ رخصت ابتداء اسلام میں حتیٰ پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم دیا گیا۔

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مختل جاںیں اور حشفہ (سپاری) عاتب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

چاپ: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۶۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی ٹینڈ سے بیدار ہو اور تری دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احکام ہوا (یعنی خواب دیکھنا یاد نہ ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ خیال آئے کہ اسے احکام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔

چاپ: نہاتے وقت پر وہ کرنا

۶۱۳: حضرت ابویحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نہانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف پشت کرلو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

اَنَابَا عَنْهُ الرَّحْمَنُ بْنُ الْقَاسِمِ اخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَالِبَةَ زَوْجِ الشَّيْبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ إِذَا انْقَضَى الْحَتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَتِ الْغُسْلُ فَقُلْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا.

۶۰۹: خَلَقْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَتْ مُحَمَّدُ بْنُ غُنَرٍ اَنَابَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الشَّاعِدِيُّ اَنَابَا نُمِي بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ وَخَصَّةً فِي لَوْلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْغُسْلِ فَقُلْتُ.

۶۱۰: خَلَقْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُخْنِي عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي زَائِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَحَسَ الرَّجُلُ تَيْنَ شُعْبَيْهِ الْأَوَّاعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: خَلَقْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خُصَّاحٍ عَنْ عُمَيْرٍ وَبْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْقَضَى الْحَتَانَانِ وَنَوْرَبِ الْخُشْفَةِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۱۱۲: بَابُ مَنِ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرِ بِلَاحٍ

۶۱۲: خَلَقْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الْعُسْرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَالِشَةَ وَجَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَبْطِغَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْبِهِ لَمْرَأَى بِلَاحٍ وَ لَمْ يَرِ أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرِ بِلَاحٍ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأِسْتِبَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۶۱۳: خَلَقْنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُسْرِيُّ وَ أَبُو خَلِصٍ عُمَيْرُ بْنُ عُبَيْدِ الْفَلَّاحِ وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا لَنَا عُثَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَتْ بَعْثَى بْنُ الْوَلِيدِ اخْبَرَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَحْدُمُ الشَّيْءَ ﷺ

فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيْتَ فَأَوْفَيْتُهُ فَهَاضَ وَ انْتَشَرُ الثُّوبَ فَانْتَشَرَهُ بِهِ

۶۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ جِهَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْفَلٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ لِي سَعْفٌ فَلَمْ أَحْذِ أَحَدًا يُخْبِرُنِي حَتَّى أَخْرَجْتَنِي ثُمَّ هَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ اللَّهُ قَدِيمَ عَادٍ الْعَتِيجِ فَأَمَرْتُ بِسَعْفٍ فَمَسَحَ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ لِي ثِيَابِي وَنَحَابَتِي.

۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عبد اللہ بن توفل فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں غسل پڑھے مجھے کوئی بتائے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ حج مکہ کے سال ححریف لائے پردہ لگائے کا حکم دیا تو پردہ لگا دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھلے میدان میں یا چھت پر بغیر پردہ کے غسل نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ لیں رہا تو دوسروں کو تو نظر آسکتا ہے۔

پس آپ: پیشاب یا خاند روک کر نماز

پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاخانہ جاتے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے پاخانہ کو جاتے۔

۶۱۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا خاند روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَافِي أَنْ يُصَلِّيَ

يُصَلِّيَ

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ فَقَاتَا شُعْبَانَ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْفَلَاحَ وَالْزَيْتَ الصَّلَاةَ فَلْيَتَيَّدَ بِهِ

۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ الْخَنَابِ تَامِعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْرِ بْنِ نَسْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شُرَيْجٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَافِي.

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَامِعَاوِيَةَ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْزَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ ذِي.

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْحَنْصَلِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

عن حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي خَنِیْفَةَ الْوُثَّانِ عَنْ ثَوْنَانَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُفُّمُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ
خَائِفٌ خَشْيَ بَنَاتِهِ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان پیشاب پاخانہ روک
کر نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس پر جو سے
طہیت ہو جائے (یعنی حاجت سے فارغ ہو جائے)۔

خلاصہ: باب ۵۶ اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ
ادا نہیں ہوئی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر
حاجت کا تھا ماضی اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے
اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تھا ماضی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ملے اور شروع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترک جماعت کا عذر
ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر تھا ماضی معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ملے تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي قَدْ
عَذَتْ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا قَبْلَ أَنْ يُسْتَمَرَ بِهَا الدَّمُ

پہا پ: اس مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری
سے قبل متعین تھی

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثِّيقٍ أَنَّ الْفَتْحَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُخَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَنَّ الْمَغِيرَةَ
عَنْ غُرُورَةَ بِنْتِ الرُّبَيْعِ أَنَّ فاطمة بنتَ أبي خنيسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَّتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَفَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَالِكِ عَرَقٌ فَانْطَرِي إِذَا أَهْنَى
فُرْغَةً كَ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ فُرْغَةً فَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ
الْفُرْغَةِ إِلَى الْفُرْغَةِ.

۶۲۰: حضرت فاطمہ بنت ابی حشیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون جاری رہنے کی
شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک
رگ کا خون ہے پس تو دیکھتی رہ جب تیرے جیسے جیسے کے
دن آئیں تو نماز موقوف کر دے جب ایام جیس گزر
جائیں تو پاکی حاصل کر (نہالے) پھر اگلے جیس تک نماز
پڑھتی رہ۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَرُوحِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ وَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ
جَاءَتْ فاطمة بنتُ أبي خنيسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَإِذَا
الضَّلَاةُ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَالِكِ عَرَقٌ وَ لَيْسَ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا
أَنْتِ الْخَيْضَةُ فَدَعِي الضَّلَاةَ وَإِذَا أَتَتْكَ فَاعْبِلِي
عَلَيْكَ الدَّمَ وَ صَلِّي هَذَا حَبِثٌ وَ بَجَنٌ.

۶۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت
فاطمہ بنت حشیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میں
ایک عورت ہوں استحاضہ میں گرفتار پاک نہیں ہوتی تو کیا
میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے
جیس نہیں ہے اس لئے جب جیس (کے دن) آئیں تو
نماز چھوڑ دو اور جب جیس (کے دن) گزر جائیں تو نہا
کر نماز شروع کر دو۔

۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا الرَّزَّاقُ إِسْلَامُ عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ
جَاءَتْ فاطمة بنتُ أبي خنيسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَإِذَا
الضَّلَاةُ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَالِكِ عَرَقٌ وَ لَيْسَ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا
أَنْتِ الْخَيْضَةُ فَدَعِي الضَّلَاةَ وَإِذَا أَتَتْكَ فَاعْبِلِي
عَلَيْكَ الدَّمَ وَ صَلِّي هَذَا حَبِثٌ وَ بَجَنٌ.

۶۲۲: حضرت اُم حبیبہ بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تاکہ حالت پا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمیشہ آم المومنین حضرت انسؓ کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپؐ سے کوئی کام ہے۔ فرمایا: اری! ہا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع ہے۔ آپؐ مجھے اس دوران کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد شریک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۶۲۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابو بکر کی روایت میں ہے میں نے جس کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے پھر نہالے اور نگوٹ کس لے اور نماز پڑھ لے۔

۶۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ آتا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز سے بچو۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اگر چہ خون چٹائی پر چکے۔

۶۲۵: حضرت عدی بن ثابتؓ ہمدہ روایت کرتے ہیں

مَنْ كَتَبَهُ وَكَانَ السَّائِلُ غَيْرَ أَنَا بِنِ جُرُوحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بَنَتْ خُبَيْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْغِرُ وَأُخْبِرُهُ قَالَتْ فَوَضَعْنَا عِدَّةَ الْحَيْضِ وَبُسْتُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي عَلَيْكَ حَاجَةً قَالِ وَ مَا هِيَ أَيْ هَذِهِ قَالَتْ أَيْ اسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَثِيرَةً وَ قَدْ مَنَعَنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ أَنْتَ لَكَ الْكُفْرُ سَفَلَانَةٌ بَذَعْتَ الدَّمَ قُلْتُ هُوَ الْكُفْرُ فَذَكَرْتُ لِحَدِيثِ خُبَيْشٍ خَرَجْتُ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا سَأَلْتُ أُمَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَيْ اسْتَحَاضَ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ دَعَى فَلَزَّ الْأَيْتِمَ وَالْيَتَامَى أَيْ تَحْتِ تَحِيصِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هِيَ خَدِيجَةُ وَ قَلْبَرُ مِنْ مِّنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسَلَتْ وَ اسْتَفْغَرَتْ بِتُوبٍ وَ صَلَاتٍ.

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا سَأَلْنَا وَ كُنِيَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَافَتْ فَاطِمَةُ بَنْتُ أَبِي خُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضَ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَٰلِكَ عَرَقٌ وَ لَيْسَ بِالسَّخِيبَةِ الْخُبَيْشِ الصَّلَاةَ لَيْتِمَ مَحْبُكَبٌ ثُمَّ اغْتَسَلَتْ وَ نَوَضَى لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ أَنْ فَطَرَ الدَّمَ عَلَى الْخَصِيرِ.

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ بَشِيرُ بْنُ مُوسَى قَالَا لَا

فَنَاسِرْكَ عَنْ أَبِي الْفُظَّانِ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ بِكُلِّ قَوْلٍ
لَمْ تَغْضَبْهُ وَ تَتَوَضَّأُ بِكُلِّ صَلَاةٍ وَ تَتَوَضَّأُ وَ تَتَوَضَّأُ

خلاصہ الیواب ☆ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: (۱) مبتدئہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا پھر استمرار دم و مسلسل خون شروع ہو گیا۔ (۲) معتادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک باقاعدگی سے خون آتا رہا پھر استمرار دم شروع ہو گیا۔ بحر طریقین کے نزدیک کم از کم دو حیض باقاعدہ آنا ضروری ہے۔ (۳) متعیرہ: یعنی وہ عورت جو معتاد تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ متعیرہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) متعیرہ بالعدد: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ (ب) متعیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ ازل میں نہ تھا یا وسط شری یا آخر میں نہ۔ (ج) متعیرہ بہیما: یعنی وہ عورت جو ایک وقت متعیرہ بالعدد تھی اور دوسری بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں معتادہ کا ذکر ہے احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس دن سے پہلے پہلے خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا اور ایام عادت کے بعد چھٹی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اخْتَلَطَ دَمُهَا بِدَمِ الْمَاءِ

عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ لَنَا أَبُو الْمُعْزِرَةِ لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ ثُمَّ
خَبَيْتُ بَنَتِ خُحَيْشٍ وَ هِيَ نَحْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ غَوْفٍ
سَنَعُ بَيْنِي فَسَنَعْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ
هَذِهِ لَكِنَّتِ بِالْحَيْضَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ فَإِذَا قَلَّتِ الْحَيْضَةُ
فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَفْزَرَتْ فَأَغْسِلِي وَ صَلِّيْ فَإِنَّ عَائِشَةَ
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ بِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَصَلِّي وَ كَانَتْ تَقْعُدُ فِي
بِرْمَجِي لِأَحْنَثِهَا زَيْنَبُ بِنْتُ خُحَيْشٍ حَتَّى إِذَا خَفَرَتْ الدَّمُ
لَقَعْلَمُ الْمَاءِ

پاؤں: مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں

۶۲۶: أم المؤمنين حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اہلیہ أم حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ تو رگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر لو اور وضو کر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی ہمشرہ أم المؤمنين حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن میں بیٹھ جاتیں حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجْرِ إِذَا
ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا
أَيَّامٌ خِيَصٌ فَلْيَسْتَنْهَ

پہلے: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت
میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں
لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَخْبَانَا خُرَيْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
حَسَنَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ أَنَّهَا اسْتَحْضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَقَاتِ ابْنِي اسْتَحْضَتْ حَيْضَةً مُتَكَرِّرَةً خَبِيرَةً قَالَ
لَهَا اخْبِيْنِي كُورُشًا قَالَتْ لَوْ أَنَّهُ أَتَى مِنْ خَالِكَ ابْنِي
الْحُجَّ لَخُفَا قَالَ تَلَحُّبِي وَتَحِيضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فَيُحِلِّمُ اللَّهُ
بِسَبْعَةِ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسَلْتُ غُسْلًا لِفُضْلِي وَصُومِي
ثَلَاثَةَ عَشْرِينَ أَوْ أَرْبَعَةَ عَشْرِينَ وَأَخْبَرَنِي الطَّهْرُ
فَلَبِسِي الْعَصْرَ وَاغْتَسَلْتُ لَهْنًا غُسْلًا وَأَجَبَنِي الْمَغْرِبُ وَ
عَجَلَنِي الْعِشَاءُ وَاغْتَسَلْتُ لَهْنًا غُسْلًا وَهَذَا أَخْبَرَنَا الْأَمْرِيُّ
الْحِ

۶۲۷: حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو
استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت
نحت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی
رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تو
بہت بہتا ہے۔ فرمایا انگوت کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم
ہے اس کے موافق چھ سات روز ہر ماہ میں حیض شار کر پھر
غسل کر لے اور نماز پڑھ اور تجیس یا چوبیس روزے رکھ
اور طہر تاخیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں
کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تاخیر سے اور عشاء
جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کراور
دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج برحمول ہے لیکن
درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی حمیرہ کے لیے ہے جس کے لیے غسل نفل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔
حدیث باب میں: وَ هَذَا أَحَبُّ الْأَمْرِيِّينَ الَّتِي كِي تَحْرِجُ فِي شَرَاهِ كَا اَحْتِلَافِ هُوَا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت
حمزہ بن جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل نفل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل
کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے
زیادہ پسند ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ وہ وضو نفل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے اصل حکم تو وضو نفل
صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث جحش
مقتادہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ بنت جحش حمیرہ ہوں اور انہیں چھ دن کے
ایام حیض ہونے کا یقین ہو اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہو اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حاکمہ
قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا اس کے بعد چھ دن پورے ہوئے تک ان پر غسل نفل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ثانی میں
ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو احب
الْأَمْرِيِّينَ الَّتِي فرمایا۔

۱۱۸ : بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْخَيْضِ

يُصِيبُ الثَّوْبَ

بَابُ: حَيْضِ كَاخُونِ كَيْزُ

پر لگ جائے

۶۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَهُ بِنْتُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَ عِنْدَ الرُّخَمِيِّ عَنْ مُهَذَّبٍ قَالَ قَالَ سُبَّانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ الْمُسَدِّمِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَتْ بَنَتْ مَخْصِي قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالمَاءِ وَ التَّبَدُّ وَ حَتَّى وَ لَوْ نَضَعَ

۶۲۸ : حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور ہیری کے پتوں سے دھو ڈالو اور کھرچ ڈالو گویا پانی کی پڑی کے ساتھ۔

۶۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنُوَّ خَالِدُ الْأَخْمَرُ عَنْ جُهْدَمِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ غُرَابَةَ سَبَّ السُّنْدَرِ عَنْ أَنَسَاءَ بَنَتْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْخَيْضِ يَنْكُثُونَ فِي الثَّوْبِ قَالَ الْفَرْصِيهِ وَ اغْسِلِيهِ وَ صَلِّي فِيهِ.

۶۲۹ : حضرت اسامت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھو لو اور اسے پکین کر نماز پڑھو۔

۶۳۰ : حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ بَخِيْلٍ قَالَهُ بِنْتُ وَهْبٍ أَخْرَجَ عَنْهُ عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رُوحِ الشَّيْءِ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتْ إِنَّ سَكَانَ أَحْدَمًا لَتَحْيِضَ ثُمَّ تَقْرَضُ الدَّمُ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ ظَهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَ تَنْضِجُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

۶۳۰ : اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع کر دیتی۔

خلاصہ کتاب حیض کا خون تا پاک ہے کیونکہ قرآن پاک میں آذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کا کچھ ہونا بیان ہوا ہے۔ دم حیض یا دم مسحوق میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے امتی کے ازالہ کے احکام میں اختلاف ہے (۱) امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک دم قلیل معاف ہے اس کے ساتھ نماز پڑھتے تو ادا ہو جائے گی جبکہ دم کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمد ابن مبارک اور امام احنف بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم بھی احتاف کے مطابق ہے۔ البتہ قول جدید میں ان کے نزدیک دم حیض مطلق نجس ہے کچھ بھی معاف نہیں قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار دم سے زیادہ ہو تو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور قدر در دم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدر در دم سے کم ہو تو نماز مکروہ حزیبی اور دھونا سنت ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن قدام نے رائے معتدل پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔

۱۱۹: بَابُ الْخَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

چاپ: حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے

۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا النَّبِيَّ
الْمَحْبُوسَ الصَّلَاةَ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَعْرُوبَةُ أَنْتَ لَمْ تَحْجِ
نَحْبُضَ عِنْدَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ نَظَهُوْا لَمْ
يَأْمُرْنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

۶۳۱: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک
عورت نے پوچھا کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی
قضا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا:
کیا تو حرد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمیں
حیض آتا پھر ہم پاک ہوتیں آپ نے ہمیں نمازوں کی
قضا کا حکم نہیں دیا۔

خلاصہ: الباب ☆ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضاء بھی نہیں اور روزہ بھی نہ رکھے لیکن اس کی قضاء واجب ہے اس پر اجماع ہے۔ حرد یہ حرداء کی طرف منسوب ہے یہ کوفہ میں ایک ہستی تھی جو غار کا گڑھ تھا۔

۱۲۰: بَابُ الْخَائِضِ تَتَنَاولُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

چاپ: حائضہ (ہاتھ بڑھا کر) مسجد سے کوئی

چیز لے سکتی ہے

۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّهْضِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ نَوَيْتُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقْتُ ابْنَ خَائِضٍ
فَقَالَ لَيْسَتْ خَيْضَتُكَ فِي يَدِكَ.

۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مسجد سے مجھے چٹائی
وے دو۔ میں نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں فرمایا: حیض
تہمارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا
فَلَا وَكَيْفَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَنَاولُ رَأْسَهُ ابْنِي وَابْنَةُ خَائِضٍ وَهُوَ مُخَاوِرٌ
نَعْنِي مُغْتَسِلًا فَاغْبَسَلَهُ وَأَرْخَلَهُ

۶۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم بحالت احکاف اپنا سر مبارک میرے قریب
کرتے درآ تھا کہ میں حائضہ ہوتی تو میں آپ کا سر
مبارک دھوتی اور نکھلتی کرتی۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيٍّ قَالَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ ضَبَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْخَعُ رَأْسَهُ فِي خَبْرِي وَابْنَةِ خَائِضٍ وَ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۶۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا سر میری گود میں رکھ کر قرآن کی تلاوت
فرماتے۔

خلاصہ: الباب ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جہرہ مسجد نبوی علی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل تھا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جہرہ کے اندر اپنا سر مبارک کر دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اس میں نکھلتی کر دیتی ہیں ہر حال حائضہ اپنا
ہاتھ مسجد میں داخل کر سکتی ہے۔

پہلو: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے
کہاں تک گنجائش ہے؟

۱۲۱: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ
حَائِضًا

۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اس لئے) جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مہاد اجماع میں چلا ہو جائے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخُرَّاجِ قَالَ أَمَّا الْأَخْوَصُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَلَفٍ قَالَ عَنِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الثَّوْمِينِيِّ خَمِيقًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا خَاتِمًا أَمْرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِيَهُ فِي فُورٍ خِطْمُهَا ثُمَّ تَبَايَرُهَا وَابْنُكَ يَمْلِكُ أَمَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ أَمْرَهُ.

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا خَاتِمًا أَمْرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِيَهُ بِأَزَارٍ ثُمَّ تَبَايَرُهَا.

۶۳۷: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ آپ کے لحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لحاف سے نکل گئی تو رسول اللہ نے فرمایا: جسہیں خون آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آ گئی تو رسول اللہ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے ساتھ لحاف میں ہو گئی۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْفَافِهِ فَوُحِدَتْ مَا نَحَدُ الْبَنَاتِ مِنَ الْخِصْبَةِ فَأَنْتَلَسْتُ مِنَ اللَّحَافِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ بِكَ قَالَتْ أَتَمَّ قَالَتْ فَانْتَلَسْتُ فَأَخْلَعْتُ مِنْ خَاتَمِي ثُمَّ رَفَعْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى فَاذْخُلِي مَعِيَ فِي اللَّحَافِ قَالَتْ فَذَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۸: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی ہمسرہ) حضرت اُمّ

۶۳۸: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع ہونے کی حالت میں آدھی رات تک نہ بند باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

مُعَاوِنَةُ بْنِ مُخْتَلَبٍ عَنْ مُعَاوِنَةَ بِنِ ابْنِ شَلَّانَ عَنْ لَمَّ خَبِيئَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَأَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَحِيضَةِ قَالَتْ كُنْتُ إِحْدَانَا فِي قُرْبِهَا أَوَّلَ مَا تَحِيضُ فَتُصَلِّ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى التَّضَابُعَ فَيَجْلِسُ بِهَا ثُمَّ تَضَعُ جَمْعَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

چاپ: حائضہ سے صحبت منع ہے

۱۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْتَانِ الْحَائِضِ

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کابن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا فَنَا وَ كُنْجَ فَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرِ عَنْ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ الْمَحْبُوبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي خُبْرِهَا أَوْ كَاهَا فَضَلَقَ بِهَا يَقُولُ فَقَدْ خَفَرْتُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.

خلاصہ: **الرباب** مہاشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے جماع کرنا۔ حائضہ سے جماع تو باطلاقِ امت حرام ہے حتیٰ کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استحبابِ موافقی الازار یعنی ازار سے اوپر تلخ حاصل کرنا بالا جماع جائز ہے اور استحبابِ مباحث الازار یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے تلخ حاصل کرنا جہودِ امر کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

چاپ: جو حائضہ سے صحبت کر بیٹھے اس کا کفارہ

۱۲۳: بَابُ فِي كُفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

۶۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوی کے ساتھ بحالتِ حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَمَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيُؤَى بِهَا امْرَأَةً تَوَدَّى حَائِضًا قَالَ يَضَلُّ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

خلاصہ: **الرباب** امام احمدؒ امام احنقؒ اور امام اوزاعیؒ رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبول تو بہ صدقہ کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ حیض کی ابتدا میں دینار اور آخر میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جہود کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت تو بہ سے یعنی صرف تو بہ اور استغفار کرے یا احتیاب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

چاپ: حائضہ کیسے غسل کرے

۱۲۴: بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

۶۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

۶۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا

قُلْنَا وَكَيْفَ عَنْ هَاشِمٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَأَنَّكَ خَائِضًا أَفْقَصِي مَغْرُوكَ ارشاد فرمایا: درآئھا لیکہ وہ حائضہ تھیں کہ بال کھول کر واغنیبلن قال علی بن حذیفہ القصبی رأیہا نہا۔

خلاصہ الباب ۵۶ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سرکھانا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیات بہت شرم اور حیا والی خواتین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَفْصَةَ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ صَبِيحَةَ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا فَحَدَّثَتْ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحْضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِخْدَاكُنْ مَاءً هَا وَسَدْرَهَا فَتَغْتَسِلُ فَتُحْسِنُ الطَّهُّورَ أَوْ تُلْغِي فِي الطَّهُّورِ ثُمَّ نَضَّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلِكُهُ ذَلِكَ فَتَدْلِكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شَوْنُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ نَضَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ مِرْصَةً تَمْسُكُهَا فَتَغْتَسِلُ بِهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا كَيْفَ اتَّغَسَّلُ بِهَا قَالَ سَتَحَانِ اللَّهُ تَغْتَسِلُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا كَيْفَ تَحَانِهَا نَحْنُ ذَٰلِكَ تَتَّعَى بِهَا أَمْرَ الذِّمِّ قَالَتْ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَائِضَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِخْدَاكُنْ مَاءً هَا فَتَغْتَسِلُ فَتُحْسِنُ الطَّهُّورَ أَوْ تُلْغِي فِي الطَّهُّورِ حَتَّى نَضَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلِكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شَوْنُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ الْمَاءَ غَلِيًّا جَسَدَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا بَعْمَ الْبَنَاءِ بِنَاءَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ يَتَغَسَّلُونَ الْخَبَاءَ أَنْ يَتَغَسَّلُوا فِي الْمَذْنِيِّ

۶۳۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہ سے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں ایک پانی اور پیری کے پتے لے اور خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر منگ لگا ہوا چمڑے کا کٹڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہ فرماتی ہیں آپ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو ملے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی حیادین کی سمجھ اور فہم حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

چاپ: حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے

بچے ہوئے کا حکم

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَائِلَةِ الْخَائِضِ

وَسُورِهَا

۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَفْصَةَ

۶۳۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ الْعَالَمِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں

میں بحالت حیض ہڈی چوتھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ تھا اور پانی چھتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۳۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو“ حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

چاپ: حائضہ مسجد میں

نہ جائے

۶۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور باؤز بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جنہی اور حائضہ کے لئے۔

چاپ: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور

خاکی رنگ دیکھے تو

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاکی کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

عَنِ الْجَدَّةِ بْنِ شَرِيحٍ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَعْرِقُ الْعَطَمَ وَ أَنَا خَائِضٌ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَطَّحَ لَمْعَةً حَيْثُ كَانَ قَبِيٌّ وَ اشْرَبَ مِنْ الْإِنَاءِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَطَّحَ لَمْعَةً حَيْثُ كَانَ قَبِيٌّ وَ أَنَا خَائِضٌ.

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَا خَشَاؤُنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَخْلُشُونَ مَعَ الْخَائِضِ فِي تَبَّتْ وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ قَالَ لَقَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لِنَبِيِّ ﷺ فَاسْتَوَلَّ اللَّهُ ﷻ وَ نَسْتَلُوكَ عَنْ الْمُنْجِصِ ﴿الْفَرَقَةُ﴾ [۲۲۲] قُلْ هُوَ أَذَى فَافْتَرَلُوا الْبِنَاءَ فِي الْمُنْجِصِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْغَرُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ.

۱۲۶: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْخَائِضِ

الْمَسْجِدِ

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا قَالُوا نَعِمَ قَالَا ابْنُ أَبِي عَتِيْبَةَ عَنْ ابْنِ الْحَطَّابِ الْهَمَزِيُّ عَنْ مَخْلُوحٍ الدَّهْلِيِّ عَنْ خُسْرَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُرْحَةً هَذَا الْمَسْجِدِ فَدَاوَى بِالْعُلَى صُرْهَةً إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَجْلُ لِحَيْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ.

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِضِ تَرَى بَعْدَ

الطَّهْرِ الصُّفْرَةَ وَ الْكُلْرَةَ

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا خَبَرَنَا اللَّهُ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ السَّجَوِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيهَا بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَتْ إِنَّهَا

ہیں عَرَقٌ أَوْ عَرُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ بَحْنٍ نَهَيْدُ بَعْدَ الطَّهْرِ
بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ
غسل۔ حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ بَحْنٍ قَالَا عِنْدَ الرَّافِعِ أَنَاثَا مَغْمَرٌ
۶۳۷: حضرت اُمّ عبدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم زرد
عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ نَرَى
اور گدے رنگ کو کچھ بھی شمار نہ کرتے تھے (یعنی حیض نہ
الطُّفْرَةَ وَالْكَلْبَرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ بَحْنٍ قَالَا مُحَمَّدٌ بْنُ
سمجھتے تھے)۔

عَبْدُ اللَّهِ الرَّافِعِيُّ قَالَا وَهَبْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ قَالَا لَمْ تَكُنْ لَا نَعُدُّ الشُّفْرَةَ وَالْكَلْبَرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ
بَحْنٍ وَهَبْتُ أَوْ لَا هَذَا عِنْدَنَا بِهِذَا۔

پاپ: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

۱۲۸: بَابُ النِّفْسَاءِ كَيْفَ تَجْلِسُ

۶۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ قَالَا شَاخُغُ بْنُ
۶۳۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
الزُّبَيْدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُثَنَّى
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس
الْأَزْدِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النِّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
والی عورت (زیادہ سے زیادہ) چالیس روز بیٹھتی اور
اللَّهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلُقُ وَخَوْهَا بِالْوُزْنِ
چھائیوں کی وجہ سے ہم چہرے پر درس نامی گھاس کی
مِنَ الْكَلَفِ۔ بالٹھ کرتی تھیں۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا النُّعْمَانِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ
۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
سَلِيمٍ أَوْ سَلَمٍ شَكَّ أَبُو الْحَسَنِ وَأَخُوهُ أَبُو الْأَخْوَصِ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَتْ
لئے چالیس یوم مقرر فرمائے تھے کہ وہ اس سے پہلے
لِلنِّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ قُلْ ذَلِكَ
پاکی دیکھے۔

خلاصہ: باب ۱۲۸: النِّفْسَاءُ۔ بیڑہ وقت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ من الکلف۔ کاف ان چھوٹے چھوٹے
والوں کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ سرخ اور کبھی میناے رنگ کے ہوتے
ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بناء پر چہرے پر چھائیاں
پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دور کرنے کے لیے ہم درس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر لگا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ
نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، ابن
المبارکؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام اہل حق کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

پاپ: جو بحالت حیض بیوی سے

۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ

صحبت کر بیٹھا

حَاضٍ

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ
۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

عند الکرم عن مفسم عن ابي عاص قال كان الرجل اذا وقع على امراته و هي حائض فمرة النبي ﷺ ان ينصق بصب ديار.

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے محبت کر بیٹھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اثرنی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

۱۳۰: بَابُ فِي مُوَ اكَلَةِ الْحَائِضِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ضَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْعَارِبِ عَنْ حِرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوَ اكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَ اكَلَهَا.

۶۵۱: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْخَائِضِ

۶۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَ كَيْعَجٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُنَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَ اَنَا اِلَى خَبِيٍّ وَ اَنَا خَائِضٌ وَ عَلَيَّ مِرْمَلٌ وَ عَلَيْهِ بَغَضَةٌ.

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۳: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ مَيْمُونَةُ سَمِعَتْ رَوَايَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اِيَّكَمَ جَاءَ رَجُلًا يَدْعُو اِسْمًا كَمَا كُنْتُمْ تَدْعُو اِسْمًا عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ شَيْثَوْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِرْمَلٌ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِ بَغَضَةٌ وَ هِيَ خَائِضٌ.

۶۵۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ميمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

خلاصۃ الباب ✽ حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالذکر کی کو ہر وقت سر ڈھانچا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانچنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانچنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سر نگینے رکھنے شروع کر دیے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور نگینے سر نماز پڑھنے کی عادت بنالینا تو آداب نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحین کی بیروی اور تعہد میں بہت خوبی ہے۔

۱۳۲: بَابُ إِذَا خَاصَّتِ الْحَايَةُ لَمْ تُصَلَّ إِلَّا بِخِصَامٍ

۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعَجٌ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُنَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاخْضَعَتْ مُوَلَاةٌ لَهَا

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

گئی ہے؟ عرض کیا: جی آپ نے اپنی پگڑی میں سے پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دوپٹے کے طور پر استعمال کرلو۔

۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں فرماتے۔

چاپ: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۶۵۶: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمائے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوئیں اور مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

چاپ: پٹی پر مسح

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بچہ پاٹوٹ گیا (توپستر کر دیا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے حقائق) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

چاپ: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

چاپ: برتن میں کلی کرنا

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُصِّصَتْ لِي خَصَاصَةٌ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ فَقَالَ اخْصُرْنِي بِهَذَا.

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ وَابْنُ الْأَعْمَانِ قَالَا قَاتِحَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَبِيحَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَغْتَبِلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِحِمَارٍ.

۱۳۳: بَابُ الْخَائِضِ تَخْتَضِبُ

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَالَ حَاجَّ لَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ لَنَا يَزِيدُ عَنْ مُعَاوِدَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَمْرَةَ قَالَتْ تَخْتَضِبُ الْخَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَعْنُ تَخْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَنَائِبِ

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْبَلْحِيِّ قَاتِعُ الزُّرَّافِ أَنَا ابْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْكَسْرُ إِحْدَى زَلَدِي فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَنَائِبِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنِ سَلَمَةَ أَنَا اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نُحْوَةٌ.

۱۳۵: بَابُ اللَّعَابِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَاتِ وَكَثْبَةُ عَنْ خَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ زَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلَ الْخُسْفِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَقْفِهِ وَ لَعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ.

۱۳۶: بَابُ الْمَسْحِ فِي الْإِنَاءِ

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُورِدُ بْنُ سَعْدٍ قَاتِ سُبَّانُ ابْنُ عُثَيْمَةَ عَنْ بَشْرِحٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كُرَّامَةَ قَاتِ أَبُو أَنَسَةَ

آپ نے کلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں
ہی کلی کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی نفیس خوشبو تھی اور
ڈول سے باہر نکال گئی۔

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں کے ڈول
میں کلی کی تھی۔

چاپ: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت
۶۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک
مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں
صنف مشترک سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)

۶۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں
میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر
نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزواۃ لهذا اسناد ضعیف)

خلاصہ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرکاء و کچنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران، گھٹنے اور ناف کے دیکھنے
میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

چاپ: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس
میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے
۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک
خٹک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خٹک) رہ جانے
والی جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ أَيْسَى يَذَلُّهُ فَمُضْمَضٌ مِنْهُ فَخَشَّ فِيهِ مَسْكًا أَوْ
أَخْبَثَ مِنَ الْمِسْكِ وَاسْتَفْرَّ حَامِخًا مِنَ الذَّلْوِ.

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ ثَابِتُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ الْأَخْطَرِيِّ
عَنْ مَعْمُودِ بْنِ الزُّبَيْعِ وَخَنَّانٍ قَدْ عَقَلَ وَخَجَةً مَخْجَا وَشَوْلُ
اللَّهِ ﷺ فِي دَلَمٍ مِنْ بَنِي لَهْمٍ

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَرَى عَوْرَةَ أَخِيهِ
۶۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ الْخَثَّابِ
عَنِ الْعُشَّاقِ ابْنِ عُثْمَانَ ثَابِتُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَلَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَنْظُرُ
الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ الْخَثَّابِ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَزْدَةَ عَنْ مَوْلَى لَعَائِشَةَ
عَنْ لَعَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَنَّانُ أَبُو نَعِيمٍ يَقُولُ عَنْ مَوْلَا لَعَائِشَةَ

۱۳۸: بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ
جَسَدِهِ لَمْعَةٌ لَمْ يُبْسِئْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ
۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ
قَالَا ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ أَنَا ثَابِتُ مُسْلِمٌ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ
الرَّحْبَنِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ
مِنَ الْخِصَانَةِ فَرَأَى لَمْعَةً لَمْ يُبْسِئْهَا الْمَاءُ فَقَالَ سَحْمَةٌ فَلَهَا
غُلْبَتُهَا قَالَ اشْحَقُ بْنُ خَدِيدَةَ فَعَضَّرَ شُغْرَةً غُلْبَتُهَا
۶۶۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَابِتُ بْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ مُحَمَّدٍ

ابن عُثَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
خَاءَ وَخَلَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ
صَلَّيْتُ الْفَجْرَ لَمْ أَصْنَعْتَ فَرَائِثَ فَلَمْ تَوَضِعِ الطُّفْرَ لَمْ
يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مَسَحْتُ عَلَيْهِ
بِهَيْدِكَ أَفْرَأَكَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی
روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ
بکھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

خلاصۃ السباب ✽ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل
یا وضو کرنا ضروری نہیں اس خشک جگہ کو دھو لینا کافی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ
يُصِبْهُ الْمَاءُ

پاؤں: جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی
پانی نہ پہنچایا

۶۶۵: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا
خَرِيمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجَلَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الطُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ ﷺ ازْجِعْ فَأَخْشَنَ وَضُوءَهُ كَسَ.

۶۶۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی
ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ
چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب مہرگی سے وضو کرو۔

۶۶۶: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ ح وَخَدَّثَنَا
ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ ثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي
الرُّثْبَةِ عَنْ خَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ رَسُوْلٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَلَظَّظَ وَخَلَّ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ
الطُّفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَإِنْ
فَرَّجَ

۶۶۶: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ
اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ
دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے
کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا
گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

کُتُبُ الصَّلَاةِ

۱: أَبْوَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِانٍ فَلَا قَا
 بِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ أَنَا سَلَمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مَيْمُونِ الرَّقِئِيُّ قَنَا مَخْلَدُ بْنُ بَرْزَدَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ غُلْفَمَةَ بْنِ
 مَرْثَدَةَ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بَرْزَدَةَ وَجَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ
 وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ لِلْمَاءِ وَالْب
 الشَّمْسِ أَمْرٌ بَلَاءٌ وَجَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ
 فَاقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ بِنِصَاءِ
 نَبِيعَةٍ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْمَغْرِبَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ
 فَاقَامَ الْعِشَاءَ حَتَّى غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ فَاقَامَ الْعِشَاءَ حَتَّى
 عَلَجَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِي أَمَرَ
 فَادَّخَلَ الظُّهْرَ فَاسْتَوْدَعَهَا وَاتَّعَمَ أَنْ يَسْبِرَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى
 الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ أَخْرَجَهَا فَوْقَ الْيَدَيْنِ حَتَّى
 لَفَضَلَى الْمَغْرِبَ قُلْتُ أَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ
 مَا دَخَلَ قُلْتُ الْكُلُّ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَوْدَعَهَا بِهَا ثُمَّ قَالَ
 آمَنَ السَّاحِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا نَا
 وَسُؤَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا
 رَأَيْتُمْ

۶۶۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج اُٹھتا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جو نبی شفیق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان پڑھ دی۔ آپ نے ظہر پڑھنے کے وقت میں پڑھی اور غروب ہونے کے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی بد نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک چھائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور غروب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔

خلاصۃ الباب ✽ اس بات پر تمام اہل بیروحدیت متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کون سے دن میں ہوئی۔ چنانچہ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہور نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلوٰۃ خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے

میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وكان ينخل من صلوة القداة حين يعرف الرجل جلوسه - مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پچھانتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت چھٹی تھی لہذا اس کے اندر ہم نشین کو پچھانتا ہی وقت ممکن تھا جب باہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) عجم طبرانی 'کامل ابن عدی' معنی علیہ الرزاق 'مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فود بصلوة الصبح حتى يبعو القوم مواقع بليلهم من الاستعداد اے بلال صبح کی نماز میں روٹی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے حیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں 'روٹی کی وجہ سے۔ ۴) شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابو داؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں الفاظ قبل وفتھا ہے جس سے باقائے مقام ووقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ٹکس ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعود اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ ان کے مستحلات تو لی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے مستحلات کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ تو لی حدیث رائج ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تھارنر حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تو لی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکس میں بھی یکسر نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں ان کی سہولت کی خاطر ٹکس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

۲: باب: نماز فجر کا وقت

۲: بَابُ وَلَبَّ صَلَاةُ الْفَجْرِ

۶۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گھروں کو واپس آتیں تو اندر میرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پچھان نہ سکتا۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْثَةَ عَنِ الرَّاهِرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا بِنِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَفْرَقُهُنَّ أَحَدٌ نَفْسِي مِنَ الْقَلْبِ.

۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: "اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں۔" (الاسراء: ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا غَيْثُ بْنُ اِبْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرَجِيُّ قَالَا ابْنُ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلاَعْمَشَ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي الْفَجْرِ اِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَنْهُوَ قَاءَ (الاسراء: ۷۸) قَالَ نَشْهَدُ بِمَدْحِكَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

۶۷۱: حضرت مغیث بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے

۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَسْطِيُّ قَالَا الْوَلِيدُ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صح
ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن
عمرؓ کی طرف حوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے
لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ
کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عہدہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع
کی۔

مَنْ سَلَّمَ لَنَا الْاَوَّامِیُّ قَدْ تَهَيَّكُنْ مَنْ تَرْتَمِ الْاَوَّامِیُّ قَدْ
تَهَيَّكُنْ مَنْ سَلَّمَ لَنَا صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الشُّبْحُ يَغْلِبُ فَلَمَّا سَلَّمَ الْفَلَاحُ عَلَى ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَفَلَّحَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ
صَلَاتُنَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا
طَلَعَ عُمَرُ اسْفَرَّ بِهَا عَثْمَانُ.

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے
تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّهُمَا سَفَيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
ابْنِ عَجَلَانَ سَمِعَ عاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَنَادَةَ وَ جَدَّهُ يَزِيدَ
يُخْبِرُ عَنْ مَخْمُورِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ أَصْبَحُوا بِالشُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْثَمُ لِلْآخِرِ أَوْ لِأَخْرِ الْخَيْرِ.

پہلے: نماز ظہر کا وقت

۳: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا
کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ بَلَغَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَمَّانَ بْنِ خُزَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَلَ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حضرت ابو بکرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز
جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل
جاتا۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ بَلَغَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُرْفٍ
بْنِ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ سَيَّارٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَزْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجَرِ الَّتِي تَذْغُونَهَا
الظُّهْرُ إِذَا دَخَلَ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حضرت خیاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی
گرمی کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس شکایت کا لحاظ نہ
فرمایا۔

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ بَلَغَ ابْنُ الْأَعْثَمِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ خَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ الْقُدَيْبِيِّ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ
شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ
الْفُطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَدْ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ عَرَفَ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی
مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر
معروف ہے اور معاذیہ میں ضعف ہے۔

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَزْنٍ قَدْ بَلَغَ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ خُبَيْرَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا

(فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا يعرف و معاذیہ فیہ لیس)

۳: بَابُ الْإِزَادِ بِالطُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

پہاں: سخت گرمی میں طہر کی نماز کو کھنڈا کرنا

(یعنی کھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَنَا مَا لَكَ مِنْ أَسْبَ قَالَا أَبُو الْإِزَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَشَدَّ الْحَرُّ فَاتَّبِرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ خِفَتْهُمْ

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيحٍ أَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ جِهَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَنَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَشَدَّ الْحَرُّ فَاتَّبِرُوا بِالطُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ خِفَتْهُمْ

(فی الرواۃ: اسناد صحیح)

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو کھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بہاں سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو طہر کھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بہاں سے ہوتی ہے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّبِرُوا بِالطُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ خِفَتْهُمْ

۶۸۰: حَدَّثَنَا نَيْبُ بْنُ الْمُثَنَّبِ الْوَاسِطِيُّ مَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ خُرَيْبٍ عَنْ نَبَّانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي خَارِمٍ عَنْ الشَّعْبِزِيِّ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الطُّهْرِ بِالنَّهَاجَةِ فَقَالَ لَنَا أَبِرُّوْنَا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنٍ خِفَتْهُمْ

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّبِرُوا بِالطُّهْرِ

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز طہر دو پہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو کھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بہاں سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہر کھنڈے وقت میں پڑھو۔

خلاصۃ السہاب ۶۷۷: اس حدیث سے امام شافعی احتیاب جمیل طہر کے قائل ہیں۔ خنیفہ اور حنابلہ کے نزدیک سرودی میں جمیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ خنیفہ کے نزدیک احادیث باب سرودی کے زمانہ پر محمول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سرودی کے زمانہ میں طہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور اگر روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سرودی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح ہے۔

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک رکھا۔

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا مَلَأْنَا غِيَابَ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى

۶۸۵: حَدَّثَنَا جِهَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ عَنْ الرَّاهِزِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَدِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ لَكُنَّا وَنَزَلْنَا وَنَالَ.

۶۸۶: حَدَّثَنَا خُفْصُ بْنُ عَمْرٍو وَنَا غُنْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبِيْبٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْدٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَسَّ الْمَشْرِكُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ خَبُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا.

خلاصہ الباب ۶۸۶ نماز عصر صلوٰۃ الوسطی ہے اور صلوٰۃ الوسطی کے بارہ میں قرآن کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا صالح کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویا کہ سارا مال اور اہل و عیال ختم ہو گئے ہیں۔

چاپ: نماز مغرب کا وقت
۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تئیر کرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اتنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۶۸۷: حَدَّثَنَا غُنْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا أَبُو النَّجَّاجِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَنَظَرْتُ أَهْلَنَا وَابْنَهُ لِنَنْظُرَ إِلَى مَوَاقِعِ نَبِيهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّاهِزِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى لَحَوْه. ۶۸۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْجَنَابِ

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گئے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابو بکر امین عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

پہا پ: نماز عشاء کا وقت

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرائی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۶۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرائی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو کچھائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

۶۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبیؐ نے اکثری پائی؟ فرمایا جی۔ آپؐ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپؐ کی اکثری کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۶۹۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

عشائہم عن عمر ابن ابیہم عن قتادۃ عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عند المظاہل قال قال رسول اللہ ﷺ لا تزال اُمتی علی المعطرۃ ما لم یؤخروا المغرب حتّ تشتبک النجوم قال انّ عند اللہ بن ساعۃ سمعت محمد بن یحییٰ یقول اضطرب الناس فی هذا الحدیث بنفاد قدھنّ ما و انّو بکر الاغنی فی العوام بن عباد بن العوام فاخرج النبا اصل ابنہ فاذا الحدیث فیہ۔

۸: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَايْعَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنِّي عَنْ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأخيرِ الْعِشَاءِ

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَامَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ خَمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلِ اتَّحَدَ النَّبِيُّ ﷺ حَاجَةً قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَ لَنَا صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى قُرْبَيْهِ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَامْضَوْا وَانْتُمْ لَنْ تَرَوْا هِيَ صَلَاةَ مَا نَسُظَرُّمُ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ خَاتَمِهِ

۶۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى التَّبَّيُّ قَالَ عِنْدَ الْوُثُونِ لِي سَعِيدٌ لَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ

حتى دهب شطر اللیل فحرح فصلیٰ بہ ثم قال ان الناس قد صلوا و ناسوا و انتم لم تزلوا فی صلاۃ ما انظرتمہ الصلاۃ و لولا الضعیف و الشقیم اخست ان اؤخر هذه الصلوٰۃ الی شطر اللیل

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نمازی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) ناتواں اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

۹ : بَابُ مِيقَاتِ الصَّلَاةِ فِي الْعَمِیْمِ

۶۹۳ - حَدَّثَنَا غَزْدَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَيْهِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَا لَنَا اَبُو لَيْثٍ مِنْ مُسْلِمٍ لَمَّا اَلُوْا زَاْعِيَّ حُلِيِّ بْنِ ابْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ فُلَانَةَ عَنْ اَبِيْ الْفَتْحِ جَعْفَرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ نَكْرُؤُا الصَّلَاةَ فِي الْيَوْمِ الْعَمِیْمِ فَإِنَّهُ مِنْ فَاتِنَةِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَطَّ عَمَلُهُ

۶۹۳ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابراہیم کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عمر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

خلاصہ الباب ☆ حدیث حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تاخیر تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے کو یا نمازی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت فضیلت والا ہے اور اگر وہ شب کا ذریعہ ہے۔

۱۰ : بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا

۶۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ لَمَّا بَرَزْنَا مِنْ دُرَيْعٍ لَنَا حِجَابٌ لَمَّا قَادَهُ عَنْ اَبِيْ نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّحْلِ يَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ لَوْ بَرَزَتْ عَنْهَا فَاِنْ نَسِيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا

۶۹۵ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

خلاصہ الباب ☆ اس مسئلہ میں اگر نماز کا مسک یہ ہے کہ قضاء نماز تک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی نیند سے بیدار ہو یا اسے یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع وغروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی یہ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موعوتہ ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہذا اوقات مکروہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النہی ع الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ)) یعنی اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کو ان احادیث سے قصص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ ہیں (۱) حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلة النحر میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تفسیر اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ ۲) احادیث النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ معاً متواتر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نمازیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ ۳) خود امام شافعیؒ حدیث باب کے الفاظ ((وَصَلَّيْهَا اِذَا دَخَرَهَا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعیؒ بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقات مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حدیث باب اداء نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْفُفْلَسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ عَنْ فُتَيْدَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا دَخَرَهَا.

۶۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ سَبْحَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهَبَ ثَنَابُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلَّ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرِ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَفْرَكَا الْكُزْبَى عَرَسَ وَ قَالَ لِبَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ائْتِنَا الْبَيْتَ فَصَلِّ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قُدِّرَ لَهُ وَ بَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَلَمَّا تَفَارَقَ الْفَجْرُ اسْتَدْبَرَ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوْاجِهَةً فَفَعَلَتْ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِيْنَةً وَ هُوَ مُسْتَسْبِئٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا بَسِيقَ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَهْفَةً اسْتَيْسَافًا فَفَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ ابْنُ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَفَعَلَ بَلالَ رَضِيَ اللَّهُ

۶۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپؐ کو اگھ آنے لگی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا اٹھل دوڑا اور رسول اللہؐ کو آپ کے ساتھ لیٹا دیا جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگا دی فجر (شرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹیک کی حالت میں نیند غالب آ گئی نہ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دوپٹے محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روک رکھا جس نے آپؐ کی جان کو روک رکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اونٹوں کو چلا دو لوگوں نے تمھاری دوڑ تک اپنے اونٹوں

کو چلایا (آپ اس جگہ سے چلے گئے کیونکہ وہاں شیطان تھا جیسے دوسری روایت میں ہے) پھر آپ نے وضو کیا اور بال کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قاتم کر نماز کو میری یاد کی خاطر اور ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے: و اقم الصلوة للذخری۔

۶۹۸: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں کوتاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہ نے فرمایا سوتے میں کچھ کوتاہی نہیں کوتاہی تو ہاتھ میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہ کے شاگرد عبد اللہ ربیع کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصین نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا کیونکہ اس واقعہ میں میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

پا: ۱: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا) اس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

تَعَالٰی عَنْهُ اَحَدٌ نَفْسِ الْاِدْنِ اَحَدٌ نَفْسِكَ بَابِي اَنْتَ وَنَفْسِي بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَفَاوَا قَالَتَا فَاوَا رَزَا حَلْمُهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَاَتَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا فَصَى السُّبْحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا قَالَ اللّٰهُ غَرَّوْ حُلَّ قَالَ وَ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذَّكْرِ قَالَ وَ كَانَ بَيْنَ شَهَابٍ بَقَرَاءَ وَ هَا لِلذَّكْرِ۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حِشَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْنَابٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَكَرْنَا نَعْمَ نَطْمُھُمْ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ثَابِتُ اَحْنَى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ نَعْمَ نَطْمُ اَلَمَّْا النَّظْرُ نَطْمُ فِي الْبِقِطَّةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَ مَوْقِفَا مِنْ الْعَدَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْنَابٍ فَسَمِعْنِي عِمْرَانَ بْنَ الْاَخْطَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا اَحَدْتُ بِالْاَخْبِيْثِ فَقَالَ يَا هُنِي اَنْظُرُ كَيْفَ تَحَدَّثُ فَاِنِّي شَاھِدٌ لِلْحَدِيْثِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا اَنْكَرُ مِنْ حَدِيْثِهِ شَيْئًا۔

۱: بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِي الْعُدْرِ وَالضُّرُوْرَةِ

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ نَا عَدَةُ الْعَرَبِيْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَوْزْدَى اَخْرَجْنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَنْ ثَسْرِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَنْ الْاَعْرَجِ يَحْدُثُوْنَ عَنْ اُمِّ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَفْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَلَّ اَنْ يَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهَذَا اَفْرَكَهَا وَ مَنْ اَفْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَلَّ اَنْ يَطْلُعَ الشَّمْسُ فَهَذَا اَفْرَكَهَا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ وَ بَنِي السُّرَّاجِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ

بِخَبْرِي الْمَصْرُوبِ قَالَ قَالَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
يُؤُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُوزَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَخْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَجْعَةً قَتَلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ فَقَدْ أَخْرَكَهَا وَمَنْ أَخْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَجْعَةً قَتَلَ
أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَخْرَكَهَا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر مل گئی۔

حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَا عِنْدَ الْأَعْلَى قَالَا مَعْنَى عَنِ
الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
بِكَيْ مَضْمُونِ مَرْوِي بِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصہ الباب اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احتاف اور انہر ملاشہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پر وجوب کامل ہو لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ سے ادا نیکی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادا نیکی ناقص ہو تو مسئلہ نماز ہے واللہ اعلم۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّوَمُّ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ
وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا

باب: عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے

۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَا بَخْرِي بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ حَفْصٍ وَعَبْدُ الرَّهْمَنِ قَالُوا قَالَا غُرُوفُ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ
سَيَّارٍ بِنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ﷺ يَنْسَحُ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءَ وَكَانَ بِكَرَّةِ التَّوَمِّ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَوْ نَعْنِمُ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَا أَوْ نَعْنِمُ عَامِرٌ قَالَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ ﷻ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرٍ بَعْدَهَا

۷۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سوئے نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعُوذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ

۷۰۳: حضرت عبد اللہ بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَبِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالُوا: لَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ فَضَّلٍ قَالُوا: عِطَاءُ بْنُ الشَّاهِبِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّعْبُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بَعْضُ زُجَرَاءِ - فرمایا۔

خلاصہ الباب ۱۲ بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نماز عشاء سے قبل سوئے کو مطلق کر دیا ہے لیکن مسلک بخاری یہ ہے کہ اگر نماز عشاء کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مگر وہ نہیں حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور "سمر" و راصل چاندی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندی راتوں میں قصبے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مرعوب لگا۔ ان احادیث میں نماز عشاء کے بعد قصبے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نماز عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جاگنے سے نماز فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

۱۳: بَابُ الشَّهْرِ أَنْ يَقَالَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ

۴۰۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: شُعْبَةُ بْنُ غَبِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَغْلُظُكَ الْأَغْرَاثُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكَ فَالْهَا الْعِشَاءُ وَاللَّهُمَّ لَا تَغْلُظُنَّ مَا لَا يَلِ

۴۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا ہری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوتے ہیں۔

خلاصہ الباب ۱۴ رات کے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ دوجنا اہتمام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عشاء کہتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہماری اتنی بڑی فضیلت والی نماز عشاء کو عشاء کہتے ہو۔ بھل کی وجہ سے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ لکھانا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا سبابت ہے۔

۴۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ كَثَبٍ لَنَا الشَّعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَزْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا تَغْلُظُكَ الْأَغْرَاثُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكَ زَادَ لَنَا حَزْمَةُ فَالْهَا هِيَ الْعِشَاءُ وَأَمَّا يَقُولُونَ الْعِشَاءُ لَا غَلْظَ لَهَا

۴۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عشاء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اونٹوں کا دودھ دوتے ہیں۔

وہو نُسَادیٰ ہذا قال فسمع غمر بن الخطاب بالظنوت وخرح فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لقد رأیت مثل الذی رأی قال ابو عبد اللہ فاحسرتنی ابو سکر الحکمی ان عبد اللہ بن زید الانصاری قال فی ذالک

ہاؤ اور ہال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔ کہتے ہیں میں ہال کے ساتھ مسجد گیا میں اس کو سکتا تھا تا اور وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے یہ آواز سنی تو آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

انحمد اللہ ذالجلال والاکرام
حسنذا علی الازان کثیرا
اذا اسالی بہذا الشیخ من اللہ
فاکرمہ لہ لدی تنبیرا
فی نسالہ وافی بہذا فلاہ
نحلمہ احاء اذ فی توفیرا

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عبید کہتے ہیں مجھے ابو بکر صلی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نے اس بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان سکتا ہے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا اور جب بھی آیا میری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

خلاصۃ السباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تھریف لائے اور نماز جماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا، کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جہنڈا بلند کیا جائے، کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جائے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زنگھیا ایک قسم کا بھونپا بھایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاؤں کے لیے زنگھیا بھایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متشکر رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متشکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متشکر و کجہ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی، انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ یہ روایا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آ چکی تھی یا خواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی عبد اللہ بن زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہلال کو اذان کے ان کلمات کی تحقیق کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

لے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوۃ خرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظ اذان کی مشروعیت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زید اپنا خواب سنارہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو انجمن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جاسکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبداللہ بن زید سے بھی میں دن نکل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبداللہ بن زید نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ بھلائے حیا خاموش رہے کیونکہ حضرت عبداللہؓ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں اس طرح تمام روایات میں تعلق ہو سکتی ہے۔

۷۰۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (نرسنگا) کا تذکرہ کیا آپؐ نے یہودی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپؐ نے نصاریٰ (کی مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر اسی رات ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو انصاری رات ہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذان فجر میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ فرمایا تو نبیؐ نے اسے اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

۷۰۸۔ حدثنا محمد بن خالد بن عبد اللہ الزبیطی ثنا ابن عن عبد الرحمن بن السحق عن الزہری عن سالم عن ابنہ ابی السبی صلی اللہ علیہ وسلم استشار الناس لما یہتفئہم الی الصلوۃ فذکر والبوق فکرمہ من أجل النہود ثم ذکر والناقوس فکرمہ من أجل النصارى فاری البداء تلک اللیلۃ واخل من الانصار یقال لہ عند اللہ بن زید رضى اللہ تعالیٰ عنہ وغمر انن الخطاب رضى اللہ تعالیٰ عنہ فطرق الانصارى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثلا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالہ فاذن فان الزہری و زاد بلال رضى اللہ تعالیٰ عنہ فی بداء صلوۃ الغداۃ الصلوۃ خیر من النوم فافزها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غمر رضى اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذرائت مثل الذبی راحی ولکنہ سقی۔

روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیح کو ایک تو اس وجہ سے رائج قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سرفہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کا عام معمول بغیر ترجیح کے اذان دینے کا رہا ہے نیز عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو باب اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ بغیر ترجیح کے ہے۔ لہذا عدم ترجیح رائج ہے البتہ ترجیح کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

چاپ: اذان کا مسنون طریقہ

۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْاَذَانِ

۱۰۔ حدثنا هناد بن عشار ثنا عبد الرحمن بن سعيد بن عشار ثنا عبد رضى الله تعالى عنه مؤيد بن رسول الله ﷺ حدثني ابي عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ امر بلاثلاث ان يجعل اصغبه في اذنيه و قال الله ارفع لصوتك

۱۰۔ مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

خلاصہ: الباب ☆ یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدیثوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلمات اذان کو کہے۔ علی الصلوٰۃ علی علی الفلاح کے وقت نہ کو دائیں طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ نہ اندر قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۱۱۔ حدثنا الثوب بن محمد الهاشمي ثنا عند الواحد بن رباب عن حجاج بن اخطا عن عون بن ابي خزيمة رضى الله تعالى عنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالانطح وهو في قبة حفرة فصرح بلال رضى الله تعالى عنه فاذن فاستدار في اذنيه وحل اصغبه في اذنيه

۱۱۔ حضرت ابو جحید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اٹح بن رباب عن حجاج بن اخطا عن عون بن ابي خزيمة رضى الله تعالى عنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالانطح وهو في قبة حفرة فصرح بلال رضى الله تعالى عنه فاذن فاستدار في اذنيه وحل اصغبه في اذنيه

۱۲۔ حدثنا محمد بن الفضل الحمصي ثنا بقية عن مزوان بن سالم عن عبد العزيز بن أبي رزاذ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ حصلتان معلقان في اذان النواذين للمسلمين صلاحتهم وصائمهم

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۱۳۔ حدثنا جابر بن سرة رضى الله عنه فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

۱۳۔ حضرت جابر بن سرة رضى الله عنه فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

لا یؤخر الاذان عن الوقت و زلما آخر الاقامة شیئا
 ۱۳ ۷: حدثنا ابو یوسف عن ابی شیبۃ قال حفظت عن عیاب
 عن افضحت عن الحسن عن عثمان بن ابی العاص قال
 كان احمر ما عهد الی الشیء ۷: ان لا اتحد مؤذنا یاخذ
 علی الاذان اخرا۔
 ۱۵ ۷: حدثنا ابو یوسف عن ابی شیبۃ ثنا محمد بن عبد الله
 الاسدی عن انس السراہیل عن الخکم عن عبد الرحمن
 ابن ابی لیلی عن بلال قال امرت رسول الله ۷: ان اؤوب
 فی الفجر و نهائی ان اؤوب فی البیضاء۔
 ۱۶ ۷: حدثنا عثمان بن زافع ثنا عبد الله بن النصار عن
 معمر بن الزهری عن سعید بن المسیب عن بلال رضى
 الله تعالى عنه انه اتى النبی صلی الله علیه وسلم یؤدنه
 بصلاة الفجر فقبل هو قائم فقال الصلوة خیر من النوم
 الصلوة خیر من النوم فانقرضت فی قاضی الفجر فنش الانمز
 علی ذالک۔
 ۱۷ ۷: حدثنا ابو یوسف عن ابی شیبۃ ثنا یحیی بن عبد الله
 الافریقی عن زید بن نعیم عن زید بن الحارث الصدفی
 قال محنت مع رسول الله ۷: فسمعت فاسم بنی فاذنک
 فاذا بلال ان یغتم فقال رسول الله ۷: ان احاضدا فذ
 اذن ومن اذن فهو یغتم۔
 (والحدیث سکت عنه ابو داؤد)

کرتے تھے البتہ کبھی کبھی اقامت کچھ مؤخر کر دیتے تھے۔
 ۱۴ ۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری
 وصیت مجھے یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر نہ کروں جو اذان کی
 اجرت لے۔
 ۱۵ ۷: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر میں تنویب
 کرنے کا حکم دیا اور عشاء میں تحویب (الصلوة خیر من
 النوم کہنے) سے منع فرمایا۔

۱۶ ۷: حضرت بلال سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے
 (کہ جماعت تیار ہے) گھر والوں نے کہا: آپ سو
 رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا الصلوة خیر من
 النوم الصلوة خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) پھر
 فجر کی اذان میں یہ کلمہ مقرر ہوا اور نبی حکم جاری رہا۔

۱۷ ۷: حضرت زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدائی بھائی نے اذان
 دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

خلاصۃ السبب ﴿﴾ اذان کدو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور
 بلاؤا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا منشور ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے
 ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سننے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں
 شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سننے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس
 آسمانی منشور کی ہر دفعہ کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے
 ایمانی عہد و پیمان کی تجدید کرے۔ حضورؐ نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے

ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت میں ہے۔ امام شافعی اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلین کا جواب بھی حیعلین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلین کا جواب ”قولہ“ یعنی الاول والآخر الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عز کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلین کے جواب میں قولہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث منسوخ ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مختص ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا سنیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ الاماعت کے کاموں پر اجرت لینا حقد میں کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آگئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا اجرو جواب کے لیے ہے یا نہ ب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنفیہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے البتہ خمس الاثر ملوانی وغیرہ اسے نہ ب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اہل بیت کا ہدیم کو واجب کہتے ہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

۳: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: مؤذن کی اذان کا جواب

۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ بِرُحْمِهِ نَبِيُّ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْفَاسِ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ اسْحَقَ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ

۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ قَالَا هُشَيْمٌ أَنَا أَبُو مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُفَيْضٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ عَنْدهَا فِي يَوْمِهَا وَلَيْلِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۔ حضرت ام حنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَبُو كُرَيْبٌ نَبِيُّ شَيْبَةَ قَالَا قَالَا رَزَقْنَا نَحْنُ الْخَبَابِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ الدَّاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمَضَرِيُّ أَنَا اللَّيْثِيُّ نَبِيُّ

۲۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: "وَلَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ" اَنْشَدَ اَنْ مُحْمَدًا عَنْهُ وَرَسُولُهُ وَصْنَتْ مَالَهُ زَيْنًا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا" وَبِمُحَمَّدٍ سَأَسْ كُفَّاهُ (ذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

۷۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: «اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ...» "اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اس قائم ہونے والی نماز کے مالک احمدم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔" تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگی۔

چاپ: اذان کی فضیلت اور اذان دینے

والوں کا ثواب

۷۲۳: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں اور وہ ابوسعید خدریؓ کی پرورش میں تھے کہ ابوسعید خدریؓ نے مجھ سے فرمایا: جب تو سحر میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کر کہہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر شے وتر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے بھی بخشش عطا کی جاتی ہے اور اس کے دو

سَعِدَ عَنِ الْمُحْكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَصْنَتْ مَالَهُ زَيْنًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَمُحَمَّدٍ سَأَسْ كُفَّاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ وَالْعَاسِيُّ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ قَالُوا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْأَلْبَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْشُورِ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ السَّادَةَ اللَّتَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ الشَّاتِرَةُ الشَّلْوَةُ الْمَقَامَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسَبِّلَةِ وَالْفَصِيلَةِ وَالْبَعَثَةِ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ لَا حُثَّ لَهُ الشَّعَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵: بَابُ فَضْلِ الْآذَانِ وَ

قَوَابِ الْمُؤَذِّنِينَ

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَعِيدَانِ ابْنُ عُثَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَسُوفَ فَمِنْ خَلْفِهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ إِذَا مَحَضْتَ هِيَ السَّوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ مَا لَدَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ حَيٌّ وَلَا نَفْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ.

۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَائِبَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَخِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ بِعَمَلِهِ مَدَى صَوْتِهِ وَبِسُغْرَتِهِ كُلُّ رُطْبٍ وَبَاسٍ وَشَاهِدٍ الْمُسْلِمَةِ بِحُكْمِ لَهْ خَمْسٍ وَعِشْرُونَ حَسْبَهُ وَيُكَفِّرُ لَهُ

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۷۲۵۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مؤمنین ہوں گے۔

۷۲۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ثواب کی امید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

چاپ: کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا

۷۲۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۳۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

خالد بن ولید

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ خُضَيْرٍ قَالَا قَالَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَا عُثْمَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤَدِّتُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَصْفَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى أَخُو مُسْلِمٍ الْقَارِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَدِّتَ لِحِمَمِ حَيَاتِكُمْ وَ لِيُؤَدِّتَكُمْ قَرَاءَتِكُمْ

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَسَاةٍ قَالَا خُصِفَ مِنْ عَمْرِو الْأَزْدِيِّ الْبُرْهَمِيُّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا زَوْجُ بْنُ الْقُرَاحِ قَالَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذَّنَ مُخْلِصًا شَيْئًا مِنْ سَبْعِينَ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ تَرَاةٌ مِنَ النَّارِ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالِ قَالَا قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ الزُّوَبِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذَّنَ بِسَبْعِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ حَسَبَ لَهُ الْحَسَّةَ وَ كُتِبَ لَهُ بِإِذْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَ لِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً

۶: بَابُ الْفَرَادِ الْإِقَامَةِ

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَرَّاجِ قَالَا الْمُغَمَّرُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَكُنْ لِمَنْ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَنْفَعَهُ

الْأَذَانُ وَ يُؤَدِّتُ الْإِقَامَةَ

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْشَمِيُّ قَالَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ

۷: بَابُ إِذَا أَدَّنَ وَأَثَّ هِيَ الْمَسْجِدُ فَلَا تَخْرُجَ

باب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ كُنَّا لَقَدْ ذَا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَى الْمُؤَذِّنُ لِقَامِ رَجُلٍ مِنَ الْمَسْجِدِ يَنْشُرُ فَاتَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِصُرَّةٍ حَتَّى حَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَمَّا الْقَاسِمُ رحمہ اللہ

۷۳۳۔ حضرت ابو الغضاء کہتے ہیں۔ ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلے گئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی نگاہ ان پر لگائے رکھی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ بَحْصٍ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَبَا عَنْ عَبْدِ الْخَشَارِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذَرَ شَخْصًا الْإِذَاانَ هِيَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُؤَيِّدُ الرُّجْعَةَ لَهُوَ مُنَافِقٌ

۷۳۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے باہر ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے خروج مکروہ ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ پھر کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ

مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

باب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے

والے کی فضیلت

۴۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر (نماز، تلاوت، تسبیح، دعا، درس و تدریس، افتاء وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر تیار فرمائیں گے۔

۴۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی (ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۴۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۴۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے کبوتر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

۱: بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفْظِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَبِيبًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْأَوْزَلِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بُذِرَ كُرْسِيُّهَا اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لِيْنَا فِي الْحَيَاةِ.

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَفْظِيُّ ثَنَا عَبْدِ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْثٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا نَسِيَ اللَّهُ لِيْنَا فِي الْحَيَاةِ.

۴۳۷: حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عُثْمَانَ الذَّمْغِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي لَهَيْجَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا مِنْ مَالِهِ نَسِيَ اللَّهُ لِيْنَا فِي الْحَيَاةِ.

۴۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا نَسِيَ اللَّهُ لِيْنَا فِي الْحَيَاةِ.

اللہ ان رسول اللہ ﷺ قال من بنى مسجداً لله كمفحص
قطاة أو أضرب بنى الله له بيتاً في الجنة
کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی (اللہ تعالیٰ
اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کروائیں گے۔

۲: بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُودٍ الْجُمَحِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ الْيُوبِ عَنْ أَبِي فَلَامَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَنْبَاهِيَ النَّاسُ فِي
الْمَسَاجِدِ.
۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ فجر کرنے لگیں مساجد کی
وجہ سے۔

۴۰: حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ التَّمْلُجِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَجْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْأَكُمُ سَنَسْرِ قَوْمٌ مَسَاجِدَهُمْ بَعْدِي
كَمَا سَرَفَ الْيَهُودُ كَتَابَهُمَا وَكَمَا سَرَفَ النَّصَارَى
بَعْدَهَا.
۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا
ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے
جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت
خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۴۱: حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلٌ قَوْمٌ فَطُّوا إِلَّا
زَخَرُوا مَسَاجِدَهُمْ
۴۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل
خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزین کرنا شروع کر دیتی
ہے۔

خلاصہ اس باب ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: ((مَا أُمِدْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ)) کا فضا اور اس کی
روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور شہ ناپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب
اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق امت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو
پیشگوئی فرمائی ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب
میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ
رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے
اپنے کیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ
اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہر حال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی خود ہم نے اپنی
آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال
ہے کہ کوئی کثیرہ اور گر جا پیش نہیں کیا جاسکتا۔

۳: بَابُ أَيَّنَ يَحُورُ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ

چاپ: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

۴۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنِيَ عَنْ خَدَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الشَّيْبَانِ الصُّعْفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَى الشَّجَارِ وَكَانَ قَبْلَهُ سَحْلٌ وَمَقَامُ لِلْمَشْرِ كُنِيَ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامُوسِيْنِ بِهِ قَالُوا لَا نَأْخُذُ لَهُ نَمًا ابْدَأْ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْبِهِ وَهُمْ يُنَادُونَ زَالِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنونہار کی تھی اس میں بھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اس جگہ کی قیمت وصول کر لو۔ انہوں نے کہا: ہم کبھی بھی اس کی قیمت وصول نہ کریں گے۔ فرمایا کہ پھر رسول اللہ خود اس مسجد کو تعمیر فرما رہے تھے اور لوگ (صحابہ) آپ کو سامان (امتیاض) پتھر وغیرہ) پکڑا رہے تھے اور نبی یہ فرماتے جا رہے تھے: ”من لوزد کی تو بس آخرت کی ہی ہے پس (اے اللہ) انصار و مہاجرین سب کی بخشش فرما دے اور نبی مسجد کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز ادا فرما لیتے تھے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: طائف میں مسجد ایسی جگہ بنائیں جہاں طائف والوں کا مُت تھا۔

خلاصہ الباب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مسمار کرائیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہہ دیتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: بارغ میں کھاد نجاست ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار ستینا چاہئے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

چاپ: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَغْثَانَ قَالَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِنِّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْأَعْرَبِ فَأَغْفِرَ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ زَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَنْ يَنْسَى الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَقْرَبَهُ الصَّلَاةَ.

نَسِيْ بِسْمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ الْخَلَرِيْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْحُورَةٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحِمَامُ كَـ

☆ خلاصہ: الباب قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو بچھو ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عند الاحتاف۔ البیت امام احمد کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المسرسلہ: کوڑا لید، گورو وغیرہ بھیجنے کی جگہ۔ المحضرة: منع خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی چھینے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ پیٹتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نئی شفقت کے لیے ہے۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْهَمٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَرِئٍ عَنْ بَعْثَى بْنِ اَبُو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيزَةَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الْخُضَيْمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ غَنْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ مَنَاطِئِ فِي الْمَوْتَرَةِ وَالْمُخْرَزَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَفَارِغَةِ الطَّرِيقِ وَالْحِمَامِ وَمَغَاطِئِ الْاَبِلِ وَفَوْقِ الْكَعْبَةِ.

۴۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا نَسَا اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ اَبِي غَنْمٍ عَنْ غَسْرَةَ بْنِ الْحَطَّابِ اَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ مَوَاطِنَ لَا تَحْجُزُ فِيهَا الصَّلَاةُ طَاهِرٌ تَبَّ اللهُ وَالْمَقْبَرَةُ وَالْمَوْتَرَةُ وَالْمُخْرَزَةُ وَالْحِمَامُ وَعَيْنُ الْاَبِلِ وَمَحْجَةُ الطَّرِيقِ.

۵: بَابُ مَا يَنْكَرُ فِي الْمَسَاجِدِ

۴۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَفَّانٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ جَبْرِ الْحَمَضِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمِيزٍ قَالَا زَيْدُ بْنُ جَبْرِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْخُضَيْمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي غَنْمٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَصَالُ لَا تَتَلَعَّنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَتَخَذُ طَرِيقًا وَلَا تُشْفِرُ فِيهِ سِلَاحًا وَلَا يَنْقُصُ فِيهِ بَقُوسٌ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَدَى وَلَا يَسْرُ فِيهِ بَلْخَمٌ هِيَ وَلَا يَضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يَنْقُصُ فِيهِ مِنْ اَحَدٍ وَلَا يَتَخَذُ سَوَاقًا.

☆ خلاصہ: الباب مسجد گوراستہ نہ بنایا جائے، علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا مردح ہیں لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور و شغب کرنا سخت منع ہے۔ حتیٰ کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔ بچوں کو مسجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھیلنے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کر دے گا۔ اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذْفَةَ قَالَ بَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَسَ النَّعْ وَالْإِنْبَاعَ وَعَنْ نَافِدٍ الْأَشْعَارِيُّ فِي الْمَسَاجِدِ

۴۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے اور (دیوثی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ لَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُهَانَ حَدَّثَنَا غَسَنَةُ بْنُ يَفْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَخْزُومٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَسُوا مَسَاجِدَكُمْ مِثْلَكُمْ وَمِحَابِسُكُمْ وَشِرَاءُكُمْ وَبَيْعُكُمْ وَخُصُومَاتُكُمْ وَزَفَعِ أَصْوَارُكُمْ وَالْفَنَاءُ خُلُوفُكُمْ وَنَسْلُ سَيْفِكُمْ وَاتَّخِذُوا عَلَى أَنْوَاسِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمَرُوهَا فِي الْخَمِجِ.

۵۰: حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو تاکجھ بچوں سے اور دلاؤ انوں سے اور خرید و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسامی سزائیں) قائم کرنے سے اور کٹوار سوختے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن مسجد کو دھوئی دو۔

باب: مسجد میں سونا

۶: بَابُ النُّومِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۱: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مِصْرُودٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سو جایا کرتے تھے۔

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَعْمِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَعْشَ بْنَ قَبِيصٍ نَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ اسْتَطْفِئُوا فَاظْطَفِئُوا إِلَى نَبْتِ عَائِشَةَ وَ أَكَلْنَا وَ شَرَبْنَا فَقَالَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ شَبْتُمْ هَاهُنَا وَ أَنْ شَبْتُمْ اسْتَطْفِئُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِنْ قَلْنَا بَلَّ لَنُطْفِئَ إِلَى الْمَسْجِدِ

۵۲: حضرت قیس بن طحیفہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف اور ہم نے کہا: کیا چلنا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا چنا کر وہ ہے۔ اصحاب صفہ و لوگ تھے جو مسجد نبوی صف میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھا دیتے کیونکہ اصحاب صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

۷: بَابُ اَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ اَوَّلُ
چاپ: کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ قَالَا مُحَمَّدٌ بْنُ غُنْدَرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَنُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْشَشِ عَنِ السَّهْمِ النَّسَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي دُرِّ الْعَطَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَنْصَارِيِّ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْاَذْحَنُ لَكَ مَصْلَى فَصَلَّ حَتَّى مَا اَدْرَاكَ حَتَّكَ

۷۵۳: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد انصاری۔ میں نے عرض کیا۔ ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

خلاصۃ الباب ☆ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

۸: بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ
چاپ: گھروں میں مساجد

۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدَرٍ قَالَا اَبُوهُمْ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ قَالَ عَقَلَ مَسْجِدُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ دَالِيَةُ فَبَنِيَ بَنُو لَهُمْ عَنْ عَتَانَ بْنِ مَالِكِ الشَّامِيِّ وَ كَانَ اِثْنًا قَوْمِهِ نَبِيٌّ سَالِمُوْ كَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَدْ اَتَكُرْتُ مِنْ مَضْرِيٍّ وَ اِنَّ الشَّيْءَ يَأْتِيَنِي فَيَسْخُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَ يَنْشَلُ عَلَيَّ اِخْتِزَاةً فَاِنْ رَأَيْتُ اَنْ نَاصِلِيْ فَفَضَلِيْ فَبَنِيْ مَكَانًا اَتَحُدُّهُ مَصْلَى فَاَفْعَلْ قَالَ اَفْعَلْ فَقَدْ رَسُوْنُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے: جن کو یاد تھا کہ رسول اللہ نے قول سے پانی لے کر ان کے کنوئیں میں کھلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک سلمیٰ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تحریف لایے اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھنے سے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

۹: بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيبِهَا

جواب: مساجد کو پاک صاف رکھنا

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ غَدَا الرَّحْمَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ
بْنِ أَبِي الْحَوْنِ قَدْ مَخَّمْتُ نُوَّالِحَ الْمَدَنِيِّ خَلْفًا مُسْلِمًا مِنْ
أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ أَمْسَحَ أَقْدَى مِنَ الْمَسْجِدِ نَبَى اللَّهُ لَهُ يَتْنًا فِي الْحَيَاةِ

۷۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کروائیں گے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُرَيْرٍ بْنُ الْحَكَمِ وَأَحْمَدُ بْنُ
الْأَزْهَرِ قَالَ قَالَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُنْشَى
فِي الثُّرُوبِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا وَرْقِيُّ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَدْ يَغْفُوبُ بْنُ إِسْحَقَ
الْحَضْرَمِيُّ قَدْ زَادَهُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَخَذَ الْمَسَاجِدُ
فِي الثُّرُوبِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّاحٍ قَدْ أَمَرَ مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ
الْبَاسِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ خَالِطٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسْجِدِ تَعْنِمُ الدَّوَانِي

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

خلاصۃ السراپ ☆ جن محلوں کا قافصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنانی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور معطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھوئی دیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر منک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ”دور“ آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

۱۰: بَابُ كِبَرِاجَةِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

جواب: مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصَانَ الْعُشْمَانِيُّ أَبُو مَرْزُوقٍ قَدْ
ابْرَهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ حَنِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
غَوْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں غم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکمری

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَايَ لِنَخَامَةِ فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّوْا حَصَاةً فَحُكِّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا نَحَّمْ أَخَذْتُمْ فَلَا يَسْخُمَنَّ قَبْلُ وَخِجْهٌ وَلَا عَنَ يَمِينِهِ وَلَا يُزَيِّقُ عَنَ شِمَالِهِ أَوْ نَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

اٹھائی اور اس کو کھرج ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ظلم توہم کئے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَا عَائِدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ حَمْنَبٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى لِنَخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَعَصَبَ حَتَّى اخْشَرَ وَخِجْهَ لِحَاذَهُ ثُمَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَحُكِّهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خُلُوفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں ظلم دیکھا آپ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرج کر اس کی جگہ خوشبو لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَفَّحٍ الْمَضَرِيُّ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَصْلِي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحُكِّهَا ثُمَّ قَالَ جِئْتُ أَنْصُرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ أَحَدْتُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ قَبْلُ وَخِجْهَ فَلَا يَسْخُمَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ وَخِجْهَ فِي الصَّلَاةِ.

۷۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلہ میں ظلم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی ظلم نہ تھوکے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَبَعَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَّ بَرَأْفًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے ظلم کو کھرج ڈالا۔

خلاصہ السباب آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار پر تھوک دے۔ پھر دور رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آپ سید و غیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجب بات نہیں اور پھر مسجد میں بھی اس وقت آج کل کی طرح پتھر اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں۔ سبکی دیواریں گھاس پھوس کی مسجدیں تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

١١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ الضُّوَالِ فِي

المسجد

باب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار

کرڈھونڈنے کی ممانعت

٤٦٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَجِئْتُ عَنْ أَبِي سَبَّاحٍ سَعِيدِ بْنِ سَمَانَ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ مُزَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَوَّجَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ دَعَا إِلَيَّ الْحَمَلُ الْأَخْمَرِ؟ فَقَالَ الْأَيْ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زَعْدُكَ إِلَّا نَبِيْتُ الْأَسْجَدِ لَمَّا بُنِيَ لَهُ.

۷۶۵: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اور فراموشی کو ایک شخص نے کہا: کسی نے سرگ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرگ اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی تھی؟) تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جیسے وہ اونٹ نہ ملے۔ مساجد تو جس کام کیلئے نہیں! اسی کام کے لئے بنی ہیں۔

٤٦٦- خَلَفْنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْبَاهَا نُنْ لَهْنَعَا ح وَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَرِيبٍ قَالَا خَاتَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَهْدِي عَنْ إِشَادِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۰ حضرت عبداللہ بن عمر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٦٤ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ خُفَيْدٍ عَنْ كَاتِبٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَسَدِيِّ أَنَّ الْأَسَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ
سَمِعَ رَجُلًا يُسَبِّحُ صَالَةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
عَشْرًا فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تَلْهُنَا.

۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لو گے تجھ پر اللہ تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

خلاصہ الکتاب چہ مسجد میں اللہ کی خوشنودگی اور آخری کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں یہاں آج وقت تو ہمیں دنیوی تھنوں اور مادی خیالات و تصورات سے ذہن کو باطل فارغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا علم ہے کہ لوگوں کے اس مجمع سے آوی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ بد دعا کی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فخر فرمایا: "نہ طے" تمام شرح حدیث نے اس روایت کے لفظ "ضالۃ" کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوتی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہوگئی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ "ضالۃ" صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہذا مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جو ہرگز فرماتے ہیں: الصلوة ما حصل من البهيمة۔ یعنی ضالہ گشودہ چوپائے کو کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے۔ ”وہی مخصوصہ بالحيوان یعنی ضالہ کا لفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔“

۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَ مَرَاحِ الْعَنَمِ

چاپ: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ خُشَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا نَسْرًا مِنَ الْعَنَمِ وَاعْطَانِ الْإِبِلَ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُوفٍ الْغُبَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِفَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْعٍ أَنَّ مَعْقِدَ الْفُجَيْهِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَصَلِّي فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ وَ يَصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ۔

خلاصہ المباحث ☆ اونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدگم ہو تو نقصان پہنچا نہیں گے۔ یہ نبی ﷺ سے۔ خُلِفَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطان ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہو ہے اور آپ محفوظ ہیں بدگم کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھ لیں۔

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد وہی و روحانی اور اخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلنے وقت کے لیے اللہ سے اس کا فضل یعنی ذخیرہ نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

۱۳: بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

پاؤں: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عموگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نمازی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نمازی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا نَزَّحْنَا أَحَدُكُمْ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يَرْبِدُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا ذَرَجَةً وَخَطَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا تَكَثَّرَتِ الصَّلَاةُ نَحْسَةً.

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھو۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَامَ الْوُضُوءُ فَلَا تَأْتُواهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَتَنْزُهَا تَمْشُوهُنَّ وَعَلَيْكُمْ الشَّكْبَةُ فَمَا أَذْرَكُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَكُمْ.

۷۷۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگوار یوں کے باوجود خوب اچھی

۷۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَامَ الْوُضُوءُ فَلَا تَأْتُواهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَتَنْزُهَا تَمْشُوهُنَّ وَعَلَيْكُمْ الشَّكْبَةُ فَمَا أَذْرَكُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَاتَكُمْ.

طرح و سحر کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

عند المکارہ و کثرة الخطی إلى المساجد و انتظار الصلوة بعد الصلوة۔

۷۷۷۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جیسے یہ پند ہو کر کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اسلئے کہ یہ ہدایت کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے ہدایت کے طریقے شروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے علیٰ رہ جاتا تھا جو کلام منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دوسروں

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ جُرَيْمٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّ أَنْ يُقْبَلَ اللَّهُ غَدَا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْحَمْسِ حَيْثُ بَنَادَى بِهِنَّ فَاتَمَّتْ مِنَ الْهَدْيِ وَ إِنَّ اللَّهَ يَرْغَبُ لِيُكَلِّمَ صَلَّى فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْهَدْيِ وَالْعَمْرِىَ لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَفَرَحْتُمْ مَنَّةً بَيْنَكُمْ وَ لَوْ تَرَكْتُمْ مَنَّةً بَيْنَكُمْ لَفَلَنْتُمْ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ مَا بَنَخَلْتُ عَنْهَا إِلَّا مَنَاقِبَ مَغْلُومِ الْغَافِقِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرُّحْلَ يَهْدِي بَيْنَ الرُّحْلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الضَّعْفِ وَ مَا مِنْ رَحْلٍ يَنْطَهِّرُ فَحَسَنَ الطُّهُورِ فَيَعْبُدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ يَهَا دِرْعَةً وَ حَطَّ عَنْهُ يَهَا عَطِئَةً۔

کے سہارے آجاتی کہ صرف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عمرہ کی طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرما دیتے ہیں۔

۷۷۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ کلمات کہے۔ ((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ۔۔)) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترمذی) اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی غاہ نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ نُوَيْدٍ ثَنَا الزَّاهِدُ الثُّمَنِیُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُثَوَّقِ أَبُو الْجَهْمِ ثَنَا فَصْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِئَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُنْشَاۤیِہِا ۚ قَالَ لَمْ اُخْرِجْ الشِّرْکَ وَلَا سَطْرًا وَلَا رِبَاۃً وَلَا شُعْعَةً وَ اَحْرَجْتُ الْفَقَاءَ سَخَطْتُکَ وَ اَبْتَعْتُ مَرْضَاۤیِکَ فَاسْتَطَلَّکَ اَنْ تُعْبِدَ فِیْ مِنَ السَّارِ وَ اَنْ تُعْفَرَ لِیْ فُتُوْسِیْ اِنَّہٗ لَا یُعْفَرُ الدُّنُوْبَ اِلَّا اِنَّ الْحِلَّ اَللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِہِ وَ اسْتَغْفِرُکَ مِائَتَ اَلْفِ مَلَّکَ۔

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔“

۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ بْنُ زَيْدٍ الرَّقْلِيُّ قَالُوا لَيْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَلْفِيِّ قَالُوا لَيْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

۷۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الصَّائِعِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

۷۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَلْفِيِّ قَالُوا لَيْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

خلاصہ: باب ۱۵ نماز کا مکمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہونا ضرور کرنا مسجد کی طرف چلنا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ وہ ابھی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرمادیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

باب ۱۵: بَابُ الْإِتْبَاعِ فَلَا يُبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَكْثَرُ أَجْزَا

۷۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَلْفِيِّ قَالُوا لَيْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَلْفِيِّ قَالُوا لَيْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَسْجِدَ فِي الْعِلْمِ أَزْكَى لَكَ الْفَوَاضِلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ غُوطِي رَأْتِي دَالِي هِيَ۔

نبی محمّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النّجاشی من الرّجال من الانصار یتمہ أقصى یتب بالمدینۃ وکان لا یخطئہ الضلّۃ
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلو خفت لہ
 قلت یا فلان لوالدک استریت جفا یا یتبک التّمس
 ویتلفک من الوعی ویتبک ہوام الاضر فقال واللّہ
 ما أحب ان یتب یتب یتب محمّد صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لعلّک بہ جمل غشی اثبت یتب التّمس
 صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لہ فدعاہ فسالہ
 فذکر لہ مثل ذالک و ذکر انہ یزخو اہی اضرہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک ما
 احسنت

کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) امید ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس بات کی تم نے امید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حدثنا ابو موسیٰ محمد بن القسّی ثنا خالد بن
 الحارث ثنا حمید عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ قال اذا فت یؤ سلّمۃ ان یؤ لؤا من وبارہم الی قریب
 المسجد فکمرہ التّمس صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤ لؤا
 المدینۃ فقال یا یسئ سلّمۃ الا یؤ لؤا ان یؤ لؤا
 فافانوا

۷۸۵: حدثنا علی بن محمّد ثنا وکیع ثنا اشیر بن
 عن سماک عن عکرمۃ عن نبی عن انس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما قال کان الانصار یعدّۃ مار لہم من المسجد
 فارادوا ان یقرنوا فزلت وکنت ما فلفنوا و انا رهم قال
 فنوا

۱۶: باب فضل الصّلاۃ فی جماعۃ
 ۷۸۶: حدثنا ابو یوسف عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۷۸۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عوطل نے
 چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجد نبویؐ کے قریب آ
 بیس تو نبیؐ نے مدینہ کے آگے کے آگے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ
 اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آجاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے
 آباد ہو جاتی) تو آپؐ نے فرمایا اے عوطل کیا تم نشانات
 قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔
 ۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ
 مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿و
 کنت ما فلفنوا و انا رهم﴾ فرماتے ہیں انصار پھر
 وہیں ٹھہر گئے۔

۱۷: باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۷۸۶: حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ ابْنَ سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُضَيْنِيُّ قَالَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَرَبٍ قَالَا أَبُو عَرُوانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْسُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَمْرٍ رَشْدَةَ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَا أَبُو نَجْرٍ الْحِمْصِيُّ قَالَا يُؤْتَى ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

خلاصہ: ابواب ۱۰۰ ستائیس کے مددی تخصیص کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں علامہ بلقیں سے ایک لطیف نکتہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا ادنیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہذا ایک جماعت تین ٹکیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة معشر اصالہا یعنی ہر ٹکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین ٹکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تیس ٹکیوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال لیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرون (ستائیس) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبب وشرین (۲۷) کے ساتھ تعارض پایا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی ٹکی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع و خضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا عملہ کی مسجد کے لیے ہے اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

۱۷ : بَابُ التَّغْلِیْظِ فِی التَّخَلُّفِ

پاؤپ: (بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر

عَنِ الْجَمَاعَةِ

شہید و عید

۷۹۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی بکھیر ہو) پھر میں کسی فرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ فردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس کلزی کے گھٹے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر انکے گھروں کو ان سمیت جلاؤں۔

۷۹۲: حضرت ابن ام مکتومؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں تاہم ہوں میرا گھر بھی دور ہے میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے آپ رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا تم اذان سننے ہو؟ میں نے عرض کیا جی۔ فرمایا میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سننی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ (اللہ یہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۹۴: حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ممبر کی) کلزیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً ناقصوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۹۵: حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعَامٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمُرَ بِرُخْلَاةِ قَيْسَلِيِّ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَقَالِقَ بِرُخْلَاةِ مَنْهُمْ خَزَمَ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَنْتَهِدُونَ الصَّلَاةَ فَخَرَقَ عَلَيْهِمْ ثِيَابَهُمْ بِالنَّارِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَصَابٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي أُمٍ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كَبِيرٌ حَسْرَتِي شَايِعُ النَّارِ وَلَيْسَ لِي قَابِلَةٌ يَلَاؤُنِي فَهَلْ نَجِدُ مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ جَلِ الْبِدَاءَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ مَا أَحَدٌ لَكَ رُخْصَةٌ

۷۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ يَنَابٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْبِدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ غُلْبٍ

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الدَّنَسَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مَسَاءٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَقْرَادِهِ لَيْتَهُنَّ أَقْرَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ أَوْ لَيْتَهُنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيْتَهُنَّ مِنْ الْعَالَمِينَ

۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اسْمَعِيلَ الْهَذَلِيُّ الدَّنَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّنُورِ قَالَ نَرَى عَمْرَ وَالضَّمَرِ عَنِ أَبِي أَسَمَةَ ثَنَا زَيْدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَيْتَنِي هُنَّ وَحَالٌ عَنْ نَزْكِ الْخَمَاعَةِ أَوْ لَأَحْزَنُ لَيُؤَنِّفُنِي ۖ جَلَّادُ الْوَلَدِ ۝

خلاصہ الباب ۱۸ ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرض میں ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا نامہ مثالی اور معیاری تھا۔

۱۸ : بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ ۝

۹۶ ۛ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَزْهَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً» ۝

۹۶ ۛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو ان کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھٹ گھٹ کری آنا پڑے۔

۹۷ ۛ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَزْهَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً» ۝

۹۷ ۛ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو وہ ان نمازوں کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھٹ کر آنا پڑے۔

خلاصہ الباب ۱۹ ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں کا وقت سختی اور خفید کا وقت ہوتا ہے کہ بسر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آنا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۹۸ ۛ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَايَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً» ۝

۹۸ ۛ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اُس کی عشاء میں پہلی رکعت

منسجبد حسنة اَنْ يَنْعَن لَيْلَةً لَا تَقُوتُهُ الرَّحْمَةُ الْاَزَلِي مِنْ فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آراوی لکھ دیں
صلوة العشاء سکتا اللہ لہ ہذا عتقا من النار۔ کے

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کمال ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعت
اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے
لیے جہنم سے برائت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جنتی ہے کہ دوزخ کی آج سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے
صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ کسی محلِ خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاخیر رکھتی ہے۔

۱۰: بَابُ لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَ

چاپ: مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار

کرتے رہنا

انتظار الصلوة

۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ
الْعَمَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذْتُمْ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ
تُحِبُّهُ وَالْمُتَلَبِّحُ يُضَلُّونَ عَلَى أَخَذْتُمْ مَا دَامَ
بَيْنَ مَخْلِبِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ الْفُزْلَةُ
اللَّهُمَّ أَرْحَمَهُ اللَّهُمَّ تَنْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُوْذِ
فِيهِ

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:
جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور
ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب
تک نماز اسکو رکے اور فرشتے تم میں سے اس کے لئے دعا
کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز
ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دیتے ہیں پر ہم فرمائیے
اکل تو قبول فرمائیے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو
ایذا نہ پہنچائے (اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نماز کی لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے، کیسی خوش
نصیبی ہے۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ
ذَنْبٍ عَنِ الْمُتَعَمِّرِيِّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ يَسَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَوَلَّيْتُ رَجُلًا مُسَلِّمًا الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ
وَالدُّعَاءِ إِلَّا تَنَفَّسَ اللَّهُ كَمَا يَنْفَسُ أَهْلُ الْقُبَابِ بِغَايِهِمْ
إِذَا قَامَ عَلَيْهِمْ

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد مسجد
کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس
سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس
کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون
اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندہ مؤمن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و
حلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی اُخیمت محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس
مہمانِ عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا الضُّرَيْقُ بْنُ
 شَيْبَلٍ ثَنَا حِشْدَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مِنْ رَجْعٍ وَعَقِبَ مِنْ
 عَقِبٍ فَهَاجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَلَمْ
 حَقَرَةَ الشُّفُوفِ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ ابْشُرُوا هَذَا
 رُكْبَتُكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ بَاهُنِ نَحْمُ الْمَلَائِكَةَ
 بِغُفْلٍ أَنْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ فَضُّوا هَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ
 أُخْرَى.

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول
 اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ
 گئے اور کچھ ہیں رہ گئے اسنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے
 چلے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپ کا
 دم چڑھ گیا تھا اور کچھ آپ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔
 آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان
 کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے
 فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ
 فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

خلاصہ الہدایہ ✽ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا اور انہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دار قطنی نے
 حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فَلَا يَنْتَظِرُ إِلَى مَا دُونَ السَّيْرِ وَفَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مَا نَحْتُ
 السَّيْرِ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْدَةِ۔ اس کی تاف کے چپے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ تاف کے چپے سے گھٹنے تک ستر
 ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ ثَنَا وَشْدَنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 غَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذُرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَغْشَا الْفَسَاحَ
 فَانْهَلُوا إِلَيْهِ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسَاحِدَ
 اللَّهِ مِنْ أَمْرِ بِاللَّهِ﴾ (الایہ)

۸۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو
 دیکھو کہ مسجد (میں آنے جانے) کا عادی ہے اس کے
 بارے میں مومن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ
 تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ
 آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

خلاصہ الہدایہ ✽ مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور وہ مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس
 کے ساتھ خلعتا نہ پہنچ اور اس کی خدمت و گلبہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کر وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد
 رہے یہ سب سچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

۵: أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

اقامتِ صلاۃ اور اس کا طریقہ

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

۸۰۳: ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز شروع کر کے کہتے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ)) پاک ہے تو یا الہی اور پاک ہی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور ہمارے تیرے نام تیرے اور بلند ہے برکتی تیری اور نبی کوئی محبوب سوائے تیرے۔

۸۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرائت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے دیکھا کہ آپؐ تکبیر اور قرائت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتادیتے کہ آپؐ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اللَّهُمَّ نَاعِدُ نَبِيٍّ وَنَسْتِ خَلِيفَتِي)) ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے نعوذ فرما دیجئے جیسے آپؐ نے مشرق و مغرب کے درمیان نعوذ پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

۱: بَابُ الْفَتْحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِصِيُّ قَالَ كُنْتُ أَسَافَةً خَلَفْتُ عِنْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍوَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا حَمِيدَ الشَّاعِدِيِّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اشْتَقَلَ الْفُتْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ.

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ خَلَفَنِي جَعْفَرُ بْنُ شَلْبَانَ الصُّعْمِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ عَنْ أَبِي الشَّوْكَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْعِلُ صَلَاتَهُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَمْرٍوَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَعَلْتُ بِأَبِي أَنَسٍ وَأَمْرِي أَرَأَيْتَ سَكَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ خَيْرٌ نِي مَا نَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللَّهُمَّ نَاعِدُ نَبِيٍّ وَنَسْتِ خَلِيفَتِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِيٍّ مِنْ خَطَايَا كَالْثَوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالطَّلْحِ وَالْكَوْبَرِ.

خطاؤں کو پائی سے ہرف سے اور اولوں سے دھود دیجئے۔“

۸۰۶: أَخَذْنَا عَلَىٰ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ وَغَدَّ اللَّهُ نَبِيَّ عِمْرَانَ قَالَ قُلْنَا
لَمْ نَزِدْكَ مَلَكًا وَلَكِنْ مَلَا حَاوِلَةً قُلْنَا أَمَّا إِلَهُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَانٌ
فَإِنَّ الْمَلَأَ الْمَلَائِكَةَ خُفًّ أَوْ أَعْيُنًا وَإِذَا الْفُجُورُ مُضَوٍّ قَالُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِحَمْدِكَ. تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَ
عِزُّكَ ۝

غیرک۔)

خلاصۃ السأب ☆ سب سے پہلے نمازی تکمیل تحریر۔ کہنے یہ شرط ہے اور بعض فقہاء کرام کے نزدیک رکن اور فرض ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اگر کرام ثلاثہ سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد، خلق ہیں راہو یہ اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ تکمیل تحریر کے لیے سب سے بھر الفاظ اللہ اکبر ہیں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلہ رہا۔

٣: بَابُ الْإِسْعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

۲: يَابَ الْإِسْعَادِيَّةَ فِي الصَّلَاةِ
 ۸۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَا شُعْبَةُ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَهْزَبٍ عَنْ أَبِي جُنَيْدٍ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ دَخَلَ فِي
 الصَّلَاةِ قَالُوا اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا
 فَخَالَفُوا الْحَمْدَ لِلَّهِ كَثِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا فَخَالَفُوا
 (مُسْتَحْسَنُ اللَّهِ بِكُفْرَةٍ وَ أَجِيلًا) فَلَا تَرْأَى (اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَغْوَيْتُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) مِنْ هَمْزِهِ وَ تَقَعَهُ وَ تَقَعَهُ
 وَ نَفْسِهِ) . حضرت عمرو بن مَرْوَةَ فرماتے ہیں ہَمْزِہ جنون اور
 دیوانگی کو کہتے ہیں اور نَفْسِ شَعْر کو اوج کبر کو۔

۸۰۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنِّبِ قَتَانٌ فَضْلِي قَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّعْمِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْفُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ هَمْزِهِ وَ نَفْثِهِ وَ رُجْمِهِ

۸۰۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ هَمْزِهِ وَ نَفْثِهِ وَ رُجْمِهِ)) فرمایا: ہمزہ، پواگی اور جھوٹ ہے اور نفث شعر ہے اور رجم کھبر ہے۔

ہے اور غلغلیہ تکبر ہے۔

☆ خلاصہ الباب ۱۱ ان احادیث کی وجہ سے ثناء کے بعد تعویذ پڑھنا مسنون ہے۔ مصنف علیہ الرزاق میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراءت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي

الصَّلَاةِ

چاپ: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں

ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . قَالَ أَخُو الْأَخْوَصِ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ خَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
الرَّسُولُ ﷺ يَوْمًا . فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۱۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . ح وَ
حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الظَّهْرِيُّ . قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ لَنَا
عَاصِمُ بْنُ حَكْثَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَرٍ قَالَ زَأَمْتُ
الرَّسُولَ ﷺ يَضَعُ يَمِينَهُ فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ

۸۱۱. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُ إِبرَاهِيمَ ابْنُ حَاتِمٍ أَنَا
مُشَيْمُ بْنُ أَبَانٍ الْحِجَاجِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي
غُفَّانَ الشَّهْبَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ
ﷺ وَ أَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيَمِينِ فَيَأْخُذُ بِيَدِي
الْيَمِينِ فَيَضَعُهَا عَلَى الْيُسْرَى .

خلاصہ کتاب : جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا
مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے۔ یوحنا ان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ
جو امام بخاری، امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت کنج سے اور وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علقمہ بن وائل
سے وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ
نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں
سے ہے دایاں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو جحز سے سنا یا
دریافت کیا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دایاں ہاتھ کی پٹلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے
اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

شرح فقہیہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کٹائی کو دایاں ہاتھ کی چٹنگی اور انگوٹھے سے پکڑے
اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ : ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درج دوم اور سوم کی
ہیں یا معان ہیں۔

۳: بَابُ الْفَتْحِ الْقِرَاءَةِ

بَابُ: قِرَاءَتِ شُرُوعِ کَرَامَا

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ خُنَيْسِ الْمُعَلِّمِ عَنْ ثَدْلَبِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي الْحَوَّاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَحُ الْقِرَاءَةَ بِ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ أَنَا نَسْتَبِطُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ وَحِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَدْلَبِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي الْحَوَّاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَغَيْرُهُ يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَفِضِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَلْفٍ وَغُفَيْهٌ بْنُ مُكْرَمٍ قَالُوا قَاتَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتَحُ الْقِرَاءَةَ بِ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْخُرَيْبِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَابِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَشَّرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقُلْنَا زَيْنَبُ رَجُلَاتُ أَخِي عَلَيْهِ فِي الْأَسْطِمْ حَدَّثَنَا فَمَسْمُوعٌ وَنَا أَقْرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَقَالَ: إِيَّايَ نَبِيَّ يَأْكُ وَالْحَدَّثَ فَإِنَّ صَلَاتِكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ وَخَلَا مِنْهُمْ بِقَوْلِهِ قَالُوا أَقْرَأْتَ فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کسی دیکھا کہ کوئی مرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والدہ المحترم سے زیادہ سخت ہو چتا تھا ایک بار انہوں نے مجھے ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: میں اس بدعت سے بہت بچ کر کہہ کہ میں نے رسول اللہ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنیف)

خلاصہ: ☆ جہاں مسئلہ کا مسئلہ معرکہ آراء مسائل میں سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں متفقہ مذاہب یہ ہے کہ امام مالکؒ کے

چاپ: نماز فجر میں قرأت

۸۱۶: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں ﴿وَالنَّحْلُ يَنْفَرُ فِي الصُّبْحِ﴾ (سورہ ق) کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ﴿فَلَا أَقْبِمُ بِاللُّغُسِ الْجَوَارِ الْكُتْسِ﴾ پڑھنا سماعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساتھ سے سوکھ (آیات، مہارکہ کی) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ذرا لمبی رکھتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ (اور یہی نبی کریم ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مؤمنون کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا یعنی ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ مِزْمَةٍ وَأُمَّةٍ...﴾ تو آپ ﷺ کو کھانسی اٹھی اس لئے آپ رکوع میں چلے گئے۔

۵: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرٍ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُكَ وَشَفَّانَ مِنْ غَيْبَةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَافَةَ عَنْ فَطْمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَعْدٍ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿وَالنَّحْلُ يَنْفَرُ فِي الصُّبْحِ﴾ (وَالنَّحْلُ يَنْفَرُ فِي الصُّبْحِ) (سورة ق) کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَحْرٍ بْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَصْبَغِ بْنِ مَوْلَى غَمْرٍ عَنْ أَبِي خُرَيْبٍ عَنْ غَمْرٍ عَنْ خُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ كَمَا نَبَى أَنْتُمْ قِرَاءَةً نَسَى: ﴿فَلَا أَقْبِمُ بِاللُّغُسِ الْجَوَارِ الْكُتْسِ﴾ [التكوير: ۱۶۱۵]

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ الْعَوَامِ عَنْ غَزَبٍ عَنْ أَبِي الْجَنْهَالِ عَنْ أَبِي نَزْرَةَ وَخَدَّافَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعْتُ عَنْ أَبِيهِ خَدَّافَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا نَبَى النَّبِيُّ إِلَى الْمَدِينَةِ

۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بْنُ نُسَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلْبَ بْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا جَاءَ الصُّوَابِ عَنْ نَحْسِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَسَافَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَسَافَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الطُّهْرِ وَيُقْصِرُ فِي الْمَدِينَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ

۸۲۰: حَدَّثَنَا جِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّالِبِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ سَمِعْتُ مِنْهُ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الطُّهْرِ وَيُقْصِرُ فِي الْمَدِينَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ

خلاصۃ الباب: یہ باب نماز فجر میں قرأت کی مقدار مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالت مختص، عصر اور عشاء اوساط مختص اور مغرب میں قصار مختص پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہ کی مثل ہی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتائیے تو کسی۔ فرمایا: رسول اللہ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک ہتھی کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد اگر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حضرت ابی مہر کہتے ہیں میں نے حضرت حبابؓ سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ہلنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آؤ سری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہوا سب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تمہیں آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

چاپ: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک

آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ فَلْتَبَيِّنْ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ كَلِمَاتِ الصَّلَاةِ نِعَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَيُخْرَجُ أَخَذًا إِلَى الشَّعْبِ وَيُغْفَسُ حَاحِنَهُ فَيُجْعَلُ فَيُوضَأُ فَيُحْدِثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَبَحْنُ قَالَا الْأَغْنَشِيُّ عَنْ عِشَاءَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ لَقَدْ لَحِبَّ بَابِي ضَرْبَ كُتْمٍ ثُمَّ قُورُنُ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ بَاضِرَابٍ لَحْنِهِ

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَلَفِيُّ قَالَا الطُّشَاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ شَلْبَانَ بْنِ نِسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّائْتُ أَخَذَ أَضْبَهُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ قَالَا وَكَانَ يُطْلِقُ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَبُحْنُ الْأَخْرَى وَبُحْنُ الْعَصْرِ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا السَّنْجَرِيُّ قَالَا رَأَيْتُ الْمَعْمَرُ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ قُلُوبُنَا بِسَرِيٍّ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا نَعَالُوا حَتَّى نَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا لَمْ يَخْهَرْ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ وَخَلَّافُوا فَرَأَى فِي الرَّجْمَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِفَرْقَلَيْنِ آهَ وَفِي الرَّجْمَةِ الْأُخْرَى فَلَمْ يَنْصَفْ مِنْ ذَلِكَ وَقَالُوا ذَلِكَ فِي الْعَصْرِ عَلَى فَرْقَلَيْنِ مِنَ الرَّجْمَتَيْنِ الْأُخْرَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۸۲۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الشَّوَّاطُ قَالَا يَزِيدُ بْنُ رَزِينٍ قَالَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

چاپ: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (ہاپہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والفرسلات عرفا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حضرت جابر بن مطعم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طہ کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ﴾ سے ﴿فَلْيَايُتْ مُسْتَمِعُهُمْ سُلْطٰنٌ مِّنْ رَبِّهِ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل متحیر ہو گیا۔

۸۳۳: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

چاپ: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالنَّجْمِ وَالسَّيِّدُونَ﴾ کی قراءت فرماتے

ہشام الشعمسی عن یحییٰ بن اہن کثیر عن عبد اللہ بن ابی قحادہ عن اُبیہ قال کان رسول اللہ ﷺ یقرأ بہا فی الرُّحْمَنِ الْأُولٰئِیْنِ مِنْ صَلَوةِ الظُّہْرِ وَتُسْمَعُ الْآلِیَةُ أَخْبَارًا۔

۸۳۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَا سَلَّمَ عَنْ قَبْیَنَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرْبَدِ عَنْ أَسَى اسْحَقَ عَنِ الشَّرَاءِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِسَا الظُّہْرِ فَتَسْمَعُ مِنْهُ الْآیَاتُ الْمَعْرُوبَةِ مِنَ سُورَةِ الْقَمَانِ وَالذَّارِیَاتِ۔

۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ غَسَّاسٍ قَالَا قَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ غَسَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ (قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ هِيَ لَبَابُ اللَّهِ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقرأ فی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عَرَفَا

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ ابْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يقرأ فی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

قَالَ حُسَيْنٌ بَنِي عَمْرِو هَذَا الْخَدِثُ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يقرأ (اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ اِلٰی قَوْلِهِ فَلْيَايُتْ مُسْتَمِعُهُمْ سُلْطٰنٌ مِّنْ رَبِّهِ) فَكَانَ فَمِّنْ يَطْنُ۔

۸۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَدِيمٍ قَا فَخْصُ بْنُ عَدِيٍّ قَا عُثَيْبَةُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يقرأ فی الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾۔

۱۰: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا عُثَيْبَةُ اللَّهِ عَنْ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ قَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَسَى زَالِدَةَ حَمِيْدًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ الشَّرَاءِ بْنِ عَارِبٍ أَنَّ صَلَاتِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءِ

— 1 —

الْأَحْرَفَ قَالَ فَسَمِعْتَهُ يَقْرَأُ بِالْثَنِينَ وَالرَّثَنُونَ

☆ خلاصہ: اگر آپ صحیحین کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جس کا ذکر حضرت ابراہیم بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں کیا ہے سفر سے متعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی کسی ایک رکعت میں سورۃ واہین پڑھی تھی۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَتَانَا سُبَّانُ ح وَخَدَّاهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِرٍ أَنَّ رِزْقًا قَاتِلًا لَمْ يَزِدْهُ جَمِيعًا عَنْ
مُسْتَعْرِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ التَّوَّابِ بْنِ مِلَّةٍ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ
إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قَرَأَهُ فَمَنْهُ .

۸۳۵: حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون دوسری
سند سے بھی مروی ہے اس میں یہ بھی فرمایا: میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز انسان
نہیں سنا (یا فرمایا) عمدہ قرأت والا شخص نہیں سنا۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيمَ ﷺ قَالَ: مَنْ مَعَاذَنِي حَتَّى يَصْلِيَ بِأَخِيهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «افْرَأْ بِالْمَشْنَسِ وَحُجَاهَا وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا تَغَلَّبَ»
۸۳۶۔ حضرت جاہلؓ فرماتے ہیں! حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی پڑھائی (لمبی قرأت فرمائی) اس پر نبیؐ نے فرمایا: وَالْمَشْنَسِ وَحُجَاهَا وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا تَغَلَّبَ اور افرأ باسم ربك کی قرأت کر لیا کرو۔

خلاصۃ الارب: اس حدیث کی خاص ہدایت جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے، بس یہ ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ آبی طویل نماز پڑھا کریں جو مقتدیوں کے لیے باعث مشقت ہو جائے خاص کر ضعیفوں، کمزوروں اور مردود پیشہ لوگوں کو کالی ٹرکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے نماز پڑھا کریں کہ رکوع و سجود کا بھی پتہ نہ چلے۔ بہر حال تمام ارکان اعتدال پر ہی ہونے چاہئیں۔

بابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۸۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ كَوْسَجِيُّ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ
 إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا قَالَا سُبْحَانَ بْنِ غُنَيْمَةَ عَنِ الْأَعْرُبِيِّ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَنَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ
 ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِيهَا بِمَنْحَةِ الْكُتَابِ

۸۳۸: حَلَقًا أَوْ نَحَرَ مِنْ أَيْ حَيْثُ، قَالَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى
عَنِ الشَّاذِلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ هَبِي

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس
نے نماز میں اُمّ القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص و
ناکام ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے

حداج غیر تمام

ابو ہریرہؓ میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپؐ نے میرا بازو دیا اور (آہستگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

۸۳۹۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

۸۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ناقص ہے۔

۸۴۲۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہوگئی۔

۸۴۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب۔

قُلْتُ يَا هَذَا هُوَ الَّذِي أَخْبَرَنَا وَزَادَ الْإِمَامُ عُمَرُ ذَرَأَتِي فَإِنِّي سَأَلْتُهَا فَأَخْبَرَتْنِي بِهَذَا

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السُّورَةُ فِي فِرْصَةٍ وَ غَيْرَهَا

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مِقْدَامٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السُّورَةُ فِي فِرْصَةٍ وَ غَيْرَهَا

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السُّورَةُ فِي فِرْصَةٍ وَ غَيْرَهَا

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السُّورَةُ فِي فِرْصَةٍ وَ غَيْرَهَا

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السُّورَةُ فِي فِرْصَةٍ وَ غَيْرَهَا

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کی حیثیت کے تعین کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکعت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکعت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں بعض اس کی فریضت کے قائل ہیں اور

بعض وجوب کے۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور حم سورۃ دونوں کا تکمیل ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں منہم ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادة رہتی ہے۔ (۲) احمد ثلاثہ اس کی رکعت یعنی فرضیت کے قائل ہیں منہم ترک صلوٰۃ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ ضم سورۃ کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ (۳) امام احمد فرماتے ہیں کہ الفاتحة لا تنعہ بلکہ قرآن کا جو نسا حصہ بھی پڑھا جائے۔

احمد ثلاثہ صحابہ ابن الصامت کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکعت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحت آ گیا ہے کہ: ((لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب)) علماء حنفیہ اس کے متعدد جواب دیتے ہیں۔

(۱) یہ "لا" نفی کے لیے ہے مگر مختصین شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہاں "لا" کو نفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوة احل المسجد او اوصی المسجد)) (دارقطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لافنی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوٰۃ میں لہذا اگر جہاں مسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعادة نہیں ہوتی۔ اس کا تھا خاتو یہی ہے۔ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاعادة ہو جائے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادة قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں تھی ذوات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادة قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں تھی ذوات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد فصاعد کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں فصا زاد بعض میں وما تيسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معہا شيء کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور "ما زاد" (کچھ اور) "ما فصاعدا" (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل منہی ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکور اضافی الفاظ کے پیش نظر احمد ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصاعدا یا ما زاد کی رکعت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ وما زاد وغیرہ کی عدم رکعت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکعت کا ہوگا۔ فصا ہو جو ابھم فهو جوابنا (۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فصاعدا یا نماز وغیرہ کی زیارتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر پ کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھنا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کہ بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول پر کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بلا سبب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول پر بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے ((فقرأ عليهم سورة الرحمن)) تو جہاں قراءۃ بغیر ب کے متعدی سے مراد یہ ہے کہ سورۃ الرحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراءت ب کے ساتھ تعدی بھی آیا ہے مثلاً سقرا بالظور کذا فی المغرب بالظور اور کسان یفسر فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ قحط نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لے گا۔ حدیث زیر بحث میں یہ کہ دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفعول کل مقرر نہیں ہے بلکہ جزو مقرر ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف قحط نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی ضم سورۃ کرنا ہوگا۔ لہذا اس حدیث سے حنفی کی تردید نہیں ہوتی۔

۱۲: بَابُ فِي سُكُونِ الْإِمَامِ

۸۳۴. خَلَفًا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ حَبِيبٍ الْعُكْبِيُّ لَمَّا عِنْدَ الْأَعْلَى فَمَا سَمِعَهُ عَنِ قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُورَةِ بَنِي جَنْدُبٍ قَالَ سَكُنَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْكُرْ ذَلِكَ عَمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَبَّكَ إِلَى أَبِيهِ نَسَّخَبَ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَنَّ سُورَةَ قَدْ حَفِظَ.

فَإِنْ سَمِعْتَهُ فَقُلْنَا لِقَادَةَ - مَا هَاتَانِ السُّكُونَانِ فَإِنْ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

ثُمَّ قَالَ نَعْدُو إِذَا قُرَأَ غَيْرَ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ، وَلَا الصَّالِّينَ ﴿

فَسَأَلَ وَتَحَسَّنَ لِمُعْضُوبِهِمْ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَرْتَدَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ

۸۳۵. خَلَفْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ بِنِ حَدَّادٍ وَغُلَيْبُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِنِ أَشْكَابٍ قَالَا نَا اسْتَمَعْنِي بِنِ غُلَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سُورَةُ حَفِظْتُ سُكُونَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكُنَةٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكُنَةٌ عِنْدَ الْوُجُوعِ فَانْكُرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ عَمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ. فَكَبَّكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِيهِ نَسَّخَبَ فَصَدَّقَ سُورَةَ.

چاپ: امام کے دو سکوتوں کے بارے میں

۸۳۴. حضرت سرہ بن جببؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکوتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (سیکھ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے ابی بن کعبؓ کو مدینہ لے کر لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قادہؓ سے پوچھا یہ دو سکوت کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قادہؓ نے فرمایا: جب ﴿غَيْرِ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِّينَ﴾ (تو بھی سکوت اختیار کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا۔ صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

۸۳۵. حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سرہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکوت محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا رکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سرہؓ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

خلاصۃ الباب ✽ قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکوت شائق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکوت فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سر آئین کی جگہ اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکوت قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ و حنابلہ اس سکوت کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شافعیؒ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قرأت کا اختتام اس جگہ سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تو سکوت مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملائک) کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قراءۃ کا قول قراءۃ کے بعد سکتے کے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتے کو مسنون ماننا چاہیے۔ واذافرأولا الصالحین پچھلے بیٹے واذافرأمن القراءۃ اثنی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قراءہ نے واذافرأمن الصالحین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتے کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳: بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصَبُوا

پس جب امام قرأت کرے تو خاموش ہو جاؤ

۸۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ بخیر کہے تو تم بھی بخیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غیر المنصوب﴾ غلہم ولا الصالحین﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ منیع اللہ لمن حمده کہے تو تم اللہم ولسنا ولك الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیحدہ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیحدہ کر نماز پڑھو۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا خَالِدُ الْأَخْفَرُ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ نَحْنُ أَسْلَمُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِتُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَثُرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصَبُوا وَإِذَا قَالِ ﴿غَيْرِ الْمَنْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ. وَإِذَا رَجَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ زَلَّ وَلَكِ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى خَالِصًا فَصَلُّوا خَلُوصًا أَجْمَعِينَ.

۸۳۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو چہار سب اول ذکر تشہد ہونا چاہئے۔

۸۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْخِ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي عَالِبٍ عَنْ حُطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاسِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصَبُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ تَوَلَّى وَخَيْرٌ أَخْبَرَكُمْ الشَّهْدُ.

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے (قرأت کی)۔ فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا قَالَا سَمِعْنَا مِنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً نَظَرُ إِلَيْهَا الصَّبِيُّ فَقَالَ خَلَّ قَرَأَ مِنْكُمْ مَنْ أَحَبَّ؟ قَالَ زَيْلٌ أَنَا قَالَ أَنَا أَقُولُ مَا لِي نَأْزُحُ الْقُرْآنَ.

۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

۸۳۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ عَنِ الْأَعْلَى لَمْ نَمْنَعُوا

عَنِ الْوُضْعِيِّ عَنِ ابْنِ أَكْبَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا
زَسُوْنُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ فَلسْكُنُوا بَعْدَ
فِيهَا خَيْرٌ لَهُ الْإِنَامُ۔
اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جبری نماز میں
صحابہ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا غُنَيْدَةَ اللهِ بْنِ مُوسَى عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَابِرٍ عَنْ أَبِي الْوُضْعِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
فَان زَسُوْنُ اللهِ ﷺ مِنْ كَانَ لَهُ إِنْجَامٌ فَلْيَزَاةَ الْإِنَامِ لَهُ لِقَاةُ۔
۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام
ہو (یعنی جو جماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا
ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث حنفی کی پہلی دلیل ہے۔ ابوداؤد میں بھی وذا قرا فانتصموا کے الفاظ کے ساتھ موقوف
ہے۔ ابواب مدنی حسن خان اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "رجال اسنادہ لغات" [دلیل الطالع ص ۲۹۴]
اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاقہ اور سورۃ
کی قراءت کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہاں: ((وإذا قرا فانتصموا))۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پر اکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ
جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرام سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت
ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت انسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے
کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دو مرتبہ ارشاد فرمائی ایک مرتبہ: ((وإذا قرا فانتصموا))۔ بھی اس میں شامل تھا
اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں جو ۵ھ میں پیش آیا تھا
بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹہ کر نماز پڑھائی صحابہ کرام اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے
رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((وإذا
صلی جالساً فصلوا جلوساً)) جیسا کہ روایت عائشہ بن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ
الفاظ تو ہیں: ((وإذا صلی قاعداً فصلوا افْعوا اجْمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا
اصل منشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکان صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا بلکہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آگیا۔
بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((وإذا قرا فانتصموا)) کا جملہ ارشاد
نہیں فرمایا۔ پھر اس موقع پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے
انہوں نے: ((انما جعل الإمام ليوتم به)) کی حدیث کو ((وإذا قرا فانتصموا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقع
پر حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجر کی تصریح کے
مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا انس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ ۷ھ میں اسلام لائے۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھے وہ بھی ۷ھ میں حبشہ سے واپس آئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن القوم (گھوڑے سے گرنے) کے واقعہ کے بعد یعنی ۷ھ میں یا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا خشاء قاعدہ کلیہ بیان کرنا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے اس لیے اس موقع پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعْ لَهُ)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سابق بھی مختلف ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں ((وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ)) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضرات حنفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت سے بھی جائز ہے لہذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابر جو ابن ماجہ میں ہے اس کا مدار جابر رضی اللہ عنہ ہے جو کہ ضعیف ہے لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعدد ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر رضی اللہ عنہ کا واسطہ آتا ہے اور نہ اور بختم فیہ راویوں کا۔ احناف نے نظر سے ملاحظہ کیا (۱) پیلا طریق مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے۔ "حدثنا مالک بن اسماعیل عن حسن بن صالح عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل من كان له امام فليقرأ له فقرأه" اور حسن بن صالح کا سماع ابوالزبير ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰ھ میں ہوئی اور ابوالزبير کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی لہذا دونوں میں معاشرت ثابت ہوئی جو امام مسلم کے نزویک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام بالکل صحیح ہیں جن میں سے کسی میں بھی جابر رضی اللہ عنہ 'حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد ہے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے جو ترمذی میں موجود ہے۔ بقول من صلی دیکھتے ہیں بغیر اھیہا بام القرآن فلم یصل ان ان یکون والا الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن ان نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ غلام یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلا شہدیح اور ثابت ہے اور اس پر عامہ کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا چلہ ہماری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علاوہ یحییٰ نے عمدة القاری میں لکھا ہے کہ توکب القراءۃ فاتحہ حلف الامام کا مسلک تقریباً آٹھ صحابہ کرام سے ثابت ہے جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت قلیل تھے یعنی خلفاء و اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زید بن ثابت حضرت جابر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

۱۴: بَابُ الْجَهْرِ بِأَمِينٍ

بَابُ: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوگی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غیر المغضوب علیہم ولا الضالین﴾ پڑھتے تو آمین کہتے تھے صرف اوّل والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿ولا الضالین﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۵: حضرت واکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿ولا الضالین﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ غَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَاتَّبِعُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْمَلَائِكَةُ عُقْرُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ قَالَ تَعَمَّدَ الْأَعْلَى قَامَ مَمْرُوحَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ وَهَادِمُ بْنُ الْقَيْمِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا تَعَمَّدَ اللَّهُ ﷻ وَغَبَ عَنْ يُوْنُسَ جَمِيعًا عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ وَابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَاتَّبِعُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْمَلَائِكَةُ عُقْرُهُ لَمْ يَلْقَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا بَشَّرَ بَنُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَرَكَبِ النَّاسِ التَّائِمِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلُ فَيَرْفَعُ بِهَا التَّسْبِيحَ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْنَا ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُهَيْنٍ عَنْ خَبِثَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ وَعَمَّارُ بْنُ حَدَّادٍ الْأَوْسَطِيُّ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ بَكْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ زَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا قَالَ (وَالضَّالِّينَ) قَالَ (آمِينَ) فَسَمِعَهَا.

۸۵۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ

عبد الوہاب قنا خدا قنا سلمۃ قنا شہنشاہ قنا امین صالح
عن ابنہ عن عائشۃ عن النبی ﷺ قال ما حسدنکم فیہود
علی شئیء ما حسدنکم علی السلام والثابین

۸۵۷. حسدنکم علیہم بنی النبیۃ الخلیل الیمضی قنا
سوزان بن مسند و ابو مسہر قنا خالد بن یزید بن
صہب البری قنا علیہ بن عمرو عن عطاء عن النبی ﷺ
قال قال رسول اللہ ﷺ ما حسدنکم فیہود علی شئیء ما
حسدنکم علی امین فاختبروا من قول امین

۸۵۷. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور امین کی وجہ سے کیا۔

خلاصۃ الکتاب ☆ آمین دراصل قبولیت دعا کی درخواست ہے۔ آمین کا معنی استجب دعاء یا یا فلیکن بذالک ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آمین عربی زبان کا اسم فعل ہے مگر رائج قول یہ ہے کہ یہ لفظ سریانی زبان سے نقل ہو کر آیا ہے کیونکہ بائبل کے مختلف صحائف میں بھی یہ لفظ اسی طرح موجود ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے جب ایک یہودی عالم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین کو سنا تو اس نے اس کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ بہر حال آمین میں بندے کی طرف سے اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول ہی کرے۔ اسی لیے سائنکا ند دعا کرنے کے بعد وہ آمین کر کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! انھیں اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اور میری دعا قبول فرما لے۔ اس طرح یہ مختصر سالف رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی مستقل دعا ہے۔ فرشتوں کی آمین سے موافقت کی مراد باب کی پہلی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہونے کے شارحین حدیث نے کئی مطلب بیان کیے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ رائج یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کے ساتھ آمین کہی جائے نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد میں اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جب کہ امام آمین کہتے ہیں۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ فتم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اسی وقت آمین کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اسی وقت آمین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین کہیں گے ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں شہنشاہِ اعظم میں ابو ذرؓ نے فرمایا: ((اے اللہ! انھیں بخش دے)) فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جو بڑے الحاح اور انہماک کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((او جب ان ختمہ)) اگر یہ شخص اپنی دعا پر مہر لگا دے تو یہ ضرور قبول کرالے گا۔ صحابہؓ میں سے بعض نے عرض کیا: ”تمنا شئی بختم؟“ کس چیز کی مہر؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ((قال ہا نہیں)) یعنی آمین کی مہر لگا دے تو اس کے لیے جنت و مغفرت واجب ہوگئی اور اس کی جواز میں ہوگئی۔ آمین سر او یا جہرا پانچ بار سے اور اس کے جواز پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے البتہ اس کی فضیلت میں اختلاف ہے جواز میں نہیں۔ مگر یہ مسئلہ بھی خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ کوئی باانصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ حدیث کے متعدد ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی۔ اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکاری کئی گنجائش نہیں

ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ دونوں میں آئین بالجبر کہنے والے بھی تھے اور بالسرا کہنے والے بھی اور یہ بھائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں بھی آئین بالجبر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہؓ ہجر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آئین بالسرا پر بھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہؓ یا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہؓ اور تابعینؓ میں دونوں طرح کا عمل پایا جاتا اس کی قطعی دلیل ہے کہ محدث نبوی (رحمۃ اللہ علیہ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جبر ہے یا سرا؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

۱۵: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو غَمْرٍ الصَّرْمِيُّ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ غَسْبَةَ بْنِ الْوُحَيْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي غَمْرٍ قَالَ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَهَى الصَّلَاةُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُبَادِيَ بَيْنَهُمَا حُكْبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ.

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالُوا يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالُوا هَشَامُ عَنْ قَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَخْبَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَلَّوْهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أَلْفَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّادٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَبْعَثَهُمَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الصَّلَاةَ وَ حَتَّى يَرْفَعُ وَ حَتَّى يَسْجُدَ.

۸۶۱: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا رَفَعَهُ مِنْ قِصَاعَةِ الْعِصَابِ قَالَا أَلَا زَأَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِجَةَ عَنْ

چاپ: رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی (کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۸۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدیؓ کو فرماتے سنا۔ اس وقت وہ رسول اللہؐ کے ساتھ تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے۔ فرمایا: (ابو حمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہؐ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدہ اللہ لمن حمد کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حضرت عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرات ابو حمیدؓ ابواسیدؓ سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑا اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

جب قال کن رسول اللہ یوقیع بیدہ عن کل تکبیرۃ فی الصلاۃ لم یکنۃ ۸۶۲: حدثنا محمد بن یسار نا یحییٰ بن سعید نا عند الحمید بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعنا و ہر فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدثہم ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نا یحییٰ قال انا انقلبکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام فی الصلاۃ اعتدل قائما و رفع یدہ حتیٰ یحاذی بہما منکبہ ثم قال (اللہ اکبر) و اذا اراد ان یزعم رفع یدہ حتیٰ یحاذی بہما منکبہ فبدا قال (سمع اللہ لمن حمدہ) و رفع یدہ فاعتدل فبدا قام من التثنیٰ کثر و رفع یدہ حتیٰ یحاذی بہما منکبہ کما صنع حین التصح الصلاۃ.

۸۶۳: حدثنا محمد بن یسار نا ابو عامر نا فلیح نا سلیمان نا عمار بن سہل الساعدی قال اجمعنا ابو حمید و ابو اسید الساعدی و سہل بن سعید و محمد بن مسلمہ لہم کثر و صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا انقلبکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فکثر و رفع یدہ ثم رفع حتیٰ کثر للثلاث و ثم قام فرفع یدہ و اسوی حتیٰ رجع کل عظم الی موضعه.

۸۶۴: حدثنا العباس بن عبد العظیم النخعی نا سلیمان بن داؤد نا ابو یوسف نا اسمعی نا عند الزحیف نا ابی الزناد عن موسی بن عقیق عن عبد اللہ بن الفضل عن عند الزحیف نا اخرج عن عیث اللہ بن ابی رافع عن ثعلبی بن طالب قال کان النبی ﷺ اذا قام الی الصلاۃ

المُكْتَسِبَةُ كَمَنْ وَدِعَ بَذْنِهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوً مُكْتَنَةً. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْتَعِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ. وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ. وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۸۶۵: حَدَّثَنَا الْوَيْلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَنَبِيُّ قَالَا عَنْ زَيْنِ دِهَاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ بَذْنَهُ عَنِ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَا عَنْدَ الْوَقَّابِ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ بَذْنَهُ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَإِذَا رَفَعَ.

۸۶۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الصَّرِفِيُّ قَالَا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْمُضَلِّ نَسَا عَصِمَ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْصَلِّيَ فَهَلَّا نَنْظُرَ إِلَى الْفَسَلَةِ فَرَفَعَ بَذْنَهُ حَتَّى حَافَا أَذْنَاهُ فَلَمَّا رَفَعَ وَفَعَلْنَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَفَعَلْنَا مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْإِبْرَاهِيمِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْوَيْثَمِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا انْفَضَّ الصَّلَاةُ رَفَعَ بَذْنَهُ وَإِذَا رَفَعَ وَادَّخَلَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَبَقَوْنِ زَائِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَفَعَ الْإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بَذْنَهُ إِلَى أَذْنِهِ.

خلاصۃ الباب باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ قلعین رفع الیدین کا قوی ترین متدل ہے جو اصح مافی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفی حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲۱، مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۳، مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۶۷ اور ترمذی باب رفع الیدین منہ الرکوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شوافع حضرات ان روایات میں صرف بکیر تحریر رکوع اور رفع من الرکوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت بکیر تحریر کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول تو جیہ بھی موجود ہے۔ وہ یہ کہ نماز کے احکام تہ رجحاً حرکت

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداء نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے نفل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی بعد میں اسے مفید صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں القات کی گنجائش تھی بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرت رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر شخص دفع و رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

واکھ بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے قبیین رفع الیدین کے مستدرکات میں واکھ بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاوی نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۳۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن معتم نے حضرت ابراہیم نخعی سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت واکھ بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر کھود وغیرہ میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ اگر حضرت واکھ بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضرت موت میں داخل ہوا تو عاتقہ بن واکھ سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعی کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعی نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت واکھ بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت واکھ ابن حجر نے ۹۰ سال اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ ابن مسعود سو سال مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت واکھ بن حجر نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا ذر نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرا ج شامی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کتنی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشر بھی حضرت واکھ بن حجر کو نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ بات مسلم ہوئی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعی کا جواب ہی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاوی نے اس مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث ۸۵۹ میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شوافع کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے وقت ثابت کیا جاسکتا ہے تو کعبہ کے وقت اور کعبہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجیب بات ہے کہ نصف حدیث قابل اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر بغیر مقلدین کیا کہیں گے؟

۱۶: بَابُ الرَّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

پہلے نماز میں رکوع

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو مندر سر کو اونچا رکھتے نہ بچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۷۰: حضرت ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۱: حضرت علی بن ہیان جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے بیعت اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۲: حضرت ابیہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالُوا يُزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ السَّخْلَمِيِّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْجَوْزَاءِ عَنْ عَدَالَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَخَّعَ لَمْ يُشْجِصْ وَأَسْنَةً وَلَمْ يَضُمَّهُ وَلَكِنْ مِنْ ذَالِكِ

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَا وَكَبَّعَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشْجِرُ صَلَاةَ لَا يَغْنَمُ الرَّحُلُ فِيهَا صَلَاةَ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا مَلَّازِمُ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمٍ الْأَحْمَرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ حَرَّخْنَا حَتَّى لَمِنَّا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَاغَا وَصَلْنَا حَلْفَةَ فَلَمَّحَ بِسُوءِ عَيْنِهِ وَخَلَا لَا يَغْنَمُ صَلَاةَ بَغْيِ صَلَاةَ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَغْنَمُ صَلَاةَ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۷۲: حَدَّثَنَا الْبَرْهَمِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْفَرَزْدَقِيُّ قَالَا عَنِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَا طَلَحَةُ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ زَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَاصِلَةَ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي لَمَّا كَانَ إِذَا رَخَّعَ سَوَى ظَهْرِهِ حَتَّى لَوْ ضَبَّ عَلَيْهِ النَّهَاءُ لَأَسْطَرَّ.

خلاصۃ الباب ☆ اقامۃ الصلَب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل و طمانیت سے کنا یہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اسے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر استدلال اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا نحوی حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت غلام بن رفع کے واقع سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فالک لم

صلى)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الامارہ ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فریضہ کی اور ایک روایت سنیّت کی بھی ہے لیکن مذہب حق وجوب ہی کا ہے۔ اصل میں امام ابوحنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخبارہٗ احوال میں فرد واحد سے فریضہ کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحبؒ کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی یہ اور اخبارہٗ احوال سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت علاء بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((هَذَا فَعَلْتُ ذَالِكَ فَقَدِمْتُ لَكَ صَلَوتَكَ وَانْصَحْتُ مَهْ شَيْئًا فَتَصَدَّقْ مِنْ صَلَوتِكَ)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگئی اور اگر ان میں سے کس چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آ جائے گا۔

باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۱۷: بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بِشْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ عَنِ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَخَّعْتُ إِلَى حَبِّ أَبِي فُلَيْتُ قَصْرَ يَدِي وَقَالَ فَلَمْ تَكُنْ تَفْعَلْ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَزُفَعِ إِلَى الرُّكْبِ

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَجَمٍّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَاعِدُهُ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ خَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّحَالِ عَنْ غُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَحَافِئُ بَعْضَهُنَّ

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدا رکھتے (پسیلوں سے اور پیٹ سے)۔

خلاصہ کتاب: تطبیق کے معنی رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثین کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون بھی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قہرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے ہی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

چاہے رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ”سمیع اللہ لمن حمدہ“ کہہ چکے تو ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہتے۔

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ”سمیع اللہ لمن حمدہ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔
۸۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام ”سمیع اللہ لمن حمدہ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رکوع سے اٹھتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَبَعْدُ))
”اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اسے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں، جہاں اور زمین جہاں اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد پڑھیں۔“

۸۷۹: حضرت ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے قریب ہی مالدار کی کا ذکر ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سُرُّوَانٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُضَامِيُّ وَبِغُفُوبِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ كَاتِبٍ قَالَا قَالَا بَرَاهِمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ جَبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا قَامَ الْأَمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بَيْهَقِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِذَا قَامَ الْأَمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا وَخَبَّحَ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَبَعْدُ)

۸۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّافِعِيُّ قَالَا جَرِيكُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دُحِرَتِ الْخُلُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ زَحَلْ حَذُ فَلَاحٍ فِي الْغَلِيلِ وَقَالَ آخِرُ حَذُ فَلَاحٍ فِي الْأَهْلِ وَقَالَ آخِرُ حَذُ فَلَاحٍ فِي الْقَوْمِ وَقَالَ

أَنْظُرَ إِلَى غُفْرَتِي الْبُطِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّمَا سَحَدَ
قَالَ ابْنُ مَاجَہُ النَّاسُ يَقُولُونَ غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْ
اللَّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ النَّاسُ غَيْبَهُ اللَّهُ
غَيْبَهُ اللَّهُ

خَلَّفْنَا مُحَمَّدٌ بْنُ نَشَابٍ قَالَهُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ
مَهْدِيٍّ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَى وَابْنُ دَاوُدَ قَالُوا قَالَهُ دَاوُدُ بْنُ
لَيْسَ عَنْ غَيْبِهِ اللَّهُ ابْنِ غَيْبِهِ اللَّهُ ابْنِ الْقُرْمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
الْبُيْهِ ﷺ نَحْوَهُ

۸۸۲: خَلَّفْنَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْخَلَّالَ قَالُوا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَنَسَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَالِدِ بْنِ
خُنَيْسٍ قَالَ زَيْدُ الشَّيْ ﷺ إِذَا سَحَدَ وَضَعَ وَخَمْنَهُ قُلْ
بِذَنِّهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ بِذَنِّهِ قُلْ وَخَمْنَهُ

۸۸۳: خَلَّفْنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الطَّرِيزُ قَالُوا عَوَاثَةُ وَخَمْنَهُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
الْبُيْهِ ﷺ قَالَ (أَمْرُ أَنْ سَحَدَ عَلَى سَنَةِ عَظِيمٍ)

۸۸۴: خَلَّفْنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا شُعْبَانَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَمْرُ أَنْ
أَسْحَدَ عَلَى سَنَةٍ وَلَا أَكْثَرَ سَفَرًا وَلَا نَفَرًا)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ مَنْ أَسْحَدَ يَقُولُ
الْبُيْهِ وَالرَّحْمَنِ وَالْقَدَمِينَ وَكُلَّ مَنْ يَفْعَلُ الْحَبَّةَ وَالْقُلُوبَ
وَاحِدًا

۸۸۵: خَلَّفْنَا بِشْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ حَسَبِ بْنِ عَمَّارٍ
بْنِ أَبِي حَزِيمٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
الشَّجْعِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْقَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ
سَمِعَ الْبُيْهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَحَدَ الْغَدَ سَجَدَ مَعَهُ سَنَةً
أَرَابَ وَخَمْنَهُ وَخَمْنَهُ وَقَدَمَهُ

اور (ابن کا خیال رکھو) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جا
کر ان کا حال احوال لوں۔ فرماتے ہیں میرے والد تو
تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اسے میں
نماز کا وقت ہو گیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا
کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں
تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بظلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے
تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے
ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات
ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں
پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ میٹھوں۔ ابن طاووس
فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ دو
گھٹنے دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہڈی شمار
کرتے تھے (تو یہ سات ہڈیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ
کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے
ہیں اس کا چہرہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں
پاؤں۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدٍ بْنُ أَبِي حَنِيْفَةَ، قَالَ وَجِئْتُ قَاعًا مِنْ رَأْسِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنْ كُنَّا لَنَا يَوْمَ لَوْ رُؤِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ مَا نَحْنُ فِيهِ الْيَوْمَ، لَكُنَّا لَنَكُونُ فِيهِ بِمِثْلِ مَا نَحْنُ فِيهِ الْيَوْمَ» (پرسش کے بارے میں آپ پر اس نے لگایا تھا۔)

خلاصۃ الالباب ☆ حدیث ۸۸۰ کے مطابق جمہور احمد کا مسلک یہ ہے کہ عہدہ میں جاتے وقت گھنٹوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھنٹے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اگلے وقت اس کے برعکس۔ احادیث میں بیٹھے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر گھنٹے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھنٹے ہیں۔

چاپ: رکوع اور عہدہ میں تسبیح

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس کو اپنے رکوع میں اختیار کر لو پھر جب ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے عہدوں میں اختیار کر لو۔

۸۸۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب رکوع کرتے تو "سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" تین بار کہتے ہیں اور عہدہ میں جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہتے۔

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور عہدوں میں بکثرت "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" گو یا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۲۰: بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَائِدٍ الْبَحْلِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الدَّاقِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْيَاسَنِ بْنِ غَلْبَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اخْلَعُوا هَاتِي وَرُكُوعَكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اخْلَعُوا هَاتِي سَخُودَكُمْ»

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْبَصْرِيُّ الْبَاهِلِيُّ عَنْ لَهْبَعَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خُفَيْصٍ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رُكِعَ (سُجُنَ) رَسِي الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ (سُجُنَ) رَسِي الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْبِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبحان رَبِّیَ الْعَظِیْمَ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبحان رَبِّیَ الْعَظِیْمَ اُغْلِی کہے۔ جب وہ ایسا کر لے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی اونی حد ہے۔

چاپ: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اور اپنے بازو کے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

چاپ: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں پاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپؐ اپنے ہاتھیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے۔

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوت مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَا وَجَع عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ تَوَيْدٍ الْهَدَنِيِّ عَنْ عَزْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَسْبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَجَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ هُوَ رُكُوعُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقُلْتُمْ رُكُوعُهُ. وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ هُوَ سُجُودُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقُلْتُمْ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَكْثَرُهُ

۲۱: بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَا وَجَع عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَلْبَانَ عَنْ خَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ وَلَا يَقْرَأْ فِي رِجَالِهِ الْفِرَاشَ الْكَلْبَ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ قَا عَنْ الْأَعْلَى قَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اغْبِذُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَسْجُدُوا أَحَدُكُمْ وَهُوَ نَاسِطٌ رِجَالَهُ كَالْكَلْبِ.

۲۲: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَا تَوَيْدٌ عَنْ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُذَيْلٍ عَنْ أَبِي الْخُوَزَاءِ عَنْ غَالِبَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ خُطًى يَسْتَوِي فَإِذَا سَجَدَ لَفَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ خُطًى يَسْتَوِي حَالِبًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي رَجْلَةِ الْبُشْرَى.

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَا عَنْ غُنَيْدٍ أَنَّ ابْنَ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُتَابٍ قَا أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي

مالک عن غاصم بن حنبل عن ابنہ عن ابی موسیٰ زانی
اشحن عن الحارث عن علی قال قال النبی ﷺ یا علی
لا تفع لعماء الکلب
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے علی! کتے کی طرح چوڑے زمین پر لگا کر مت بیٹھا
کرد۔

۸۹۶. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الصَّاحِبِ ثَابِتٌ عَنْ
هَارُونَ أَيْمَانَ الْعَلَاءِ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا زِلَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
فَلَا تُلْفِعَ خِمَامَكَ لِقَعْنِ الْكَلْبِ صَغِ الْيَنْكُ سِنِ فَمَنْعَكَ
وَالرَّقِ طَاهِرٌ فَمَنْعَكَ بِالْأَرْضِ
۸۹۶. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم
سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوشت مار کر مت چھو
اور اپنے چوڑے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے
پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں (۱) ایک تو قدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے
گزرجی ہے۔ (۲) اقامہ ہے۔ اقامہ کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا
کرے کہ کھٹے شانوں کے مقابل آجائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے لیا اقامہ بالا اتفاق مکروہ ہے۔
دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو کچھوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقامہ
کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعی اس کو دونوں
سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

۲۳: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ

چاب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۹۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ
الْعَلَاءُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ بَرْزَنْدٍ
عَنْ خَلِيفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ مَعْلَةَ بْنِ زُهْرٍ عَنْ خَلِيفَةَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ
السُّجُودَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي
۸۹۷. حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رب اغفر لی رب اغفر لی" پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَابِتٌ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
صُهَيْبٍ عَنْ كَسْبِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي
ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي
۸۹۸. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی
نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي پڑھا کرتے
تھے۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُُّدِ

چاپ: تشہد میں پڑھنے کی دعا

۸۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ قَالَا مَنِ تَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا
ضَلُّنَا نَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَتْلَ عَادِهِ
السَّلَامَ عَلَى جِسْرِ الْبَيْتِ وَمِنْكَائِلَ وَعَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ
بَعَثُوا الْمَلَائِكَةَ فَتَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا تَقُولُوا
السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ السَّلَامَ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا
السُّحُبَاتُ اللَّهُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّبَاتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَغُلَى عِبَادَ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَضَاءَتْ كُلُّ غَيْدٍ صَالِحٍ فِي
السَّمَاءِ الْأَرْضِ أَنَّهُ لَمْ يَلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عِنْدَ الزُّبَايْنِ الْبَابِ
الْفُورِيُّ عَنْ مَسْعُودٍ وَالْأَعْمَشُ وَخَصَنٍ وَابْنِ هَاشِمٍ وَ
حُشَادٍ عَنْ أَبِي وَابِلٍ وَغْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ وَابْنِ
الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَا قَبِيصَةُ ابْنُ سَعِيدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَسْعُودٍ وَخَصَنٍ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۸۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں
نماز پڑھتے تو کہتے: سلام اللہ پر اس کے بندوں کی
جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں
فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو
فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ تو خود سلام
ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو: السُّحُبَاتُ اللَّهُ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّبَاتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَغُلَى عِبَادَ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
(یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی
اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس
کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور
اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے
گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے
گی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدَةَ وَالْأَسْوَدِ وَأَبْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُُّدَ قَدْ نَحَرَهُ

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد
سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے:
السُّحُبَاتُ الْمُنَارِحَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّبَاتُ اللَّهُ السَّلَامُ

۹۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْبَابِ الْبَيْتَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْرٍ وَطَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ
مِنْ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ (السُّحُبَاتُ الْمُنَارِحَاتُ الصَّلَوَاتُ

الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا جَمِيلٌ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَا سَعِدٌ
عَنْ قَدَافَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَا مِنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ قَا سَعِدٌ بْنُ أَبِي غَزْوَنَةَ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَدَةَ عَنْ
قَدَافَةَ

وَهَذَا حَدِيثٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبِيرٍ
عَنْ جَعْفَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُؤَسَّى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ حَضَبْنَا وَبَيْنَ قَا سَتَسَاوُ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ (إِذَا
صَلَّيْتُمْ فَكَانَ عَبْدُ الْفَقْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنَ الْأَوَّلِ قَوْلُ أَحَدِكُمْ .
التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ . سَنَعَ كَلِمَاتٍ هُنَّ نَحِيَةُ الصَّلَاةِ .

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَا الْمُغَنَّمُ بْنُ سَلَمَانَ ح وَ
حَدَّثَنَا نَحْيُ بْنُ حَكِيمٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرِ قَا قَا قَا ابْنُ نَابِلٍ
قَا نَاسِئُ بْنُ أَبِي خَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَعْلَمُنَا الشَّهْدَ كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ
التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتِ وَ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْخَيْرَ وَ الْغَوْذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

خلاصۃ السراپ ☆ قہد کے الفاظ چہیں صحابہ کرام سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔
اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ و حنابلہ نے
حضرت ابن مسعود کے معروف قہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الركعتین ان یقول التحیات لله و الصلوٰۃ و الطبیات)) امام مالک

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: ”الصحبات اللہ الزاکيات اللہ الطيبات اللہ الصلوات اللہ السلام علیک والہیافی لشہد ابن مسعودؓ۔ امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلما التشہد کما یعلما الظہران مکان یقول الصحبات المبارکات الصلوات الطیبات اللہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ (۱)۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔ کما صرح بہ الترمذی (۲) یہ ان معدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحابہ ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سرواختلف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک لسادر جدا (۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا چھ پکڑ دی تھی جو شہادت اہتمام پر وال ہے بلکہ یہ روایت مسلسل یاغذ الید بھی ہے (۴) امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعودؓ یکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ (۵) اس کا ثبوت میرے احقر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ فانہ معجہر حکایہ

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الصحبات اللہ والصلوات والطیبات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی ورحمة و برکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیا فرمایا۔

۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۹۰۳: خَلَدْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ثَنَا خَالِدٌ بْنُ مَخْلُوحٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو غَابِرٍ قَالَ أَسَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَجِيهٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ لَمْ نَرَ قَدَّاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ فَأَقُولُوا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَدِيكَ وَ رَسُولِكَ مُحَمَّدَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا نَازَحْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

۹۰۳: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ پر سلام کا طریقہ تو یہی ہے جو ہمیں معلوم ہے تو درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: کہو: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ.....“ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائیے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائیے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔“

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَبَجَعٌ ثَنَا خُضْعَةُ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ ثَنَا غَدَاةُ الرُّخَمِيِّ ثَنَا مُهَذَّبٌ وَ

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

مُحَمَّدٌ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: قَالَا نَحْنُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
 اِبْنِ لَيْسَى قَالَ لَفِئْسَى كُفْتُ عَنْ غُفْرَةٍ فَقَالَ: اَلَا اُنْفَدَى
 لَكَ هِدْيَةٌ؟ عَرَّحَ عَلِيُّ بْنُ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا
 اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ وَكَفَّفَ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ قَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
 اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّحَمَّدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
 مُّحَمَّدٌ

۹۰۵: حضرت ابو حمزہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا:
 اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں)
 تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا:
 کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ اَزْوَاجَتِهِ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهِ وَ
 اَزْوَاجَتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّحَمَّدٌ۔"

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب تم نبی پر درود
 بھیجو تو عمرو اور اسن طریق سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا
 معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش
 کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعودؓ سے کہا
 کہ پھر ہمیں (درود بھیجنے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا:
 کہو: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ
 " اے اللہ! اپنی عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل
 فرمائیے رسولوں کے سردار اہل تقویٰ کے پیشوا خاتم الصالحین
 اپنے بندے اور رسول بھلائی کے امام اور بھلائی کی طرف

اَلَا تَوْنُ وَ اَلَا حُرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ لے جانے والے اور رسولِ رحمت محمد پر۔ اے اللہ! ان کو
تَحْمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ لَنَك حَمْدُ تمام محمود عطا فرما جس پر اولین و آخرین سب رشک کریں
مَجْدُكَ اَللّٰهُمَّ تَارِكٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کما اے اللہ! احمد اور انکی آل پر اسی طرح رحمت نازل فرمائیے
تَارِكٌ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنِّكَ حَمِيْدٌ مُّحَمَّدٌ جس طرح آپ نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل
فرمائی بلاشبہ آپ خویں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد پر اور انکی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمائیے جس طرح
آپ نے ابراہیم اور انکی آل پر نازل فرمائی بلاشبہ آپ خویں والے اور بزرگی والے ہیں۔“

۹۰۷: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ خَلْفٍ اَبُوْ بَشِيْرٍ قَالَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ۹۰۷: حضرت عاصم بن ربيعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَبِيَّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود
غَابِرِ بْنِ رُبْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ مَسَّلِمٍ بھیجے فرماتے اس کے لئے دعا رحمت کرتے رہے ہیں
بُصِّلَیْ عَلٰی اَلَا صَلَّیْتَ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّیْ فَلْيَغْلِ الْعَدُوَّ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار
مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتَكُنَّ) ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَا خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ۹۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول
عُمَيْرٍ وَ جُبَارِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَبْنِ غَالِبٍ قَالَ اَللّٰہُ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجتا بھول
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَبَسِ الصَّلَاةِ عَلٰی حَبِطَ طَرَفُ الْحَبَةِ گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

خلاصۃ الکتاب ☆ حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت
ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا
واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کی قسم کے مقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح
وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِي التَّشْهِيْدِ وَ الصَّلَاةِ عَلٰی النَّبِيِّ ﷺ
۲۶: باب: تشہد میں نبی ﷺ پر کن الفاظ میں
دُرود پڑھے (دعا بعد از درود)

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الْمَدَنِيُّ قَالَا ۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اَلْوَيْلُ لِمَنْ مَسَّلِمٍ قَالَا اَلَا زَاْعِيْ خَلْفِيْ خَشَانُ بْنُ غَبِيَّةَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک
خَلْفِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَالِسَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَخَذَكُمْ مِنَ الشَّهِيْدِ الْاٰخِرِ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے
فَلْيَسْعُوْا بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عذاب سے زندگی اور موت کے فترے اور صبح وصال
وَ مِنْ فَتْنَةِ الْمَخِيَا وَ الْمَعَادِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّخَالِ) کے فترے۔

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک صاحبؓ سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال اور دو رخ سے پتہ مانگتا ہوں لیکن بخدا مجھے آپؐ کا اور معاذ کا گنگنا (ذما گنگنا) سمجھ نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح گنگنا کرتے ہیں (یعنی جو دعائیں مانگتے ہو اسکے قریب قریب ہی ہم بھی دعائیں مانگتے ہیں)۔

چاپ: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حضرت نمیر غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگی (یعنی سپاہ) کو اشارہ کیا آپؐ نے اس سے تشہد میں دعا فرمائی۔

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگی کو اٹھاتے اور اس سے دعائیں مانگتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران) پر رکھتے پھیلا کر۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَتَا جَرِيْرًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنِ خُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ (مَا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟) قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَ ذَلِكَكَ وَلَا أَفْضَلَ لِمَا هَذَا (خَرَّجَاهَا لُذْنِبِينَ).

۲۷: بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الشَّهَادَةِ

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا وَ كَتَبَ عَنْ عَصَمٍ عَنْ قَدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُسَيْمٍ الْحَرَاثِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْبَغًا يَبْذُو الْيَمْنَى عَلَى يَمِينِهِ الْيَمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأُصْبَعِهِ.

۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَصَمٍ عَنْ كَثْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خَنْزَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَ خَلَّفَ الْأَنْهَامَ وَالْوَسْطَى وَرَفَعَ الْيَمْنَى لِيَهْمَا يَبْذُوَ بِهَا فِي الشَّهَادَةِ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ اشْعَثُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالُوا قَتَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَتَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَافِعٍ عَنْ ابْنِ غُرْمَازٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الْيَمْنَى لِيَلِيَ الْأَنْهَامَ فَيَبْذُوَ بِهَا وَ الْيَسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ دَابِطَهَا غَلِيظًا.

خلاصہ: الباب ۲۷ ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگی سے کرنا مسنون ہے اور اسکے مسنون ہونے پر بکثرت روایات شاہد ہیں حتیٰ کہ امام محمدؒ نے مؤطا میں اشارہ بالساہہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ مؤطا امام محمدؒ کی ۱۰۹۰۸۰ احادیث کی روایات عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالساہہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ انگی احادیث معظمہ میں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

انصواب کی بناء پر حدیثِ فلقین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالسہا کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جا سکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالسہا کی احادیث میں کوئی انصواب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین نور فرمائیں کہ علماء احتلاف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احتلاف کو نا انصاف کہتے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

٢٨ : بَابُ التَّسْلِيمِ

٩١٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثَيْدٍ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يَرَى
بَيَاضَ خَدِّهِ (اسْلَامٌ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ).

۵۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

٩١٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَاسِمٌ بْنُ السُّوَيْ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ قَابِطِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَنْثَرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

٩١٦. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشِيٍّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جِلَّةِ بْنِ وَفَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ نَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى يَتَابِعَ حَيْدَهُ (السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله).

۹۱۶۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ علیکم۔

٩١٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ فِي رِوَايَةٍ لَنَا أَنَّهُ يَتْلُو بَيْنَ
عِشَائِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِي
سُوَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
صَلَاةً دَعَّرْنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا
أَنْ نَكُونُ نَبِيًّا هَا وَإِنَّا أَنْ نَكُونُ نَرَحْمَا هَا فَسَلِّمْ عَلَى
نَبِيِّهِ وَ عَلَى هَمَلِهِ.

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمانؓ کی وجہ سے علیؓ طعن و عائنہ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دلائل اور باتیں سلام بھیرا۔

٢٩: بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاجِدَةً

٩١٨: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَجْرَةَ

باب: ایک سلام پھیرنا
۹۱۸: حضرت بہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

عَنْ الْمُتَمِيمِ بْنِ عَائِشٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حِذْرِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً نَفْثًا وَجَهْمَ يَكْبُرُ أَهْلَهُ مِنْ كَيْسَانِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّعْمِيُّ نَا وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ نَسْلِيمَةً وَاحِدَةً نَفْثًا وَجَهْمَ

۹۱۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

۹۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَابِتُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَاعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

۹۲۰ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

خلاصۃ السلاسل ❦ احادیث صحیحہ کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ کتابیہ اور جمہور اہل بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام و مقتدی اور منفر و پرورد و سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا نہ کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سُننِ نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالتِ غزیرہ محمول ہے۔

۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ

۹۲۱ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَابِتُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَاعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

۹۲۱ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔

۹۲۲ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ هِشَامَ عَنْ قِصَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ خُذْبِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَنْفُسِنَا وَأَنْ نُسَلِّمَ نَفْسًا عَلَى نَفْسٍ

۹۲۲ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

۳۱: بَابُ وَلَا يَخْصُ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالذُّعَاءِ

۹۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْخُصَمِيُّ ثَابِتُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ الْأَخْوَاعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُو لِنَفْسِهِ وَجَهْمَ

۹۲۳ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔

۳۲. بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

جواب: سلام کے بعد کی دعا

۹۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ نَسْأَلُكَ بِاَذِ الْخَلَالِ وَالْاَحْزَامِ)) کہہ لیں۔

۹۲۵: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَلَمًا...)) "اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۹۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دو شخصیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کرے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللہ** کہے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار۔ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زمانہ سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ہر نماز میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سواہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے یہ زمانہ سے تو سو ہیں لیکن تراویح میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں دھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا تم میں سے ایک کے پاس نماز

۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو معاويةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا غَدَاةُ بْنُ الْوَحِيدِ ثَنَا قَالَ ثَنَا عاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَفْعَلْ إِلَّا مَقْدَارًا يَقُولُ (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ نَسْأَلُكَ بِاَذِ الْخَلَالِ وَالْاَحْزَامِ)

۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَانَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ مَوْلَى لَأَمِّ سَلَمَةَ عَنْ لَأَمِّ سَلَمَةَ أَنَّ الشَّيْخَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حَنَنْتُمْ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَلَمًا مَاعَا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُنْتَلِمًا)

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو شُجْرَبِثْ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ الشَّيْخِ وَ أَبُو الْأَحْلَحْ عَنْ عطاءِ بْنِ السَّالِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّائِ لَا يُحْصِيهِمَا رَحْلٌ مُشَلِّهِ إِلَّا دَحْلُ الْحَنَةِ وَ هُمَا بِسَيِّئٍ وَ مَرِ يَغْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يَنْسَخُ اللَّهُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يُكْتَبُ عَشْرًا وَ يَحْمَدُ عَشْرًا) فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُذُهَا بَعْدَ هَذَلِكَ حَضَّائِ وَ مَاءَةَ سَالِسَانَ أَلْفٍ وَ خَمْسَمِائَةَ فِي السُّبُورِ وَ إِذَا لَوِيَ إِلَى هَرَاتِهِ سَجَدَ وَ حَمْدٌ وَ كَثِيرٌ مَاءَةَ فَلَكَ مَاءَةَ سَالِسَانَ أَلْفٍ فِي السُّبُورِ فَإِنَّكُمْ يَفْعَلُ فِي الْيَوْمِ أَلْفٍ وَ خَمْسَمِائَةَ مِائَةً قَالُوا وَ كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا قَالَ زَيْدَانِي أَحْذَرْتُ الشَّيْطَانَ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَ كَذَا حَتَّى يَنْفَكَ الْعَدُوَّ لَا يَقُولُ وَ يَاتِيهِ وَ هُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَرَى يَوْمَهُ حَتَّى يَمُوتَ

کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو ذکر کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے ملانے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ تسبیحات کے بغیر ہی سو جاتا ہے۔

بیمینہ قلوا بئس رسول الله ﷺ اُخْبَرُ النَّصْرَةَ عَنْ بَسَارِهِ ۹۳۱
 ۹۳۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَلَالٍ الطُّوَّافُ لَمَّا بَرَزَهُ بَنُو دُرَيْعٍ عَنْ
 خُثَيْمِ بْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ غُمَرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
 زَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْقُلُ عَنْ يَمِينِهِ وَغَنِّ بَسَارَهُ فِي الصَّلَاةِ
 ۹۳۲ ۹۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَلِكِ نَحْنُ وَاقِفٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
 عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النَّسَاءَ حِينَ يَفْقُسُ تَسْلِيمَهُ ثُمَّ يَلُتُ
 فِي مَكَانِهِ بَسِيْرًا قُلْتُ أَنْ يَلُتُ
 ۹۳۱ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے
 ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے بعد
 کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔
 ۹۳۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی
 ہو جاتیں آپ اٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما
 ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز چدر کو چاہے زرخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑے
 مستحب ہے۔ ایک طرف مڑے کو ضروری نہ سمجھے۔

پاب: جب نماز تیار ہو اور کھانا

۳۳: بَابُ إِذَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَوُضِعَ

ساٹنے آ جائے

الْعِشَاءُ

۹۳۳ ۹۳۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَمَّا شَفَّانُ ابْنُ غِيْنَةَ عَنِ
 الرَّاهِزِيِّ عَنْ أَبِي نَاسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا
 وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْبُحُوا بِالْعِشَاءِ
 ۹۳۴ ۹۳۴ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
 أَبُو ثَوَابٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْبُحُوا
 بِالْعِشَاءِ
 ۹۳۵ ۹۳۵ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمَّا شَفَّانُ ابْنُ غِيْنَةَ ح
 وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمَّا وَصَفَ حَمِيْدًا عَنْ هِشَامِ بْنِ
 غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا
 حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَذْبُحُوا بِالْعِشَاءِ
 ۹۳۳ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا
 رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔
 ۹۳۴ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
 فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
 کھانا پہلے کھا لو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ
 عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔
 ۹۳۵ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
 رات کا کھانا ساٹنے آ جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
 کھانا پہلے کھا لو۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز
 پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاضی شوکانیؒ نے حوالہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں
 ہوتی وہ متفق نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔

٣٥: بَابُ الْجَمَاعَةِ فِي الدَّلِيلِ الْمَطِيرَةِ

بیاب: بارش کی رات میں جماعت

٩٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ فَا السَّمَاعِيَّ بْنَ أَرْهَبَةَ
عَنِ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي السَّمْعَانِ قَالَ حَرَّثَ فِي ثَلَاثَةِ
مِطْبَرَةٍ فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ فَقَالَ إِنِّي مِنْ هَذَا قَالَ أَبُو
السَّمْعَانِ قَالَ لَقَدْ زَأَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْاُحُدَيْنَةِ وَاصْبَأْنَا سَمَاءً لَمْ تَبَلْ اسْأَلْ عَالِمًا
فَسَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتِي
حَالِكُمْ

۹۳۶: حضرت ابوالکلیج کہتے ہیں میں بادشہ کی رات میں نکلا جب میں واپس ہوا تو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میرے والد نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوالکلیج۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے اپنے آپ کو کھد پییہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ بادشہ ہری اور ہمارے جو تے بھی تر تہ ہونے پائے پھر رسول اللہ کے منادی نے ندا لگائی کہ اسے ٹھکانا میں شہزادہ ہرلو۔

٩٤٤ - حدثنا محمد بن الصباح ثنا شفيان بن عتبة عن داود بن عمار عن عمر قال كان رسول الله ﷺ يسألي متابعيه في البئلة الممطوة أو اللبقة الفاردة ذات الزوج صلوا في حالكم.

۹۳۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ناسخ کی رات یا خنڈی اور آدھی والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ ندا کرتا کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھو۔

٩٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ تَابَ الصَّحَابُكَ
بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَسْوُودٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسْحَدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي يَوْمِ خُمَةِ يَوْمِ
مِطْرٍ صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ

۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار جمعہ کے روز جب بارش ہو رہی تھی ارشاد فرمایا: اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

٩٣٩ حدثنا أحمد بن محمد ثنا عبد الله بن عبد الحميد ثنا
عاصم بن الاخول عن عبد الله بن الحارث بن نوفل أن ابن
عباس رضى الله تعالى عنهم امر الموزن أن يؤد يوم
الجمعة وذلك يوم طيئ فقال الله أكبر الله أكبر انهد
ان لا الله الا الله انهد ان محمدا رسول الله فان ياد في
الساس فليصلوا في بيوتهم فقال له الساس ما هذا الذي
صنعت؟ قال قد فعل هذا من هو خير مني تأمرني ان
افرح الساس من بيوتهم فيأتوني بمرسوم القين الى
كعبه

۹۳۹: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مؤذن کو جمعہ کے روز اذان دینے کا حکم دیا اور اس دن خوب بارش برس رہی تھی تو اُس نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر انھنھذ ان لا الہ الا اللہ انھنھذ ان محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ لوگوں میں یہ ندا کرو دوں کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں تو لوگوں نے ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا؟ فرمایا: مجھ سے بہتر (علیہ السلام) نے بھی ایسا ہی کیا تھا مجھے کہتے ہو کہ میں لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالوں پھر وہ میرے پاس گھنٹوں گھنٹوں کچڑ میں بھرے ہوئے آئیں۔

☆ خلاصۃ السباب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بارش ترک جماعت کے اہل اہل میں سے ایک ہذا ہے البتہ کئی بارش ہذا بن سکتی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث باب سے اگرچہ بہت معمولی بارش میں بھی ترک جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے

لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کر دیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

۳۶: بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

چادری نمازی کے سترے کا بیان

۹۳۰: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا، پالان کی بھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نمازی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا غُنَيْدٌ عَنْ سَمَاعٍ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَحْتَا مُصَلِّيٍّ وَالذَّوَابُ فَتَوْبَيْنِ أَبْدَيْنَا فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنِ السُّوْجَرِيَةِ الرَّحْلُ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَهْزُهُ مِنْ مَرَّتَيْنِ يَذْنِيهِ.

۹۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ستر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برہمی نکالی جاتی آپ اس کو گا ذکر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحَاةٍ السَّمَكِيُّ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخْرِجُ لَهُ خَزَنَةٌ هِيَ السُّفْرُ فَيَنْصِفُهَا فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا.

۹۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تاکہ احتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اس کی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَبِيرٌ يَنْشَطُ سَالِفِيَّهِ وَ يَخْضِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيُ إِلَيْهِ.

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاجبی ہی لکڑی کر لے۔ اگر لاجبی بھی نہ ملے تو (فلان) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

۹۳۳. حَدَّثَنَا سَكْرٌ بْنُ خَلِيفٍ أَنَّهُ بَشَّرَ تَنَا حَمِيدٌ بْنُ الْأَسْوَدِ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ حَالِدٍ تَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَسِيَنَةَ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِ عُفَيْرٍ وَ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَ ابْنِ عَسْمٍ وَ ابْنِ خُرَيْبٍ عَنْ حَدَّهِ وَ حُرْتُ بْنُ تَسْلِيمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَهُ وَجْهَهُ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخْطُ حِطًّا ثُمَّ لَا يَنْظُرُ مَا مَرَّتَيْنِ يَذْنِيهِ.

خلاصۃ الکلام: ستر وہ کلمہ متعدد روایات سے ثابت ہے سترہ کی مقدار ایک ذرا یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کچا وہ کی بھیلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم ذور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔

۳۷: بابُ التَّوَرُّؤِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنا

۹۳۴: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا ہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ شَيْبَانُ بْنُ غَبِيَّةٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ الصُّطَّرِ عَنْ سُرَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَسْأَلْتُ ابْنَ أَبِي حَالِبٍ عَنْ التَّوَرُّؤِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَاجَابَنِي ابْنُ أَبِي حَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَقْرَأُ الرَّغِيضَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَوَرَّؤَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ شَيْبَانُ فَلَا أَذْرَى الرَّغِيضُ سِتَّةٌ أَوْ شَهْرًا أَوْ سَاعَةً أَوْ سَاعَةً.

۹۳۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جهم الصارئی کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا ہے یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَاؤُكَ وَكَتَبَ شَيْبَانُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ الصُّطَّرِ عَنْ سُرَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَالِبٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَسْأَلُنِيهِمُ الْفَارِسِيَّ وَهِيَ اللَّهُ نَعَالِي عَنْهُ يَسْتَلُّ مَا سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّاحِلِ يَتَوَرَّؤُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّاحِلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ بَعَثْتُ أَحَدَكُمْ مَا لَمْ يَنْ يَتَوَرَّؤُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَحَدُهُمْ وَهُوَ يُصَلِّي لَكَانَ لَوْ نَفَقَ الرَّغِيضُ قَالَ أَذْرَى الرَّغِيضُ عَشْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ بَوْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ.

۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اُٹھانے سے بہتر ہوگا۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَتَبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ بَعَثْتُ أَحَدَكُمْ مَا لَمْ يَنْ يَتَوَرَّؤُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَحَدُهُمْ غَيْرَ مَا كَانَ لَوْ نَفَقَ الرَّغِيضُ مائة عامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي حِطَّاهَا.

خلاصہ: امام ابن ماجہؒ نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ تحریمی ہے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں (۱) سترہ کے اندر سے گزرنے اور گزرنے والا سترہ کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہوگا (۲) کسی گزرگاہ پر بلا سترہ نماز پڑھے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا (۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةُ

باب: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے

نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۳۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے تھے میں اور فضل گدی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۳۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہ یا عمر بن ابی سلمہ نے گزرتا چاہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ وہیں ہو گئے پھر زب بنت ام سلمہ نے گزرتا چاہا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا۔ عورتیں غالب ہیں۔ (یعنی جہالت یا ناہنجی کی وجہ سے مانع بنیں)۔

۹۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کالا کتا اور حائضہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔

۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۴۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان کی کھچلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت گدھا اور

۹۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُقْبَانُ بْنُ الرَّهَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصَلِّي بِعَرَفَاتٍ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَيَّ إِذَا نَزَلْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفِّ فَيَرْكَبُ عَلَيَّهَا وَنَرْتَحِلُهَا ثُمَّ دَحَلْنَا فِي الصُّفِّ

۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ هُوَ فَاضٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصَلِّي فِي خُجْرَةٍ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا نَزَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ عَمْرٍو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بَدَّاهُ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ فَلَمَّا لَمَسَتْ يَدَهُ فَطَمَتْ فَلَمَّا صَلَّى وَنَزَلَ اللَّهُ ﷺ قَالَ هُنَّ أَغْلَتْ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ خَالِدٍ التَّيَالُغِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا قَادَةُ ثَنَا جَابِرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْأَسَدُ وَالْمَرْءُ الْخَائِصُ

۹۴۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَحْمَرَ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ عَنْ زُوَّارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ النَّمْرَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ

۹۴۱: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ النَّمْرَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ

الزَّخْلِي مَثَلُ مُؤَحَّرٍ بِالْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ
 حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا کہ سیاہ کتے اور سرخ کتے میں کیا

فرق ہے (کہ سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے باقی سے
 سائلت رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي هَذَا. الْكَلْبُ
 اَلَا سُوْدٌ يَنْقُطُ۔
 نے مجھ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

خلاصۃ السباب ☆ امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے
 نماز کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور رائے کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور
 کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ
 رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جتاڑہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ
 گدھے اور عورت کا نماز کے سامنے سے گزرنے مفید نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جاسکتا ہے کہ حنا بلکہ کی دلیل
 قوی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قوی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول
 اُس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ قطعی ممکن نہ ہو اور یہاں قطعی ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوٰۃ (نماز
 توڑنا) سے مراد اضافہ صلوٰۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطان اثرات کا دخل ہے۔ نیز
 جمہور کے فعلی مستدلات کے راجع ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض
 اوقات احادیث قویہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہؓ پر کراہ کے آثار کم کثرت اس بارے میں
 مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

پانچ: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے

اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۳۹: بَابُ إِذْرَاءِ مَا

اسْتَطَاعَ

۹۵۳: حضرت احمد بن حنبلہؒ نے غندۃ النملۃ اخشاۃ من زبید فانی
 کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں
 نے کہا: کتا، گدھا، عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں)
 آپؐ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے
 ہو؟ بلاشبہ رسول اللہؐ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک
 بکری کا بچہ آپؐ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپؐ اس
 سے پہلے جلدی سے قبل کی طرف ہو گئے۔

۹۵۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ غَنْدَةَ النَّمْلِ أَخْشَاةٍ مِنْ زَبِيدٍ فَنَامِي
 أَبُو السَّمْعَلِيِّ عَنْ الْحَسَنِ الْعَرَنِيِّ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي غَثَامٍ
 وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مَا يَنْقُطُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ
 وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْحَدَى ابْنِ رَسُوْلٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَلِّي يَوْمًا فَدَعَا حَدِيثَ
 يَسْرُتِ بْنِ يَزِيدَ فَأَدْرَأَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْفَلَّةَ.

۹۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُخْرَيْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

چاپ: جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

عجلان عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليقبل الى ستره وليدبر منها ولا يدع احدا يمر بين يديه فان جاء احدكم يمر فليقبله فانه شيطان .

۹۵۵: حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَشِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُشَكِّدِيُّ قَالَا قَالَا ابْنُ أَبِي قَتِيبٍ عَنْ هِشَاكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ صَدْقَةَ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَتَى فَلْيُجَلِّهِ فَإِنَّ مَعَهُ الْفَرَسَ . وَقَالَ الْمُشَكِّدِيُّ : فَإِنْ مَعَهُ الْغُرْبَى

۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْقِبْلَةِ شَيْءٌ

۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَ أَمَّا مَعْرُوضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةَ كَأَغْرَاضِ الْحَنَازَةِ .

۹۵۷: حَدَّثَنَا يَكُورُ بْنُ حَلَفٍ وَ سُؤْدَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا قَالَا يَكُورُ بْنُ زُوَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ فَرَاشَةُ بْنُ جَبَالٍ مُسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ .

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَفَّاءُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُذَّافٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَ أَمَّا بَعْدَاهُ وَ زَيْنًا أَصَابَنِي قُوَّةٌ إِذَا سَجَدَ .

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدِّمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُحَدَّثِ

والسابع

منع فرمایا۔

چاپ: امام سے قبل رکوع سجدہ میں
جانا منع ہے

۴۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَبِّحَ الْأَمَامَ بِالرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ

۹۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَأْتُوا الْأَمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَإِذَا كُنْتُمْ فَتَحْزُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا. ۹۶۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا

خلاصہ: الباب ۴۱: افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سہقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابو داؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سہقت نہ کرو رکوع، سجود یا قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى إِلَهِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ وَأَنْ حَمَلًا؟

۹۶۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جسم بھاری ہو گیا لہذا جب میں رکوع کروں تو تم رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا جائے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ شَخَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَلْفَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ تَلَلْتُ فَاذْكُوعُوا وَإِذَا رَفَعْتُ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدْتُ فَاسْجُدُوا وَلَا تَلْبِسُوا رُكُوعًا بِسُجُودٍ إِلَى الرُّكُوعِ وَلَا إِلَى السُّجُودِ.

۹۶۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ میں مجھ سے پہلے نہ چلاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

۹۶۳: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَادٍ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنِّي خَلْفُ بَنِي سَعْدِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَنِي خَثَّانٍ غِيَابِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مُخَيْرَةَ عَنْ

معاویۃ بن اسی سفیان قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسافروا بالركن ولا بالسجود فمهما استغفتم به اذا ركعت نذر كنوسيه اذا رقت ومهما استغفتم به اذا سجدت نذر كنوسيه اذا رقت اني قد نذنت.

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پاچکے گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پاچکے ہو گے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

پاؤ: نماز کے مکروہات

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةً نَهَى عَنْهَا نَفْسَهُ فَهُوَ كَمَنْ صَلَّى صَلَاةً نَهَى عَنْهَا نَفْسَهُ» قَالَ: «إِنْ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مَنَعَ جَنِبَهُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةٍ».

۹۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَنَاوُلُ قَتَيْبَةَ تَنَاوُلُ نُسْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَابْنِ إِسْرَافِيلَ بْنِ نُسْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْفَعُ أَصَابِعُكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ تم نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز میں اپنی انگلیاں مت چٹاؤ۔ (کہہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سَفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ الْمُؤَدَّبُ تَنَاوُلُ مُحَمَّدُ بْنُ زَاوِدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ غَطَّاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ قَاءَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو وَالدَّارِمِيُّ تَنَاوُلُ نَجْرٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُفْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى زَيْدًا خَلَا فَنَزَلَ عَنْهُ أَصَابِعُهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصَابِعِهِ.

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانچنے سے منع فرمایا۔

۹۶۷: حضرت کعب بن جحرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کرا الگ الگ کر) دیں۔

۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَاوُلُ حَفْصُ بْنُ عِيَّاشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ وَلَا يَقْرَأْ قَالِ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ مِنْهُ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ تَنَاوُلُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْقُصْلُ عَنْ ذَكْوَانَ

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہو کر) ہنستا ہے۔

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ دادا سے

عن شریک عن ابي الیقطان عن عبد بن غلاب عن ثابت عن ابنه روايت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز عن خذہ عن الشی علیہ السلام قال: التَّوَاتُی وَالْمَحَاو وَالْحِضْل وَالنَّعَاسُ هِيَ الصَّلَاةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

سے ہیں۔

خلاصۃ الہدایہ ✽ ان احادیث میں ذکر کردہ افعال کردہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُومُوا لِلَّهِ فُلَانِس﴾ یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شوع و خضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے مٹی جھانڈنا ہاتھ پھیرنا اٹکیوں کو ہچکانا اٹکیوں کو اٹکیوں میں ڈالنا ہمایاں لینا نماز میں تھوکانا وغیرہ افعال نماز کے شوع و خضوع کے خلاف ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں کبھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں کبھی کھلتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب "الصلوٰۃ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((بئس علی الناس زمان یمصلون ولا یصلون)) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

چاپ: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ

۴۳: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ

اسے ناپسند سمجھتے ہوں

لَهُ كَارِهُونَ

۹۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تین مخصوص کی نماز قبول نہیں ہوتی اس مرد کی نماز جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ اس سے (کسی شرعی اور معقول وجہ سے) ناراض ہوں اور وہ شخص جو وقت گزرنے کے بعد نماز کے لئے آئے اور وہ شخص جو آزاد کو (زبردستی یا دھوکے سے) غلام بنالے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَانَ وَحُفَظَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُنْمٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّاحِلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَالرَّاحِلُ لَا يَأْتِيَنَّ الصَّلَاةَ إِلَّا دَاوِرًا) بِغَيْرِ مَا يَقُولُهُ الْوَقْتُ) وَ مَنْ اغْتَبَدَ مُخْرَجًا

۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مخصوص کی نماز ان کے سروں سے ایک ہاشت بھی بلند نہیں ہوتی وہ مرد جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ جماعت اس سے ناراض ہو (کسی شرعی وجہ سے) وہ عورت جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو (کسی معقول وجہ سے) اور وہ دو بھائی جو باہمی قلعہ کر دیں۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِشَابٍ قَالَا بِخَبَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْجَبِيِّ قَالَا غَابِدَةُ بْنُ الْأَمُودِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْفُتَيْلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ سَجْدَةَ بْنِ خَبْرٍ عَنْ أَبِي عَاسِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُفَّةٍ وَسِبْهَمَ شِبْرًا وَرَحْلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرُؤُوسُهَا عَلَيْهَا سَاعِطٌ وَأَخَوَانِ مُتَضَامَانِ

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت، جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور غربی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اعتبار عالم کا ہوگا، خواہ وہ عجاہو کیونکہ جلاء کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے واللہ اعلم۔ عورت گناہ گار اس وقت ہوگی جب تا فرامانی اور نشو و نما کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی۔

چاپ: دو آدمی جماعت ہیں

۳۴: بابُ الْإِثْنَانِ جَمَاعَةً

۹۷۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَّادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِثْنَانٍ قُلُوبُهُمَا جَمَاعَةٌ).

۹۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور نیت باندھ لی) تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَّادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِثْنَانٍ قُلُوبُهُمَا جَمَاعَةٌ).

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آیا اور آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَنُوْبَشْرِ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَّادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِثْنَانٍ قُلُوبُهُمَا جَمَاعَةٌ).

۹۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپؐ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَنُوْبَشْرِ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَّادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِثْنَانٍ قُلُوبُهُمَا جَمَاعَةٌ).

چاپ: امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا

۳۵: بَابُ مَنْ يَسْتَجِبُ أَنْ

يَلِيَ الْإِمَامَ

۹۷۶: حضرت ابومسعود انصاریؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہمارے

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَّادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِثْنَانٍ قُلُوبُهُمَا جَمَاعَةٌ).

کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہونا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صف اول میں) دائیں اور بائیں شور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تاکہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ پیچھے پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل عاقل و ذی فہم عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صف میں لوگ کھڑے ہوں نیز محض کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکید اور ارشاد فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے محض کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

باب: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

۹۷۹۔ حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضر خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کر سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

امی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ مناکبا فی الصلۃ و یقول لا تخلعوا فخلعتم فلو تمکم لیلئتی منکم ازلوا الارحام و اللہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

۹۷۷۔ حدثنا نصر بن علی الجھضمی ثنا عبد الوہاب لنا حمیمۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یحث ان ینبئہ الشہاحوون والانصار لیتخلعوا عنہ

۹۷۸۔ حدثنا ابو حنیفہ نا بن ابی زائدۃ عن ابی الاشہب عن امی نصیرۃ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ زانی فی اصحابہ تاخرًا فقال لفقہوا واتمسوا بی ولکنکم من بعدکم لا یران قوم یتاخرون حتی یوحرمہم اللہ

۳۶: باب من احق بالامامۃ

۹۷۹۔ حدثنا بشر بن ہلال الصواف نا یزید بن زریع عن خالد الحذاء عن ابی فلانۃ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اثبت الشی صلی اللہ علیہ وسلم لنا و صاحب لنا فقلنا اذنا الانصار قال لنا اذا حضرت الصلاۃ فادما و ایما و لیوئکما احر کما

۹۸۰۔ حدثنا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن اسماعیل بن

حَرْصَةً قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: **بِأَنِّي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُونَ سَاعَةً لَا يَحْذَرُونَ إِلَّا مَا نَأْتِيهِمْ** **بِهَذَا**

آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے لیکن کوئی امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ (کیونکہ جہالت پھیل جائے گی اور امامت کے لائق کوئی شخص بھی جماعت میں نہ ہوگا)

۹۸۳ حَدَّثَنَا مُعْرِزٌ بْنُ سُلَيْمَةَ الْعَدَنِيُّ لَدُنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عُلَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ حَرَّحَ فِي سَفَرِهِ فِيهَا غَفَّةٌ بَيْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَدَّثَ صَلَافًا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُوَافِقَنَا لَهُ أَنْكَ أَحَقُّ بِذَاكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى قِيلَ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَاصْبِرْ فَالصلوة لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ اتَّعَصَفَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

۹۸۳: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ کشتی میں سوار تھے جس میں عقبہ بن عامرؓ بھی تھے ایک نماز کا وقت آیا ہم نے ان سے درخواست کی کہ امامت کروائیں اور عرض کیا آپ ہم سب میں امامت کے زیادہ ہقدار ہیں۔ آپ کے صحابی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریق سے امامت کرے تو نماز کا اجرا اس کو بھی ملے گا اور لوگوں کو بھی اور جس نے اس میں کوتاہی کی تو اس امام کو گناہ ہوگا مقتدیوں کو نہ ہوگا۔

خلاصۃ السلاب ✽ ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا جو بھاری ہوگا۔ حدیث سے تو یہی مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

۳۸: بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا

فَلْيُخَفِّفْ

۹۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَبَّرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُشْعُورٍ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِلْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا نَأْخُذُ فِي صَلَافِ الْعَدَاةِ مِنْ أَحَدٍ فَلَا لَنَا يُعْطَلُ بِمَا فِيهَا قَالَ فَمَا زَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَظَ فَمِنْ مَوْعِظَةٍ أُنْذِرُ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ بِأَنَّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُعْرِزِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صُلِيَ النَّاسُ فَلْيَحْذَرُوا فَانْهَبُوا الضَّعِيفَ وَالْكُسْرَ وَدَا الْحَاجَةَ

۹۸۳ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں فلاں صاحب کی وجہ سے نماز چھڑک رہا ہوں (جماعت) سے روہ جاتا ہوں کہ وہ فجر کی نماز لمبی پڑھاتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو صحیح فرماتے ہوئے بھی سنے غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا (فرمایا) اے لوگو! تم میں سے بعض (دین کے بارے میں) متنبہ کرنے والے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی لوگوں کو نماز

پڑھائے تو مختصر نماز: ناب اسلئے کہ لوگوں میں کمزور اور کم رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری کرنے کیلئے جانا ہے) سب ہم کے لوگ ہوتے ہیں۔

خلاصۃ السیلاب بعض صحابہ کرام جو اپنے قبیلہ یا علاقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھتے تھے اسے مہادی ذوق و شوق میں بہت لمبی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور بوڑھے یا تنگھے ہمارے مقتدیوں کو کبھی کبھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتوا اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ بیٹھو گئی حرف پوری پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا موزن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (وہی اللہ المستطیع)

۳۹: بَابُ الْإِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ إِذَا خَذَتْ
أَمْرًا
چاپ: جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنَسِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَذْكُرُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَطْلُقُهَا هَانَسٌ نَكَاهُ الضُّعْفَى فَاتَّخَذَ فِي صَلَاتِهِ مِمَّا عَلَّمَهُ لَوْ جَدَّ أَنَّهُ يَكُونُ

۹۸۹ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر کبھی کسی میں سہجے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عِمْرَةَ الْحَرَامِيُّ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُلَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ غُلَمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَسْمَعُ نَكَاهَ الضُّعْفَى فَاتَّخَذُ فِي الصَّلَاةِ

۹۹۰ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سہجے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِيهِ ثَنَا غَمْرٌ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبَشَرٌ بْنُ مَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: أَلَا أُرِيدُ أَنْ أَطْلُقَ فِيهَا هَانَسٌ نَكَاهَ الضُّعْفَى فَاتَّخَذَ كَوَاجِبَهُ أَنْ يُشْفِقَ عَلَى أَنَّهُ

۹۹۱ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کمزور ہوتا ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی سہجے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ پند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

۵۰: بَابُ إِقَامَةِ الصُّفُوفِ
چاپ: صفوں کو سیدھا کرنا

۹۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

۹۹۲ حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح صلیں
کیوں نہیں بتاتے جیسے فرشتے صلیں بتاتے ہیں؟ کہا: ہم
نے عرض کیا کہ فرشتے کیسے صلیں بتاتے ہیں؟ فرمایا: اگلی
صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے
ہوتے ہیں۔

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو
برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے
میں داخل ہے۔

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے
کہ اس کو بالکل تیر یا پھر بھی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے
ہیں ایک بار آپؐ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا
ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں
پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے
ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں
کو ملائے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ
تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

پانچ: صفِ اول کی فضیلت

۹۹۶: حضرت حباب بن ساریہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اول کے لئے تین بار اور
دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے
تھے۔

۹۹۷: حضرت نداء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السَّيِّبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ خَابِرٍ بْنِ سَفَرَةَ
السَّوَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
تَصَفُّونَ كَمَا تَصَفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا. قَالَ قُلْنَا وَكَيْفَ
تَصَفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَ
يَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ.

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح
وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَتَانِي وَبِشْرُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ قَتَانِي
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سُورًا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِةَ الصُّفُوفِ مِنْ تِمَامِ الصَّلَاةِ

۹۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَا شُعْبَةَ
نَسَا بِسَمَاعٍ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ يَسِيرٍ يَقُولُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْوِي الصَّفَّ حَتَّى يَصْغُلَهُ مِنْ
الرُّوْحِ أَوْ الْفِدْحِ قَالَ فَرَأَى صَلَوَ وَجْهِي نَاجًا. فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُوُوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ
بَيْنَ وَجْهِي وَجْهِكُمْ.

۹۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّادٍ قَا
هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَالِبَةَ زَوْجِي اللَّهِ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ وَبَلَائِكُمْ يَصَلُّونَ
عَلَى الْبَيْتِ يَصَلُّونَ الصُّفُوفَ وَمَنْ سَدَفَ رُجَّةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَةً.

۵۱: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ
هِشَامَ الشَّيْخَ الْوَلِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَبِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْرَافِيلَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عِزِّ بْنِ أَبِي سَارِيَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلْبَيْتِ مَرَّةً.

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ

نَنْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ مَرْثَدٍ
بِقَوْلِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْمَةَ يَقُولُ - سَمِعْتُ
الْأَسَدَ بْنَ عَارِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ - إِنَّ
اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَنْظُرُونَ عَلَى الصَّغَةِ الْأُولَى.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صغہ اول پر رحمت نازل
فرماتے ہیں اور فرماتے ان کے لئے وعائے مغفرت
کرتے ہیں۔

۹۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
شُعْبَةَ عَنْ قِصَاصٍ عَنْ حُلَامٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَغِلْتُمُونِ مَا فِي الصَّغَةِ الْأُولَى لَكُنْتُمْ
قُرْعَةً

۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو صغہ اول کی
فضیلت معلوم ہو تو (ہر ایک صغہ اول میں نماز پڑھنے کا
خواہشمند اور رخصت ہو جائے اور پھر اختلاف و نزاع ختم
کرنے کے لئے) قرعہ نکالنا پڑے۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
عَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ غُلْفَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِيهِمْ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - إِنَّ اللَّهَ
وَمَلَائِكَتَهُ يَنْظُرُونَ عَلَى الصَّغَةِ الْأُولَى

۹۹۹: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
رحمت نازل فرماتے ہیں صغہ اول پر اور فرماتے ان کے
لئے بخشش کی وعائیں مانتے ہیں۔

خلاصۃ الباب :- احادیث باب میں صغہ اول کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت
اور فرشتوں کی وعائے رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں
بخاری اور ہماری لگا ہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تنوع اسما ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت قاصدہ ہوتا ہے اس
لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ
یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اول وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایسی مسابقت اور
مکیش ہو کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (غالب)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے بچیں صف میں نہ
کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے ہر صف "اگلی یا پہلی" ہی ہوتی ہے واللہ اعلم
(ابو حاتم)

باب: عورتوں کی صفیں

۵۲: بَابُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - حَبْرُ صُفُوفٍ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی سب سے بہتر
صف آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے

ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلَاةً أُخْرَى فَقَضَى الصَّلَاةَ هُوَ أَوْ رَجُلًا
فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصُّفِّ فَإِنْ فُوقَهُ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
حِينَ انْصَرَفَ قَالَ: اسْتَغْفِرُ صَلَاتَكَ لَا صَلَاةَ بِلَدُنِي
خَلْفَ الصُّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تھا کھڑے
نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے غم
گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دو بارہ
پڑھو جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ ابْنَهُ
عَنْ خُصْبَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَحَدُ يَدَيْهِ زَيْدٌ
أَبْنُ الْخُفَيْدِ فَلَا فَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرُّقَّةِ يُقَالُ لَهُ وَابِضَةُ بْنُ مُعْبِدٍ
فَلَمَّا صَلَّى دَخَلَ خَلْفَ الصُّفِّ وَخَذَهُ قَامَرَةُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۰۰۴: حضرت وابدہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تھا نماز
پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ
(لوٹانے) کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد امام الحنفی وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کچھ
صف میں کوئی شخص تھا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز قاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابو حنیفہ امام مالک امام
شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفی نے
اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے
شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو بھیج کر اپنے
ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذا کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تھا
کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ
وہ جلدی سے پچھلے صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: «وَأَذَاكَ اللَّهُ
حَرَصًا وَلَا نَعْدُ» لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سندا مضطرب ہے۔ امام شافعی
فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے
تابع تھے۔

باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل
فرماتے ہیں منوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے
لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز
ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

۵۵: بَابُ فَضْلِ مِمَّنْهُ الصُّفِّ

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَنَسَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ
غَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ يَنْصُلُوْنَ عَلَى مِمَّامِ الصُّفْرِ

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِمٍ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَارِبٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ ہم آپ کے دائیں کمرے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معروضہ) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دو ہزار اجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

باب: قبلہ کا بیان

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًّى﴾۔

۱۰۱۰: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَسْغُورٌ نُجِبٌ أَوْ مِمَّا أُجِبُ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِهِ

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكَلَابِيُّ قَالَا غَبِثَ اللَّهُ بَيْنَ عُمَرَ وَالْوُقُوفِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبِلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ابْنُ مَسْرُوفٍ الْمَسْجِدَ تَعَطَّلَ فَهَانَ الشَّيْءُ ﷺ عَنْ عُمَرَ مَسْرُوفٍ الْمَسْجِدَ كُنْتُ لَهُ يَحْتَطِي مِنَ الْآخِرِ

۵۶: بَابُ الْقِبْلَةِ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا الْعَاصُ بْنُ عُثْمَانَ الْبُزْجِيُّ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَقَامُ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًّى

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَعَكِدَا قَرَأَا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ نَعَمْ

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًّى لَوَلَّيْتُ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًّى﴾. (السنن: ۱۲۵)

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عُمَرَ وَالْهَارِثِيُّ قَالَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي أَسْعَدٍ عَنِ الزَّهَّادِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ وَبَنُو السُّفْيَانِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصِرَ لِبِ الْقِبْلَةِ إِلَى الْكُفَّةِ نَعُدُّ دُخُولَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُصْمَانِيُّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ التَّوَمَ فَلَا يُؤَدِّيْنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَبِي يُرِيدُ فِيهِ الْكُرْمَاتِ وَالْبُضُلَ عَنِ الشَّيْءِ ﷺ يَعْنِي أَنَّهُ يُرِيدُ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي التَّوَمِ.

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ السَّكْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَنِي عُفْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ.

۱۰۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس درخت یعنی بسن کو کھائے تو وہ اس کی وجہ سے ہمیں ہماری اس مسجد میں تکلیف نہ پہنچائے۔ ابراہیم کہتے ہیں ہمارے والد اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گندے اور بیاض کا اضافہ بھی نقل کرتے تھے۔

۱۰۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت میں سے تھوڑا سا بھی کھالے تو وہ مسجد (اسی حالت میں) نہ آئے (اچھی طرح مذکی ہو ازل کر کے آ سکتا ہے)۔

خلاصۃ السراپ ☆ مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ بسن اور بیاض میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت اسی چیز اور تا کوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھانے کو کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو بھی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو اذیت نہ پہنچے۔

پہلو: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

کیسے جواب دے؟

كَيْفَ يَرُدُّ

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِسِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَ نِسَاءٍ يُصَلِّي فِيهِ فَخُصَاءُ ثَوْبَاتٍ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُ ضَهْرًا: وَكَانَ نَعْفُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ يُبَشِّرُ بِنِدْمٍ.

۱۰۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لے گئے آپ وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ مرد آئے اور آپ کو سلام کیا تو میں نے صیغہ سے پوچھا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب کیسے دیتے تھے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

۱: کہ ایک بدبو دار چیز ہے جسکی بعض اقسام بیاض و بسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر اللہ رحمہ اللہ جن صاحب کی کتاب افرادات میں اسکا مکمل خلاف موجد ہے۔ (ابو سعید)

۱۰۱۸: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (واپسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْبَصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَخَاخَةَ لَمَّا أَفْرَحَتْ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ ذَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ أَبْغَا وَأَبْغَا أَصَلِّي.

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ النَّضَرُ بْنُ شَيْخِلٍ قَالَ يُوَسُّسُ بْنُ أَبِي اسْتَحِقٍّ عَنْ أَبِي اسْتَحِقٍّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مفید نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دوران نماز منع کرنا تھا۔

چاپ: لاعلمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم

۶۰: بَابٌ مَنْ يُصَلِّيْ لِيَغِيْرَ الْقِبْلَةَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہو گیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نکالی نکادی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا السَّيْغَاتِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّا نُرِیْکُمْ الْاٰیٰتِ الْکُبْرٰی وَنَحْنُ لَا نُرِیْہَا اِلَّا سَحَابٌ مَّحْمُوْلٌ ۚ فَاَتَیْتُکُمْ بِاٰیٰتِ الْکُبْرٰی وَنَحْنُ لَا نُرِیْہَا اِلَّا سَحَابٌ مَّحْمُوْلٌ ۚ فَاَتَیْتُکُمْ بِاٰیٰتِ الْکُبْرٰی وَنَحْنُ لَا نُرِیْہَا اِلَّا سَحَابٌ مَّحْمُوْلٌ ۚ“

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبِيبٍ قَالَ أَبُو ذَاوُدَ قَالَ أَخْبَثُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ عَنْ غَالِصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ وَحَسْبَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّيْنَا السَّجْدَةَ وَاتَّكَلْنَا الْقِبْلَةَ فَصَلَّيْنَا وَاعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَبَدَّوْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا اللَّهَ فَقَالَيْنَا نُوَلُّوْا قِبْلَتَكُمْ وَجْهَ اللَّهِ.

[الفرہ: الایۃ: ۱۱۵]

خلاصۃ الباب ☆ جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے ﴿فَاَتَيْنَا اللَّهَ فَقَالَيْنَا نُوَلُّوْا قِبْلَتَكُمْ وَجْهَ اللَّهِ﴾ [الفرہ: ۱۱۵]

۶۱: بَابُ الْمُصَلِّي يَحْتَمِلُ

بَابُ: نمازی بلغم کس طرف تھو کے؟

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، نَاوُكَيْعٌ عَنْ
شُعْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِئَعٍ بْنِ حِرَابٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ
عَنْدِ اللَّهِ الْمُخَارَبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا
تَسْرُفْ، تَسْ بَدَنِكَ وَلَا عَنْ بَدَنِكَ وَلَكِنْ التَّرَفُّ عَنْ
بَدَنِكَ أَوْ نَحْتِ قَدَمِكَ

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبد اللہ محازی رضی اللہ تعالیٰ
عند فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں
طرف مت تھوکو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک
سکتے ہو۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
غُلَاقَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ
بِهِ زِيَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى
النَّاسِ فَقَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ بِغُفْرَةٍ مُسْتَطْلَقَةٍ (بَغْيِي
رُتْلًا) وَيَسْتَلْجُ نَهَامَةً أَتَيْتُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَسْتَقْبَلَ فَيَسْتَمِعَ
فِي وَجْهِهِ إِذَا سَرِقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَرَفَّ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ لِيَفْلُ
هَكَذَا (فِي ثَوْبِهِ) ثُمَّ أَوْبَاهُ إِسْمَاعِيلُ بِرَفٍّ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ
بَذَلَهُ

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف
متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی
طرف منکر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا
ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منکر
کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی
تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں
اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل
نے اپنے کپڑے میں تھوک کر مل کر دکھایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ سُورٍ وَعَنْدِ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ
وَزُرَّادَةُ قَالَ نَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ خَدِيجَةَ أَنَّ زَايَ شَسْتِ بْنِ رِئَعٍ بَرَقَ فِي بَدَنِهِ فَقَالَ
يَا شَسْتُ لَا تَسْرِفْ فِي بَدَنِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَسْهَى عَنْ ذَلِكَ ' وَقَالَ ' إِنَّ الرُّخْلَ إِذَا قَامَ يَصْلِي أَقْبَلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ مَوْجِهَةً حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُغْبِثَ حَدَّثَ شُوْبُ

۱۰۲۳: حضرت حذیفہؓ نے عیث بن ربیع کو اپنے سامنے
تھوکنے دیکھا تو فرمایا اے عیث اپنے سامنے مت تھوکا
کر اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع
فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا
ہو تو اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں
حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا بدعا حدث کرے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَحْمَرَ وَعَنْدَةُ بْنُ عَدَةَ قَالَ قَالَ عَدَةُ
الضَّمَدُ نَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ قَاتِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرَقَ فِي ثَوْبِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَلَّكَ

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز
میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل ڈالا۔

خلاصۃ الیاس : قبلہ کی طرف تھوکنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ
کے سامنے ہوتا ہے نماز و نماز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور سمجھ کر اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ کوئی گفتگو یا پھر ایسی حرکت
کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑی جائے تو ارشاد نبویؐ ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھو کے۔

۶۲: بَابُ مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَحَ الْخَصْيَ فَقَدْ لَغَا.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا قَالَا لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُتَيْبُ بْنُ قَالٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا قَالَا شُعْبَانُ بْنُ غَسْبَةَ عَنْ الْأَوْحَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرُّخْمَةَ تَوَاجَهُةٌ فَلَا يَمْسَحُ بِهَا الْخَصْيَ

چاپ: نماز میں ننگریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا ۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ننگریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

۱۰۲۶: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ننگریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دوران نماز اب ننگریوں سے نہ دھیان لگا رہے)۔

۱۰۲۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رخت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا ننگریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

خلاصۃ الباب ✽ ایک مرتبہ ننگریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو مکروہ ہے۔

۶۳: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحُمْرَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُزَّامٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُزَّامٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحُمْرَةِ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُخْرَبٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصْبَةٍ.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حُزَيْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَ هُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَى سَابِغَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى سَابِغَةٍ.

چاپ: چٹائی پر نماز پڑھنا ۱۰۲۸: ام المومنین حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھا لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حُضْرَةُ: اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف ہانا بھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے۔ حصیر۔ حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں بھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ مساط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ پھر فرقی اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلیٰ پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہذا اس سے بغض ان علما، محدثین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۶۳: بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْقِيَابِ

فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

پایاب: سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں

پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ابو عبد اللہ اہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُسَاهِرٍ قَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي أُونُسٍ أَخْبَرَنِي الْبُرْهَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهِ عِنْدَ الْأَشْهَلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفَفٌ بِهِ يَصْغُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ بِفِيهِ مِرْدُ الْخَصِيِّ

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْبُرْهَنِ بْنِ حَسِبٍ قَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ مَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَنْقُذْ أَخَذْنَا أَنْ يُمَكِّنَ خِيْتَهُ بَسْطَ لَوْنَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

خلاصۃ الباب ☆ امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد امام اشحن اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمار قاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

۶۵: بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالْتَضْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

چاپ: نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں تالی بجاائیں

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی پھلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵: حضرت کمال بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دوران نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجاائیں۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دوران نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت دی۔

چاپ: جو توں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ بھی کبھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہنے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَشُهَيْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا لَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ أَبِي خَالِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَحْوَهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إسمَاعِيلَ بْنِ أَبِيئِثَةَ وَغُنَيْدَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُثْمَرَ: زَعُمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّضْفِيقِ وَلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ

۶۶: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبَغَالِ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا عَلَدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الثُّعَيْنِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَالٍ كَانَ حَدَّثَ الْوُثَّانَ أَخْبَانَا يُضَلِّي فَيُسَرُّ الْوُثَّانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهُ نَعْلَيْهِ وَ يَقُولُ زَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ لَنَا بِزْدَةُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُغَلْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَ زَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي خَافِيًا وَ مُتَعَلِّيًا

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ لَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ زَأَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الثَّلَاقَيْنِ وَالْحَقَيْنِ

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے جو تینوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے 'بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے نکوٹ کا امکان نہ ہو۔' محکم طریقہ کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی لعلکم ولا تشہوا بالیہود)) کہ جو تینوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنا بلدا اور اہل نواہر نے جو تے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ شافعیہ مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے 'مستحب نہیں۔' جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور معذہ کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہودی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہوا اور آج کل یہود و نصاریٰ جو تے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لیے مخالفت کا تقاضا جو تے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تے پہن کر اور جو تے اتار کر دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اوّل قول بعد رسالت (ﷺ) میں عموماً ایسے چٹل پہنے جاتے تھے جو بچہ۔ میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکھنے سے رکاوٹ نہیں بننے تھے۔ دوسرے مسجد نبوی کا فرش پختہ نہ تھا تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جو توں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جو تے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی ﴿فاحلح علیک النک بالواد المقدس طوی﴾ اے رسول! دونوں جو تے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جو تے اتارنا ہی ادب ہے۔

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا
۱۰۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے۔

۱۰۳۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور پٹے کی وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر پٹے میں نجاست لگ گئی تو جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھو لیں)۔

۱۰۳۲: حضرت مخول فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابو سعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کو دیکھا انہوں نے حسن بن علی کو نماز پڑھتے دیکھا اور انھیں انہوں نے

۶۷: **بَابُ تَكْفِيفِ الشَّعْرِ وَالْقَوْبِ فِي الصَّلَاةِ**
۱۰۳۰. حَدَّثَنَا بَشْرٌ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرِيُّ شَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ غَيْرِهِ أَنَّ دِينَارَ بْنَ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَرْتُ أَنْ لَا أَكْثِفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.
۱۰۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ شَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَكْثِفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا وَلَا نَوْصًا مِنْ مَوَظَاءِ
۱۰۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُلَيْفٍ شَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَابٍ شَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شَا شُعْبَةُ أَحْمَرُ بْنُ مَخُولٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَيْتُ أَنَا رَافِعَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہؐ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

پانچواں: نماز میں خشوع

۱۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ ایک لی جائیں۔

۱۰۳۴: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ انکی نگاہیں آپک لیں گے۔

۱۰۳۵: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دوران نماز) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں واپس نہ لوئیں گی۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صفِ اول میں پہنچ جاتے تاکہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بظلوں سے

علیہ وسلم رَأَى الْخَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَ قَدْ غَضَّ شَفْرَةَ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَافِضُ شَعْرَةٍ.

۶۸: بَابُ الْحُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۳۳. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْأَوْحَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْمَعَ بَعْضُ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۳۴. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا نَعْبَةُ عَنْ قِنْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوْمًا بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا فَصَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ سَوْخِهِ فَقَالَ: مَا مَالُ الْقَوْمِ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى أَشْفَقَ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ (لَيْسَتْ لَهُمْ) أَوْ لِيَحِطُّوا اللَّهُ أَنْصَارَهُمْ

۱۰۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ نَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ حَابِرِ بْنِ شَمْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَتْ لَهُمْ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَرْجِعْ أَنْصَارَهُمْ

۱۰۳۶. حَدَّثَنَا خُمَيْدُ بْنُ مُنْعَدَةَ وَأَبُو ثَوْرٍ بْنُ حُلَافٍ قَالَا لَسَانُوحُ بْنُ فَيْسٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْحَزَّاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَصِيَ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تَصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَفْهِمُ فِي الضَّعْفِ الْأَوَّلِ لَمَّا بَرَأَهَا وَبَسَّاحَرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونُ فِي

الضَّعْفُ الْمَوْخَرُ فَلَا ذَرْعَ قَالِ هَكَذَا يَنْفَرُ مِنْ تَحْتِ الْبَطْنِ
فَانْزِلِ اللَّهُ ۖ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَعْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا
الْمُتَسَاهِرِينَ ۝ (الحجر ۲۴) فَيُضَاهِيهَا

جما کھٹے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) "اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے ہٹنے والوں کو۔"

خلاصہ السوابع: نماز میں کپڑے سینے سے منع کیا گیا ہے یہ تواضع اور فقر کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۳۳ سے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدی کے اعضاء جسمانی سے بھی یہ بات ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے، لک، الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ جل جلالہ کو پورا خوف اور اس کی محبت و شوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی کا نام شروع و متشروع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

چاپ: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۶۹: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالِ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ بَاذَرَسُوا اللَّهَ اخْتِلَافًا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ كَلَّكُمْ بِحَدِّ ثَوْبَيْنِ؟

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: قَالَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ خَابِرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَمَنْعَهُ

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَانِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَمَنْعَهُ وَاصْغَا طَرَفَهُ عَلَى عَاتِقِهِ

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْحَقُ الشَّافِعِيُّ الزَّاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَادٍ

المعزوم عن مغروب بن منسکان عن غلبہ الرخمن بن کبڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔

کُتِبَنا عن ابنہ قال زائت رسول اللہ ﷺ یضلی بالہر القلی فی نوب۔

۱۰۵۱۔ خلدنا ابو بکر بن ابی خنیۃ قال معتمد بن بشر قال ۱۰۵۱: حضرت کیسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

عمر و بن حنیفہ قال کُتِبَنا عن ابنہ قال زائت النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ و عصر ایک کپڑے میں

ﷺ یضلی الظہر والخصر فی نوب واحد منقلبہ۔ لپٹ کر پڑھتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے یہ باب قائم فرمایا ہے۔ حضرت

امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں امام محمد ابراہیم قسریؒ کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جس

کے پاس دو یا زائد ہوں اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو بغیر اشمال و استخاف کے لگی کٹی جگہ پہن لیا کرے تو

مکروہ نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ احنبن راہو یہ مجبور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک جس کے

پاس دو یا زائد کپڑے ہوں اور ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو یہ مکروہ تحریمی نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے۔

جسہر کی دلیل حدیث باب میں موجود ہے۔

۷۰: بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کریم کے سجدے

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا

جائے تو شیطان ایک طرف کھوکھو کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ

آدمی کا ستمنا اس ہو آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو

اس نے سجدہ کر لیا اب اسکو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم

دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی

خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض

کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت

کی جڑ میں نماز پڑھا رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھا کہ

سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا

درخت کہہ رہا تھا: ”اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں

کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ

دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔“

۱۰۵۲: خلدنا ابو بکر بن ابی خنیۃ قال ابو معاویۃ عن

الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ان

آدم السجدة فسجد اغترل الشیطان بنکی یقول یا وینلہ

أمر لن آدم بالسجود ففسد فہلہ النجۃ وأمر ن

بالسجود فہلہ الحنۃ و أمر ن بالسجود قالبت فلی النار۔

۱۰۵۳: خلدنا ابو بکر بن خلدنا ابو بکر بن خلدنا ابو بکر بن

برید بن حبیب عن الحسن بن محمد بن عتبہ اللہ بن

ابی ہریرہ قال قال ابن عمر بنی یا حسن احرمی حدیث

عتبہ اللہ بن ابی ہریرہ عن ابن عباس قال تحث سجد

النسی ﷺ فاناہ زحل فقال ابن زائت الباب خۃ فیما یزی

الناسم سمائی اصلنی الی اضلی شجرة فقرأت السجدة

فحدت فسجدت السجدة لسجود عن سمیعہا یقول

اللہم اخطط عسی ہذا وزوا و اخص لن ہذا اخر

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَدْ غَفَّانُ بْنُ فَايِدٍ قَدْ عَاصِمُ بْنُ زَيْدٍ
 نَسِي حَيَوَةَ عَنِ الْمُتَهَدِّي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُبَيْثَةَ بْنِ
 خَاطِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْيُ أُمُّ الدُّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ
 قَالَ سَمِعْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ
 فِيهَا مِنَ الْمُفْضَلِ شَيْءٌ إِلَّا غُرَافَاتُ الرُّغَدِ وَالتَّحُلُّ وَنَبِيُّ إِسْرَائِيلَ وَمَرْيَمُ وَالْحُجُّ وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَتُسَلِّمَانُ سُورَةُ
 التَّحُلِّ وَالسَّجْدَةُ وَفِي صَوْنِ سَجْدَةِ الْخَوَاصِمِ.

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَاتَنُ أَبِي مَرْثَمَ عَنْ
 نَاصِعِ بْنِ يَزِيدَ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ الْغُبَيْيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ سَلَمَةَ بْنِ نَبِيٍّ عَبْدِ بَلَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّاصِبِ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ حَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْفُرْقَانِ
 مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفْضَلِ وَفِي الْحُجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ سَمِعَانُ بْنُ غُبَيْثَةَ
 عَنْ أَبِي نُوبٍ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْسَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ
 انْشَقَّتْ وَ ﴿الْهَرَأْيَا بِسْمِ رَبِّكَ﴾

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ سَمِعَانُ بْنُ غُبَيْثَةَ
 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 حَزْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ
 فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُهُ غَيْرُهُ

خلاصہ: الباب ۱۵۸ حنیفہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں کل سجدہ ہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان کے بعض میں تمیز کا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک "مس" کا سجدہ ہے اور سورہ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں طرف ہیں البتہ امام شافعی اپنی تائید میں متعدد صحابہ کرام کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس لیے محققین حنیفہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح المعلم کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لینی چاہیے تاکہ اس کا عمل تمام ائمہ کے مطابق ہو کہ اتفاقاً سجدہ ہو جائے۔ امام مالک کے نزدیک مفصل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابت کی روایت

سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو تھوعلیٰ الفوری لکھی پر محمول کرتے ہیں اس لیے کہ بخاری شریف میں ہے: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا“ نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۹۱۰۵۸ میں بھی سورۃ انشقاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزر رہا ہے۔

۷۲: بَابُ اِتِّمَامِ الصَّلَاةِ

پایاب: نماز کو پورا کرنا

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ مسجد کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَيْكَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دوبارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قہر رو ہو کر اللہ اکبر کہو پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابوبکرؓ بھی تھے میں حضرت ابو حمید ساعدیؓ کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدیؓ نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہؓ نے کہا: اچھا بھائی! کرو۔ فرمایا کہ رسول

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ غُنَيْدَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَجُلٍ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ رَغَلَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَاءَ فَلَمْ يَفْعَلْ: وَ عَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ حَاءَ فَلَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ مَعَهُ قَالَ بِنِ الْآلَةِ فَعَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَمْ تَكُنْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْعِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَفْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا يَسُرُّكَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْمُوَ فَاسْعِدْ ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيِّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو هَنَادَةَ وَصِيُّ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَفْلَحْتُكُمْ بِصَلَاةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَوَا لَمْ يَفْعَلْ مَا تَحْتَ بِأَكْثَرِنَا لَمْ نَسْعِدْ وَلَا أَقْبَدْنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالَوَا فَأَعْرَضَ قَالَ

اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکعت اٹھاتا سر پیٹے سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا بائیں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھتے۔ صحابہؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہؐ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبیؐ نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہؐ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالنے کو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پہلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کر بالکل سیدھی

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ خَسِرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهَا مَنْكِبَيْهِ وَيَرْفَعُ كُلُّ غَضَبٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْجِعُ وَيَصُحُّ وَاحْتِبَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْصِداً لَا يَنْصُبُ رَأْسَهُ وَلَا يَقَعُ فُتَيْدَةً لَا ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ. وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ إِلَى الْأَرْضِ وَيُحَادِثُ نِجْنِ يَدَيْهِ عَنْ حَنْتَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقْبِضُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَنْفُخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَخْلُشُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ فَيَنْصُصُ فِي الرُّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ الْفَتْحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّيُ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الَّتِي يَنْقُصُ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ يَدَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقِيقِ الْأَيْمَنِ مَنُورًا كَمَا قَالُوا ضَلَفَتْ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّيُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ شَا عِنْدَهُ بَنُ سَلِيمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئًا فَوَضِعَ يَدَيْهِ فِي الْإِيمَانِ سَمَى اللَّهُ: وَيَنْصُحُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يَقْرَأُ مَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ هَذَا: مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْجِعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُحَادِثُ بِمَعْضَدَيْهِ ثُمَّ

بِزَعِ زَانَةِ فَيْعُومٍ صَلَوةً وَبِقَوْلِهِ قِيَامًا هُوَ اَقْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ
فَلَيْلًا ثُمَّ يَنْخَلِطُ قِيَامُهُ بِدِينِهِ بِحَادِ الْفِتْلَةِ وَنَحَايِ
مَعْصِدِيهِ مَسْتَطَاعٌ فَبِمَا زَانَتْ لَمْ يَزَعِ زَانَةَ قِيَامُكَ
عَلَى قَدِيرِهِ الْبَسْرَى وَنَسَبُ الْبَغْنَى وَبِكَرَةِ أَنْ يَنْفَعُ
عَلَى شَفَعِ الْآبَسْرِ.

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کمزور ہے
پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو
بٹنا ہو سکتا جدار کھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ
جاتے اور دائیں پاؤں کو کمزور رکھتے اور آپ بائیں جانب
گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگائے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الہدایہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بناء پر احمد مختار اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعذیل ارکان فرض ہے
اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((وصل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے
ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعذیل ارکان فرض تو
نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹانا واجب اور ضروری
ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فریضہ کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے
فریضہ ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہؓ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت غلام بن رافع کو نماز کو لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعذیل ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب
الاعادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو پختیاں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک "افتراش" یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر
بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کمزور کر لینا اور دوسرے "تورک" یعنی بائیں کوٹھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب
باز رکھ کر لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں سمجھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش
افضل ہے جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک دونوں میں تورک افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس
میں تورک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ فضلیت تورک کے قائلین کا استدلال ابو حنیفہؒ

ساحدی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخر اخلہ وجلس علی شفعہ الایسر معورٹھا)) مطلب یہ ہے
کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نماز اپنا یا پاؤں پیچھے کرے اور تورک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ
بیان جواز پر محمول ہے یا حالت عذر پر۔ اختلاف چونکہ شخص فضلیت میں ہے اس لیے تورک کے جائز ہونے میں کچھ تردد
نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال واکل بن جبرہؓ کی حدیث ہے
فرماتے ہیں: ((قدمت المدينة فقلت لا نظرون الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جلس)) یعنی

((النشهد الفترش رحله اليسرى ووضع يده اليسرى)) یعنی ((و علی فخذہ اليسرى ونصب رحله اليمنی))
مطلب حدیث کا یہ ہے کہ واکل بن جبرہؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریمؐ کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا
مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں
پر رکھے۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "هكذا حدثت حسن" یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل
علم کا اس پر عمل ہے۔ لیکن مذہب سفیان ثوریؒ عبد اللہ بن مہارکؒ اور اہل کوفہؒ کا ہے۔ حضرت واکل بن جبرہؓ مدینہ طیبہ صرف
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

۴۳: تَقْصِيرُ الصَّلَاةِ فِي الشُّغْرِ

چاپ: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا خَرَجْتُ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ غَيْرِ قَالَ صَلَاةُ الشُّغْرِ رُغْمَانًا وَالْخُمْعَةُ رُغْمَانًا وَالْعَبْدَةُ رُغْمَانًا نَعَامَ عَنْ فَضْلِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرِ أَنَا أَبُو بَرْدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُفْرَةَ عَنْ غَيْرِ قَالَ صَلَاةُ الشُّغْرِ رُغْمَانًا وَ صَلَاةُ الْخُمْعَةِ رُغْمَانًا وَالْفَطْرُ وَالْأَصْحَى رُغْمَانًا نَعَامَ عَنْ فَضْلِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِفْرَسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نِ بْنِ أَبِي غَمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَابِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ غَيْرَ بْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ خَافُ أَنْ تَغْضُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ بَلَغْتُمْ الْبَيْنَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَقَدْ أَمَرَ السَّامِيُّ فَعَالَ غَضُّ مِمَّا غَضَّتَ بِهِ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ:

صَلَاةٌ تَصَلُّقُ اللَّهَ بِهَا عَلَيْكُمْ فَافْلَتُوا صَدَقَ

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَبُو الْكَاسِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ جِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ اللَّهُ نِي غَيْرَ مَا نَحَدُ صَلَاةَ الْحَضَرِّ وَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَ لَا نَحَدُ صَلَاةَ الشُّغْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَأَمَّا نَفْعُ كَمَا زَانَا مُحَمَّدًا ﷺ بِنَعْلٍ.

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمہور رکعتیں ہیں عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ المبارک کی نماز (بچی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بچی) دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حضرت یحییٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ”تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں“۔ (لہذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا یہ صدق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہذا تم اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں حضر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز نہ ملی تو ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں بعث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعطاءُ بْنُ ابْنِ رَہَاحٍ وَ
طَاوُسُ بْنُ خُسْرُوۃ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الشَّعْرَ مِنْ
غَيْرِ اَنْ يَفْعَلَ شَيْءًا وَلَا يَتَلَبَّسَ غِلْظًا وَلَا يَحَافَ شَيْئًا.

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكَثَبٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
اَبِي الْمُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي الطَّغْلَيْفِ عَنْ غَزَّازٍ عَنْ حَبَلِ بْنِ اَبِي النَّبِيَّ
ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَمِنْ
غَزُوۃٍ يَنْوُكُ فِي الشُّغْرِ.

خلاصۃ السلاب اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک
عذر کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر
اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمد کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کو جمع
کرنا سفر میں صرف اس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو
وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ
سے تھجرت جاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوٰتین جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوٰتین (دو
نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں شروع ہے اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ
جمع صوری جائز ہے جسے ”فعلی“ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی
نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر
صورۃ اسے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام
واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد
ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

(۱) ابوداؤد میں تافع بن عبد اللہ ابن واقعہ کے طریقوں سے مروی ہے ((ان مؤذن ابن عمرؓ قال الصلوٰۃ قال میں بینی
حتیٰ اذا کان قبل غروب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتیٰ غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت)) کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے
کہا کہ نماز پڑھئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو
ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نماز عشاء کا وقت آ گیا
تو نماز عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کہا۔ ابو
داؤد نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابع بھی ساتھ ہی ذکر کیا (۲) صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی
روایت ہے ((قال صليت مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم لثمانینا صلیا وسبعا جميعا قلت يا ابا

اَجَبْنِي يَتِيَّ ضَحِيَّتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ وَخَعْنِي فِي الشَّغْرِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ ضَحِيَّتَ أَنَا بِحُجْرٍ وَجَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ وَخَعْنِي ثُمَّ ضَحِيَّتَ عَمْرٌ وَجَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ وَخَعْنِي ثُمَّ ضَحِيَّتَ عُثْمَانُ وَجَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ وَخَعْنِي حَتَّى قَبَضَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتُوذَةً حَسَنَةً﴾ [الأحزاب: ۱۲]

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھتے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابوبکر کے ساتھ بھی رہا۔ آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمر کے ساتھ بھی رہا آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمان کے ساتھ رہا۔ آپ

نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضرات کو اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔“

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَدْ رَوَيْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلَاءَ بْنَ عِيسَى عَنْ الشُّبْحَةِ فِي الشَّغْرِ وَالْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ يَتَابِعُ جَالِسَ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّ سَبْعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُونَ لَمَّا رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَضِرِ وَ صَلَاةَ الشَّغْرِ قُلْنَا نُصَلِّي فِي الْخَضِرِ قُلْنَا وَ نَعْدُهَا وَ نَعْدُهَا وَ نَعْدُهَا فِي الشَّغْرِ قُلْنَا وَ نَعْدُهَا

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر و سفر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حرم میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں: "اتفق العلماء على استحباب الوافل المطلق في السفر والمختلِفوا في استحباب التوافل فسرّكها ابن عمر وأخرون واستحبها الشافعي وأصحابه والجمهور،" یعنی عام نوافل مثلاً اشراقِ چاشت، اتوا مین اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاطفاق جائز ہے البتہ سننِ مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء و جمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گنجائش ہو تو سننِ مؤکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالتِ سفر میں سنن کی آکدیت (تاکید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنتِ فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تاکید) باقی رہتی ہے لہذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے رو نہ ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سننِ فجر کے ساتھ مغرب کی سنن بعد یہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

چاپ: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے
تو کب تک قصر کرے؟

۷۶: بَابُ كَيْفَ يَقْصُرُ الصَّلَاةُ النَّسَافِرُ
إِذَا أَقَامَ بِبَلَدَةٍ

۱۰۷۳: حضرت عبدالرحمن بن حیدر زہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے علاء بن حضری کو فرماتے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: مہاجر کیلئے (مخنی سے) ایسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّهَوِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّامِيَّ ابْنَ يَزِيدَ مَاذَا سَمِعْتُ مِنْ شَيْخِي مِثْلَهُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضَرِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ

۱۰۷۴: حضرت عطاء سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے کئی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چاروں کہ رہے پھر مخنی گئے اس دوران آپؐ نے قصر فرمایا)۔

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَفَرَّقَهُ عَلَيْهِ أَتَانَا ابْنُ خُرَيْجٍ أَخْرَجَنَا عَنْهُ حَدِيثُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صُحْبًا وَابْعَاةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دور رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دور رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْوَاجِدُ بْنُ زَيْدٍ لَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَزِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ عَسَاةٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ فَخُذَ إِذَا أَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَامَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران) نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ بْنُ الصَّبَّاحِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّزْقِيِّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الرَّهَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف اٹکے آپ دو دور رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُسْنَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ لَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْجٍ وَعَنْ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي قَالَ حَرَّخْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ السَّيْئَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا قُلْتُ كَيْفَ أَقَامَ مَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

خلاصۃ الباب چنانچہ امام ترمذی نے اس باب میں ”حکم“ کی تمیز و کرشمہ کی۔ چنانچہ یہ تمیز ”حکم مسافہ“ بھی ہو سکتی ہے اور ”حکم مسافہ“ بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ قصر کتنی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہؒ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ ”عن داؤد مطلق السفر قصر بالمیل“ (موافق ج ۳ ص ۴۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابو داؤد سے ہے: ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیراً ثلاثة اعیال او ثلاثة فراسخ (شعبۃ شک) بصل وکعبین)) یعنی جب نبی کریم تین میں یا تین فراسخ (شعبہ کوٹک ہوا) تک کے سفر پر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر تو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہر حال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوعہ موجود نہیں البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرامؓ کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوعہ نہیں ہے البتہ آثار صحابہؓ ملتے ہیں۔ حذیفہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پندرہ ارادہ کرو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال حضرت سعید بن المسیبؒ کے اثر سے ہے وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعات نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انیس دن کی نقل کی ہے جسے امام ترمذی نے تحلیفاً نقل کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو اسی طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور سے بھی مزید ہے۔

۷۷: باب مَا جَاءَ فِيمَنْ فَرَكَ الصَّلَاةَ

جواب: نماز چھوڑنے والے کی سزا

۱۰۷۸ احَدُنَا عَلِيٌّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَتَا وَبَخِعَ قَتَا سَفِيَانُ عَنْ ۱۰۷۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَسَى الزُّنْبَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر تین العبد و تین الکفر فَرَكَ الصَّلَاةَ کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

۱. سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو ”مکتبہ العلم“ ہی کی شائع کردہ کتاب ”مسائل سفر و مسائل ظہن“ مرتب مولانا رابع قاضی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ابو حاتم

۱۰۷۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (مقاتلین) کے درمیان عہد نماز ہے (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اپنی اسلام کا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً ظاہری طور پر بھی) کافر ہو گیا۔

۱۰۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حائل ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرکب ہو گیا۔

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاتَهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا عَاهَدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَفَرَ.

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاتَهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا عَاهَدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَفَرَ.

۷۸: بَابٌ فِي قَرْضِ الْجُمُعَةِ

پاب فرض جمعہ کے بارے میں

۱۰۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! سوت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق قائم کرو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہر اُحمد دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی تلاخی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسکے پھیلاؤ اور افزائش میں بھی جمعیت کو بھی بھجے نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اس کی نماز ہوگی نہ رکوع نہ سجود نہ وہ نہ ہی کوئی اور نیک

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاتَهُ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا عَاهَدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَفَرَ.

فہم لمانع الی یؤم الفیامۃ یحیی الأحرار من اہل الدنیا والوں میں آخر میں ہیں اور (آخرت کے اعتبار سے) والاؤ لکن المفصی لہم قبل الخلائق اول ہیں جس کا فیصلہ تمام مخلوق سے پہلے ہوگا۔

خلاصۃ الباب ۱۰۔ جمعہؒ مشہور اہانت میں ہم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں ہم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے ہم کے فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام "یوم العروہ" تھا بعد میں اس کا نام "یوم الجمعہ" پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوٰۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وقفہ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہؒ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صبح ہونے کی چند شرائط ہیں (۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات و قیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسئلہ ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کا مد اعراف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسد بن زرارہؒ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ اتا جان! آپ اسد بن زرارہؒ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ بیٹا اسد بن زرارہؒ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہ کہے لگے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اقوام کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسد بن زرارہؒ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی خطیبہ و یا اور ایک بکری ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

۱۔ حریہ تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث و رئیس المصنفی جامعہ اشرفیہ لاہور کا مقرر) "نماز جمعہ کے فضائل و مسائل" ملاحظہ کیجئے۔ (۱۰۰۰۰۰)

۲۔ تفصیل کیلئے "الرسالة المستفادة النضر فی المنصر" (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) (محب مولوی محمد عطاء اللہ صاحب کیجئے۔ (۱۰۰۰۰۰))

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ بعد صبحہ کراہی نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو عہد سے آتے ہوئے محدث بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک جھوٹا سا گواہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محدث بنی سالم مدینہ منورہ کے مضافات میں داخل تھا لہذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں "اول جمعة صلاھا بالمدینۃ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عرفا روق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عرفا روق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو اس سے مراد مصر ہے۔ عند الاحناف اور امام شافعی نے حدیث کے عموم کو "قری" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو "امصار" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گواہ یا جنگل یا صحراء میں جمعہ پڑھنا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علماء بنی النضر کی یکجہ گورنر مقرر کیے گئے تھے وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمعہ پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمعہ نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ "جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدن"۔

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگوں میں جمعہ پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صبحہ کراہی ہر جگہ پڑھنا نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل چھ الوداع کے موقع پر وقفہ عراقت جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراقت میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے مصر شرط ہے۔ (حتوی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت قانوی کا ارشاد نقل کر کے ہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرط جمعہ سے ہے اور اہل قنوی نے قصبات و قری کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے "کما فی رد المحتار عن الفہستانی و تقع فرضاً فی القصبات القری الکبیرۃ الی فیہا اسواق الی قولہ لا تجوز فی الصعیرۃ الی لیس فیہا قاص و منیر و خطیب کما فی المصنعات" "رہایہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں خود صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ شافعی نے محدث سے اس طرح نقل کیا ہے: عن ابی حنیفۃ انہ بلدۃ کبیرۃ الی قولہ و ہذا هو الاصح" اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۲)۔ (انصر فی المنتصر ص ۲۸۰)

جواب: جمعہ کی فضیلت

۷: نَابُ فِی فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَعْرُو بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَهُ بَعَثَ نَبِيُّنَا ﷺ حَضْرَتَ الْوَلَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذَرِ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ حصّے ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو دنیا سے اٹھایا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے آسمان زمیں ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵: حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اس دن جھ پر درود زیادہ بھیجا کر واس لئے کہ تمہارا درود جھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مئی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھائے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْثَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْظَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الْخُمُوعَةِ سَنَدُ الْأَنْبَاءِ وَاعْظُمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ اعْظَمُهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فِيهِ حَسَنٌ حَلَالٌ حَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَاعْطَى اللَّهُ فِيهِ آدَمَ الْأَرْضَ وَفِيهِ نَزَفَى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْغَنَدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ نَقُومُ السَّاعَةَ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَائِدٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِبَاسٍ وَلَا جَبَالٍ وَلَا سَحَابٍ إِلَّا وَهَنَ لِيُسْفِضَ مِنْ يَوْمِ الْخُمُوعَةِ

۱۰۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ الْخَمْسِينَ نَحْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْثَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّعْثَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْصَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْخُمُوعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ الْفَتْحَةُ وَفِيهِ الضُّعْفَةُ فَاتَّخِذُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَفَذَارَعْتُ بَعْضَ نَبِيِّتٍ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَخْسَادَ الْأَنْبَاءِ

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمِيمَةَ الْعَدَنِيُّ تَابَ الْعَزِيزُ نَحْنُ أَسَى حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْخُمُوعَةُ إِلَى الْخُمُوعَةِ كُفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تَغْلُضِ الْكَفَّارَ

خلاصہ الباب ۱۰: ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعین و عدم تعین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوری نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں بیعتا لیس اقوال ہیں۔ ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ اس قول کو امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منہ پر بیٹھے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ قول اول کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبد اللہ بن سلام کا قول ہے اور قول ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قول ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہر حال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک قود عاودہ ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان و دعا ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

باب: جمعہ کے روز غسل

۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۷: حضرت اوس بن اوس ثقفیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جو جمعہ کے دن غسل کرے (کہ بیوی سے محبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَغَّرَ وَانْكَبَزَ وَمَشَى وَلَمْ يَزُحْثْ وَدَامَسَ الْأَمَامَ فَامْتَسَمَعَ وَلَمْ يُلْغِ لَكَ لَكُلِّ خَطْوَةٍ غُسْلُ سَبْعَةِ أَعْرَ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ غَنِيْمٍ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ غُلَى الْمُنْبَرِ: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْسِلْ

۱۰۸۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُخْلِصٍ

خلاصہ کتاب: امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اس کے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سنت کے قائل ہیں۔ تاہم وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظ فليغسل صنف

امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم "کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔"

جہور کے دلائل یہ ہیں کہ (۱) ترمذی میں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ آذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے آذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آگیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقعہ سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُن کو لوٹ کر غسل کر کے آئے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارضی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ناٹ 'بورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان دھو رہے تھے۔ پسند بہت آتا تھا اور مسجد بونی کی چھت چٹکی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو ذیبت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارضی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے میں استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰۰ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

باب: جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت

۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو ٹکڑیاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو نَعْمَانٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ مَا خَسِرَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْخُشْعَةَ قَدًّا وَانْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفْرَ لَهْ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخُشْعَةِ الْأُخْرَى وَرِبَادَةٌ ثَلَاثَةِ أَهَامٍ وَمِنْ مَسِّ الْحَصَى فَقَدْ لَعَا

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا سُرُورُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ لَنَا بَرْدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا نَا سَمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ بَرْدِ بْنِ الرِّقَاسِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْخُشْعَةِ فِيهَا وَتَمَتَّ بِخَيْرَى عَنْهُ الْغُرْبَةُ وَ

مَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ الْفَضْلُ.

والا ہے۔

۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهَجُّبِ إِلَى الْجُمُعَةِ

پہلو: جمعہ کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا

۱۰۹۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے

قَالَا سَمِعْنَا نُنْ غَيْبَةً عَنِ الرَّوَاهِئِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ

فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر

عَنِ ابْنِ مَرْجٍ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام اگے مرتبوں کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَيَّ كَلِّ

مطابقت لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو

بَابُ مِنَ الْأَوْبَابِ الْمُسْتَحْدَمَةِ لِمَنْ يَكُونُ النَّاسُ عَلَى

کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام

فَلَمَّا مَسَّ رَأْسَهُ الْأَوَّلَ لِلْأَوَّلِ فَإِذَا حَرَّحَ الْأَمَامُ طَوَّأَ

خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لپیٹ کر توجہ سے

الصُّلُوعَ وَاسْتَمِعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُتَهَجِّبُ إِلَى الصَّلَاةِ

خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آنے والا

كَالْمُتَهَبِّدِ بِذَنَةِ لَمْ يَلَيْهِ كَمْهَدِي بِقَرَّةٍ لَمْ لَدُنْ

اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا

بَلَنِي كَمْهَدِي كَمْشٍ حَتَّى ذَكَرَ الدَّخَاخَةَ وَالْتِصَافَةَ زَادَ

گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد

سَهْلٌ فِي خَدَيْهِ فَمَنْ خَافَ نَعْدَ ذَلِكَ فَالْمَا نَحِيَهُ بِحَقِّ

آنے والا مینڈھا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ

إِلَى الصَّلَاةِ.

آپ نے مرغی اور اٹلے کا ذکر فرمایا۔ پہل کی حدیث کا یہ

اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکے اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آئے۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُزَيْبٍ قَالَا وَكُنْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ شَيْبٍ

۱۰۹۳ حضرت سرفہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَوَى اللَّهُ

اللہ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ مَثَلَ الْجُمُعَةِ لَمْ

جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی

النَّجْشِ كَمَا حَرَّ النَّذْلَةَ كَمَا حَرَّ النَّفْرَةَ كَمَا حَرَّ النَّشَاءَ حَتَّى

مانند بھرا گئے ذبح کرنے والے کی مانند پھر بکری ذبح

ذَكَرَ الدَّخَاخَةَ.

کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا كَيْسَرُ بْنُ غَزِيَّةٍ الْحَمَصِيُّ قَالَا عَنْهُ الْمُنْجِدُ

۱۰۹۴ حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت

بُنْ عِنْدَ الْعَرَبِيِّ عَنْ مَغْنَمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الرَّوَاهِئِيِّ عَنْ

عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے

عَلَقَمَةَ قَالَ حَرَّجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى

دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا میں

الْجُمُعَةِ فَرَجِدُ ثَلَاثَةً وَ هَذَا سَفْقَةٌ فَقَالَ: رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ

چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ

وَسَا رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ بِسَعِيدِ ابْنِ سَمْعَانَ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

دور نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَخْلُشُونَ مِنْ اللَّهِ

قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى فِئْرٍ رَوَاهُمْ إِلَى الْخُصَمَاتِ الْأَوَّلِ

درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

ما کسب اللہ لہ من طیب اقلہ ثم اسی الخنعة ولم یبلغ
ولہ یغفر فی بین الفین عمر لہ ما یشاء و بین الخنعة
الآخری۔
جدا نہ کرے (یعنی دو آدمی مل کر بیٹھے ہوں ان کے
درمیان گھس کر نہ بیٹھے) اُس کے اس جو سے لے کر
دوسرے جو تک کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۱۰۹۸۔ حدثنا عثمان بن حذافہ التواستطی ثنا علی بن
عراپ عن صالح بن ابی الاخصر عن الزہری عن غنید
بن السباق عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ ان
ہذا یوم عند اللہ للمسلمین فممن حان الی الخنعة
فلیقتلن وان حسان طیب فلیمس منہ و علیکم
بالنیزاک۔
۱۰۹۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا
فرمایا۔ سو اجو جو کے لئے آنا چاہے تو قتل کر لے اور
اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم
ہے۔

خلاصہ: الباب ۱۰۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو عید کا دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جو میں یہ بات بھی
شامل ہے کہ صاف ستھرے و محلے ہوئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ بھی نورانی مخلوق
حاضر ہوتی ہے اور دربار الہی میں حاضری ہوتی ہے اسی واسطے حسن انسانیت ﷺ نے یہ اعلیٰ وارفع تعلیم فرمائی ہے۔

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْخُنْعَةِ

۱۰۹۹۔ حدثنا محمد بن الصباح ثنا عبد العزيز بن ابی
خازم حدثني ابی عن سهل بن سعد قال ما تحبنا لغير ولا
نغذي الا بعد الخنعة۔
۱۰۹۹۔ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہمارا دو پہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد
ہوتا تھا۔

۱۱۰۰۔ حدثنا محمد بن بشر ثنا عبد الرحمن بن
مهدی ثنا یحییٰ بن الخارث قال سمعت اباہن بن سلمة
بن الاخموع عن ابيه قال قال عمار یضی عن النبی ﷺ
الخنعة ثم مزح فلا تری للحنطان یمتنظلن۔
۱۱۰۰۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے
تو دیواروں کا سایہ اتکا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا
چل سکیں۔

۱۱۰۱۔ حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد
نس عمار بن سعد مؤذن النبی ﷺ حدثني ابی عن ابيه
عن حذہ انه حمان يؤذون يوم الخنعة على عهد رسول
اللہ ﷺ إذا كان الفی بمنى الشراک۔
۱۱۰۱۔ حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ کھسے کے
برابر ہوتا۔

۱۱۰۲۔ حدثنا احمد بن عبدہ ثنا المغصم بن سلمان
ثنا حمید عن انس قال حنا نحنی ثم نزع هبل۔
۱۱۰۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ
پڑھ کر واپس آتے پھر قیلولہ کرتے۔

خلاصۃ الباب :- جمہور علماء نے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوالِ شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمد اور بعض اہلِ فتاویٰ کے نزدیک جمعہ زوالِ شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت سہیل بن سعدؓ کی مشہور روایت ہے اور عبد اللہ بن سیدہ ان سہلی کی روایت ہے۔ جمہور ان میں تاویل کرتے ہیں۔

۸۵: باب مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مَخْمُودُ بْنُ عَزَلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَنَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ غُنَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا بَخِي بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا سُرُورُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ غُنَيْدٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ فِيهِمَا جَلْسَةً زَادَ بَشْرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ۔

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَنِيَّةٍ عَنْ مَسَاوِدِ الرَّزَّاقِ عَنْ حُفَيفِ بْنِ غَمْرٍ وَ عَنْ خُرَيْبٍ عَنْ ابْنِهِ قَالَ زَكَّيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمَسْرُورِ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُفَيفٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَّانٍ عَنْ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ سُرَّةٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ۔

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باعہ کے منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دو خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَجَيْتُحٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ سَمَّانٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ سُرَّةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ بَابَ وَبَدَأَ اللَّهُ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قُضِيَتْ وَ صَلَاتُهُ قُضِيَتْ۔

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا حَظَبَ فِي الْحَرْبِ حَظَبَ عَلَى فَوْسٍ وَ إِذَا حَظَبَ فِي الْجُمُعَةِ حَظَبَ عَلَى عَصَا۔

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لاٹھی پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَثْمَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ
أَكْبَانَ الشَّيْءِ ﷺ يَخْطُبُ فَيَقُولُ أَوْ فَاغْدًا قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُونَ
تَرَكُوكُمْ فَاغْدًا.
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَرَبِيٌّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا ابْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَخُذْهُ

۱۱۰۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا
گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر
ارشاد فرماتے تھے یا بیشکر؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں
پڑھی: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ
گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد
فرماتے تھے۔

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ
لَهْيَعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَو
عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي تَرْوَيْلَةَ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ
۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ
وَلَا نَصَابَ لَهَا

۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

پہلے: خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے
وقت خاموش رہنا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ
أَبِي أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَنَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ
أَتَيْتُكَ يَوْمَ الْخُمَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَقِيتُ

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام
خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ "خاموش ہو
جاؤ" تو تم نے لوقا مل گیا۔

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزْزُجِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَبْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ تَيْمٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْخُمَةِ
نَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ فَلَمْ يَكُنْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَابْنُ الْمَرْدَاءِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْ ابْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُعْمَرُ فِي فَقَالَ
مَنْ أَمَرْتُ هَذِهِ السُّورَةَ يَتْلُو لَمْ أَسْفَعْهَا إِلَّا الْآنَ
فَأَمَّا رَأَيْتُمْ أَنِ اسْتَكْتَفَيْتُمْ أَنْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَنْ
أَمَرْتُ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْ بِي فَقَالَ أَبُو رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَقِيتُ
هَذِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ

۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جمعہ
کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ "نبارک" پڑھی
پھر ہمیں تذکیر یا یا م اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزا و
سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابو الدرداءؓ یا
ابو ذرؓ میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا یہ
سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو
حضرت اُبیؓ نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب
نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو الدرداءؓ یا ابو ذرؓ
رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے
آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ
نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت اُبیؓ نے کہا تمہیں آج کی اس

نماز میں سے یہی لغو بات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابو ذرؓ کی بات آپ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اُٹھنے کا حکم کیا۔

پہلی بات: جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟

۱۱۱۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلیم نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیم غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعتیں پڑھ لو۔

لہٰذا واخرہ سالدی قال امی رضى الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق امی رضى الله تعالى عنه

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ لَامَامٌ يَخْطُبُ

۱۱۱۲ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَا سُبَيَّانُ بْنُ غَبِيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ خَابِرًا وَ أَمُو الْاْزْمَرِ سَمِعَ خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُبَيْكُ الْغُفْطَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ وَ تَغْتَنِّ

و اَمَّا عُمَرُو فَلَمْ يَدْخُرْ سُبَيْكًا.

۱۱۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِحِ أَنَا سُبَيَّانُ بْنُ غَبِيْنَةَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ وَ دَخَلَ وَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ وَ تَغْتَنِّ

۱۱۱۴ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْنَسِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ أَبِي سُبَيَّانٍ عَنْ خَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُبَيْكُ الْغُفْطَانِيُّ وَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَّيْتَ وَ تَغْتَنِّ قُلْنَا: لَا قَالَ: فَصَلِّ وَ تَغْتَنِّ وَ تَحَوُّزْ فِيْهِمَا

خلاصۃ السراپ ☆ اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور فقہاء کوئٹہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہؓ و تابعینؓ کا یہی مسلک ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ آیت قرآنی (۱) ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر محدود کرنا درست نہیں۔

(۴) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((اَن رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ارْضَيْتَ فَقُلْنَا)) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران امر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ امر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ لہذا تحیۃ المسجد بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

(۳) مسند احمد میں حضرت میثم بن دیکل کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتاً بتا دیا گیا ہے کہ نماز اسی وقت شروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

(۴) تہجد طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَوةَ وَلَا كَلَامَ حَتَّى يَفْرَغَ الْإِمَامُ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن مصلحتاً قرائن اس کے مؤید ہیں۔ اول تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نوویؒ کے اعتراضات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہؓ اور تابعینؓ سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بات متعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

(۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استفتاء کی حدیث میں جو امر ابنی قیل کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ وسیلہ کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گردنیں پھیلا گ کر چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ ((احسب فقد اذنت)) نیز ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تخریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَحْطِئِ النَّاسِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ

کی ممانعت

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ارْضَيْتَ فَقُلْنَا

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں کو پھلانگتا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَسُوْرَةُ الْاٰلِ الْاٰخِرَةِ وَسَلَّمَ الْاٰخِلْسُ لَفْذٌ اَذْبَتْ وَ
 آتَتْ (مجی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُخْرِبَةَ ثَنَا رُسْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْنِ
 بْنِ فَارَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَسْبَغٍ عَنْ اَبِي اَسْبَغٍ قَالَ قَالَ
 رُسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ نَحَسَّ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْخُمْعَةِ
 اتَّخَذَ جَسْرًا اِلَى جَهَنَّمَ۔

خلاصہ: (المبارک) ✽ مَنْ نَحَسَّ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْخُمْعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا اِلَى جَهَنَّمَ۔ (یعنی گروہوں کو
 بھلائی بھلائی کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے
 حرمی۔ قول ازل رافع ہے البتہ امام کے لیے تحفہ کی گنجائش ہے۔ پھر تحفہ رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے
 لیکن چونکہ تحفہ کی تربیب میں اور اس سے احتراز کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس لیے اس روایت کو بھی
 ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نَزْوِلِ

چاپ: امام کے منبر سے اترنے کے

بعد کلام کرنا

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا حَرْثُ بْنُ
 خَازِمٍ عَنْ فَاثِمٍ عَنْ اَبِي اَسْبَغٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي اَسْبَغٍ عَنْ
 اَبِي اَسْبَغٍ فِي الْخُجَّةِ اِذَا نَزَلَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْخُمْعَةِ۔

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ

چاپ: جمعہ المبارک کی نماز

میں قرأت

الْخُمْعَةِ

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ
 اسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُثْبَةَ
 ابْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفْتُ مَرْوَانَ اَنَّا هَرِيرَةٌ عَلَى
 النَّبِيِّ فَمَرَجَ اِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِهَا اَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْخُمْعَةِ
 فَمَرَجَ بِسُورَةِ الْخُمْعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْاَوَّلَى وَفِي الْاٰخِرَةِ
 اِذَا جَاءَ كَالْمُنَافِقُونَ۔

۱۱۱۸۔ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ
 مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام
 بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں
 جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور
 دوسری میں سورہ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عبید اللہ
 کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہؓ رضی
 اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں
 پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ف میں پڑھا کرتے

بِالْمَحْمُودَةِ لِقَالِ ابْنِ هُرَيْرَةَ ابْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقْرَأُ بِهِنَّ.

تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَتَانَا شُعْبَانُ أَتَانَا
صَمْرَةَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ
الطُّشْحَاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الْعُمَانِ نِسْ بِشِيرٍ أَخْرَجْنَا بَابِي
شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ
فَالِ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاقِبَةِ﴾

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَدْنَةَ الْخَوْلَانِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاقِبَةِ﴾

۱۱۱۹: حضرت شحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورہ جمعہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاقِبَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۲۰: حضرت ابو نعیم خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاقِبَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

چاپ: جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي دَبٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ
السُّسْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ
مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَبْصُرْ لَهَا أُخْرَى

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
قَالَا شُعْبَانُ بْنُ غَبِيَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَذْرَكَ مِنْ
الضَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ.

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت ہی (امام کے ساتھ) ملے تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملائے۔

۱۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی (صرف) ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ خُبَيْرٍ
الْحَضْرَمِيُّ شَا بِيْعَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَاتُوْنَسُ بْنُ بَرْدَةَ الْأَنْصَلِيُّ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَسَمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ
أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ تَوَخَّاهَا فَهُوَ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ اس کو وہ نماز مل گئی۔

خلاصۃ الباب: اگر نماز اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے ملے

شریک ہو گیا تو وہ دوسری رکعات بطور جمعہ پڑھے گا۔ ائمہ ثلاثہ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور سنائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیعین کا استدلال حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث مرفوعہ سے ہے جس میں ارشاد ہے: اذنا انقسم الصلوٰۃ فلعلمکم المسکینۃ لہما اذ حکم فصلوا ما لانکم فالتوا۔ اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک نہج نہیں۔

۹۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ اَيِّنْ تَوَتَبِ الْجُمُعَةُ
۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَدْ سَمِعْتُ اَبِي مُزَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ اَخْلَى قِبَاءً كَانُوا يَجْمَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
باب: جمعہ کے لئے کتنی دور سے آنا چاہئے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قباء کے لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قباء کاٹواں جھونکے مع رسول اللہ ﷺ یوم الجُمُعہ۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں دو مسئلے بحث طلب ہیں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ ہستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعی کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اُس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے۔ پھر جو اس سے زیادہ دور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں۔ بعض حضرات حنیفہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسف کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ فی الباب سے ہے۔ الجمعة علی من اراده الیل الی اہلہ لیکن امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذان جمعہ سنائی و پچی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں۔ امام ترمذی امام شافعی اور ابن العربی رحمہم اللہ نے امام مالک کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذی کا متقدمی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

۹۳: بَابُ بِمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ غُلْبٍ
۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ بْنُ اَسِي حَنِیۃ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَفْرِیۃسَ وَیَزِیۃَ بْنَ هَازِوۃنَ وَ مُحَمَّدَ بْنَ شَمْرٍ فَالْوُتَا فَاَنَّا نَحْمَدُ بْنَ عَفْرَو حَدَّثَنِی عُیۡفُوۃُ بْنُ شَفِیۃَانَ الْحَصَرَمِیُّ عَنْ اَسِي الْحَعَفَدِیِّ الْبَصَرِیِّ وَ كَانَ لَہٗ ضُنْحَةٌ فَقَالَ هَآؤِی اَسِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مِنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ

باب: جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے
۱۱۲۵۔ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز ہلکا اور غیر اہم کچھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر ٹھہر لگا دی جاتی ہے۔ (یعنی محض لاپرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی

قباحۃ نہ ہو۔

مزاب تہاؤنا بہا علیٰ علیٰ قلہ

۱۱۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (کسی شرعی) مجبوری کے بغیر (گناہ) تین جعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَسِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَادَةَ عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْخُمْعَةَ فَلَا تَأْتِيهِ مِنْ غَيْرِ حُزُورٍ يُطْعَمُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا غور سے سنو ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک گلا، ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رکھے۔ اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے تو وہ دور چلا جائے پھر جمعہ آئے اور وہ شریک نہ ہو۔ پھر دوسرا جمعہ آئے وہ اس میں بھی شریک نہ ہو۔ پھر تیسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو تو اس کے دلی پر مہر لگا دی جائے گی۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَّارٍ ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا ابْنُ عُثْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا هَلْ عَسَىٰ أَخَذْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الْطَّيْلُ مِنَ الْعَسَمِ عَلَى رَأْسِ مَبِلٍ أَوْ يَتَلَبَّسَ بَعْتَرُ عَلَيْهِ الْبَلَاءُ فَيَرْتَفِعَ ثُمَّ نَحْيُ الْخُمْعَةَ فَلَا يَحْيُ وَلَا يَشْهَدُهَا وَنَحْيُ الْخُمْعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا وَنَحْيُ الْخُمْعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا وَحَتَّى يُطْعَمَ عَلَى قَلْبِهِ

۱۱۲۸: حضرت سرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قصد جمعہ ترک کر دے تو ایک اشرفی صدقہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو آدھی اشرفی صدقہ کر دے (شاید اس سے گناہ میں کچھ تخفیف ہو جائے)

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ ثَنَا نَوْحٌ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَجْبِهِ عَنْ قَسَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُورَةَ بْنِ خَذْبٍ عَنِ الشَّيْخِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْخُمْعَةَ مُتَعَمِّدًا فَلَيْتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِضْفِ دِينَارٍ

چاپ: جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۱۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

۹۴. ثَابِتٌ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُمْعَةِ
۱۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا سَقْبَةُ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُجَّاجٍ نَجْدِ الْأُمَاةِ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكُوعٌ قَبْلَ الْخُمْعَةِ أَوْفَا لَا يَفْصُلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ

خلاصہ الباب جمعہ کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہؒ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہؓ کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام حمادؒ نے یہاں باللیل والنہار کیف ہو میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

کے بارے میں فرمایا ہے: "انہ کان یصلی قبل الجمعة اربعاً و یفصل بہنہ بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ نیوٹی فرماتے ہیں: رواہ الطحاوی و اسنادہ صحیح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہر حال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ الْمُبَرَّكِ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْضَهُنَّ دَلِيكَ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ سُبَّانَ عَنْ غَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُنَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ ثَلَاثِينَ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَآبُو الشَّامِثِ سَلَمٌ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا۔

۱۱۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔

خلاصۃ الباب جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ "انہ امیران یصلی بعد الجمعة و کعین لم اربعا۔" حضرت علی رضی اللہ عنہم فرماتے تھے: "چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعات کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر ۲ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

چاپ: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر

بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ

مار کر بیٹھنا منع ہے

قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْاِخْتِيَاءِ

وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ حُلَّتَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْاِخْتِيَاءِ وَالْاِمَامِ يَخْطُبُ، فَقَدْ خَلَعَ عَمَلَهُ. (مسند احمد)

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى الْحَنَظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ حُلَّتَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْاِخْتِيَاءِ وَالْاِمَامِ يَخْطُبُ، فَقَدْ خَلَعَ عَمَلَهُ. (مسند احمد)

خلاصہ: اگرچہ یہ یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گنہگار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تاکہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِذَاانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

چاپ: جمعہ کے روز اذان

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپؐ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابو بکرؓ عمرؓ کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپؐ نے بازار میں ایک گھر پر جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ حُلَّتَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْاِخْتِيَاءِ وَالْاِمَامِ يَخْطُبُ، فَقَدْ خَلَعَ عَمَلَهُ. (مسند احمد)

خلاصۃ الکتاب ☆ انداء ثالث سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شافعی نے فرمایا کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب و سنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نصص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الا اتباع قرار دیا ہے۔

٩٨ : بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْأَمَامِ
وَهُوَ يَخْطُبُ

ہیاب: جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف مُنہ کرنا

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْفَيْهِيُّ ثَنَا حَبِيبُ ثَنَا
أَبُو السَّمَاوِكَ عَنْ أَنَسٍ ثَنَا نَعْلٍ عَنْ عَدِيِّ ثَنَا ثَابِتٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ عَلَى الْمَسْرِ اسْتَغْفَلَ
كَرْلِيحَ۔ (یعنی متوجہ ہو جاتے)۔

٩٩: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْخَى فِي
الْخُمَةِ

باب۔ جمعہ کے دن قبولیت دعا
کی گفتری (ساعت)

۱۱۳۷۔ حدیثنا محمد بن الصباح انما شعبان من غيبة
عن ابوب عن محمد بن سیرین عن ابي هريرة قال قال
رسول الله ﷺ ان في الجمعة ساعة لا يوافقها رجل
فليس له قايمة تليها يسأل الله فيها حبرا الا اعطاه و قلها
۱۱۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ
اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر
مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور ہاتھ سے
اس گھڑی سے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

۱۳۹؎ حدیث ابن عمر بن ابی شیبہؓ خالد بن ولیدؓ
تاکیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف السمری عن امہ
عن حدیث مال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی وہ
الخمسة ساعة من النہار لا یسأل اللہ فیہا العبد شأ الا
أعطی سؤلہ قبل انی ساعة قال حین نفاذ الضلایة الی
الانصراف مہا

۱۱۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قُتْنَا
 نُنْ أَيْ قَدْ نِكَبَ عَنِ الصَّخَاكِ ابْنِ غَنْمَانَ أَبِي الطُّغْرِي عَنْ
 ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِنَّا لَنَسْجُدُ هِيَ كِتَابُ اللَّهِ فِي يَوْمِ
 الْخُمُوعِ مَسَاعِدًا لَا يُؤْخَفُ عَنْهَا عَنْهُ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي بِسَأْلِ اللَّهِ فِيهَا
 حِينَئِذَا أَقْبَضَ لَهُ حَاجَتَهُ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْضَ سَاعَةِ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضُ سَاعَةِ
 فَقُلْتُ ابْنُ سَاعَةِ هِيَ قَالَ هِيَ أَحْزَمُ سَاعَاتِ النَّهَارِ فَقُلْتُ
 أَيُّهَا لَيْسَتْ سَاعَةُ صَلَاةٍ قَالَ - بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْتَوَمِ
 إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَخْلُصُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فَهُوَ هِيَ
 الصَّلَاةُ

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔ حضرت ٹکوتی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد میں امام کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے اوجہ منہ کرے۔

باب: سنتوں کی

بارہ رکعات

۱۱۴۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سنت کی بارہ رکعات پر مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل دو رکعت بعد الظہر دو رکعت بعد المغرب دو رکعت بعد العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

۱۱۴۱ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعات

۱۰۰: باب ما جاء في ثنتي عشرة

رکعة من السنة

۱۱۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قُتْنَا اشْحَبُ بْنُ
 سَلِيمَانَ الزَّوْرِيُّ عَنْ مَعْبُورَةَ ابْنِ رِبَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ عَلَى ثَلَاثِي عَشْرَةٍ
 رُكْعَةٍ مِنَ السَّنَةِ لَمْ يَمُتْ فِي الْحَيَاةِ أَوْ بَعْدَ قَلْبِ الظُّهْرِ
 وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرُكْعَتَيْنِ
 بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قُتْنَا هَارُونَ
 أَسْبَاةُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ
 عَائِشَةَ نَسِ ابْنِ سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَسِيَ عَشْرَةَ رُكْعَةً نَسِيَ لَهَا بَيْتٌ فِي الْخَبَةِ. (سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنُ أَسَى شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ الْأَضْبَهَانِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ فَنَسِيَ عَشْرَةَ رُكْعَةً نَسِيَ لَهَا بَيْتٌ فِي الْخَبَةِ رُكْعَتَيْ قَبْلِ الْفَجْرِ وَرُكْعَتَيْ قَبْلِ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْ بَعْدِ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْ (أَطْلُ قَالَ) قَبْلِ الْعَصْرِ وَرُكْعَتَيْ بَعْدِ الْمَغْرَبِ (أَطْلُ قَالَ) وَرُكْعَتَيْ بَعْدِ الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

پاؤ: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ.

۱۱۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَدَاةِ فَإِنْ أَلَا ذَانِ بِأَدْنَاهُ.

۱۱۳۴: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا کبیر آپ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے کبیر ہوری ہو تو آدمی سنت مختصری ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے۔)

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا أَبُو الْبَلْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ الصُّبْحِ رَمَعَ وَرُكْعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ قُلَّ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۵: امام المؤمنین حضرت حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصری دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو عَمْرٍو أَنَا شَرِيفُكَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

ﷺ يُصَلِّي الرُّشُوعَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

-222-

١٠٢: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ

چاپ: فجر کی سنتوں میں کوئی

سورتیں پڑھے؟

[illegible]

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجری ستوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَنَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَادَةَ
 أَبُو اسَاطِيَانَ قَالَا ثنا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا مُقْبِلٌ عَنْ أَصْحَابِ عَنْ
 مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَقَّتْ الشَّيْءُ ﷺ شَهْرًا لَكَانَ
 يَفْرَأُ فِي الرُّمُحَيْنِ قَبْلَ الْعَمْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ
 ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماویک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ﴾ یا اَیُّهَا الْکَافِرُونَ ﴿اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے رہے۔

١٥٠ : حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ بْنُ أَبِي حَنِينَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا الْحُزْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضَلِّي رُحْمَتَيْنِ قُلَّ الْفُجْعُ وَكَانَ يَقُولُ
سَعَمَ السُّوزَانِ هُمَا يُفْرَأُ هَهُمَا فِي رُحْمَتِي الْفُجْعِ ﴿قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ بَاتِلُوا الْكَاذِبُونَ﴾ ۞

۱۱۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ بَايِعْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾۔

١٠٣ : بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

صَلَاةٌ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جواب: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کوئی نماز

نہیں سوائے فرض نماز کے

١١٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَهُوَ مِنَ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا مَكْرُومُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو شَيْبَةَ وَهُوَ مِنْ عَادَةِ فَلَا نَا بِكَرْبَا أَيْنَ أَتَى عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ أَيْنَ سَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا أَمْسَتْ

۱۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں یہی مضمون مروی ہے۔

مرو عن دينار عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة عن النبي ﷺ

يَرْفَعُ اللَّهُ هَازُونََنَا حَمَادُ بْنُ وَثِيكٍ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاغِبٌ يُصَلِّيُ الرَّكَعَيْنِ لِمَا صَلَاةُ الْعِدَّةِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَمْ يَأْنِ صَلَاتِكَ اغْبِذْ ۖ

۱۱۵۲۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غَسَّانٍ الْغَنَمِيُّ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نُسَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ وَقَدْ أَقْبَمْتُ صَلَاةَ الضُّحَى وَهُوَ يُصَلِّيُ فِكَلِمَةٍ بَنِيءٍ لَا أَفْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ احْتَضَاهُ بِغُزْلٍ لَهُ مَا دَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ لِي يُؤْجِبُكَ احْذَرْنِي أَنْ يُصَلِّيَ الْفَخْرَ أَرْبَعًا

۱۱۵۳۔ حضرت عبداللہ بن مالک بن نجیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نماز صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگا یہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب ✽ ظہیر عصر مغرب عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا امام جماعت سے مٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لیں، درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثار صحابہ کی اسانید صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ فَاتَتْهُ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ

بَابُ: جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو

صَلَاةُ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيْهُمَا

وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

۱۱۵۳: حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی

لَنَا سَعْدُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّهَيْمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو

عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَخَلَا يُصَلِّيُ مَعَهُ صَلَاةَ

رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبی نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی

الطُّشُوحِ وَخُضِعَ فَطَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الطُّشُوحِ

نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے

مَرْتَيْنِ فَقَالَ لَهُ الرَّحْلُ اِنِّي لَمْ اُحِثْ صَلَّيْتُ الرُّكْعَتَيْنِ

فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ

الَّذَيْنِ قَبْلَهَا فَصَلَّيْنِيْهُمَا قَالَ فَصَلَّتِ النَّبِيُّ ﷺ

پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا عَنْ الرُّكْحَمِيِّ بْنِ النُّهَيْمِ وَبَعْقُوبُ بْنُ

۱۱۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

خَمْسِدُنِ كَسَابٍ فَلَا تَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

ایک پارانید کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں

كُنْشَانَ عَنْ اَسَى حَارِمِ بْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ

روہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے

وَشَعْنَى الْفَجْرِ فَفَضَا لَمَّا نَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

بعد قضا فرمائیں۔

خاتمہ باب: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی

ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اسے چاہیے سورج طلوع

ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو ان مترذی فرماتے ہیں کہ یہ

حدیث منقطع ہے۔

۱۰۵: بَابُ فِي الْأَرْبَعِ الرُّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

بَابُ: ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُرَيْرٌ عَنْ فُلَانٍ

۱۱۵۶: حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے

عَنْ اَبِيهِ قَالَ ارْسَلْ اَبِي السَّيِّدِ عَائِشَةَ اَتَى صَلَاةَ رَسُولِ

حضرت عائشہ سے کہلا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی

اللَّهِ ﷺ حَارَ احْتَالِيَهُ اَنْ يُّوْاطَبَ عَلَيْهِ فَاَلَتْ كَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجتی اور مواجب پندتھی۔ فرمایا آپ

يُصَلِّي اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ نَطْلُبُ فِيْهِنَّ الْفِيْءَ وَنُحَسِّنُ فِيْهِنَّ

ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے

الرُّكُوعَ وَالشُّخُودَ

اور خوب اچھی طرح رکوع سجود کرتے۔

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثَيْدَةَ بْنِ

۱۱۵۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

نُعَيْبِ الصَّنَعِيِّ عَنْ النُّهَيْمِ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَسْعَدٍ عَنْ فِرْعَةَ

ہے کہ جب سورج وحل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ فَرْعٍ عَنْ اُمِّ اَيُّوبَ اَنَّ الشَّيْءَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَزْمًا اِذَا ذَلَّتِ الشَّمْسُ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُمْ نِيْسِمٌ وَقَالَ اِنْ اَنْزَابُ السَّمَاءِ تَنْفَعُ اِذَا ذَلَّتِ الشَّمْسُ

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور ظہر آگیا ادا ذلت الشمس لا یفصل بینہم نیسم و قال ان انزاب السماء تنفع اذا ذلت الشمس

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَنْ قَاتَتْهُ الْاَزْمَةُ قَبْلَ الظُّهْرِ
 جواب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ رِثْدَانُ اخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوا قَاتَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ قَاتَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا قَاتَتْهُ الْاَزْمَةُ قَاتَا صَلَاحًا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

اَلْاَزْمَةُ قَاتَا الظُّهْرَ صَلَاحًا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ قَالَ اَبُو عَدُوٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ الْاَبْقَسُ عَنْ شُعْبَةَ

۱۰۷: بَابُ فِيمَنْ قَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ
 جواب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اُمِّ شَيْبَةَ قَاتَا عَدُوَّ اللَّهِ بْنُ اَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اُمِّ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرْسِلْ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَاسْأَلْتُهَا مَعَ الرَّسُولِ فَاَسْأَلْتُ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ اِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَهُمَا هُوَ يَوْضًا فِي بَنِي لُظْهَرٍ وَ كَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا وَ كَثُرَ عِنْدَهُ الْمُتَهَاجِرُونَ وَ قَدْ اَهْنَأَ شَأْنُهُمْ اِذَا صُرِبَ النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ بَيْنَهُمَا مَا حَاءَ لَهُ فَالَّتِ فُلَاحَةُ يَرِي كَدَلِكِ خَتِي الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ مَنَزِلِي فَصَلَّى رَمَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ اَمْرًا السَّاعِي اِنْ اَصْلِيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنِيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۱۵۹: حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے کسی کو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپؐ نے صدقات (زکوٰۃ و عشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپؐ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور ان کی حالت سے آپؐ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوتی ہی باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدقہ وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں عمر بنک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا۔ صدقات اُنے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا (یعنی وصول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

خلاصۃ السہاب ہذا عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ عجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور مسند احمد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی الہیہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس قاض کو دور کرنے پر تظہیر دی گئی ہیں کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی، مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اتم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد و ترمذی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امت کے حق میں بعد انصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے واللہ اعلم۔

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ

بَابُ ظَهْرِ سَبْعَةٍ أَوْ ثَمَانٍ

سنتیں پڑھنا

أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا

۱۱۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادیں گے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا يَزِيدُنِي هَازُونٌ ثَلَاثًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَسْبَةَ بْنِ سَعْدَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى الشَّامِ.

بَابُ دُونِ مِثْلِ جَوْافِلِ

مستحب ہیں

۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ

التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

۱۱۶۱: حضرت عاصم بن حمزہ سہلی فرماتے ہیں کہ ہم نے علی سے نبی کے دن کے کوافل کے حلقہ دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت وہم نہیں (کہ رسول اللہ کے برابر کوافل پڑھو) اس لئے سوال کرتا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنَّا ثَلَاثَيْنِ وَ أَمْرٌ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَازَةَ السَّهْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ نَعْوُزٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَهَاهُ فَقَالَ اَللَّهُمَّ لَا تُطَيِّرُنَا فَقُلْنَا اَخْبَرْنَا

کیا آپ ہمیں بتا دیں ہم بقدر استطاعت اختیار کریں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں اُتتا اور آجاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آجاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں ملائم مقررین انبیاء کرام اور ان کے تبعین مسلمان جو مینین کی نیت کرتے۔

حضرت طائی نے فرمایا یہ تیرہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر ہدایت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ کتب جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا اے ابوالخنی مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مہد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

باب - مغرب سے قبل

دو رکعت

۱۱۶۲ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مؤذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

لَا تَأْخُذُ مَنَّهُ مَا اسْتَطَاعَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ يُثْبِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَسُ مِنْ قُلِّ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَسُ مِنْ قُلِّ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْبِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَسُ مِنْ قُلِّ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا قَامَ فَصَلَّى اَرْبَعًا وَ اَرْبَعًا قُلِّ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ اَرْبَعًا قُلِّ الْعَصْرِ بِفَصْلِ بَيْنَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ سَالِفَتَيْنِ عَلَى الْمَلَاحِكَةِ الْمُطْفَرِّئِينَ وَالسَّيِّئِ وَمِنْ تَعْفِهِمْ مِنَ الْمُتَسَلِّمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ

قال عليّ رضي الله تعالى عنه فذلك سنّة عشرة رُكْعَةٍ تَطَوُّعٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَهَارِ وَقُلٌّ مِنْ يَدَاوِمِ عَلَيْهَا قَالَ وَكَبَعَ رَأْسُهُ إِلَى فَخَاةٍ حِينَئِذٍ نَسِيَ أَيْ لَنَسِيَ بِأَيْ اسْتَحَقَّ مَا أَحْبَبَ أَنْ يُحْدِثَكَ هَذَا مَلَأَ مَسْجِدَكَ هَذَا دَهًا

۱۱۰ : بَابُ مَا حَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَمَّا أَبُو أَسَامَةَ وَ كَبَعَ عَنْ كَثْمَسٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تُوَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَدِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَسِيَ كُلُّ ادْنِيسٍ صَلَاةً قَالَهَا دَلَا مَا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

۱۱۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ لَمَّا جَعِدَ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رِبْعَةَ بْنَ جَعْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَنَّ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَرَىٰ أَهْلُهَا إِلَّا قَامَةً مِنْ خَشْرَةٍ مِنْ يَغُومٌ كُفْرٌ يَكُونُ مَغْرِبٌ عَنْ قُلُوبِ رُكْعَتَيْنِ بِزَهْنٍ وَالْأَمْرُ
فِيصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ بہت سے ہوتے تھے۔

خلاصہ اسباب اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان بھی کوئی نماز مشروع ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنبلیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنی اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں، ماسوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرام کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھیں اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرام نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ لیکن متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

باب: مغرب کے بعد کی
دو سنتیں

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَرَىٰ أَهْلُهَا إِلَّا قَامَةً مِنْ خَشْرَةٍ مِنْ يَغُومٌ كُفْرٌ يَكُونُ مَغْرِبٌ عَنْ قُلُوبِ رُكْعَتَيْنِ بِزَهْنٍ وَالْأَمْرُ فَبَرَىٰ أَهْلُهَا إِلَّا قَامَةً مِنْ خَشْرَةٍ مِنْ يَغُومٌ كُفْرٌ يَكُونُ مَغْرِبٌ عَنْ قُلُوبِ رُكْعَتَيْنِ بِزَهْنٍ وَالْأَمْرُ

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَرَىٰ أَهْلُهَا إِلَّا قَامَةً مِنْ خَشْرَةٍ مِنْ يَغُومٌ كُفْرٌ يَكُونُ مَغْرِبٌ عَنْ قُلُوبِ رُكْعَتَيْنِ بِزَهْنٍ وَالْأَمْرُ

باب: مغرب کے بعد کی سنتوں

۱۱۲: بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَرَىٰ أَهْلُهَا إِلَّا قَامَةً مِنْ خَشْرَةٍ مِنْ يَغُومٌ كُفْرٌ يَكُونُ مَغْرِبٌ عَنْ قُلُوبِ رُكْعَتَيْنِ بِزَهْنٍ وَالْأَمْرُ

واصبح وحيداً محمد بن المومل بن الضاح بن بدل
بن الممحر قال لا عند الملك بن الوليد نا عاصم بن
بهدلة عن حماد بن ابي والي عن عبد الله بن مسعود أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا
الكَافِرُونَ﴾ و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

١١٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَبْتِ رَخَعَاتٍ بَعْدَ

المغرب

پاپ: مغرب کے بعد

چھ رکعات

۱۱۶۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَوَّلَ الْخَمِيسِ الْفَلَاحُ
أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَفْصٍ الْيَمَامِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
كَثِيرَ غَنٍّ أَبِي سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوَّازٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرَبِ بِسِتٍّ
وَرَعَابٍ لَمْ يَمُتْهُمْ نَسْلُهُمْ شَوْهُ عُدْلُهُنَّ لَهُ عَزَاةٌ فَضَى
عَشْرَةَ سَنَةٍ.

۱۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے وریمان کوئی بڑی بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

١١٣ : نَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

باب: وتر کا بیان

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثِّيقٍ الْبَصْرِيُّ الشَّامِي الْمَكِّيُّ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَائِلٍ
الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ
خَدَاجَةَ الْعَدُمِيِّ قَالَ حَرَّحَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ
قَدْ أَمَّاكُمْ بِصَلَاةٍ لَيْسَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَيْرِ النِّعَمِ الْمَوْتَرِ
حَمَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يُظْلَعَ
الْفَجْرُ.

۱۱۶۸: حضرت خارجہ بن حداد عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں
ایک نماز پر حاوی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی
افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو
تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر
تک۔

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِبِ قَالَ
سَمِعْنَا أَنَسَ بْنَ عَمَّاسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عاصم بن
حُمْرَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ الْوُفُو
لَيْسَ بِخَصْمٍ وَلَا كَيْفَالًا بَيْنَكُمْ الْمَكْتُوبَةُ وَلَكِنْ رِسْوَلُ
اللَّهِ ﷺ أَنُورُ نَسَمٍ قَالَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أُنُورُ؟ قَالَ اللَّهُ وَنُورُ

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا اے قرآن والو! وتر پڑھا کر واس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طالق) سے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۶۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (خلاق) ہے ورتکو پسند فرماتا ہے۔

يُحِبُّ الْوُفْرَ. ۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا أَخْبَصَ الْأَنْبَاءُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَسِّلَ فَيُؤَيِّدُ بِهِ أَهْلَ الْفَرَادِ فَقَالَ
أَعَزَّ أَيْ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ وَلَا
فِيهِ حَافِلٌ.

☆ خلاصہ السباب صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر غلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات اور کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے۔ علامہ نیوٹی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ امام ابراہیمؒ حنفی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالدؒ سعید بن المسیبؒ ابی عیید بن عبداللہ بن مسعودؓ ضحاکؒ عابد بن حمونؒ اصعب بن الفرجؒ رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ و غیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ خلافت اور صاحبین کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل (۱) اعرابی وانی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں! (۲) یہ کہ تم نقل کے طور پر مذہب امام ابوحنیفہؒ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز راحلہ (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام غلاموٹی نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمرؓ سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکد اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: **بَابُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمْسَخَ الْحُجْمَ** کے الفاظ سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ وتر کے وجوب پر مندوجذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں (۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سوا گیا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (مسندک حاکم ص ۲۰۲ ج ۲) حضرت بریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱ ج ۱) (۳) حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے۔ (دارقطنی ص ۲۲ ج ۲) (۴) حضرت خارجیہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ہے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد پہنچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز راکہ کی ہے جو تمہارے لیے سرخ آونوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱ ج ۳ ترمذی ص ۹۱۔ ۵) حضرت طاؤسؓ کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مسند عبد الرزاق ص ۸۷ ج ۳۔ ۶) حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ وتر پڑھو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مسند عبد الرزاق ص ۱۰ ج ۳۔ ۷) حضرت ویرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کر دے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سو جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مسند ابن ابی شیبہ ص ۵۰ ج ۳۔ ۸) حضرت امام شعبہؒ، حطا بن ابی رباحؒ، حسن بصریؒ، طاؤسؒ، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مسند ابن ابی شیبہ ص ۹۰ ج ۲۔ ۹) حضرت امام شعبہؒ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ دو پہر کو کسی کیوں نہ پڑھے۔ (مسند ابن ابی شیبہ ص ۹۰ ج ۲۔ ۱۰) حضرت سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص ۲۱ ج ۱۱) بشامؒ اپنے والد حضرت عروہؒ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ دو سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ چٹائی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سرے اتار دے رکوع و سجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص ۱۳۳ ج ۱۲) نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں وہ دو داخل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے نوکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بَابُ اَوْتَرِ مِثْلَ كَوْنِ سُوْرَتَيْنِ پڑھی جائیں؟

۱۱۵۱ : حَدَّثَنَا غُثَمَانُ بْنُ أَبِي صَيْبَةَ ثَنَا الْوَلَدُ حَفْصُ بْنُ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَتَا عَنْ أَبِي ثَرْوَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ - «سَجِدَ اسْمَ رَنْكٍ الْأَعْلَى» وَ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» وَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۵۲ : حَدَّثَنَا بَقْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبْرٍ عَنْ ابْنِ

عَتَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَجِدِ اسْمِ رَنْكٍ الْأَعْلَى وَ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» وَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْسَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا شَابَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبْرٍ عَنْ ابْنِ عَتَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْرُوجًا

ابن ذئب عن الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَافَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَمَلٍ لَنُفَيْسٍ وَ يُؤْتَرُ بِوَاحِدَةٍ رَكَعَتٍ وَ تَرْتِيزُ بَعَثَ - اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔

خلاصۃ الکیاب وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ یہ دو مسلمانوں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو مسلمانوں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں جن میں والوتر و رکعة سے لے کر اوتور بسبع تک کے الفاظ مروی ہیں۔ حنفیہ کے دلائل (۱) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو ترمذی میں بھی ہے، عن اسی سلمة ابن عبد الرحمن انه احبرہ انه سأل عائشة كيف كانت صلوٰۃ رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة و ركعة يصلي اربعاً فلا تسأل عن حسبي و طولس ثم يصلي اربعاً فلا تسأل عن حسبي و طولس ثم يصلي ثلاثاً لا لفظ للبحاری (۲) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث یقرأ فیہن سبع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعة ثلاث سور أحرص قل هو الله أحد (۳) ترمذی ہی میں باب ما جاء فيما یقرأ فی الوتر کے تحت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث مروی ہے۔ قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فی الوتر بسبع اسم ربك الاعلى و قل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد فی ركعة (۴) باب ما جاء فيما یقرأ فی الوتر ہی کے تحت حدیث مروی ہے عن عبد العزیز ابن جریج قال سألت عائشة نای شیء کان یوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت کان یقرأ فی الاولى بسح اسم ربك الاعلى و فی الثانية بقل يا ايها الكفرون و فی الثالثة بقل هو الله و المعوذین۔ (۵) سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن ابی قیس سے مروی ہے قال قلت لعائشة بكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم یوتر قالت کان یوتری بربع و ثلاث و ست و ثلاث و عثمان و ثلاث و عشر و ثلاث و لم یکن یوتر بالقصص من سبع و لا بأكثر من ثلاث عشرة۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد دو پلنی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی۔ یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں پھر جہاں تک ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا تعلق ہے ان کا جواب یہ ہے کہ روایات میں ایسا ہر رکعة (ایک رکعت سے وتر بنانا) سے لے کر ایسا ہر ثلاث عشرة رکعة (تیرہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا) یا گیارہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا بلکہ سترہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا تک ثابت ہے۔ ان سب میں ائمہ ثلاثہ تاویل کرنے پر مجبور ہیں کہ یہاں ایسا سے پوری صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) مراد ہے جس میں تین رکعات وتر کی ہیں اور باقی تہجد کی۔ چنانچہ امام ترمذی نے اتحق بن راہو یہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ ہاتھ دے۔ امام احنفی نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعات وتر سمیت پڑھتے تھے تو زوات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کر دی گئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو جو یہ ائمہ ثلاثہ نے تیرہ گیارہ اور نو رکعات والی احادیث میں کی سے وہی توجیہ ہم سات والی حدیث میں بھی کرتے ہیں۔ یعنی ان سات میں سے چار رکعات تہجد کی تھیں اور تین رکعات وتر کی۔

١١٤: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُتُوبِ فِي الْوُثَرِ

باب: وتر میں دعائے قنوت نازلہ

١٤٨ : حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي
أَسْلَخٍ عَنْ تَرْوَيْدِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ عَنْ أَبِي الْحَوَّازِ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي خَدِيزٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَلِمَةً أَوْ لَئِنْ فِي قُرْآنٍ أَوْ فِي قُرْآنٍ أَوْ فِي قُرْآنٍ أَوْ فِي قُرْآنٍ
عَافَيْتَ وَ تَوَلَّيْتُ يَمِينُ نَوَافِثَ وَ أَعْدَيْتَ يَمِينُ هَذِلَاتِ وَ فِيهِ
شَرٌّ مَا فَصَيْتَ وَ نَادَيْتَ لِي فِيهَا أَغْلَبْتَ إِلَيْكَ تَقْبِضِي وَ
لَا تَقْبِضِي عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ مِنْ وَائِلٍ شُحَاكَ وَ تَنَا
شَارَحْتُ وَ تَعَالَيْتَ

۱۱۷۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے ماما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں۔
 ((اَللّٰهُمَّ عَلٰی فِئْمَنْ عَاقَبْتَ وَ نَوَّلْتِیْ فِیْمَنْ نَوَّلْتَ وَ اَعْدَدْتِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتِیْ وَ فِیْ سِرِّ مَا قَضَيْتِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَيْتِیْ اِنَّکَ تَفْعِلُ وَ لَا یَفْصِلُ عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یُبَدِّلُ مِنْ وَاِلَکَ تُبْحَاکَ رَبَّنَا تَارِخُتْ وَ تَعْلَکَ۔))

☆ خلاصہ الہامیہ اس قوت کی بعض روایات میں اللہ لا یبدل من ذاتہ کے بعد ولا یجز من عادت بھی روایت کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں باغزت نہیں اور بعض روایات میں زبنا یبذل کثرت دینا کے بعد استغفرک و اتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں تو بد اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا بھی اضافہ ہے: وصل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہ اور علماء نے وتر میں پڑھنے کیلئے اسی قوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قوت رائج ہے: اللھم انا نستعینک و نستغفرک اس کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شافعی نے بعض ابراہیم حاتف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ: اللھم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن بن علی والی یہ قوت: اَللّٰهُمَّ عَلَیْهِ فِیْنِ عَاقِبَتِ بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى بَنُو أُسَيْدٍ
نَسَا عَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ خَدْنِي هِشَامُ ابْنُ عُمَرَ وَالْقَوَارِئُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامِ الْمُخَوَّزْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي آخِرِ الْوَفْدِ:
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ
وَأَعُوذُ بِسَعَادَتِكَ مِنْ غَفْوَنتِكَ وَأَعُوذُ
بِكَ لَا أَخْصِي نَسَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ
بِفِكَ»

۱۱۷۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ پڑھتے

((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سُخْطِكَ وَاَعُوْذُ بِشِعَابِكَ مِنْ عَفْوَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُخْصِیْ فِیْمَا عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَنْتَ فِیْکَ))

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! کیا اللطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی کڑ اور اس کے جلال کے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت و عنایات اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علی

کی اس حدیث میں صرف اتنا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

۱۱۸: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقَنُوتِ

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا نُسْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْهَبِيُّ قَالَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ لَزِيْعٍ لَنَا سَعْدَةُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ الْاِسْتِغْثَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَاضَ الْعِلْبَةِ

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کے انگوٹوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

خلاصہ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ درمیان میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو (کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح شاہ اور قنوت اور تکبیرات جتنا وہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ عیدین کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَ مَسَحَ

بِهِمَا وَ خَفَهُ

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّغْحِ قَالََا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ فَادْفَعْ سَاعِلِي تَحْتَيْكَ وَلَا تَدْفَعْ مَغْفُورَ هِمَا هَذَا الْفِرْعَنَ فَاِئْسَخْ بِهِمَا وَ خَفْكَ إِسَادَهُ صَعِبَ لَصَعْفَ صَالِحِ بْنِ حَسَنِ

۱۱۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر بچھیر لیا کرو۔

خلاصہ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ شرف تائیں اس بات سے کہ بندہ اس کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور ناکام لوٹائے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نہ لیٹے۔ نیز ابن سنی نے مثل ایوم واللیلہ ص ۱۶۰ سے ایک عاقل کی ہے اس میں بھی حضورؐ سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ

باب: رکوع سے قبل اور

قَبْلَ الرَّكْعَةِ وَبَعْدَهُ

بعد قنوت

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقَاقِيُّ قَالَا مَخْلَدُ بْنُ بَزِيدٍ عَنْ سُبْحَانَ عَنْ زَيْنِدِ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَسْرٍ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤَيِّرُ بَيْتَهُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

۱۱۸۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ قَالَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَالِكَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقُتُّ قَبْلَ الرَّكْعَةِ وَبَعْدَهُ.

۱۱۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا عَنْ الزُّهَابِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالَتٍ أَنَّ نَسْرَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ الْقُنُوتِ فَقَالَ فَتُتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعْدَ الرَّكْعَةِ.

۱۱۸۴: حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور نہ سب سے قبل ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام مالک 'سفیان ثوری' عبد اللہ بن مبارک اور امام بخاری رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنبلیہ قنوت کو رکوع کے بعد مننون مانتے ہیں۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت مائقہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس اس مسئلہ میں مرفوع حدیث بھی اور قنوت صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا فناء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازل رکوع کے بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازل میں ہم بھی بعد از رکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

باب: آخر رات میں وتر پڑھنا

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي خَصْبَةَ عَنْ مَخِي عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَاتَتْ مِنْ تَحْتِ الْقَبْلِ قَدْ

۱۱۸۵: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے

وتر پڑھے شروع میں بھی، درمیان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرکت ہے۔

۱۱۸۷۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب ہلا سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ امت پہ بہت آسانی فرمادی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

باب: جس کے وتر نیند یا نسیان

کی وجہ سے رہ جائیں

۱۱۸۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

اَوْتَرُ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اٰخِرِهِ حَتَّى تَمَاتَ هِيَ الشَّخَرُ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْنَعْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشَارٍ لَمْ يَخْنَعْ قَالَ لَمْ يَخْنَعْ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَصَمٍ عَنْ مَرْثُومَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ تَخَلَّى اللَّيْلَ فَذُ اَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اٰخِرِهِ اِلَى الشَّخَرِ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ اَلَا تَعْلَمُ عَنْ اَبِي مُثَنَّبَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُتَوَسَّرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَزِلْهُ وَ مَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُتَوَسَّرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَخْصُورَةٌ وَ ذَلِكَ اَفْضَلُ

۱۲۲۔ بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وَتَرِهِ وَ نَسِيَ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ اخْبَدَ عَنْ اَبِي سَخْرِ الْمَدَنِيِّ وَ سَوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمْ يَخْنَعْ اَوْتَرَ مِنْ رَيْدٍ نَامَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ اَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ اَوَّلِهِ اَوْ نَسِيَ اَوْ اَصْحَبَ اَوْ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ اخْبَدَ بْنُ اَلْاَزْهَرِ قَالَا لَمْ يَخْنَعْ اَوْتَرَ اَبِي مَعْصَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ اَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْتَرُوا قُلَّ اَنْ تَنْصَبُحُوا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى اَنْ حَدَّثَ عَنْ رُوَيْسٍ وَ اَوْتَرَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى اَنْ حَدَّثَ عَنْ رُوَيْسٍ وَ اَوْتَرَ

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ وَ

بَابُ: تَمِينَ پانچ، سات اور نو رکعات

خَمْسٍ وَ سَبْعٍ وَ تِسْعٍ

وتر پڑھنا

۱۱۹۰: حضرت ابو العباس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب میں لہذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھے۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ الْأَزْهَرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اسے ام المؤمنین اچھے رسول اللہؐ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے ہیں جس پھر رات کے جس حصہ میں اللہ چاہے آپؐ کو بیدار فرمادیتے۔ آپؐ مسواک کرتے وضو کرتے پھر نو رکعات پڑھتے اس میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تحریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تحریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبیؐ پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنا دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپؐ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپؐ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبٍ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُوَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَقْبَلْتِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُ لَهُ سَوَاحِفَ وَ طَهْوَرَةَ فَيُتَحَنَّنُ اللَّهُ قَبْلَهَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْوُكُ وَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَصَلِّيُ بِنِصْفِ بَنِي خَدَّابٍ لَا يَخْلُسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو زَيْنَةَ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ يَحْمَدُهُ وَ يَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَ لَا يَسْلَمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَصَلِّيُ الثَّامِنَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ يَحْمَدُهُ وَ يَدْعُو زَيْنَةَ وَ يَصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ يَسْلَمُ تَسْلِيمًا يَسْمَعُنَا ثُمَّ يَصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلَمُ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَلْيَلِكْ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا أَسْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَحَدَ اللَّحْمِ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (دوتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مَنْشُورٍ عَنِ الْأَحْكَمِ عَنْ بَقِيسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا تَكْلَامٍ

نَنْوَسِي الْمَرْئِيَّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ نَعْمٍ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ وَتَحْمِيْنُ حَقِيْقَتِيْن وَهُوَ حَالِسٌ

۱۱۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْوُهَيْمِ الدَّمَشَقِيُّ ثنا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ وَتَحْمِيْنُ بِقُرْآنِهِمَا وَهُوَ
حَالِسٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْجِعَ قَامَ فَرَكِعَ

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّجْعَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ وَ
بَعْدُ كَعْنِي الْفَخْرِ

۱۱۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعُورٍ
شُعْبَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَلْقِي (أَوْ أَلْقَى)
النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَّا وَهُوَ دَائِمٌ عِدِّي قَالِ وَكِيعٌ
تَعْنِي بَعْدَ الْوُتْرِ

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ
غُلَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ غَزْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى وَتَحْمِيْنُ الْفَخْرِ
اصْطَلَحَ عَلَى شَقِّهِ الْأَيْمَنِ

۱۱۹۹ حَدَّثَنَا عُصْمُ بْنُ هِشَامٍ ثنا الْفَضْلُ بْنُ شَيْبَةَ ثنا
شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى وَتَحْمِيْنُ الْفَخْرِ اصْطَلَحَ

خلاصۃ الباب فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے
لیکن حنفیہ اور جہولاء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن ماہیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریعیہ میں یعنی مسلوۃ
اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو
کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں
مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریعیہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر یکسر کرنا ہمارے نزدیک
بے فائدہ ہے۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

چاپ: سواری پر وتر پڑھنا

۱۲۰۰: أَخَذْنَا أَحْمَدًا بْنَ سَنَانَ قَالَهُ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْبُوبٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ عُمَرَ فَخَلَقْتُ فَأَوْزَنْتُ فَقَالَ مَا خَلَقَكَ فَلَنْ أُوزِنْتَ فَقَالَ أَنَا بَيْكُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَءُ حَسَّةٍ لَكَ نَلَى قَالَ فَأَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤَوِّزُ عَلِيَّ بْنَهُ

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے اگر تلاۃ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تطبیق کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بارش اور کچھ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۲۰۱: أَخَذْنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْفَلِيُّ قَالَهُ أَنَّهُ ذَاوُدُ قَالَهُ عِشَاءُ بْنُ مَنْصُوبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤَوِّزُ عَلِيَّ بْنَ رَاحِلِهِ

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

چاپ: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲: أَخَذْنَا أَبُو ذَاوُدَ سَلَمَانَ بْنَ تَوْبَةَ قَالَهُ بَعْثَى بْنُ أَبِي نُجَيْمٍ قَالَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفِيفٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْسَى بَكْرٌ: أَيُّ حَبِ نَوْمٍ هَافَانِ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَصَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ أَحْمَرُ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذَتْ بِالْقَوْفِ حَذَرًا أَنَّهُ ذَاوُدُ سَلَمَانَ بْنَ تَوْبَةَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ قَالَهُ بَعْثَى بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عُمَرَ

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر آپ نے اہم دوالی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا نظم نہیں آگے کھلنے نہ کھلے وتر کی جگہ) اور انکی اول رات ادا کر لینے میں ہے (اور عمر آپ نے

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَنْبَغُ بِكُمْ هَذِهِ نَحْوُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْمَا يَحْيَى بْنُ مَعْمَرٍ مَرْوِيَّ هُوَ۔

۱۲۹: بَابُ السُّهُورِ فِي الصَّلَاةِ

پہلو: نماز میں بھول جانا

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
مُثَنَّبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَاهُ أَوْ لَفِصَ (قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ
الْوَهْمُ مَبْنَى) فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا
قَالَ: إِنَّمَا أَنَا نَسْوِي أَنَسِي كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَخَذَ حُمْ
فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ خَالِسٌ ثُمَّ يَحُولُ الشَّيْءُ ﷺ
فَسَجْدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۰۳ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادتی ہو گئی یا کہی
(ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا
گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں
بشری تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم
میں سے کوئی بھول جائے تو پیچہ کر دو سجدہ کر لے پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجدہ کرے۔

۱۲۰۴ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
هَشَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِيَّاضُ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ أَنَا سَعِيدُ
الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَخَذَ مَا يُضِلُّنِي فَلَا
يَنْدُرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى أَخَذَ حُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ
هُوَ خَالِسٌ۔

۱۲۰۴ حضرت عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو
تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا
کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے
کہ کتنی رکعات پڑھیں تو پیچہ کر دو سجدہ کر لے۔

۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَ هُوَ

پہلو: بھول کر ظہر کی پانچ

رکعات پڑھنا

سہ

۱۲۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَلَّادٍ قَالَا
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى الشَّيْءُ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا
فَقِيلَ لَهُ إِنْ رَأَيْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ فَقِيلَ لَهُ هُنِي
وَ حَلَّةٌ فَسَجْدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۰۵ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے عمر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے
عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا:
کیوں؟ تو لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی
تھیں) آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدہ کر لے۔

خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول
جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجدہ واجب قرار دے دیے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۳۱: باب ما جاء فیمن قام من

النَّیْمِ سَاحِبًا

۱۲۰۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَثْوَجٍ، أَنَا مَنِ شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالُوا: سَأَلْنَا شُعْبَانَ بْنَ غَيْثَةَ عَنِ الرَّهْزَوِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ نَجِيْعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ أَطْرُ الْبُهَا الطُّهْرَ (الْفَضْرُ) فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قُلُوبُ أَنْ تَحْلِسَ فَلَمَّا كَانَ قُلُوبُ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرَمٍ مَنِ ابْنِ شَيْبَةَ لَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ فَضَالٍ وَبُرَيْدُ بْنُ هَازِمٍ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْسَرُ وَبُرَيْدُ بْنُ هَازِمٍ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ نَجِيْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي نِصْفِ مِنَ الطُّهْرِ سَبْعِينَ خَلْعًا حَتَّى إِذَا هَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَ سَلَّمَ

۱۲۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ لَنَا شُعْبَانُ عَنْ حَامِرٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُبَلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ لَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمِمْ قَامًا فَلْيَحْلِسْ فَإِذَا اسْتَمْتُمْ قَامًا فَلْيَحْلِسْ وَ يَسْتَمِمْ سَجْدَتِي السَّهْوِ

۱۳۲: باب ما جاء فیمن شك فی صلاته

فرجع إلى النیْمِ

۱۲۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرَّقِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الضُّفْدِ لَانِيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي السَّنَةِ وَالْوَحْدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَ إِذَا

باب: دور رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا
(یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶ حضرت ابن نجید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام بھرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷ حضرت ابن نجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دور رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام بھرنے سے قبل سو کے دو سجدے کئے اور سلام بھیرا۔

۱۲۰۸ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دور رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھ نہیں اور سو کے دو سجدے کر لے۔

باب: نماز میں شک ہو تو یقین کی

صورت اختیار کرنا

۱۲۰۹ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو رکعتوں میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر وہ سجدہ کرے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دو سجدے کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

چوالیس: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو

صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اس میں کچھ کیسی ہوگئی یا اضافہ تو آپؐ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپؐ نے اپنے پاؤں موڑنے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کروا دیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درگھی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

۱۲۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے

شک فی النفس والذات فیجعلہا النفس و اذا شک فی الذات والارواح فلیجعلہا الذات ثم لیستہ ما بقی من صلاتہ حتی یحکون الوهم فی الزیادۃ ثم یشد سجدتین و ہو حالی قل ان یسلم

۱۲۱۰: حدثنا ابو ثور بن ثناء ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا شک احدکم فی صلاتہ فلیتک الشک ولین علی الیقین فاذا استیقن التمام سجدتین فان کانت صلاتہ ثامۃ کانت الرخصة نافله و ان کانت ناقصۃ کانت الرخصة لتمام صلاتہ و کانت السجدتان رعم انف الشیطانی

۱۲۱۱: باب ما جاء فیمن شک فی صلاتہ

فتحرى الصواب

۱۲۱۱: حدثنا محمد بن نشار قال حدثنا حماد بن شعبة عن منصور قال شعبة کتب الی وقرأہ علیہ قال اخرس اترحم عن علقمة عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی رسول اللہ علیہ وسلم صلاۃ لا تدری ادا او نقص فنادی فی رخلۃ و انتقل القبلۃ و سجد سجدتین ثم سلم ثم اقل علیا بنوخیہ فقال: لو حدث فی الصلاۃ شیء لانا لکفؤۃ و انما انا نسر انسی کما تسون فاذا نسیت فلیحزونی و الیکم ما شک فی الصلاۃ فلیحز اقرب ذلک من الصواب فیمن علیہ و یسلم و یشد سجدتین

۱۲۱۲: حدثنا علی بن محمد ثناء و کثیر عن مسعر عن منصور عن اترحم عن علقمة عن عبد اللہ قال قال رسول

کسی کو نماز میں شک ہو تو درنگی کو سوچے پھر دوہرے کر لے۔ طائفی کہتے ہیں کہ یہ کلی اصول اور قاعدہ ہے اور کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

چاپ: بھول کر دوا تین رکعات

پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بار سہو ہو گیا آپؐ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپؐ آگے بڑھے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دوہرے کرے۔

۱۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں گئی اس گٹھڑی کی طرف بڑھے جس پر آپؐ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپؐ کی بیعت کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لمبے ہاتھوں والے ایک صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

اللہ ﷻ اِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْزِرِ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ الطَّائِفِيُّ هَذَا الْأَصْلُ وَلَا يَغْدُرُ أَحَدٌ بِرُكُوعَةٍ ۱۳۴: بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

ساجدینا

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو حُرَيْبٍ وَابْنُ خَالٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَا فُسِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا لَكَ ذُو الْيَدَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَضْرُتُ أَوْ نَسِيتَ قَالَ مَا فَضْرُتُ وَمَا نَسِيتُ قَالَ إِذَا فَضَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ الشُّهُورِ

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَبُو سَامَةَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْدَى صَلَاتِي الْعَشِيِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَتْمَةِ كَاثَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى بَيْتِهَا فَجَرَحَ سِرْعَانِ النَّاسَ يَقُولُونَ فَضْرُتِ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْغُيُومُ أَبُو مُكْرٍ وَعُمَرُ يَهْأَنَاءُ أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْئًا وَهِيَ الْغُيُومُ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَجَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَضْرُتُ الصَّلَاةُ نَعَمْ نَسِيتَ فَجَالَ قِمَّ بِنَفْسِهِ وَلَمْ تَسْ قَالَ قَالَتَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ

آپؐ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دوہرے کرے پھر سلام پھیرا۔

۱۴۱۵: حدثنا محمد بن المنکلی و احمد بن ثابت
 النخعی عنی ثناء عند الوهاب ثناء عائذ الخلاء عن ابی فلابہ
 عن ابی المنہال عن عمران بن النخعی قال سلم زسؤل
 اللہ ﷺ فی ثلاث زخمعات من العضر ثم قال فدخل
 الخوخة فقام العزباء زجل سبط الیدین فادی . یا
 رسول اللہ انصرت الصلاة فخرج فغصت بنحر الاذاف
 فسال فانخر فصری فیک الزخمة الی کان لوک ثم
 سلم ثم سجد سجدة ثم سلم
 دو سجدے کے پھر سلام پھیرا۔

خلاصۃ السبب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدہ سو ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدہ سو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبکی جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے ان صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔ احادیث باب امام شافعی کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر ۱۴۱۸ ہے۔ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہر حال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ ہے۔

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي الشَّهْرِ قَبْلَ السَّلَامِ

باب سلام سے قبل سجدہ سو کرنا

۱۴۱۶: حدثنا شفيان بن وكيع بن يونس بن مكيه ثناء
 اسحق بن عيسى الرضوي عن ابی سلمة عن ابی هريرة
 رضى الله تعالى عنه ان النبي ﷺ قال: ان الشيطان يأتي
 احدكم في صلاته فيدخل بينه وبين نفسه حتى لا يلزم
 زاد او نقص فبادر كان ذلك فليستخذ سجدة قبل ان
 يسلم ثم يسلم
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے پاس نماز میں شیطان آکر اس نمازی اور اسکے دل کے درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۴۱۷: حدثنا شفيان بن وكيع بن يونس بن مكيه ثناء
 اسحق بن عيسى الرضوي عن صفوان بن سلمة عن ابی سلمة
 عن ابی هريرة ان النبي ﷺ قال: ان الشيطان يدخل بين
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان اور اس کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

کہ کئی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو سجدے کر لے۔

انہی آدم و بنی نفسہ فلا یلزمی کمہ صلی فادا وحده ذلک
فلینخذ سجدتین قل ان یسلم

باب: سجدہ سہو سلام کے

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَجَدَتْ السَّهْوُ

بعد کرنا

تَعْدُ السَّلَامَ

۱۴۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ ثَابِتُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُلْفَةَ ابْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ سَجَدَ سَجْدَتِي
الشَّهْوِ تَعْدُ السَّلَامَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلَ ذَلِكَ

۱۴۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَغُنْدَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا
ثَابِتُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبِيرٍ عَنْ يُونَانَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

باب: نماز پر پنا کرنا

۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ

۱۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہو گئی پھر آپ نے صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپ تشریف لے گئے۔ غسل کیا اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک کہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاتِبٍ ثَابِتُ بْنُ غَيْبَةَ
عَنْ شُرَيْسِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْسَى الْأَسَدِيِّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ تَوْسَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّحَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَ
كَثُرَ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَمْسُكُوا أَنْتُمْ انْطَلِقْ فَانْغَسِلْ وَكَانَ رَأْسُهُ
يَفْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي حَرَّحْتُ
إِلَيْكُمْ خُشَاً وَأَنَا سَبَّحْتُ حَتَّى فَتَكْتُ فِي الصَّلَاةِ

۱۴۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں تھک آئے یا تکسیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی ٹپکے یا نہی نکل جائے تو وہ وہاں جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پڑھ کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَابِتُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
الْحَمَامِيِّ عَنْ أَبِي خَرِيجٍ عَنْ عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَصَابَتْهُ فِي رَأْسِهِ
أَوْ فَمِهِ أَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرَفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لْيَرْجِعْ عَلَى صَلَاةِ
تَدْوِ هُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ

۱۳۸۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ ۖ جَابٍ: نماز میں حدت ہو جائے تو کس طرح

واپس جائے؟

كَيْفَ يَنْصَرِفُ

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَخَذْتُكَ فَأَحْدَثَ فَلْيَنْسُكْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ لْيَنْصَرِفْ

۱۴۴۴۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز کے دوران حدت ہو جائے تو تاک تھاے واپس ہو جائے۔

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

خَذُّهَا خَزْمَةً بَيْنَ يَمَیْنِیْ لَمَّا عَزَدَ اللَّهُ نَفْسَ لَنَا

عُمَرُ بْنُ فِهْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَخُوفَةً

جَابٍ: بیمار کی نماز

۱۳۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمَّا وَكَّعَ عَنْ الرَّهْبِ عَنْ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ ابْنِ نَوْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَخَذْتُكَ فَأَحْدَثَ فَلْيَنْسُكْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ لْيَنْصَرِفْ

۱۴۴۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تاسور (پواسیر) کا مارا تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کھڑے کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّحِيدِ بْنُ يَحْيَى الْأَسْطُثِيُّ عَنْ ابْنِ الْأَزْزَرِيِّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ حَابِ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ وَالِدِ بْنِ خُبَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَالِمًا عَلَى بَيْتِهِ وَهُوَ وَجَعٌ

۱۴۴۳۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دایمیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

نماز سے اسے جَابٍ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک صحت و تندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام بیان ہوئے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کھڑے پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعی کے نزدیک افضل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چت لیٹے اور گردن اور کندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر لیٹے کھڑے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلا تا کرہو ہے۔ اس ہیئت سے نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رکوع و رکوع کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چت لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوا، کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ و حقیقت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو ہوا کعبہ سے تعبیر کیا۔ کیونکہ ہوا بھی خالی جگہ ہے لہذا چت لیٹنے والے کا اشارہ اسی ہوا کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰۔ بَابُ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ فَاعْدَا

جَابٍ: نفل نماز (بلا عذر) پڑھ کر پڑھنا

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ لَمَّا اتَّوَا الْأَخْوَصَ عَنْ

۱۴۴۵۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا اس کی قسم مرتے دم تک آپ کی بیٹھ کر نماز پڑھ کر تھی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ ایک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار کرے خواہ تھوڑا ہو۔

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کورات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار) قرأت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن شعیب عقلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے حلق پوچھا تو فرمایا آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۱۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

ابی اسحق عن ابی سلمۃ عن أم سلمۃ قالت والدئی دهب بنفسہ ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاتہ و هو جالس و کان احب الالعمال الیہ العمل الصالح الذی یلزم علیہ العتد و ان کان یسیراً۔

۱۲۲۶: حدثنا ابو سحر بن ابی شیبۃ لما اسماعیل بن علیہ عن الزبید بن ابی ہشام عن ابی سحر بن شحبہ عن عسیرۃ عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ یقرأ و هو قاعد فاداً اراد ان یرجع فقام فقرأ ما یقرأ انسان لربیع آتہ

۱۲۲۷: حدثنا ابو مروان الغضائی لما عند العزیز بن ابی حازم عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ ﷺ یصلی فی شیء من صلاۃ اللیل الا قالمنا حتی دخل فی السن فجعل یصلی حالنا حتی اذسقی علیہ من قربتہ ترغون آتہ ان یلا ثون ابہ قام فقرأھا و سجد

۱۲۲۸: حدثنا ابو سحر بن ابی شیبۃ لما معاذ بن معاذ عن خنیبہ عن عند اللہ بن شعیب الغفلی قال سالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کما یصلی لیل طویلاً قائماً و لیل طویلاً قاعداً فاداً اقرأ قائماً و ادا قرأ قاعداً و کجع قاعداً۔

۱۳۱: باب صلاۃ القاعد علی النعف من

صلاۃ القانیم

۱۲۲۹: حدثنا عفسان بن ابی شیبۃ لما یحیی بن آدم لما قطۃ عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عند اللہ بن سائبہ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی ﷺ مر مدو و هو یصلی حالنا فقال صلاۃ الالحاس علی النعف من صلاۃ

والے کی نماز سے۔

الفہم

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدمی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز ہے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ عَدْنِيُّ شُعْبَةَ بْنِ مَخْمُودٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أَهْلًا يُصَلُّونَ فَقَالَ: صَلَاةُ الْفَاعِذِ عَلَى الْبُغْضِ مِنَ صَلَاةِ الْفَاقِمِ

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ جَلَالٍ الصُّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَرْوَدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ رَسُولٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ عَنْ الزُّحَلِّ يُصَلِّيَ قَاعِدًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ بَصْفُ أَحْمَرَ الْفَاقِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ بَصْفُ أَحْمَرَ الْفَاقِمِ.

چاپ: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا کی

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نمازوں کا بیان

فِي مَرَضِهِ

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ کی بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں القحط ہوا (اور ابو سعیدؓ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بڑا آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھاے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکرؓ رقیب القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) روئے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھا سکیں گے اگر آپؐ کھڑے کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھا سکیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھا سکیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ رکھائے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور مقصد دعوت نہ تھی بلکہ یوسفؑ کے حسن و جمال

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَّعٌ عَنْ غِبِّ الْأَعْمَشِ ح وَخُلَفَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَّعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَشْوَدِ عَنْ غَالِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً الْيَوْمَ ثَمَّاتٍ فِيهِ وَفَالِ أَبُو مُعَاوِيَةَ لَمَّا قُتِلَ، جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: فَرَزُوا أَنَا بِكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا بَارَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَحَلٍ اسْتَبْتَنَعَنِي وَفَتَّقَ وَمَنِي مَا يَفْعُومُ مَفَانِكَ يَتَكَيَّ وَلَا يَسْتَطِيعُ فَلَمَّا أَسْرَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى النَّاسُ قِفَالًا. ثُمَّ وَابَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّيْ النَّاسُ فَلْيَكُنْ صَوَاحِبَاتٍ يُؤَسِّفُ. قَالَتْ فَارْتَدْنَا إِلَى أَبِي

بِحْجَرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَصَلَّى مَا لَيْسَ فَوْحُ حُدْرَتُوْنَ
 اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مِنْ نَفْسِہٖ حَقًّا فَحَرَّجَ اِلَى الضَّلُوۃِ
 یَسْأَدِی نِیْسٍ وَ رَحِیْلِیْنَ وَ اِخْلَافًا سَاطِعًا فِی الْاَرْضِ فَلَمَّا
 اَحْسَنَ ہُوَ اَنُوْ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ دَهَبَ لِبَیْطَاخِرٍ فَاَوْصَى
 اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَنْ مَّکَا فَاکَ قَالَ
 فَحَدَّاءَ حَتّٰی اِخْلَسَ اِلَیْ حُبِّ اِبْنِ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 فَکَانَ اَنُوْ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَاۡمُوْہُ النَّبِیُّ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَالنَّاسُ مَاضُوْنَ بِاَبْنِ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَدَمَ مَہَارَکَ زَمِیْنٍ رَّحْمَتُ رَبِّ تَحْتِی۔ جب ابو بکرؓ کو آپؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹے گئے۔ نبیؐ نے اشارہ سے
 فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے حتیٰ کہ ان دو مردوں نے آپؐ کو ابو بکرؓ کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابو بکرؓ 'نبیؐ' کی اور
 لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام نبیؐ تھے اور سیدنا ابو بکرؓ کبیر تھے)۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَنُوْ بَکْرٌ نُّنِ اَمِیْنُہٗ سَاعِدُ اللّٰہِ مِنْ نَسِیْرِ
 عَنْ ہِشَامِ بْنِ عَمْرٍوۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَہٗ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَنْہَا قَالَتْ اَمَرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا بَکْرٌ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِی مَرَصِہٖ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِہُمْ فَوْحُ زَمُوْنَ
 اللّٰہِ ﷺ حَقًّا فَحَرَّجَ وَ اَزَا اَنُوْ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ
 النَّاسِ فَلَمَّا رَاۡہُ اَنُوْ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاخَر
 فَاَشَارَ اِلَیْہِ وَ رَسُوْلٌ اَلِیْہِ ﷺ اِنِّیْ کَمَا اَنْتَ فَحَلَسَ وَ رَسُوْلٌ اَلِیْہِ
 ﷺ حَدَّاءَ اَسْنٰی بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَیْ حُبِّہٖ فَکَانَ
 اَنُوْ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یُصَلِّیْ بِمَصَلَّۃِ وَ رَسُوْلٌ اَلِیْہِ ﷺ
 وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِمَصَلَّۃِ اِبْنِ بَکْرٍ رَّصَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ۔
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں
 ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؐ نے نماز پڑھانی
 شروع کی تو رسول اللہؐ کو طبیعت جھکی محسوس ہوئی۔ آپؐ
 باہر نکلے تو ابو بکرؓ کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ
 نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹے گئے۔ آپؐ نے اشارہ
 سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہؐ ابو بکرؓ
 کے پہلو میں برابر بیٹھ گئے تو ابو بکرؓ نبیؐ کو دیکھ دیکھ کر
 نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مطابق
 نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴۔ حضرت سالم بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو
 بیماری میں بے ہوش ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا
 وقت ہو گیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا جی۔ فرمایا جالؓ سے کہو
 کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔
 پھر بے ہوش ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت

ہو گیا؟ عرض کیا جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوش ہو گئی جب اتفاق ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: میرے والد مرورقین القلب ہیں جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ لہذا اگر آپؐ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوش ہو گئی پھر اتفاق ہوا تو فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلالؓ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابوبکرؓ کو آپؐ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ملجی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اسے میں (مائل) کی باندی (بریرہؓ) اور ایک اور صاحب (عباسؓ یا علیؓ) آئے۔ آپؐ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے بنے گئے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہؐ آ کر ابوبکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔

۱۳۳۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہؓ کے گھر تھے۔ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے ابوبکرؓ کو بلائیں۔ حصہ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے عمرؓ کو بلائیں۔ ام الفضلؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے

فلپیوڈن و مزیوا اس مگر رسی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ سائنس تہ اقصیٰ علیہ فافاق فقال انصرت الضلالت فالتوا بمعہ قال مزیو بالاول رسی اللہ تعالیٰ عنہ فلپیوڈن و مزیوا اس مگر رسی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ بالناس فالتوا عائشہ و رسی اللہ تعالیٰ عنہا ابن ابی ریحل اسنفت فاذا قام ذلک المقام ہنکی لا یستطیع فلز امرت غیرہ تہ اقصیٰ علیہ فافاق فقال مزیوا بالاول رسی اللہ تعالیٰ عنہ فلپیوڈن و مزیوا اس مگر رسی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ بالناس فانکن صواحت یوسف او صواحت یوسف قال فامر ملائ رسی اللہ تعالیٰ عنہ فاذن و امر ابو بکر رسی اللہ تعالیٰ عنہ فصلی بالناس تہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحد حقه فقال انظروا الی من انکی، علیہ۔ فحدث بریرہ رسی اللہ تعالیٰ عنہا و ریحل آخر فانکما علیہما فلما رآہ ابو بکر رسی اللہ تعالیٰ عنہ دھب لبکص فاومأ الہ ان انت مکانک تہ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس الی حب ابی بکر رسی اللہ تعالیٰ عنہ حتی قسی ابو بکر رسی اللہ تعالیٰ عنہ صلاتہ تہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ

قال ابو عبد اللہ ہذا حدیث عریث لم یحدث بہ غیر یضر من علی۔

۱۳۳۵۔ حدثنا علی بن محمد بن فضال عن اسرائیل عن ابی الحسن عن الازرق عن شریحیل عن ابی عباس رسی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما مرض رسول اللہ ﷺ مرصۃ الدینی مات فیہ کما فی بیئ عائشہ رسی اللہ تعالیٰ عنہا فقال اذقوا لی علیا۔ قالت عائشہ رسی اللہ تعالیٰ عنہا

مہاش کو بلائیں؟ فرمایا ٹھیک ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے تو عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس سے اٹھ جائیں۔ پھر بلائ نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکرؓ دروغی القلب اور کم گو ہیں اور جب آپؐ کو نہ دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رونے لگیں گے۔ لہذا اگر آپؐ گھر کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو پھر ہو گا) سو (حسب ارشاد) ابوبکرؓ تحریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے پھر رسول اللہؐ کو طبیعت بالکی محسوس ہوئی تو آپؐ دوسروں کے سہارے باہر تحریف لائے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپؐ کو دیکھا تو ابوبکرؓ کو متوجہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے اُن کو اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور رسول اللہؐ آ کر ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ کھڑے رہے اور ابوبکرؓ نبیؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت شروع فرمائی جہاں ابوبکرؓ بیٹھے تھے۔ کبھی کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ پھر اسی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

بَارَسُولِ اللَّهِ نَذْعُوْكَ يَا بَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
اذْعُوْهُ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَذْعُوْهُ لَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اذْعُوْهُ قَالَتْ
أُمُّ الْفَضْلِ بَارَسُولِ اللَّهِ نَذْعُوْكَ لَكَ الْعَاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ بَعَثَ فَلَمَّا اخْتَصَمُوا وَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ قَطَرَ
فَسَكَتَ لِفَعَالِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوُضُوْا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِلَالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُوَدِّعُهُ بِالصَّلَاةِ
فَقَالَ: مَرُوْا يَا بَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاتَّصِلْ بِالنَّاسِ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَا
بَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَجَلٌ زَفِيٌّ حَصِيْرٌ وَمَيِّ لَا
بِرَاكٍ يَكُنِيْ وَالنَّاسُ يَنْتَحُونَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ بِصَلَاةٍ بِالنَّاسِ
فَخَرَجَ لَوْ بَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَلْبِيهِ جَلْفَةً فَخَرَجَ يَهَادِيْ تَيْنِ زَجَلَيْنِ وَ
رَجُلَاةٍ تَحْمِلَانِ بَيْنَ الْأَرْضِ فَلَمَّا زَاةَ النَّاسِ سَخُوا بِأَبْنَى
سُكْرِ فَمَدَّ يَدَيْهِمَا فَوَازَا مَاءَ الْبَيْتِ الْبَيْتِ ﷺ أَيْ مَكَانِكَ
فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَفَامَ لَوْ بَكْرُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَأْتُمُّ بِالنَّاسِ ﷺ
وَالنَّاسُ بِأَشْهُوْنِ بَيْنِيْ بَكْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ابْنُ
عَسَى وَاحِدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْفَرَاةِ مِنْ خَيْثُ كَانَ يَلْفُ
أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قال وكنيع : و كذا السنة

قال همام رسول الله ﷺ في مرضه ذلك

اصحاب الباب ۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع و رکعت کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

۱۳۳: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

چاپ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی

کے پیچھے نماز پڑھنا

خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ

۱۳۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ

(سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اس وقت

پیچھے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ ان کو ایک رکعت پڑھا چکے

تھے جب ان کو نبیؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو

پیچھے بٹے گئے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز

پوری کرو اکیس اور (نماز کے بعد) فرمایا تم نے اچھا کیا ایسا

ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت

کروادیا کرو)۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَنِي أَبِي عَبْدِ عَنِ

خُنَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَكَذَلِكَ

بِهِمْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَخُفَّةٌ فَلَمَّا

أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِنَاخِرَ فَلَوْ مَا إِلَيْهِ

السُّبَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبْنِ الصَّلَاةَ قَالَ: وَكَذَلِكَ

أَخْبَرْتُكَ ذَلِكَ فَافْعَلْ۔

نظارۃ الراجب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر حسین فرمائی اور آنکھوں کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز پانچا جماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مفقول کی اقتدار کر سکتا ہے۔

چاپ: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی

کی جائے

۱۳۳: بَاب مَا جَاءَ فِي إِمَامًا جَعِلَ الْإِمَامُ

يُؤْتَمُّ بِهِ

۱۳۳۷: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ تیار ہوئے تو کچھ صحابہ

عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبیؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی

اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا

کی تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام

بجھرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس

کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور

جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَنِي أَبِي عَبْدِ عَنِ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهَا قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ

عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَوَذَّوْنَهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَالِيًا فَصَلُّوا بِضَلَالَةٍ قَالَمَا فَاشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ

أَخْلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِمَامًا جَعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا

رَجَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا صَلَّى حَالِيًا فَصَلُّوا

جُلُوسًا۔

۱۳۳۸: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ

گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی دائیں جانب چل گئی۔

ہم آپؐ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت

ہوا تو رسول اللہؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپؐ کے

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَنِي شُعْبَةُ بْنُ غَيْنَةَ عَنِ

الرُّحَيْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَنْ قَرَسٍ فَمَحَسَ شِفْهُهُ

الْأَيْمَنَ فَذَخَلَ تَوَذُّؤًا وَخَصُرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِأَفْعَدَا

بیٹھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا
امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب
وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی
رکوع کرو اور جب وہ ((سمع اللہ لمن حمدہ)) کہے تو تم
((رُتِلَا وَلِکَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم
بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لئے مقرر
کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو
تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب
((سمع اللہ لمن حمدہ)) کہے تو تم ((رُتِلَا وَلِکَ
الْحَمْدُ)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو
کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰: حاکم سے روایت ہے کہ رسول اللہ تبارک و تعالیٰ نے
آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور
ابوبکرؓ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپ
نے ہماری طرف انکسار فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اشارہ
فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی
اور جب سلام پھیرا تو فرمایا قریب تھا کہ تم فارس و روم
والوں کا سامن کر دے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے
رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے
اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی
کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

باب: نماز فجر میں

قوت

۱۲۴۱: حضرت ابومالک اشجعیؓ سعد بن طارق فرماتے ہیں

و صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعَزَّوْا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَمَّا
خُذِلَ الْأَمَامَ لِيُؤْتِيَهُ مَا قَادَا كَثُرَ فَكَبَّرُوا وَادْرَجَ هَارُكَوْا
إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَا وَلِکَ الْحَمْدُ
وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعَزَّوْا
أَخْمَعُنْ

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَشِيبُ بْنُ مَشْجَرٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
خُذِلَ الْأَمَامَ لِيُؤْتِيَهُ مَا قَادَا كَثُرَ فَكَبَّرُوا وَادْرَجَ هَارُكَوْا
وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَا وَلِکَ الْحَمْدُ
وَإِنْ صَلَّى فَإِنَّمَا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا
فَعَزَّوْا

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُسَوِّدِيُّ إِمَامُ النَّيْلِ
سَعْدُ بْنُ أَبِي أَسْمَرَ عَنْ حَابِ بْنِ وَصِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَشْجَعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكْثُرُ يَسْمَعُ النَّاسُ تَكْبِيرَهُ
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَإِنَّمَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهَا فَقَالُوا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ
فَعَزَّوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ أَنْ تَصَلُّوا فَعَلِ الْفَارِسِ
وَالرُّومِ يَقُولُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ فَعَزَّوْا وَلَا تَصَلُّوا أَنْتُمْ
بِأَيْدِيكُمْ إِنْ صَلَّى فَإِنَّمَا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا
فَصَلُّوا فَعَزَّوْا

۱۲۴۵: نَابَ مَا حَاءَ فِي الْقُتُوتِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَدْلُ اللَّهِ بْنُ

افرنس و حفص بن غیاث و یزید بن ہارون عن امی مالک الأسلمی عن یزید بن ہارون قال قلت لابی یوسف انک قد صلیت حلف و رسول اللہ ﷺ و امی یحییٰ و عمر و غسان و علی ہاشم بالکوفة نخرا من خمس سنین فکانوا یفتنون فی الصخر فقال ابو یوسف یخبرون

۱۲۳۲: حدثنا حاتم بن یزید البصری قال سمعت یزید بن ہارون قال سمعت یزید بن ہارون عن عبد اللہ بن ماری عن ابیہ عن امی سلمة قالت لابی رسول اللہ ﷺ عی القنوت فی الصخر

۱۲۳۳: حدثنا یزید بن علی الحنفی عن ابیہ عن یزید بن ہارون قال سمعت یزید بن ہارون عن عبد اللہ بن ماری عن ابیہ عن امی سلمة قالت لابی رسول اللہ ﷺ عی القنوت فی الصخر

۱۲۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قنوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بدو دعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی "اے اللہ اولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابی ریحہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ اشعر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قتل کی طرح قتل ڈال دے۔"

خلاصۃ الباب نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے کوغ کے بعد قنوت پڑھے سال شروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ اور حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قنوت فجر مستون نہیں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی ہو اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مستون ہے جسے "قنوت نازلہ" کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنبلیہ کی دلیل ہیں اور جن احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت پڑھنا ثابت ہے وہ قنوت نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مفارقت تک قنوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے معروف قنوت مراد نہیں۔ حنفیہ قنوت نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نَمَازِ مِیں سَافِ بچھو

کو مار ڈالنا

۱۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور ساف کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الشَّاهِقِ قَالَا قَالَا شَيْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَخِيٍّ بْنِ أَبِي خَبِيْبٍ عَنْ حَسْمَعٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِغُلِّ الْأَسْرَدَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْعُقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

۱۲۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر نمازی کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو گل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ وَالْعَمَّاسِ ابْنُ حُفَافٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ قَائِبٍ الدُّخَانِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَعَبَ النَّبِيُّ ﷺ عُقْرَبَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ مَا دَعَا الْمُصَلِّيَ وَغَزَا الْمُصَلِّيَ أَفْلَوْهَا هِيَ الْحَيَّةُ وَالْخَرَمُ

۱۲۳۷: حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ حَمَلٍ قَالَا مَسْدُورٌ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عُقْرَبًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موسیٰ جانوروں اور حوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچاویں۔

۱۳۷: بَابُ النُّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ

بَعْدَ الْعَصْرِ

بَابُ: فَجْرِ اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

ممنوع ہے

۱۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ أَسَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَدِّ الرَّحْمَنِ عَنْ خُصْبِ بْنِ غَالِمٍ عَنْ نُبَيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۲۳۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا بَخِيٌّ بْنُ بَغْلَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرَظَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخَلْبَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَقْرُبُ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.
 ۱۲۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ مَحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَدْ
 شُعْبَةُ عَنْ فَنَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ عَفَّانُ قَدْ
 هُشَامُ قَدْ فَنَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِبَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ
 عِنْدِي رَجُلٌ مَرْجُوٌّ فِيهِمْ غَمَزَ نِزْلَ الْخُطَابِ وَ لَزَّ صَاحِبَهُ
 عِنْدِي غَمَزَ أَنْ زَمَّوْنَ اللَّهَ عَلَيْهِ قَالُوا لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ
 الشَّمْسُ.

غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔
 ۱۲۵۰۔ حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے
 سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن
 میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے
 بعد غروب آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

خلاصۃ الکتاب ✽ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقات مکروہہ کی دو قسمیں ہیں ایک اوقات مطلقہ یعنی طلوع استواء اور
 غروب کے اوقات اور دوسرے نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر
 قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ امر خلافت کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک
 نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے
 اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد نماز شکر نماز عید کسوف وغیرہ۔ دوسری قسم
 یعنی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے اوقات سوان کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات
 الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات
 الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باپ حنفیہ کا استدلال ہے جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ
 احادیث تحیۃ المسجد اور جیر بن مطعم کی حدیث لَا تَسْمَعُوا احَدًا كَوْعِدَ بَابٍ سَے مخصوص مانتے ہیں اور امام بخاری کے بقول
 مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہو تب بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھار کھیں اور
 طواف و نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنفیہ کے مؤقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نجی کی احادیث
 زیادہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت
 میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی بھی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع وہی ہیں۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ

باب: نماز کے مکروہ

فِيهَا الصَّلَاةُ

اوقات

۱۲۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ عَفَّانُ عَنْ شُعْبَةَ
 عَنْ بَغْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ بَرْزَنْجٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْبَيْهَقِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُ هُلَّ مِنْ سَاعَةِ
 أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ أُخْرَى قَالَ: لَعَنَ حَوْفَ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ

۱۲۵۱: حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول
 اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور
 محبوب ہو؟ فرمایا: جی ہاں! ارات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ
 تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہذا صبح کے

فصل ما سئل عنک حتی یطلع الشمس ثم انہ حتی تطلع الشمس و ما دانت کانتھا حصة حتی تفسس ثم صل ما سئل عنک حتی یغزو العنود علی ظله ثم انہ حتی تربع الشمس فان جھنم تسحر نصف النهار ثم صلی ما دعا لک حتی تصلی العصر ثم انہ حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین فرئی الشیطان و تطلع بین فرئی الشیطان۔

طلوع تک جتنا چاہو نماز پڑھتے رہے (چھر کی سنت اور فرض کے علاوہ باقی نمازوں سے) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور جب تک وہ حال کی طرح رہے (رکے رہو) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنا چاہو نماز پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ (اور رکے رہو) یہاں تک کہ سورج وہلنا شروع ہو

جائے اسلئے کہ نصف النہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چاہو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اسلئے کہ سورج شیطان کے دو بیٹگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو بیٹگوں کے درمیان ہی طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲ حدثنا الحسن بن داؤد الشکری ثنا بن ابی فدنک عن الضحاك بن عثمان عن المقرئ عن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني سألتك عن امر أنت به عالم و انا به جاعل قال و ما هو قال هل من ساعات الليل والنهار ساعة تكون فيها الضلالة قال نعم اذا صليت الطلح فادع الضلالة حتى تطلع الشمس فانها تطلع بفرئی الشیطان ثم صل فالضلالة مخصصة منقطة حتى تسوي الشمس على رأبك كالترنح فاذا كانت على رأبك كالترنح فادع الضلالة فان تلك الساعة تسحر فيها جهنم و تقع فيها الزواہل حتی تربع الشمس عن حاجبك الا انص فاذا زالت فالضلالة محظورة منقطة حتى تصلی العصر ثم دع الصلاة حتى تغيب الشمس۔

۱۲۵۳ حدثنا إسحاق بن منصور أنانا عبد الزوافي أنانا معمر بن رند بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي عبد الله الشيباني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن

۱۲۵۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپؐ سے ایک بات پوچھتا چاہتا ہوں جو آپؐ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی سماعت میں سے کسی ساعت میں نماز مکروہ بھی ہے؟ فرمایا: جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طلوع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو بیٹگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اسلئے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سید حاسر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے اُٹھل جائے تو پھر اس کے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو غروب آفتاب تک۔

۱۲۵۳: ابو عبد اللہؐ مناجی فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: آفتاب شیطان کے دو بیٹگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا اس فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دو بیٹگ بھی نکلتے ہیں جب

الشَّمْسُ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ (او قال يَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنَا الشَّيْطَانِ) فَإِذَا ارْتَضَعَتْ فَارْزُقْهَا فَإِذَا كَانَتْ فِي وَسْطِ السَّمَاءِ فَارْزُقْهَا فَإِذَا دَلَّكَتْ (او قال رَالَتْ) فَارْزُقْهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْعِزْرِ رَبِّ فَارْزُقْهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْزُقْهَا فَلَا تَصْلُوا هَذِهِ السَّاعَاتِ الْفُلَانِ

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ وصل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہوئے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اسلئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

خاصیۃ الکرامہ :- اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات شرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورت کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گودھاری عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے کرواد منع تھمیری۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گرمی ہے اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اب جو لوگ منطق الجروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں اور پھر ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع تھمیرے گی اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ جس جس وقت ہمارے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہمارے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے پاس جو مغرب کی طرف ہے ہوتا ہے۔ استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہو یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوگا تو شیطان آفتاب سے جدا کیونکر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متعین ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور مشرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو ہمہ حال قائم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے گو شمس الامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہوا اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

پہلے: کہہ میں ہر وقت نماز کی رخصت

۱۴۹: بَابُ مَا حَاقَ فِيهِ الْفَضْلَةُ بِمَعْنَى فِي نَحْوِهَا

۱۴۵: حضرت جبیر بن مطعم بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عبد مناف کے بیٹوں کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

۱۴۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكَمٍ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ غَسْبَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا سَنَى عَبْدَ مَسْعُودٍ لَا تَنْتَفِئُوا احْذَرُوا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى اثْنَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

پہلے: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں

۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ قِيَمًا إِذَا أَخْرَجُوا الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّغْحَاءِ أَنَّ ابْنَ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ سَلَفٌ يَخُونُ أَقْوَامًا يَصْلُونَ الصَّلَاةَ لَعِبٍ وَفَنَاءٍ فَإِنْ أَخْرَجْتُمْهُمْ فَاصْلُوا فِي تَوَلُّكُمُ اللَّوْفِ الَّذِي نَغْرِفُونَ لَهُ صَلَاتًا مَعْنَاهُ وَاجْعَلُوهَا سُنَّةً

۱۴۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھر میں ہی اس وقت میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھ دیکھ کر) پھر ان کے ساتھ اللہ کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خُفَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْحَوَافِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ ابْنِ ذَرِّعٍ السَّيِّ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَ فَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمَامَ يُصَلِّي بِهِمْ فَضْلٌ مَعَهُمْ وَقَدْ أَخْرَزَتْ صَلَاتُكَ وَالْأَفْهَى بَالِدَةٌ لَكَ.

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ غُبَيْشَةَ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ النَّضِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي اسْمٍ أَسْرَفَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ بِعَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَوِّضُ النَّاسَ فِي صَلَاتِهِمْ أَنْفَاءً يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْفِهِمْ فَانْخَلَوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَطَوًّا.

۱۲۵۶: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز ہر وقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوا یا وہ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ کر ہی چکے۔

۱۲۵۷: حضرت عباد بن صامت سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: غریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی مؤخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز داخل کی نیت سے پڑھنا۔

پایاب: نماز خوف

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ اسْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (أَنْ يَخُونُوا الْأَنَامُ يُصَلِّي بِطَالِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَتَخُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَتُونَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِينَ سَجَدُوا وَالشَّخْصَةَ مَعَ أَمِيرِهِ ثُمَّ يَخُونُونَ مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَبَيْنَهُمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوْا مَعَ أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ مِنْهُمْ وَقَدْ صَلَّى صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ صَلَاتَهُ سَجْدَةً لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفُ أَحَدٍ مِنْ ذَلِكَ فَهِيَ حَالًا أَوْ رَخًا نَحْنُ ﷺ

۱۲۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک جہد اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ وہیں آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جاسکے) تو پیادہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ غُبَيْشَةَ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ النَّضِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي اسْمٍ أَسْرَفَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ بِعَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَوِّضُ النَّاسَ فِي صَلَاتِهِمْ أَنْفَاءً يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْفِهِمْ فَانْخَلَوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَطَوًّا.

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

رکے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی جگہ آ جائیں اور دوسرا طائفہ پڑھائے تو امام ان کو بھی ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں سمیت پڑھیں۔

محمد بن بشر دوسرے طریق سے اس حدیث مبارکہ کو مر فوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے پاس لکھ رکھو۔ مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھانی پہلے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب اگلی صف سجدے سے اٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَ طَائِفَةٍ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَ يُجَاهِدُهُمْ إِلَى الصَّبِّ فَيَرْفَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَرْكَعُونَ لِنَفْسِهِمْ وَ يَسْجُدُونَ لِنَفْسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ هِيَ مَكَانُهُمْ ثُمَّ يَنْهَضُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَ يَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْفَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَ يَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَيُحِي لَهَا لِسَانًا وَ لَهُمْ وَاجِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رُكْعَةً وَ يَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَضَيْتُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي يَحْيَى الْكُتُبَةُ الَّتِي خُبَّه وَ لَسْتُ أَخْفِظُ الْحَدِيثَ وَ لَكِنْ بَعَثَ حَدِيثَ يَحْيَى.

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَفَعَ بِهِمْ خَبِيئَةً ثُمَّ سَجَدَ وَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفَّ الدِّينِ نَلُؤُهُ وَ الْآخَرُونَ قِيَامَ حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفَّ السَّامِئُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَ تَخَلَّلَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ السَّامِئِ فَرَفَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيئَةً ثُمَّ سَجَدَ وَ سَوَّلَ اللَّهُ وَالصَّفَّ الدِّينِ نَلُؤُهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأَوْهُ وَ سَهُمُ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ وَ كَمَّلَهُمْ فَرَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَ كَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْيَقْلَةَ.

خلاصہ: **الحال** ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآن حکیم میں اجمالا ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے۔ حدیث ۱۲۵۸ پر امام ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدر علامہ ابن تائم فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

١٥٢: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُفُوفِ

١٢٦١ حدثنا محمد بن عبد الله بن سنان قال قال
 اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود
 قال قال رسول الله ﷺ إن الشمس والقمر لا يكسفن
 لموت أحد من الناس هذا زائفة فقوموا فصلوا

١٢٩٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ وَاحْمَدُ بْنُ قَاتِبٍ وَ
حَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا سَأَلْنَا عَبْدَ الْوَهَّابِ تَا حَالَةَ الْحَدَاءِ
عَنِ ابْنِ قِلَابَةَ عَنِ الشُّعْمَانِ أَنَّ شَيْخَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَحَ فَرَحًا يَخْرُؤُوه حَتَّى أَتَى السَّجْدَةَ فَلَمَّا
بَرَزَ يُصَلِّي حَتَّى انْخَلَّتْ ثُمَّ قَالَ إِنْ أَنَا بِرُغْمُونٍ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِرَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ
الْعُظَمَاءِ وَ لَيْسَ كَذَلِكَ إِنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِرَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ قَالُوا تَعَالَى اللَّهُ لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ
حَتَّى لَمْ

١٢٩٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍوَنِ السَّرْحَ الْمُصَرِّقِيُّ قَا
عَنْهُ اللَّهُ نَسْ وَهَبِ الْغُبَرِيُّ يُؤْنِسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَحْمَرِي
غُرُوفَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَمْتُ الشَّمْسَ فِي
حِصَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَتَبْنَا فَرَحَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ حَمْدَهُ وَبِ
وَلَكِ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَضْيَمُ مِنَ الْفُرْقَانِ
الْأُولَى ثُمَّ كَتَبْنَا فَرَحَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَضْيَمُ مِنَ الرُّكُوعِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِنِسْ حَمْدَهُ وَبِ لَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَانْتَهَلَ زَمِعَ

دُپاب: سورج اور چاند گرہن کی نماز

۱۲۶۱ حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھو تو کہو ے ہو گرہن ہمارے۔

۱۲۶۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کہڑے سینے سے ہاتھ بھر کر چلے گئے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں آتا کرتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی جلی (اعلیٰ ہدایت) فرماتا ہے تو وہ اس کی عاجزی کر کے نکلتی ہے۔

۱۲۶۳۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کی زندگی میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا تو لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر کہا: ﴿سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ وَنُحْنَا وَلَئِكَ الْحَمْدُ﴾ پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی لیکن یہ پہلی قرأت کی نسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر لہار رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر ﴿سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ وَنُحْنَا وَلَئِكَ الْحَمْدُ﴾ کہا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار جہ سے

و رخصات و الزعم سجدات و انحلت الشمس قتل ان
 یصرف ثم قام فحفظ الناس فأتى على الله معاهو اقله
 ثم قال: ان الشمس والقمر آيات من آيات الله لا
 یکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاداء یتؤمنوهما فافرعوا
 الى الضلایہ۔

۱۲۶۳ خذنا علیٰ نین محمد و محمد بن اسماعیل قالوا
 لنا و کتب عن شعبان عن الاسود بن قیس عن ثعلبہ بن
 عباد عن سمرقہ بن خدیج قال صلیٰ بنا رسول الله ﷺ
 فی الکثوف فلا نسمع له صوتا۔

۱۲۶۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز
 کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ
 سنی۔

۱۲۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ
 نے نماز کسوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر
 رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع
 فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل تہجد کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام
 پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل
 قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل تہجد
 کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا تہجد بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا
 جنت میرے اتنے قریب آگئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت
 کا ایک خوشہ تمہیں لادیتا اور روزِ بھی اتنی قریب ہوئی کہ میں
 نے کہا اسے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود
 ہوں (اور آپ کا عہد ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود
 رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ روزِ اتنے قریب کیسے؟)

نافع (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان
 ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی جلی
 نوبق رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں
 نے) بتایا کہ اس نے جلی کو ہاندھے رکھا حتیٰ کہ بھوکے مر
 گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کیزے کوڑے (ہی) کھا لیتی۔

قال یسعی حتیٰ حیث اذ قال و رائت امرأۃ
 تحذیہا حرۃ فلما ما شأنہم ؟ قالوا حسنها حتی
 ماتت جوعا لاہی اطعمہا ولاہی اؤسلہا تأکل من
 حشاش الارض۔

خلاصۃ السہاب ✽ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں بحر عرفانیہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض محدثین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف خمس (اسی طرح خسوف قرآن) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جاسکتا ہے کہ کھلاں وقت کسوف یا خسوف ہوگا۔ لہذا اس واقعہ کو ناری عادت قرار دے کر اس پر غبرانا اور نماز و استغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ اولاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں لیکن ہیں تو باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز شروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکور آخرت میں (لہذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) جاننا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجلی استوں پر جتنے عذاب آئے ان کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھی وغیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خستہ ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوائیں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعا و استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگرچہ طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لحاظ انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند سورج اور زمین کے درمیان جاگم ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی کشش ثقل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لحاظ میں نہ انفرادی کسی ایک جانب کی کوشش غالب آجائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوٰۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف مستحب مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اسی کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالکؒ نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلوٰۃ کسوف کے طریقہ سے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دور کھتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ حلاۃ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسماؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایات سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں:

(۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔ (۲) دوسری دلیل شافعی میں حضرت سرور بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ (۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ (۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیلہ بن مغارق بن ہلالی کی روایت ہے۔ (۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی یا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی متدل روایات کا تعلق ہے سو ان کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا دکھانا کرایا گیا لہذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے ہیں یہ رکوع بڑے صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ حمد و شہاد کی طرح رکعات قطع تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھے اور ان کی وضعت نماز

فان شفتان غي المشعرجي فان سالت ابنا محم
 ن من محمد بن عمرو ان جعل اغلاة اسئلة ابو النبت على
 الشمال فان لا بل النبت على الشمال

۱۲۶۸۔ حدثنا احمد بن الاثر والحسن بن ابي الزبيع
 قالنا وثقت بن جرير ثنا ابي قال سمعت النعمان يحدث
 عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة
 قال خرج رسول الله ﷺ يومنا ينسفني فضلي بنا
 زنجعتين بلا اذان ولا اقامة ثم خطبا ودعا الله وحول
 وخيه سحر الفلانة والقدانية ثم قلب ردا ففعل الايمن
 على الايسر و الايسر على الايمن

خلاصۃ الباب :- استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند
 ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب مومناً علیٰ صحیح نہیں گیا۔ دراصل
 ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مجلس دعا و استسقاء سے بھی یہ سنت ادب ہو جاتی ہے۔ قرآن
 حکیم میں استسقاء کا حکم ہے اور استسقاء کے نتیجہ میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استسقاء سے سنت استسقاء کا ادب ہو جانا ابو
 مروان الکلی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ننگے تو آپ رضی اللہ
 عنہ نے استسقاء سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابو یوسف کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اس کا ثبوت ناقض الکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نماز استسقاء عیدین
 کی طرح بار و کبیرات زائد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں کبیرات زائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح
 صرف ایک کبیرہ تحریم ہے۔ شافعی کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ
 تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ کبیرات زائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعداد رکعات عیدان کی طرف ننگے اور اجماع
 میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں کبیرات زائد نہ ہوتیں تو صحابہ کرام اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چاروں ائمہ ایک فال کے لیے تھے کہ
 جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر ائمہ خلافت کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چاروں ائمہ
 مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیب، عروہ اور
 سفیان ثوری کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں ائمہ آیا ہے اور ایک غیر درک
 بالقیاس عمل ہے لہذا اپنے مورث پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

باب: استسقاء میں

۱۵۴۔ باب ما جاء في الدعاء في

دعا

الاستسقاء

۱۲۶۹۔ حدثنا ابو ثور بن ثابث مولى عن الاعمش عن ۲۶۹ حضرت ثور بن حنبل بن سوط نے کعب سے کہا اے کعب

بن مرہ! ہمیں پوری احتیاط سے (کی جیسی کہ بغیر) رسول اللہ کی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے بارش مانگئے تو رسول اللہ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: "اے اللہ! ہمیں پانی پلائیے زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب وغیرہ خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا (جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے برسنے والا) تھو دینے والا نہ کہ نقصان دینے والا۔" کعب فرماتے ہیں کہ (آپ کی اس دعا کے بعد) لوگ ابھی جمعہ سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ کعب فرماتے ہیں کہ بھر

عمرہ بن مسعود عن سالم بن ابی الخدیج عن شریح بن النبطی قال یكعب بن كعب بن مرة رضى الله تعالى عنه حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذوا قلائد ورجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشتق الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم انشأ عينا مريتا مريتا طيفا عاجلا غير رابث سابقا غير ضار قال فما جئوا حتى أخذوا قلائد فأتوه فشقوا إليه المظفر فقالوا يا رسول الله نهضت البئر فقال اللهم حو النسا ولا عثنا قال فعمل السحاب ينقطع بيننا وبيننا

لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر کرنے لگے۔ تو رسول اللہ نے یہ دعا مانگی: "اے اللہ! ہمارے ارد گرد برے ہم پر نہ برے۔ کعب فرماتے ہیں کہ بھر (بارش) چھٹ کر دائیں بائیں ہوتا شروع ہو گئی۔

۱۲۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ایسی قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس تو شیش اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھا (کمزوری کی وجہ سے)۔ آپ میرے آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر یہ دعا پڑھی: ((اللهم انشأ عينا مريتا مريتا طيفا عاجلا غير رابث)) پھر میرے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے پاس بارش ہو گئی۔

۱۲۷۰: حدثنا محمد بن ابی القاسم أبو الأخصي قال الحسن بن الربيع ثنا عبد الله بن ابراهيم ثنا حصين عن حبيب بن أبي ثابت عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال جاء أغرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله لقد جئتكم من عبد قوم ما يبرؤ ولهم راع ولا يحطرونهم فحل قصعد المبشر فحمد الله ثم قال اللهم انشأ عينا مريتا مريتا طيفا عاجلا غير رابث ثم نزل قما بيناه أخذ من وجع من الوجوه إلا قالوا قد أخذنا

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بظلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

۱۲۷۱: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عفان بن مسلم عن ابن أبي عمير عن بشير بن بشار عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم استسقى حتى رأيت (أوزني) بياض انبطه قال فغدير. أراه في الانشفاء

۱۲۷۲ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شام کا یہ شعر یاد آتا ہے اور میں دیکھتا منبر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرانے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ ہے) ”اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفل بادشہ مانگی جائے۔ قیموں کی پرورش کرنے والے اور بیواؤں کی نگہداشت کرنے والے“ اور یہاں طالب کا شعر ہے۔

پہلے: عیدین کی نماز

۱۲۷۳ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پر حائلی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو دعا و الصلحہ فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بادل نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چپکڑے کیلئے) کئے سوہ تھے اور عورتیں چھپنے لگیں اور دوسرے زیور جمع کر رہی تھیں۔

۱۲۷۴ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر لگھوایا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہا اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز لگھوایا جائے پہلے منبر عید کے روز نہیں لگھوایا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے دیا جاتا تھا۔ تو ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر لیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی پرانی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک سکے تو

۱۲۷۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَنْبَرِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُمْرَةِ ثَمَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ مَا كَذَبْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنَسْرِ فَمَا نَزَلَ حَتَّى حُشِيَ كُلُّ مِيرَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَادَّخَرَ قَوْلَ الْقَاهِرِ

وَأَيْضًا يُسْمِنُ الْعَصَمَ

بَوَّحَ ثَمَالُ الْيَمَامِي عَصَمَةً لِلْأَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

۱۵۵: ثَابِتٌ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ شُعْبَانَ بْنَ عُقَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَتَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْحُطَّةِ ثُمَّ حُطَّ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ الْبَنَاتِ فَاتَّخَذَ هَدْمُكُوهْنَ وَعِطْفَيْنِ وَابْرَهَنَ بِالضَّدَفَةِ وَدَلَّ قَائِلًا مَدِينَةَ هَكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِي الْحُرُصِ وَالْعَاهَةِ وَالشَّيْءَ

۱۲۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ بِإِسْنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَرِيجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بَعِيرِ الدَّانِ وَلَا اِقَامَةَ

۱۲۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيجٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعِيدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ فَدَعَا بِالْحُطَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ وَخَلَعَ فَقَالَ يَمُوزَانِ حَالَفَتِ السَّهْمُ احْرَحَتِ السَّهْمُ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَدَا يَدَايَ بِالْحُطَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْعُو بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّمَا جَاءَ قَصِي مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اللہ علیہ وسلم یقولون من رآنی منکراً فاستطاع ان یغیرہ قوت سے روک دے اگر انکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے
بیحدہ فلینعزہ بیدہ فان لم یستطع فلیساہ فان لم یستطع روک دے اگر انکی استطاعت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے
فقوله وذلک الضعف الانماں اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶. حدثنا حوثرۃ بن محمد بن ائو انعمۃ لنا غیبۃ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی
نص عمر بن مافع عن ابن عمر قال کان النبی ﷺ فہو
نحج فہم عمر یصلون العید قبل الخطبہ۔
عمر سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھتے رہے۔

خلاصہ الباب یہ خلفاء راشدین، ائمہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عید کی خطبہ نماز سے فراغت کے
بعد مسنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور
مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ
ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفان نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہ اور
بعض میں زیاد کا نام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے
جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کلام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمان نے دور
دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد میں آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔
البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت شاذ اور حدیث باب کے خلاف ہے۔
البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی مانا گیا انہوں نے حضرت
عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیادہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی
اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور
بقول بعض اہل بعض مصالح کی بناء پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ، مروان بن زیاد کو
”اول من خطب“ کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت
معاویہؓ نے اپنے عاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد
بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے اپنے علاقوں میں تقلید ایسا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا
تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی۔

باب عیدین

کی تکبیرات

۱۵۶. باب مَا جَاءَ فِي تَكْبِيرِ الْإِمَامِ فِي

صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۴۷۷. حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سفيان
نص عمار بن سفيان ثنا رسول الله ﷺ حدثني أبي عن
رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد

اَنِيْهِ عَنْ حَدِّهِ اَنَّ زُسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْتَبَرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاَوَّلَى سَنًا قُلَّ الْفِرَافُ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنًا قُلَّ الْفِرَافُ

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا اَبُو ثَوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِنْدَ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَعْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِي الشَّيْخِ كُنْزٍ فِي صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ سَنًا وَحَسَنًا

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کہیں۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا اَبُو مُسْعُوْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ غُنَيْدٍ نَسِ عَفْلًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنِ غَفْنَةَ ثَنَا كُنْزٌ نُنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ غَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ اَنَّ زُسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَثُرَ فِي الْعِيْدَيْنِ سَنًا فِي الْاَوَّلَى وَحَسَنًا فِي الْاٰخِرَةِ

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ مَخْيٍ ثَنَا عِنْدَ اللّٰهِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اَبْنُ مِهْبَعَةَ عَنْ حَالِبِ بْنِ يَرْبُودٍ وَعَفْلًا عَنْ اَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ زُسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَثُرَ فِي الْفَطْرِ وَالْاَضْحَى سَنًا وَحَسَنًا سَوَى نَكْحَرِنِي الْوُثُوْعَ

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فطر و اضیٰ میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیرات کہیں۔

خلاصۃ الباب ✽ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات دو ائمہ تھے ہیں؟ امام مالکؒ کے نزدیک گیارہ تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں (تکبیر تحریر کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بارہ تکبیریں ہیں سات پہلی رکعت میں (تکبیر تحریر کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمدؒ کا مسلک مالکی کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات دو ائمہ تھے ہیں جن میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ملائکہ کا استدلال احادیث ہاں ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعیؒ "فی الاوّلی سنا" (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو تا حد تکبیرات دو ائمہ پر محمول کرتے ہیں اور مالکی اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریر بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث ۱۲۷۹ کا جواب دیتے ہیں کہ اس کا رد اکثر بن عبد اللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کہ اب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان سات میں ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی جو تھمیں کی ہے اس پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن ابیہ پر ہمارے ہیں جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے التحقیق میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل کیا ہے کہ لیس ہی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیحہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ جواب صدیق حسن خان سے فتح العظام میں اس کے نقل طرق کو ابیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مالکی نے تنبیہ میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں متابع ائمہ اقوال صحابی طرف اس لیے گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شے ثابت نہیں اور اگر ہے

توحید و سنت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔ جس کو حنفی نے اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے مستدلات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حدیث بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں گنیمت کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے جواب دیا، چار گنیمتیں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔ حضرت حدیث نے آپ کی تصدیق کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا اتنی ہی گنیمتیں کہتا تھا۔ ابوجانہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ (۲) حدیث بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار گنیمتیں کہیں، سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی گنیمتیں جنازہ کی گنیمت کی طرح ہیں اس کو نہ بھولو۔ انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (علاء) امام علاء فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ (۳) حضرت ابن مسعود کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔ نیز ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔ ہجرت یمن کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔ حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے ہے جو شرح معانی الآثار ص ۲۳۹ کتاب البنا بآب التمر علی البنا ذکر میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گنیمت جنازہ کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا تو امیر المؤمنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرام کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں مشورہ دیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا جس تم لوگ مجھے مشورہ دو میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار گنیمتیں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار چار گنیمتیں ہوں گی۔

۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَاقَةِ فِي صَلَاةِ

آب: عیدین کی نماز

الْعِيدَيْنِ

میں قراءت

- ۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ يَسْرِ بْنِ مَخْمُودٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْبَلٍ بْنِ سَالِمٍ عَنْ الثَّوْمَانِيِّ بْنِ نَسِيفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ»
- ۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ نَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ غَمَزُ نَوْمٍ عِنْدَ هَارِثٍ إِلَى أَبِي وَابْنِ السُّكَيْنِيِّ بَنِي شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي مِثْلِ هَذَا النَّوْمِ قَالَ ثَقَافٌ وَ الْقُرْنُ.
- ۱۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَحْرٍ عَنْ حَلَوَةَ النَّهْلِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ نُسْرَةَ الْحَرَّاحَ قَالَتْ مَرَّسْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ
- ۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى» اور «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ» پڑھا کرتے تھے۔
- ۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابو واقد لیثی سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا سورہ قاف اور سورہ قمر۔
- ۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں «سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ

الْأَعْلَى» اور «هَلْ أَتَكَ حَدِيثَ الْعَاشِيَةِ» پڑھا کرتے تھے۔

باب: عیدین کا خطبہ

۱۲۸۴: حضرت اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا جنہیں شرف صحبت حاصل تھا۔ تو میرے بھائی نے ان سے حدیث بیان کی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔

۱۲۸۵: حضرت قیس بن عازب ابوبکر صل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی نکیل تھامے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶: حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۲۸۷: حضرت سعد مؤذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان گھیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت گھیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز تشریف لائے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کمرے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپ فرماتے صدقہ و صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں بانی انگوٹھی دوسرے زیور۔ ایکے بعد اگر کہیں انکار روا نہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ ابیں تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العيدين - «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ» و «هَلْ أَتَكَ حَدِيثَ الْعَاشِيَةِ»

۱۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ أبا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ ضَخَّةٌ فَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى دَافَةِ وَحْشِيٍّ أَحَدَ مَخْطَمَاهَا

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَازِبٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى دَافَةِ حَسَاءٍ وَحْشِيٍّ أَحَدَ مَخْطَمَاهَا

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى بَعِيرِهِ

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْقَوَاقِطِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يَكْتُمُ فِي أَوَّلِ الْخُطْبَةِ يَكْتُمُ الْكُفْرَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى دَافَةِ وَحْشِيٍّ أَحَدَ مَخْطَمَاهَا

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَازِبٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى دَافَةِ وَحْشِيٍّ أَحَدَ مَخْطَمَاهَا

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَازِبٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى دَافَةِ وَحْشِيٍّ أَحَدَ مَخْطَمَاهَا

صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا النبی کے روز تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ پھر برا بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوئے (اور خطبہ دیا)

باب: نماز کے بعد خطبہ کا

انتظار کرنا

۱۴۹۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عید پڑھا کر اور شاد فرمایا، ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جا۔

باب: عید سے پہلے یا بعد

نماز پڑھنا

۱۴۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی تو اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد۔

۱۴۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۴۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ لیتے۔

عنبر و الزرقانی لما استماعنا من مسلم الحولانی لما انوار الترمذی عن حابر قال خرج رسول الله ﷺ يوم فطر أو اضحى فخطب فالتأثم فقد قعدت ثم قام

۱۵۹: بَاب مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ

الصَّلَاةِ

۱۴۹۰: حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَعُمَرُ بْنُ دَاغِقٍ السَّحْلِيُّ قَالَ تَابَا الْعُضْلُ بْنُ مُوسَى تَابَا مِنْ خُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى مَا الْعِيدُ ثُمَّ قَالَ قَدْ قَصَبَ الصَّلَاةَ مِنْ احْتِ ابْنِ بَحْلَسٍ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَحْلَسْ وَمَنْ احْتَبَ ابْنُ بَحْلَسٍ فَلْيَحْلَسْ

۱۶۰: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ

الْعِيدِ وَ بَعْدَهَا

۱۴۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابَا بِخَيْي تَابَا سَعِيدُ تَابَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ تَابَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

۱۴۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَابَا وَكَيْفُ تَابَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِلِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي عِيدِهِ

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخِي تَابَا الْهَيْبِيُّ تَابَا الْهَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الزُّرْقَانِيُّ تَابَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ
مَا بَيْنَا.

چاپ: نماز عید کے لئے
پیدل جانا

۱۶۹۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۶۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۶۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نماز عید کے لئے چل کر آئے۔

۱۶۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے چل کر آتے۔

چاپ: عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا

۱۶۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید بن عامر کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر نجد والوں کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسر ابو ہریرہ کے گھر کے قریب سے گزر کر بلا طحک واپس آتے۔

۱۶۹۹: حضرت ابن عمر نماز عید کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شَاءَ وَيَرْجِعُ مَا بَيْنَا.

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا بَيْنَا وَيَرْجِعُ مَا بَيْنَا.

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا أَبُو ذَرٍّ قَالَا رَأَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ إِسْحَاقَ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ مِنْ السُّنَّةِ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ.

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَا سَمِعْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ رَافِعَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَا بَيْنَا.

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ طَرِيقِ وَالْرُّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ سَمِعَ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الصَّبَاطِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى دَارِ عَمَّارٍ بْنِ نَاسِرٍ وَدَارِ ابْنِ هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَاطِ.

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا أَبُو قَتْبَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَافِعَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مِنْ طَرِيقِ وَيَرْجِعُ بِأُخْرَى وَيَرْجِعُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

والنحر قال فالت أم عطية فقلنا أزيلت أقدامهن لا يكون لها حلات قال. فلفنسها أغنينا من حلتها

عرض کیا بتائیے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیسے نکلے؟) فرمایا اس کی بہن اس کو چادر اوڑھا دے۔

۱۳۰۸: حدثنا محمد بن الصباح ابن داود عن ابن مسير عن أم عطية قالت قال رسول الله ﷺ آخر خبز العواتق و ذوات الخدود ليهذهن العبد و دغوه المسلمین ليخسفن الخبط فصلی الناس

۱۳۰۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکالو لڑکیوں کو اور پردہ نصین عورتوں کو کہ وہ عید اور مسلمانوں کی دما میں شریک ہوں اور جو عورتیں حیض کی حالت میں ہوں وہ دو لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

۱۳۰۹: حدثنا عبد الله بن سعيد لما حفظ ابن غثا ثنا حسان بن اظلة عن عبد الرحمن بن عاصم عن ابن عباس ان النبی ﷺ شکان یخروج سائنه و ساءة هنی العبدین

۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو عیدین کے لئے لے جاتے تھے۔

تاریخ الباب: توضیح المفرد: عواتق جمع عاتق۔ بالغہ یا مرابطہ عورت کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عاتق کنواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ الحدود: حد کی جمع ہے۔ وہ کوٹھڑی جس میں کنواری لڑکی بیٹھتی ہے۔ الحلبات: کشادہ کپڑا۔ یہ حدیث عبد بن مسعود (رضی اللہ عنہ) میں عورتوں کے نماز میں نکلنے پر نص ہے اور اس سے مسجد کی طرف عورتوں کے جانے کا احتیاب اور جو از معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کے عیدین میں نکلنے سے پار۔ میں سلف میں اختلاف رہا ہے۔ بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بعض نے مطلق منوع قرار دیا ہے اور بعض نے اس ممانعت کو جو ان عورتوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس بارے میں امام ابو حنیفہ سے ایک روایت جواز کی ہے اور ایک ناجائز ہونے کی اور امام شافعی کے نزدیک ناجائز (جو بھی عورتوں) کا عید گاہ میں حاضر ہونا مستحب ہے۔ بہر حال جبہور کے نزدیک جو ان عورت کو نہ ہی جمعہ و عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی اور نماز کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”۱۔ عورتوا ہی (ﷺ) کی گھروں میں بیٹھ رہو“ یہی وجہ ہے کہ ان کا نکلنا فقہ کا سبب ہے پھر جو بھی عورتوں کے حق میں یہ مفید نہیں ہے اس لیے انہیں عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک ان کے حق میں بھی نہ نکلنا افضل ہے۔ امام غلامی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی کثرت ظاہر کرنے کے لیے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ غلامی جی فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حالات معلوم ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کو منع کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں ایک تو فقہ کا احتیال کم تھا دوسرے عورتیں بغیر بناؤ سنگار کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لیے ان کو نمازوں کی جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے بناؤ سنگار اور ترحین کا طریقہ اختیار کیا نیز فقہ کے مواقع بڑھ گئے اس لیے اب انہیں جماعت میں حاضر نہ ہونا چاہیے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہوتے تو آپ بھی اس زمانے میں عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ جامعہ قرینہ فتویٰ اسی پر ہے کہ اس زمانے میں ان کا مساجد کی طرف نکلنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۶۶: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جِئْتُمْ لِتُصَلُّوْا فَتَذَكَّرْتُمْ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ

فِيْ يَوْمٍ

۱۶۷: اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جِئْتُمْ لِتُصَلُّوْا فَتَذَكَّرْتُمْ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ

کا جمع ہونا

۱۳۱۰: حدَّثَنَا بَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَافِضِيُّ لَنَا أَبُو اَحْمَد لَنَا اسْرَاطِيْلُ عَنْ غُلْفَانَ ابْنِ الْمُبَرَّكَ عَنْ اَبِي نُبَيْهِ ابْنِ رِضْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ زُهْلَانَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْهِ فِيْ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَضَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْخُصْعَةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اِنْ يَضِلِّيْ فَلْيَضِلْ

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَلِّی الْحَنْصَلِيُّ لَنَا بَقِيَّةُ لَنَا سَعْدَةُ حَدَّثَنِي مُعْبِرَةُ الْقُصَيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِخْتَمَعَ عِيْدَانِ فِي يَوْمٍ مِّنْكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ اخْرَاجَهُ مِنَ الْخُصْعَةِ وَاَنَا مُخَيَّرُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

۱۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کا فی ہوگی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى لَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَهْه لَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُعْبِرَةَ الْقُصَيْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابِي صَالِحٍ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۱۳۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عید مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آ جائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْفُطَيْلِ لَنَا مُنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِخْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى مَالِسًا ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اِنْ اَبَاتِي الْخُصْعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ اِنْ بَنَحَلْتُ فَلْيَبْنَحَلْ

۱۳۱۲: ان احادیث کے خارجی سے علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم اور علامہ شوکانی اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور امامہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترک جمعہ بدعت کا ذکر ہونا مسلمانوں کے لئے ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿اِذَا نَادَى الصَّلٰوةَ فَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوْا اَلْبَسُوْا فَاِذَا دُكِرَ اللّٰهُ فَرَضِیْتُ جَمْعَہُ لَیْلَیْہِ صَرِیْحٌ عَامٌ ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و مستثنیٰ نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطا ۱۰- ۱۱- ۱۲- ۱۳- ۱۴- ۱۵- ۱۶- ۱۷- ۱۸- ۱۹- ۲۰- ۲۱- ۲۲- ۲۳- ۲۴- ۲۵- ۲۶- ۲۷- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ۳۱- ۳۲- ۳۳- ۳۴- ۳۵- ۳۶- ۳۷- ۳۸- ۳۹- ۴۰- ۴۱- ۴۲- ۴۳- ۴۴- ۴۵- ۴۶- ۴۷- ۴۸- ۴۹- ۵۰- ۵۱- ۵۲- ۵۳- ۵۴- ۵۵- ۵۶- ۵۷- ۵۸- ۵۹- ۶۰- ۶۱- ۶۲- ۶۳- ۶۴- ۶۵- ۶۶- ۶۷- ۶۸- ۶۹- ۷۰- ۷۱- ۷۲- ۷۳- ۷۴- ۷۵- ۷۶- ۷۷- ۷۸- ۷۹- ۸۰- ۸۱- ۸۲- ۸۳- ۸۴- ۸۵- ۸۶- ۸۷- ۸۸- ۸۹- ۹۰- ۹۱- ۹۲- ۹۳- ۹۴- ۹۵- ۹۶- ۹۷- ۹۸- ۹۹- ۱۰۰- ۱۰۱- ۱۰۲- ۱۰۳- ۱۰۴- ۱۰۵- ۱۰۶- ۱۰۷- ۱۰۸- ۱۰۹- ۱۱۰- ۱۱۱- ۱۱۲- ۱۱۳- ۱۱۴- ۱۱۵- ۱۱۶- ۱۱۷- ۱۱۸- ۱۱۹- ۱۲۰- ۱۲۱- ۱۲۲- ۱۲۳- ۱۲۴- ۱۲۵- ۱۲۶- ۱۲۷- ۱۲۸- ۱۲۹- ۱۳۰- ۱۳۱- ۱۳۲- ۱۳۳- ۱۳۴- ۱۳۵- ۱۳۶- ۱۳۷- ۱۳۸- ۱۳۹- ۱۴۰- ۱۴۱- ۱۴۲- ۱۴۳- ۱۴۴- ۱۴۵- ۱۴۶- ۱۴۷- ۱۴۸- ۱۴۹- ۱۵۰- ۱۵۱- ۱۵۲- ۱۵۳- ۱۵۴- ۱۵۵- ۱۵۶- ۱۵۷- ۱۵۸- ۱۵۹- ۱۶۰- ۱۶۱- ۱۶۲- ۱۶۳- ۱۶۴- ۱۶۵- ۱۶۶- ۱۶۷- ۱۶۸- ۱۶۹- ۱۷۰- ۱۷۱- ۱۷۲- ۱۷۳- ۱۷۴- ۱۷۵- ۱۷۶- ۱۷۷- ۱۷۸- ۱۷۹- ۱۸۰- ۱۸۱- ۱۸۲- ۱۸۳- ۱۸۴- ۱۸۵- ۱۸۶- ۱۸۷- ۱۸۸- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۲- ۱۹۳- ۱۹۴- ۱۹۵- ۱۹۶- ۱۹۷- ۱۹۸- ۱۹۹- ۲۰۰- ۲۰۱- ۲۰۲- ۲۰۳- ۲۰۴- ۲۰۵- ۲۰۶- ۲۰۷- ۲۰۸- ۲۰۹- ۲۱۰- ۲۱۱- ۲۱۲- ۲۱۳- ۲۱۴- ۲۱۵- ۲۱۶- ۲۱۷- ۲۱۸- ۲۱۹- ۲۲۰- ۲۲۱- ۲۲۲- ۲۲۳- ۲۲۴- ۲۲۵- ۲۲۶- ۲۲۷- ۲۲۸- ۲۲۹- ۲۳۰- ۲۳۱- ۲۳۲- ۲۳۳- ۲۳۴- ۲۳۵- ۲۳۶- ۲۳۷- ۲۳۸- ۲۳۹- ۲۴۰- ۲۴۱- ۲۴۲- ۲۴۳- ۲۴۴- ۲۴۵- ۲۴۶- ۲۴۷- ۲۴۸- ۲۴۹- ۲۵۰- ۲۵۱- ۲۵۲- ۲۵۳- ۲۵۴- ۲۵۵- ۲۵۶- ۲۵۷- ۲۵۸- ۲۵۹- ۲۶۰- ۲۶۱- ۲۶۲- ۲۶۳- ۲۶۴- ۲۶۵- ۲۶۶- ۲۶۷- ۲۶۸- ۲۶۹- ۲۷۰- ۲۷۱- ۲۷۲- ۲۷۳- ۲۷۴- ۲۷۵- ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸- ۲۷۹- ۲۸۰- ۲۸۱- ۲۸۲- ۲۸۳- ۲۸۴- ۲۸۵- ۲۸۶- ۲۸۷- ۲۸۸- ۲۸۹- ۲۹۰- ۲۹۱- ۲۹۲- ۲۹۳- ۲۹۴- ۲۹۵- ۲۹۶- ۲۹۷- ۲۹۸- ۲۹۹- ۳۰۰- ۳۰۱- ۳۰۲- ۳۰۳- ۳۰۴- ۳۰۵- ۳۰۶- ۳۰۷- ۳۰۸- ۳۰۹- ۳۱۰- ۳۱۱- ۳۱۲- ۳۱۳- ۳۱۴- ۳۱۵- ۳۱۶- ۳۱۷- ۳۱۸- ۳۱۹- ۳۲۰- ۳۲۱- ۳۲۲- ۳۲۳- ۳۲۴- ۳۲۵- ۳۲۶- ۳۲۷- ۳۲۸- ۳۲۹- ۳۳۰- ۳۳۱- ۳۳۲- ۳۳۳- ۳۳۴- ۳۳۵- ۳۳۶- ۳۳۷- ۳۳۸- ۳۳۹- ۳۴۰- ۳۴۱- ۳۴۲- ۳۴۳- ۳۴۴- ۳۴۵- ۳۴۶- ۳۴۷- ۳۴۸- ۳۴۹- ۳۵۰- ۳۵۱- ۳۵۲- ۳۵۳- ۳۵۴- ۳۵۵- ۳۵۶- ۳۵۷- ۳۵۸- ۳۵۹- ۳۶۰- ۳۶۱- ۳۶۲- ۳۶۳- ۳۶۴- ۳۶۵- ۳۶۶- ۳۶۷- ۳۶۸- ۳۶۹- ۳۷۰- ۳۷۱- ۳۷۲- ۳۷۳- ۳۷۴- ۳۷۵- ۳۷۶- ۳۷۷- ۳۷۸- ۳۷۹- ۳۸۰- ۳۸۱- ۳۸۲- ۳۸۳- ۳۸۴- ۳۸۵- ۳۸۶- ۳۸۷- ۳۸۸- ۳۸۹- ۳۹۰- ۳۹۱- ۳۹۲- ۳۹۳- ۳۹۴- ۳۹۵- ۳۹۶- ۳۹۷- ۳۹۸- ۳۹۹- ۴۰۰- ۴۰۱- ۴۰۲- ۴۰۳- ۴۰۴- ۴۰۵- ۴۰۶- ۴۰۷- ۴۰۸- ۴۰۹- ۴۱۰- ۴۱۱- ۴۱۲- ۴۱۳- ۴۱۴- ۴۱۵- ۴۱۶- ۴۱۷- ۴۱۸- ۴۱۹- ۴۲۰- ۴۲۱- ۴۲۲- ۴۲۳- ۴۲۴- ۴۲۵- ۴۲۶- ۴۲۷- ۴۲۸- ۴۲۹- ۴۳۰- ۴۳۱- ۴۳۲- ۴۳۳- ۴۳۴- ۴۳۵- ۴۳۶- ۴۳۷- ۴۳۸- ۴۳۹- ۴۴۰- ۴۴۱- ۴۴۲- ۴۴۳- ۴۴۴- ۴۴۵- ۴۴۶- ۴۴۷- ۴۴۸- ۴۴۹- ۴۵۰- ۴۵۱- ۴۵۲- ۴۵۳- ۴۵۴- ۴۵۵- ۴۵۶- ۴۵۷- ۴۵۸- ۴۵۹- ۴۶۰- ۴۶۱- ۴۶۲- ۴۶۳- ۴۶۴- ۴۶۵- ۴۶۶- ۴۶۷- ۴۶۸- ۴۶۹- ۴۷۰- ۴۷۱- ۴۷۲- ۴۷۳- ۴۷۴- ۴۷۵- ۴۷۶- ۴۷۷- ۴۷۸- ۴۷۹- ۴۸۰- ۴۸۱- ۴۸۲- ۴۸۳- ۴۸۴- ۴۸۵- ۴۸۶- ۴۸۷- ۴۸۸- ۴۸۹- ۴۹۰- ۴۹۱- ۴۹۲- ۴۹۳- ۴۹۴- ۴۹۵- ۴۹۶- ۴۹۷- ۴۹۸- ۴۹۹- ۵۰۰- ۵۰۱- ۵۰۲- ۵۰۳- ۵۰۴- ۵۰۵- ۵۰۶- ۵۰۷- ۵۰۸- ۵۰۹- ۵۱۰- ۵۱۱- ۵۱۲- ۵۱۳- ۵۱۴- ۵۱۵- ۵۱۶- ۵۱۷- ۵۱۸- ۵۱۹- ۵۲۰- ۵۲۱- ۵۲۲- ۵۲۳- ۵۲۴- ۵۲۵- ۵۲۶- ۵۲۷- ۵۲۸- ۵۲۹- ۵۳۰- ۵۳۱- ۵۳۲- ۵۳۳- ۵۳۴- ۵۳۵- ۵۳۶- ۵۳۷- ۵۳۸- ۵۳۹- ۵۴۰- ۵۴۱- ۵۴۲- ۵۴۳- ۵۴۴- ۵۴۵- ۵۴۶- ۵۴۷- ۵۴۸- ۵۴۹- ۵۵۰- ۵۵۱- ۵۵۲- ۵۵۳- ۵۵۴- ۵۵۵- ۵۵۶- ۵۵۷- ۵۵۸- ۵۵۹- ۵۶۰- ۵۶۱- ۵۶۲- ۵۶۳- ۵۶۴- ۵۶۵- ۵۶۶- ۵۶۷- ۵۶۸- ۵۶۹- ۵۷۰- ۵۷۱- ۵۷۲- ۵۷۳- ۵۷۴- ۵۷۵- ۵۷۶- ۵۷۷- ۵۷۸- ۵۷۹- ۵۸۰- ۵۸۱- ۵۸۲- ۵۸۳- ۵۸۴- ۵۸۵- ۵۸۶- ۵۸۷- ۵۸۸- ۵۸۹- ۵۹۰- ۵۹۱- ۵۹۲- ۵۹۳- ۵۹۴- ۵۹۵- ۵۹۶- ۵۹۷- ۵۹۸- ۵۹۹- ۶۰۰- ۶۰۱- ۶۰۲- ۶۰۳- ۶۰۴- ۶۰۵- ۶۰۶- ۶۰۷- ۶۰۸- ۶۰۹- ۶۱۰- ۶۱۱- ۶۱۲- ۶۱۳- ۶۱۴- ۶۱۵- ۶۱۶- ۶۱۷- ۶۱۸- ۶۱۹- ۶۲۰- ۶۲۱- ۶۲۲- ۶۲۳- ۶۲۴- ۶۲۵- ۶۲۶- ۶۲۷- ۶۲۸- ۶۲۹- ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۳۲- ۶۳۳- ۶۳۴- ۶۳۵- ۶۳۶- ۶۳۷- ۶۳۸- ۶۳۹- ۶۴۰- ۶۴۱- ۶۴۲- ۶۴۳- ۶۴۴- ۶۴۵- ۶۴۶- ۶۴۷- ۶۴۸- ۶۴۹- ۶۵۰- ۶۵۱- ۶۵۲- ۶۵۳- ۶۵۴- ۶۵۵- ۶۵۶- ۶۵۷- ۶۵۸- ۶۵۹- ۶۶۰- ۶۶۱- ۶۶۲- ۶۶۳- ۶۶۴- ۶۶۵- ۶۶۶- ۶۶۷- ۶۶۸- ۶۶۹- ۶۷۰- ۶۷۱- ۶۷۲- ۶۷۳- ۶۷۴- ۶۷۵- ۶۷۶- ۶۷۷- ۶۷۸- ۶۷۹- ۶۸۰- ۶۸۱- ۶۸۲- ۶۸۳- ۶۸۴- ۶۸۵- ۶۸۶- ۶۸۷- ۶۸۸- ۶۸۹- ۶۹۰- ۶۹۱- ۶۹۲- ۶۹۳- ۶۹۴- ۶۹۵- ۶۹۶- ۶۹۷- ۶۹۸- ۶۹۹- ۷۰۰- ۷۰۱- ۷۰۲- ۷۰۳- ۷۰۴- ۷۰۵- ۷۰۶- ۷۰۷- ۷۰۸- ۷۰۹- ۷۱۰- ۷۱۱- ۷۱۲- ۷۱۳- ۷۱۴- ۷۱۵- ۷۱۶- ۷۱۷- ۷۱۸- ۷۱۹- ۷۲۰- ۷۲۱- ۷۲۲- ۷۲۳- ۷۲۴- ۷۲۵- ۷۲۶- ۷۲۷- ۷۲۸- ۷۲۹- ۷۳۰- ۷۳۱- ۷۳۲- ۷۳۳- ۷۳۴- ۷۳۵- ۷۳۶- ۷۳۷- ۷۳۸- ۷۳۹- ۷۴۰- ۷۴۱- ۷۴۲- ۷۴۳- ۷۴۴- ۷۴۵- ۷۴۶- ۷۴۷- ۷۴۸- ۷۴۹- ۷۵۰- ۷۵۱- ۷۵۲- ۷۵۳- ۷۵۴- ۷۵۵- ۷۵۶- ۷۵۷- ۷۵۸- ۷۵۹- ۷۶۰- ۷۶۱- ۷۶۲- ۷۶۳- ۷۶۴- ۷۶۵- ۷۶۶- ۷۶۷- ۷۶۸- ۷۶۹- ۷۷۰- ۷۷۱- ۷۷۲- ۷۷۳- ۷۷۴- ۷۷۵- ۷۷۶- ۷۷۷- ۷۷۸- ۷۷۹- ۷۸۰- ۷۸۱- ۷۸۲- ۷۸۳- ۷۸۴- ۷۸۵- ۷۸۶- ۷۸۷- ۷۸۸- ۷۸۹- ۷۹۰- ۷۹۱- ۷۹۲- ۷۹۳- ۷۹۴- ۷۹۵- ۷۹۶- ۷۹۷- ۷۹۸- ۷۹۹- ۸۰۰- ۸۰۱- ۸۰۲- ۸۰۳- ۸۰۴- ۸۰۵- ۸۰۶- ۸۰۷- ۸۰۸- ۸۰۹- ۸۱۰- ۸۱۱- ۸۱۲- ۸۱۳- ۸۱۴- ۸۱۵- ۸۱۶- ۸۱۷- ۸۱۸- ۸۱۹- ۸۲۰- ۸۲۱- ۸۲۲- ۸۲۳- ۸۲۴- ۸۲۵- ۸۲۶- ۸۲۷- ۸۲۸- ۸۲۹- ۸۳۰- ۸۳۱- ۸۳۲- ۸۳۳- ۸۳۴- ۸۳۵- ۸۳۶- ۸۳۷- ۸۳۸- ۸۳۹- ۸۴۰- ۸۴۱- ۸۴۲- ۸۴۳- ۸۴۴- ۸۴۵- ۸۴۶- ۸۴۷- ۸۴۸- ۸۴۹- ۸۵۰- ۸۵۱- ۸۵۲- ۸۵۳- ۸۵۴- ۸۵۵- ۸۵۶- ۸۵۷- ۸۵۸- ۸۵۹- ۸۶۰- ۸۶۱- ۸۶۲- ۸۶۳- ۸۶۴- ۸۶۵- ۸۶۶- ۸۶۷- ۸۶۸- ۸۶۹- ۸۷۰- ۸۷۱- ۸۷۲- ۸۷۳- ۸۷۴- ۸۷۵- ۸۷۶- ۸۷۷- ۸۷۸- ۸۷۹- ۸۸۰- ۸۸۱- ۸۸۲- ۸۸۳- ۸۸۴- ۸۸۵- ۸۸۶- ۸۸۷- ۸۸۸- ۸۸۹- ۸۹۰- ۸۹۱- ۸۹۲- ۸۹۳- ۸۹۴- ۸۹۵- ۸۹۶- ۸۹۷- ۸۹۸- ۸۹۹- ۹۰۰- ۹۰۱- ۹۰۲- ۹۰۳- ۹۰۴- ۹۰۵- ۹۰۶- ۹۰۷- ۹۰۸- ۹۰۹- ۹۱۰- ۹۱۱- ۹۱۲- ۹۱۳- ۹۱۴- ۹۱۵- ۹۱۶- ۹۱۷- ۹۱۸- ۹۱۹- ۹۲۰- ۹۲۱- ۹۲۲- ۹۲۳- ۹۲۴- ۹۲۵- ۹۲۶- ۹۲۷- ۹۲۸- ۹۲۹- ۹۳۰- ۹۳۱- ۹۳۲- ۹۳۳- ۹۳۴- ۹۳۵- ۹۳۶- ۹۳۷- ۹۳۸- ۹۳۹- ۹۴۰- ۹۴۱- ۹۴۲- ۹۴۳- ۹۴۴- ۹۴۵- ۹۴۶- ۹۴۷- ۹۴۸- ۹۴۹- ۹۵۰- ۹۵۱- ۹۵۲- ۹۵۳- ۹۵۴- ۹۵۵- ۹۵۶- ۹۵۷- ۹۵۸- ۹۵۹- ۹۶۰- ۹۶۱- ۹۶۲- ۹۶۳- ۹۶۴- ۹۶۵- ۹۶۶- ۹۶۷- ۹۶۸- ۹۶۹- ۹۷۰- ۹۷۱- ۹۷۲- ۹۷۳- ۹۷۴- ۹۷۵- ۹۷۶- ۹۷۷- ۹۷۸- ۹۷۹- ۹۸۰- ۹۸۱- ۹۸۲- ۹۸۳- ۹۸۴- ۹۸۵- ۹۸۶- ۹۸۷- ۹۸۸- ۹۸۹- ۹۹۰- ۹۹۱- ۹۹۲- ۹۹۳- ۹۹۴- ۹۹۵- ۹۹۶- ۹۹۷- ۹۹۸- ۹۹۹- ۱۰۰۰- ۱۰۰۱- ۱۰۰۲- ۱۰۰۳- ۱۰۰۴- ۱۰۰۵- ۱۰۰۶- ۱۰۰۷- ۱۰۰۸- ۱۰۰۹- ۱۰۱۰- ۱۰۱۱- ۱۰۱۲- ۱۰۱۳- ۱۰۱۴- ۱۰۱۵- ۱۰۱۶- ۱۰۱۷- ۱۰۱۸- ۱۰۱۹- ۱۰۲۰- ۱۰۲۱- ۱۰۲۲- ۱۰۲۳- ۱۰۲۴- ۱۰۲۵- ۱۰۲۶- ۱۰۲۷- ۱۰۲۸- ۱۰۲۹- ۱۰۳۰- ۱۰۳۱- ۱۰۳۲- ۱۰۳۳- ۱۰۳۴- ۱۰۳۵- ۱۰۳۶- ۱۰۳۷- ۱۰۳۸- ۱۰۳۹- ۱۰۴۰- ۱۰۴۱- ۱۰۴۲- ۱۰۴۳- ۱۰۴۴- ۱۰۴۵- ۱۰۴۶- ۱۰۴۷- ۱۰۴۸- ۱۰۴۹- ۱۰۵۰- ۱۰۵۱- ۱۰۵۲- ۱۰۵۳- ۱۰۵۴- ۱۰۵۵- ۱۰۵۶- ۱۰۵۷- ۱۰۵۸- ۱۰۵۹- ۱۰۶۰- ۱۰۶۱- ۱۰۶۲- ۱۰۶۳- ۱۰۶۴- ۱۰۶۵- ۱۰۶۶- ۱۰۶۷- ۱۰۶۸- ۱۰۶۹- ۱۰۷۰- ۱۰۷۱- ۱۰۷۲- ۱۰۷۳- ۱۰۷۴- ۱۰۷۵- ۱۰۷۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶-

کے لیے ہے جو عید کی نماز پڑھنے کے لیے بدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کہ وہ چاہیں تو جمعہ کا انتظار کریں اور چاہیں واپس چلے جائیں۔ شہر والے مراؤٹیں ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب الاضاحی باب من یوکل من لحم الاضاحی کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اثر میں اور امام مالک و طحاوی وغیرہ کی روایات میں اہل العوالی (عوالی والے) کی قید کی تصریح ہے۔ نیز اہل شہر کے حق میں رخصت مذکور نہ ہونے کا بڑا قرینہ حدیث باب وانا مجمعون (ہم جمعہ پڑھیں گے) ہے۔ امام شافعی نے کتاب الام میں اس مراد کی تصریح کی ہے

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ فِي

پِلَاف: بَارِشْ مِیں

الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ

نماز عید

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید کے روز بارش شروع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کی بجائے) مسجد میں ہی نماز عید پڑھا دی۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْعَاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ قَالُوا لَوْلَا أَنَّنَا مُسْلِمُونَ لَمَّا جِئْنَا فِي يَوْمِ عِيدِ الْأَعْلَى بَنِي أُمِّ قُرَيْظَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عُبَيْدَ اللَّهِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ عَلَى غَدِ زَنْوَلٍ اللَّهُ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ

پِلَاف: عید کے روز تھیار سے

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نِسْ الْسَّلَاحِ فِي

لیس ہونا

يَوْمِ الْعِيدِ

۱۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں باراد اسلامہ میں تھیوار لگانے سے منع فرمایا الایہ کہ دشمن کا سامنا ہو (تو پرہیز نہیں بلکہ ضروری ہے)

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا نَأْتِي نُسْجَ تَابِ إِسْمَاعِيلَ مِنْ رِبَادٍ عَنِ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ نَلْسَ السَّلَاحَ فِي بِلَادِ الْأَسْلَامِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا مُحْضَرَةً الْعَدُوَّ

پِلَاف: عیدین کے روز غسل کرنا

۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَغْنَسَالِ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر وحنی لے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا خَارَةُ بْنُ الْمَعْلَسِ تَابِ حِجَابِ بْنِ نَسِيمٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحَى

۱۳۱۶: حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرف صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر فجر اور عرذ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے اور حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی وجہ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا سُبْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ قَالُوا يُؤَسَفُ نُسْ حَالَهُ تَابِ الْقُفْرِ الْحَفْظِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عُفَيْفَةَ ابْنِ الْفَاكَةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ الْفَاكَةِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَتْ لَهُ صُخْرَةٌ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ

و یوم السحر و یوم عرفة و کان اللہ کا نام اہل اہل بالغسل سے ان ایام میں (اپنے) اہل خانہ کو غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

ہدۃ الایام

۱۷۰: باب فی وقتِ صلاۃ العیدین

۱۳۱۷: حدثنا عند الوهاب بن الصّحاک ثنا اسماعیل بن عیاض ثنا صفوان بن عمرو عن یزید بن حبیہ عن عند اللہ بن نضر اللہ جرح مع الناس یوم فطر او اضحیٰ و انکر انشاء الامام و قال ان کمالہذا فرعا ساعا ہدہ و دلک حیث الصبح

۱۷۱: باب ما جاء فی صلاۃ اللیل و رکعتین

۱۳۱۸: حدثنا احمد بن عبد اللہ حماد بن زید عن اس بن سیرین عن ابن عمر قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی من اللیل مثنی مثنی
۱۳۱۹: حدثنا محمد بن زعم انما الثلث ابن سعد عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال صلاۃ اللیل مثنی مثنی

۱۳۲۰: حدثنا سہیل بن ابی سہیل ثنا سفیان بن الزہری عن سالم عن ابیہ و عن عبد اللہ بن فضال عن ابن عمر و عن ابن لہد عن ابی سلمۃ عن ابن عمر و عن عبد و بن فضال عن ضمر عن ابن عمر قال سئل النبی عن صلاۃ اللیل فقال مثنی مثنی فاذا احبب الصبح اوتر بواحدہ

۱۳۲۱: حدثنا سفیان بن زکریا عن عامر بن علی عن الاعمش عن حبيب بن ابی ثابت عن سعد بن حبیہ عن ابن عباس قال کان النبی ﷺ یصلی من اللیل رکعتین رکعتین

باب عیدین کی نماز کا وقت

۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر فطر یا اضحی کے روز لوگوں کے ساتھ اٹھے تو امام کے تاخیر سے آنے پر کبیر فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نماز خطبہ سے) فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت ہے۔

باب تہجد دو رکعتیں پڑھنا

۱۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

۱۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو (۱۰ کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے) وتر پڑھے۔

۱۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

٤٢١: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار

مشی مشی

١٣٢٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَارٍ وَابْنُ جَرْرٍ نَا خَلَامٌ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا سُبْعَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَدْرَدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةُ النَّبْلِ وَالْيَهَارِ مَنِي مَنِي

١٣٢٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ وَثِيقٍ قَالَ قَالَ
وُثَيْقٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ
كَرِيمِ بْنِ مُوَلَّى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْمَصْحَفِ صَلَّى سُنَّةَ الصُّحُفِ ثَمَانِي
شُعَابَاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ

١٣٢٣ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ الهمدانيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُصَيْلٍ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي يَسْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هِيَ كُلُّ وَخْخَيْنِ تَسْلِيْمَةٍ

١٣٢٤ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَّادٍ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَهِمَةَ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ الْعَمَاءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَوَّارِ غَضَ الْمَطْلَبِ يَقِي مِنْهُ وَدَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صَلَاةُ الْكَلْبِ مَشْيُ مَشْيٍ وَتَهْلُكُ فِي كُلِّ رَجْعَتَيْنِ وَتَبَاءُ مِنْهُ وَنَسْمَكُهُ وَتُفْعُ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ هِيَ حَدَائِجُ.

٤٣١ : بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْوٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ قَامَهُ إِيْمَانًا وَ

پُراپ: دن اور رات میں نماز دو دو

رکعت پڑھنا

۱۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی غماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حج مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعات کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام بخیر پڑھو۔

۱۳۲۵: حضرت مطلب ابن وادعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی محتاجی اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگا اور کہا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھوا۔

باب: ماہ رمضان کا قیام (تراویح)

۱۳۶۶ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

اخصاصاً عصر لہ ما تقدم من دہ۔

پڑھیں اس کے ساتھ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۳۲۷ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپؐ ہمارے ساتھ ایک بھی تراویح میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب کو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! تیرا رات بھی اگر آپؐ ہمارے ساتھ نکل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا جس نے فارغ ہوئے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (۷۰ جب اجر و ثواب ہے) پھر اسکے بعد پچھٹی قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد والی یعنی شب کو آپؐ نے ازواج اور گھروالوں کو جمع فرمایا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبیؐ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاں فوت ہو پانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا علاج کیا چیز ہے؟ فرمایا سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپؐ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

۱۳۲۸ حضرت انور بن شیمانؓ کہتے ہیں کہ میں ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق ۷۰ حدیث سنائیے جو آپؐ نے اپنے والد محترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گناہوں

۱۳۲۷ حدثنا محمد بن عبد السلام عن ابی الشراوب ثنا مسلمة بن علفمة عن داؤد بن ابی ہب عن الولید بن عبد الرحمن الخوصی عن خسو بن یحییٰ الحضرمی عن ابی ذر قال روى الله تعالى عہ ضمنا مع رسول الله ﷺ رمضان فله بقہ ما شئنا مہ حتی یفی سبع لیل فقام ما لیلہ السابعة حتی مضی نحو من ثلث اللیل ثم کانت الثانیة السابعة الثی ثلثیا فلم یفہیها حتی کانت الحامسة الثی ثلثیا ثم قام ما حتی مضی نحو من سطر اللیل فقلت یا رسول الله لو علنا بقیة لیلنا هذه فقال انہ من قام مع الامام حتی یتصرف فانه یعدل قیام لیلہ ثم کانت الثانیة الثی ثلثیا فلم یفہیها حتی کانت الثالثة الثی ثلثیا قال فجمع سبعة و اخلت و اجمع الناس قال فقام ما حتی حبسنا ان یرونا الفلاح قبل و ما الفلاح قال لم یبق ما سبنا من بقیة الشهر

۱۳۲۸ حدثنا علی بن محمد بن داود و یحییٰ بن عیبة عن ابی نصر عن ابی علی الحیضی عن النضر بن شراح و حدثنا یحییٰ بن حکیم بن داؤد ثنا نصر بن علی الحیضی و القاسم بن الفضل الحدادی کلھما عن النضر بن شیمان قال لیلث ابا سلمة بن عبد الرحمن فقلت حدثنی محمد بن سنان عن ابیہ یذکرہ فی شہر رمضان قال نعم حدثنی ابی ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ذکر شہر رمضان فقال شہر کتب اللہ علیکم صیامہ و سنت لکم صیامہ من صامہ و

قَامَ اِيْمَانًا وَ اِخْتِلَافًا عَرِخَ مِنْ دُنُوْهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ
 قَامَ سے اس طرح الگ ہو (کر پاک صاف ہو) جائے گا
 جیسے ولادت کے روز تھا۔

خلاصۃ الالباب: قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم تین رکعات ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہور ہی کے مطابق ہے۔ پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو انگلیں بعد الوتر کی شامل ہیں۔ اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک تین رکعات کی اور ایک چھتیس رکعات کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول تین رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویجہ کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں۔ اس طرح تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعات زیادہ ہو گئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصناف کے نزدیک بھی رکعات تراویح میں تھیں گویا تین تراویح ہر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد اخیر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے پڑھنے کا معمول تھا۔ تراویح کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیام و سخت قرار دیا ہے۔ نیز صحابہ کرامؓ نے جس اجماع اور یقینی کے ساتھ تراویح پر عمل کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں غلطی، راہدین کی سنت بھی شامل ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ((علیکم سنتی و سنتہ الخلفاء الراشدين)) اس پر دال ہے۔

۱۷۴. بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کا قیام

۱۳۲۹ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ سے مروی معاویہ بن لاغش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغفلہ الشیطان علی قافیۃ رأس احدکُمہ لالیل یحلی فیہ ثلاث غفد فان استیقظ فذکر اللہ انحلّت غفدۃ فاذا قام فوضأ انحلّت غفدۃ فاذا قام الی الصلاۃ انحلّت غفدۃ کلّہا فیصبح سبطاً طیب النفس قد اصاب حیزا و ان لم یفعل انصح کبیرا حیث النفس لم یُصن حیزا

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَيَابَا حَوْثِي عَنْ ۱۳۳۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا جو رات بھر سوتے رہے حتیٰ کہ صبح کو دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں چٹاپ کر دیا۔

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کی طرح نہ بن جاؤ وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کو قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے ان کو نصیحت کی کہ اسے میرے پیارے بیٹے رات کو زیادہ نہ سونا اس لئے کہ رات کو زیادہ سونے کی وجہ سے بندہ قیامت کے دن فقیر محتاج ہو جائے گا۔

۱۳۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف چھپے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ اور کونچہ دیکھا تو مجھے یقین ہوا کہ آپ کا چہرہ کسی جنوں نے نہیں کچھ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں جیسے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پہلاد "کھانا کھاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے

مضطرب رہیں اسی واسطے کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسول اللہ ﷺ رخصت تمام لیلۃ حتیٰ اصبح قال دلک الشیطان مال فی اذنیہ

۱۳۳۱: حدثنا محمد بن الصلاح انما الوليد بن مسلم عن ابي الاوزاعي عن نوح بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ: لا تكن مثل فلان كان يقول الليل فترک قيام الليل

۱۳۳۲: حدثنا زهير بن محمد و الحسن بن الصباح والعماس بن حفص و محمد بن عمرو و الحداد بن الفضل و سفيان بن داود قبا يوسف بن محمد بن الفضل عن ابنه عن حابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ: فالت أم سليمان بن داود سليمان ما ينبغي لا تكثروا النوم بالليل فان كثرة النوم بالليل تنكركم الرجل فقيرا يوم القيامة

۱۳۳۳: حدثنا اسماعيل بن محمد الطلحي ثنا ثابت بن موسى ابو يزيد عن شريك عن الاعمش عن ابي سفيان عن حابر قال قال رسول الله ﷺ: من كثرت صلاة بالليل حسن و خيره بالنيار

۱۳۳۴: حدثنا محمد بن بشر ثنا يحيى بن سعيد و ابن ابي عمير و عبد الوهاب و محمد بن حفص عن عوف بن ابي جميلة عن زاذلة بن اوفى عن عبد الله بن سلام رضى الله تعالى عنه قال لما قدم رسول الله ﷺ المدينة استقبل الناس اليه و قيل قدم رسول الله ﷺ فحدثني الناس لا تقرب اليه فلما استسقت و خرج رسول الله ﷺ صلي الله عليه وسلم عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب فكان اول شيء تكلم به ان قال يا ايها الناس افئذوا بالسلام و اطعموا الفقراء و صلوا بالليل و الناس باء تذخلوا

الفجۃ بسلام۔

ہوں نماز پڑھو تم مسلمانوں سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۵: باب مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَطَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ

چاپ: رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگانا

۱۳۳۵ حَدَّثَنَا الْعُمَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۳۳۵: حضرت ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں

عَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں

السَّيِّئَةِ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَطَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَانْقَطَعَ

دور کعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد

أَمْرَانِ فَصَلَّاهُ رَحْمَتَيْنِ كَتَبَا مِنَ الْمَآثِرِ إِنَّ اللَّهَ كَثِيرُ

اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں

وَالذَّكَرَاتِ۔

گے۔

۱۳۳۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِيِّ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت فرمائیں

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَخَلَّاهُ فَمِنْ

جگائے پھر وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار

اللَّيْلِ فَصَلَّى وَانْقَطَعَ أَمْرَانِ فَصَلَّتْ فَإِنْ اسْتَرْجَى

کرے تو پانی کی بجلی سی چھینیں ڈال کر اس کو جگائے

فِي وَجْهِهَا أَلَمَاءَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمْرَانِ قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ

اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز

فَصَلَّتْ وَانْقَطَعَ رَوْحُهَا فَصَلَّى فَإِنْ ابْنَى رَحْمَتَ فِي

پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار

وَجْهَهُ أَلَمَاءَ۔

کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوٰۃ الیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ

آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف ہسٹ پر ہی دعا واستغفار کر لے تب بھی قیمت ہے۔

۱۷۶: باب فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

چاپ: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ شَيْبَانَ

۱۳۳۷: حضرت عبدالرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت

الذَّمْلِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي

لائے اکی چینی شتم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔

وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفَدَحْتُ صَوْرَةَ فَسَلَّمْتُ

فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم

عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَمْتٍ فَاحْزَنَتْهُ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أَحْمَدُ بَلَعْنِي

ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے

أَمَّا حَسَنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن

يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَادْرَأْتُمُوهُ فَانْكُورُوا۔

ایک قرآن غرت کی لے کر اترتا ہے اس لئے جب تم

فان لم تنكروا هذا كروا و تعبدوا من بعد من لم يعن به فليس منا
روئے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا الْعَاصُ بْنُ غُضَامٍ الذَّمَشَقِيُّ نَا الْوَلِيدُ
نُ مُسْلِمٌ نَا حُظَلَّةُ بْنُ أَبِي سَلْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ
نَسَ سَابِطَ الْخُصَمِيِّ نَحْدَثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا رَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَتْ انطأْتُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَنَنْتُ فَقَالَ
إِيسَى بْنُ خُنَيْسٍ قُلْتُ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَائَتِهِ وَصَوْتَهُ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ
فَقَدَا وَفُتِنْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعْتُ لَهُ ثُمَّ التَمَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ
(هَذَا سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ خَدِيجَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي
أَمْنِي مِثْلَ هَذَا)

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ مَعَاذٍ الصَّرِيفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَفْصَةَ الدَّيْلَمِيُّ نَا الرَّبِيعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَحْمَدٍ عَنْ ابْنِ
الرَّثْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ
النَّاسِ صَوْسَا سَالِفُ الرَّانِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ فَقَرَأُوا
حَسْبُكُمْ مَحْشَى اللَّهِ

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا إِسْحٰدُ بْنُ سَعِيدٍ الرُّمَلِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَيْسَرَةَ
مَوْلَى فَصَالَةَ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ غُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ أَتَمُّ دَنًا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْفَرَاغِ يَخْتَجِرُ
مِنْهُ مَنْ صَاحِبُ الْقَلْبَةِ إِلَى قَتْلِهِ

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَارِيذُ بْنُ هَارُونَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ خُرَيْبَةَ قَالَ
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَسِمَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا

۱۳۳۸: اہم المؤمنین سید و عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد میرے پیچھے تو فرمایا تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ سنی کی سنی۔ فرماتی ہیں آپ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپ کی بات سنوں۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ابو جندبہ کے آواز اور نام سالتم ہیں تمام قرآنیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الہی ہے۔

۱۳۴۰: حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ یہ نسبت گائے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ کر کے سنتے ہیں۔

مِنْ وَنْہ

پر مَدَقہ ہے۔

پہا: کہتے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟

۱۳۳۵ حضرت اوس بن حذیفہؓ فرماتے ہیں ہم ثقیف کے وفد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی قریش کے طیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے ہاں قیام کروایا اور نبی مالک کو رسول اللہؐ نے اپنے ایک قہ میں ٹھہرایا تو رسول اللہؐ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ رو یہ کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم کمزور اور طاہری طور پر وہاں میں تھے جب ہم مدینہ آئے تو جنگ کا ڈول ہمارے اور ان کے درمیان رہا کبھی ہم ان سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپؐ ساجد معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ آج تاخیر سے تشریف لائے۔ فرمایا: میرا ملاو قرآن کا معمول کچھ رو گیا تھا میں نے پورا ہونے سے قبل لکھنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے صحابہؓ سے پوچھا کہ تم قرآن

۱۷۸: بَابُ فِی سَمِّ بَسْتَحَبُّ بِحَنَمِ الْقُرْآنِ

۱۳۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَغْلَى الطَّائِفِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ خَذِيفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا وَفَدَّ ثَقِيفٌ فَرَأَوْهُ الْأَخْلَافَ عَلَى الْمَعْبُورَةِ بَيْنَ شُعْبَةَ وَالْوَلَدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَالِكِ بْنِ قُتَيْبَةَ لَهْ فَكَانَ بَيْنَنَا ثَلَاثُ لَيْلَةٍ مَعَدَّ الْعِشَاءِ فَجِئْنَا قَانِمًا عَلَى رَحْلَيْهِ حَتَّى نَبْرُوحَ بَيْنَ رَحْلَيْهِ وَانْخَرُ مَا بَيْنَنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَقُولٍ وَلَا سَوَاءٍ ثَمَّا مُسْتَطْعِعِينَ فَمَسْتَدَلِّسَ فَلَمَّا حَرَّخْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سَحَابُ الْحَرَابِ سَاءَ وَبَيْنَهُمْ نَدَائُ عَلَيْهِمْ وَبَدَأُوا عَلَيَّهَا فَلَمَّا كَانَتْ رَأَتْ لَيْلَةَ انْطَافَأَ عَنِ الْمَوْفِقِ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِيهِ فَفُتُّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ لَقَدْ انْطَافَأَتْ عَلَيَّهَا اللَّيْلَةُ قَالَ اللَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حُزْنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَنْتَهَ

قال أَوْسٌ فَسَأَلْتُ اصْطَحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَحْرَتُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثَ وَحُنُسٍ وَسَبْعَ وَنَبْعَ وَاحِدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحَرْتُ الْمُنْفَضِلَ

(کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تیس (۳۰) تیس فاتحہ کے بعد بقراءۃ آل عمران اور نساء اور پانچ (۵۰) تیس مائدہ سے آفریکہ (اور سات (۷۰) تیس یس سے نکل تک) اور نو (سور تیس بنی اسرائیل سے فرقان تک) اور گیارہ (سور تیس شعراء سے عین تک) اور تیرہ (سور تیس والصفات سے حجرات تک) اور آفری حزب مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آفریکہ ان سات احزاب میں سے چھوٹے و قراہ کریمؐ یعنی بشوق پکارتے ہیں)۔

۱۳۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ خَذِيفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا وَفَدَّ ثَقِيفٌ فَرَأَوْهُ الْأَخْلَافَ عَلَى الْمَعْبُورَةِ بَيْنَ شُعْبَةَ وَالْوَلَدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَالِكِ بْنِ قُتَيْبَةَ لَهْ فَكَانَ بَيْنَنَا ثَلَاثُ لَيْلَةٍ مَعَدَّ الْعِشَاءِ فَجِئْنَا قَانِمًا عَلَى رَحْلَيْهِ حَتَّى نَبْرُوحَ بَيْنَ رَحْلَيْهِ وَانْخَرُ مَا بَيْنَنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَقُولٍ وَلَا سَوَاءٍ ثَمَّا مُسْتَطْعِعِينَ فَمَسْتَدَلِّسَ فَلَمَّا حَرَّخْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سَحَابُ الْحَرَابِ سَاءَ وَبَيْنَهُمْ نَدَائُ عَلَيْهِمْ وَبَدَأُوا عَلَيَّهَا فَلَمَّا كَانَتْ رَأَتْ لَيْلَةَ انْطَافَأَ عَنِ الْمَوْفِقِ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِيهِ فَفُتُّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ لَقَدْ انْطَافَأَتْ عَلَيَّهَا اللَّيْلَةُ قَالَ اللَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حُزْنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَنْتَهَ

۱۳۳۶ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عند الله بن عمر رضى الله تعالى
 عنهما قال سمعت القرآن فقرأته مائة في ليلة
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اغشى ان
 يطول عليك الزمان وان تمل فافترأ في شهر فقلت
 دعنى استمتع من قولى و شامى قال فافترأ فمى
 غصبة فقلت دعنى استمتع من قولى وشامى قال
 فافترأ في سبع فقلت دعنى استمتع من قولى وشامى فامى
 اور جو انی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جو انی سے فائدہ
 اٹھانے کا موقع دیجئے۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جو انی سے فائدہ اٹھانے
 دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۳۷ حدثنا محمد بن بشير ثنا محمد بن جعفر ثابته
 ح و حدثنا ابو بكر بن حلال ثنا حلال بن الحارث ثنا ثابته عن
 قتادة عن يزيد بن عبد الله بن السخري عن عند الله بن عمرو ان
 رسول الله قال لم يبق من قرأ القرآن في اقل من ثلاث
 ۱۳۳۸ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن بشر
 ثنا سعيد بن ابي عروبة ثنا قتادة عن زرار بن اوفى عن
 سعيد بن هشام عن عائشة قالت لا اعلم نبي الله ﷺ قرأ
 القرآن مائة حتى الصباح
 ۱۳۳۷ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین رات
 سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن سمجھ کر نہیں
 پڑھا۔
 ۱۳۳۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
 فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک
 رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

خاصۃ الربیع : ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۳۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان
 کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن ابی
 السرحہ نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ماں! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کار بند
 رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم پر عبد الرحمن جلی نے دیکھا کہ مٹھا کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور
 سورۃ فاتحہ سے شروع کر کے پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ (کتاب الترمذی عبد اللہ بن المبارک)

۱۷۹ : باب ماجاء فی القراءة فی

صلۃ اللیل

باب : رات کی نماز

میں قرأت

۱۳۴۹ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھنا سنتی رہتی تھی۔

۱۳۵۰ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نماز میں کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک دہراتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی وہ آیت یہ ہے ”ان تعدنیہ فانیہ عبادک“ حضرت عیسیٰؑ روز قیامت عرض کریں گے اے اللہ! اگر آپ ان پر عذاب دیر تو یہ آپ کے بندہ ہیں اور اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں نعمت واسلئے۔

۱۳۵۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب آپ آیت رحت پڑھتے تو رحت کا سوال کرتے اور آیت عذاب پڑھتے تو عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ فی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲: حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی آپ رات کو نفل پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب پڑھی تو فرمایا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے عذاب سے اور بلاکت سے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا آپ ذرا بلند آواز سے قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۴۹ حدثنا ابو یوسف عن ابی حنیفہ و علی بن محمد قال ثنا و کثیر ثنا مسعر عن ابی العلاء عن یحییٰ بن جعدۃ عن اے ہاشمی ہشت انسی طالب قال قلت لسمیع ہرأۃ النبی ﷺ باللیل و اما علی عروسی

۱۳۵۰ حدثنا یحییٰ بن حلف ابو یوسف عن ابی یحییٰ بن سعید عن قدامة بن عبد اللہ عن حشوة بنت دحاحۃ قالت سمعت ابا ذرؓ روى اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال النبی ﷺ ما یۃ حتیٰ اصبح یؤذیہا والایۃ ”ان تعدنیہ فانیہ عبادک“ و ان نعصر لہم فانک انت العزیز الحکیم [المائدة: ۱۱۸]

۱۳۵۱ حدثنا علی بن محمد ثنا ابو نعیمۃ عن الاعمش عن سعد بن عبدۃ عن المسور بن مخرمۃ عن صفیۃ عن صلیہ عن زہر عن حذیفۃ ان النبی ﷺ قال اذا مرۃ ما یۃ و خیمۃ سال و اذا مرۃ ما یۃ عذاب استجار و اذا مرۃ ما یۃ فانیۃ لہم للہ سبح

۱۳۵۲ حدثنا ابو یوسف عن ابی حنیفہ و علی بن ہاشم عن انس بن ابی لیلی عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابی بعلی عن انس بن ابی لیلی قال صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی ﷺ و هو یصلی من اللیل تطوعاً غیر ما یۃ عذاب فقال اغوڈ اللہ من النار وویل لاهل النار

۱۳۵۳ حدثنا محمد بن الفضل عن قتادۃ قال سالت انس بن مہدیؓ ثنا حویر بن حارم عن قتادۃ قال سالت انس بن مالک روى اللہ تعالیٰ عنہ عن قرأۃ النبی ﷺ فقال کان یبذل صرۃ مدۃ

۱۳۵۳۔ حضرت غصیف بن عارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

باب: جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: "اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے نور ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق دوزخ بھی حق قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمد بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا آپ ہی پر ایمان لایا آپ ہی پر ہجرہ کیا آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصلہ تسلیم کیا میرے گزشتہ اور آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دیجئے آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے۔" وہ کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعات کی توجہ آپ کے بغیر حاصل

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيَّةَ عَنْ ثُرَدِ بْنِ سَابٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ هُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْفِضُ مِائِقَ الْقُرْآنِ أَوْ يُحَافِظُهَا فَالْتَزَمَ حَافِرُهَا وَزُنْمَا حَافَتِهَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً

۱۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَبَخَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نَزَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَائِمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَيُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْحَشَّةُ حَقٌّ وَالشَّارْحَةُ حَقٌّ وَالنُّجُومُ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالْقُبَّةُ لَكَ أَمْلَتْ وَمَكَ أَمْلَكَ وَعَلَيْكَ نَوْتَحَمُّدُ وَالْبَيْتُ أَمْلَكَ وَأَنْتَ حَاصِمٌ وَالْبَيْتُ حَاصِمٌ فَاعْمُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حِلَّاهُ النَّاهِلِيُّ ثنا شُعْبَانُ بْنُ غَيْبَةَ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَخْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْمَعُ طَاوُسًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَبَخَّدَ

فدکر بخود

نہیں ہو سکتی۔ دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔

۱۳۵۶۔ حضرت عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ رات کا قیام کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہ پوچھی۔ آپؐ کوں بار اللہ اکبر کہتے؟ دس بار الحمد للہ دس بار بحمان اللہ اور دس بار استغفار کرتے اور پڑھتے: ”اے اللہ امیری بخش فرما یہ مجھے ہدایت پر قائم و مستقیم رکھے مجھے رزق دے دے اور عافیت عطا فرما دے“ اور قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے بچا دے۔

۱۳۵۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء کس چیز سے فرماتے؟ فرمایا آپؐ کہتے: ”اے اللہ! اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کے خالق اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے آپؐ اپنے بندوں کے درمیان جس پر وہ جھگڑیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ مجھے جس میں اختلاف ہے اس میں اپنے حکم سے ہدایت عطا فرما دیجئے۔ آپؐ صراط مستقیم تک پہنچانے والے ہیں۔“

عبدالرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمزہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی طرح یاد رکھو۔

پہلا پ: رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟

۱۳۵۸۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اٹھانے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي زُهْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُ بِمَنْعِجٍ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لِلَّهِ سَأَلْتُ عَنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ قَلْبُكَ كَانَ يُكْتَرُ عَشْرًا وَبِحَمْدِ عَشْرًا وَبَسْمِ عَشْرًا وَبِسْمِ عَشْرٍ أَوْ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِعْزَلِيْ وَاعْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ. وَ يَتَوَعَّدُ مِنْ هُنَا الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غُمَرَ ثَنَا غُمَرَ ثَنَا غُمَرَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ أَسْمَاسٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَتَخَذُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَتِّحْ رَيْلَ وَتَكَايِلَ وَاسْرَافِلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَخْلُقُ بَشَرًا عَادَكَ هِمَا كَمَا نُوِي فِيهِ بِخَلْقِ الْوَدْنِ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَمْرِكَ إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

فَالْعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غُمَرَ اخْتَصَرَهُ (حسب النسخ)
مَهْمُورَةٌ فَإِنَّهُ كَمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَكْمِ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ أَبِي جُنُبٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّهَيْرِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَيْلِيُّ ثَنَا الْأَزْهَرِيُّ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةٍ

العبادۃ الی الفجر إحدى عشرة و ثمة یسلم فی کلّ الفتن و
 یوتر سواحدة و یسجد فیہن سجدۃ بفکر ما یقرأ أحدکم
 حسیین آتۃ قبل ان یرفع رأسہ فاداکت التؤکل من
 الاذان الاول من صلاۃ الضح فم رفع و کتب خطبتین

۱۳۵۹ - حدثنا ابو نجر من اسی شہبہ لنا عبدہ ن
 سلیمان عن ہشام بن غزوۃ عن ابنہ عن عابشہ قالت
 کان النبی ﷺ یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ

۱۳۶۰ - حدثنا ہشام بن الشریب لنا ابو الاخوص عن
 الاعشس عن البرہم عن الاسود عن عائشہ ان
 النبی ﷺ کان یصلی من اللیل تسع رکعات

۱۳۶۱ - حدثنا محمد بن غنید بن مینون ابو عید
 المدینی لنا اسی عن محمد بن جعفر عن موسی بن غلبہ
 عن ابی اسحق عن عامر الشعمی قال سألت عند اللہ ابن
 عباس و عند اللہ بن عمر عن صلاۃ رسول اللہ ﷺ
 سائل فقال ثلاث عشرۃ و ثمة فیہا ثمان و یوتر ثلاث
 و رکعتین بعد الفجر

۱۳۶۲ - حدثنا عند السلام بن عاصم لنا عند اللہ بن مافع
 بن لایب الریوی لنا مالک بن انس عن عبد اللہ بن ابی
 نجر عن ابنہ ان عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ الخمرۃ عن وید
 بن خالد الجعفی قال قلت لارضع صلاۃ رسول اللہ ﷺ
 البکدۃ قال فترکذت عنہ او فسطاطہ فقام رسول
 اللہ ﷺ فصلی رکعتین خطبتین ثم رکعتین طویلین
 طویلین طویلین ثم رکعتین و هما ذون الفتن فقلہما ثم
 رکعتین ثم اوتر فذلک ثلاث عشرۃ رکعۃ

۱۳۶۳ - حدثنا ابو نجر بن خالد النہاسی لنا مغیر بن
 عیسی لنا مالک بن انس عن ابی ہریرۃ عن سیدمان عن

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم
 پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی
 اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو
 رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات
 پڑھتے۔

۱۳۶۰ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات
 پڑھتے۔

۱۳۶۱ - حضرت مارشعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرات
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز
 کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ
 رکعات۔ آٹھ تہجد میں وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے
 کے بعد فجر کی نہیں۔

۱۳۶۲ - حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ پر ٹکیہ
 لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
 ہوئے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی
 (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں لمبی سے ذرا مختصر پھر دو
 رکعتیں ان سے بھی ذرا مختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر
 پڑھے تو یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳ - حضرت ابن عباس کے آزا کردہ غلام حضرت
 کریم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا کہ وہ

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر شب جب رات کا آخری تہائی رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کر دوں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے اسی لئے صحابہؓ اخیر رات کی نماز اول رات کی نماز کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے۔

۱۳۶۷: حضرت رفاعہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کے لئے) مہلت دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو فرماتے ہیں میرے بندے ہرگز کسی سے سوال نہ کریں جو مجھ سے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا اس کو عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دوں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

۱۳۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ وَ يَغْفُورُ بْنُ خُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْرُؤُ رَبُّنَا تَارِكًا وَتَعَالَى جَبْنُ بَقِيٍّ تِلْكَ اللَّيْلُ الْآخِرُ كُلُّ لَبِئَةٍ يَسْقُوتُ مِنْ بَسَائِلِي فَأَغْطِيهِ مِنْ مَدْعُوهِ هِيَ فَمَا تَحِبُّ لَكَ مِنْ يَسْتَعْفِرُنِي فَأَعْفِرْ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَلِلَّذَلِكِ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى أَوَّلِهِ

۱۳۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَسْرُوبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِافِعَةَ الْأَحْبَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُمِيزُ حَتَّى إِذَا دَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ بَضْعَةُ أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ لَا يَسْأَلُنِ عَادِي عِبْرَتِي مِنْ يَدْعُنِي أَسْتَحِبُّ لَهُ مِنْ بَسَائِلِي أَعْطِيهِ مِنْ يَسْتَعْفِرُنِي أَعْفِرْ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

خلاصہ باب ۱۲: آدمی رات کو سون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پچھون رہ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عزوجل کی طرف لوگائے گا۔

باب: قیام اللیل کی بجائے جو

عمل کافی ہو جائے

۱۸۳: باب ما جاء فيما يُرجى أن يُكفَى مِنْ

قیام اللیل

۱۳۶۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

۱۳۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَبَيْبٍ ثنا حَفْصُ بْنُ عَمَاتٍ وَاسْنَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَنُورِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْبَدٍ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ

وَرِثَتِهِ هِيَ آيَةُ الْكَافَّةِ قَالَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا نَزَلَ الْإِيمَانُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَهُوَ يَطْلُفُ مَحْدَتِي بِهِ

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ حَرِيْزٌ عَنْ مُصَوِّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي سَعْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْاٰتِيْضَ مِنْ اَحْمَرِ نُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي ثَلَاثَةِ كَهْضَةٍ

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیگی۔

۱۸۴: نَابَ مَا جَاءَ فِي الْمُصَلَّى إِذَا نَعَسَ

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا اَبُو مُوَكَّرَمٌ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ تَابَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْاٰتِيْضَ مِنْ اَحْمَرِ نُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي ثَلَاثَةِ كَهْضَةٍ

۱۳۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اونچھڑے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو جائے اس لئے کہ اونچھڑے اور گھٹتے اونچھڑے نماز پڑھنے میں کیا پتہ استغفار کرنا شروع کرے اور (بہائے استغفار کے) اپنے لئے بدعا شروع کرے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْاٰتِيْضَ مِنْ اَحْمَرِ نُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي ثَلَاثَةِ كَهْضَةٍ

۱۳۷۱: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ مسجد میں تشریف لائے آپ نے دوستوں کے درمیان رہی تھی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رشتی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہ ہی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت سست ہوئے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کھولو! اس رشتی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاۃ کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہوئے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْاٰتِيْضَ مِنْ اَحْمَرِ نُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي ثَلَاثَةِ كَهْضَةٍ

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ نکلے (اور تلبیہ قوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

خلاصہ: اگر آپؐ اللہ تعالیٰ کو عبادت و پیوستہ ہے جو تازی اور انشراح اور انجساد طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پڑھتا ہے وہ اس کے تلبیہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرشتوں کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

بَابُ: مغرب وعشاء کے درمیان نماز

پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب وعشاء کے درمیان میں رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنائیں گے۔

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَتْ تَقُولُ نَبِيُّ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عَشْرِينَ رُكْعَةً نَسِيَ اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو غَمْرٍ حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ قَالَا تَارِقُ بْنُ الْخَبَابِ حَدَّثَنِي غَمْرُ بْنُ أَبِي حَتَمَةَ الْبَصَامِيُّ عَنْ بَخْسِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى سِتَّ رُكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَكُنْ لَهُ نِيْهُنْ يَسُوْهُ غَدَلَتْ لَهُ عَادَةٌ فَتُنْفِيْ عَشْرَةَ سَنَةٍ

خلاصہ الباب ☆ ہمارے یہاں کے عام مجاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوٰۃ الاولیٰٰین ہے۔ اولیٰٰین جمع ہے اَوَّلِ کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لوگنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔ اس لحاظ سے صلوٰۃ الاولیٰٰین کے معنی ہیں اللہ سے لوگنے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوٰۃ الاولیٰٰین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ الاولیٰٰین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

بَابُ: گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵: عاصم بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق سے امیر المؤمنین حضرت عرفا روق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: عراق والے۔ حضرت عرفا روق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم حکم سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کی

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا أَبُو مُجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَسَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَمْرٍ قَالَ حَرَجَ بَغْرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ قَالُوا لَهُمْ مِمَّنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ فَبَادُوا حَتْمَهُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَشَأْنُكَ عَنْ صَلَاةِ الرَّحْلِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ غَمْرٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَاةُ الرَّحْلِ فِي بَيْتِهِ فَتَوَرَّ هُوَ وَزَوْجَتُهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ لَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ عَاصِمِ

نہ عمرہ و عن عمر بن الخطاب عن عمر بن الخطاب عن النبي ﷺ بخوف۔
نماز اپنے گھر میں نور ہے تو نور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی گھر میں پجہ کرو)۔
۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا: دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے (اے یہ کہ فرض نماز ہو تو وہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

باب: چاشت کی نماز

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے اتم ہائے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَخِي قَالَ لَنَا عَنْ الزَّخَمِيِّ عَنْ مَهْدِيٍّ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَصَصِي احْدَثَكُمْ صَلَاتَهُ فَلْيُحْضِرْ لَيْتَهُ مِنْهَا بَصِيحًا فَإِنَّ اللَّهَ حَاضِرٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ حَبْرًا
۱۳۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْوَمٍ وَ عَنْدُ الزَّخَمِيِّ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَنَا بِخِي عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْذَرُوا بُيُوتَكُمْ فَيُؤْذَا
۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ مَكْرُزٍ ثَنَا عَنْدُ الزَّخَمِيِّ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حِزَامِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي أَوْ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: لَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا الْقَوْمَةُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ أَصْلَى فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْلَى فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ يُكُونَ صَلَاةً مُكْتَرَمَةً

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الصُّحَى

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرُزٍ عَنْ أَبِي خَبِيَةَ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ غَبِيَةَ عَنْ بَرْدِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ هُنَّ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ وَ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ الْبُحَيْرَةِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْبُحَيْرَةِ عَنْ صَلَاةِ الصُّحَى فَلَمْ يَحْدِثُوا لِيُخْبِرْنِي أَنَّهُ صَلَاةٌ بَغْيِ النَّبِيِّ ﷺ عِزْرَ أُمِّ هَانِئٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَاةٌ تَمَامٌ رَكْعَاتٍ

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ وَ أَبُو ثَوْرٍ قَالَ لَنَا يُونُسُ بْنُ نَكِيحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ مُوسَى

نَسِئَ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الصُّحَى نَسِيَ عَشْرَةَ رَجْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قِصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْخَلَّةِ.

فرماتے ہیں: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ يونسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الصُّحَى نَسِيَ عَشْرَةَ رَجْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قِصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْخَلَّةِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی ہاں اور اس سے بھی زیادہ بتاتا اللہ کو منظور ہوتا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ يونسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الصُّحَى نَسِيَ عَشْرَةَ رَجْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قِصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْخَلَّةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگر سندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

خلاصۃ الباب: جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقت میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقت میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ النفل (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہو سکیں نفلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی سی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور ان اچھی طرح پڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

پہلے: نماز استخارہ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا حَالِدُ بْنُ مَحْلَبٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ النُّكَيْمِ يُحَدِّثُ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ سَأَلَ نَاسًا مِنْهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لَيْقِلَ اللَّهُمَّ أَسَى اسْتَحْسِرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِزُّوكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَالْأَقْدَرُ وَ

۱۳۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اجتہام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے نفل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں“ آپ

تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ الْفَلَنْ اِنْ تَحْتَسِبْ نَعْلَمُ
 هَذَا الْاَمْرَ (فیسنبہ ما کان من شئ) حَبْرًا لِّیْ فِیْ ذٰلِکَ
 وَ مَعٰشٰی وَ عَاقِبَةُ الْاَمْرِ (اَنْوَ حَبْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِلِ الْاَمْرِ
 وَ اَجَلِهٖ) فَافْذَرْهُ لِّیْ وَ یَسِّرْهُ لِّیْ وَ مَادِّکَ لِّیْ فِیْہِ وَ اِنْ
 تَحْسِبْتَ نَعْلَمُ (یَقُوْلُوْنَ مَثَلُ مَا قَالِ فِی الْاَمْرِ الْاَوَّلٰی) وَ اِنْ
 کَانَ شَرًّا لِّیْ فَاَضْرِفْہُ عَلٰی وَ اَضْرِفْہُ عَلٰی وَ اَفْذَرْہُ عَلٰی الْعَبْرِ
 حٰنِئًا کَانَ ثُمَّ رَحِمْنٰی بِہِ

کولم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ غیب کی باتوں کو خوب
 جاننے والے ہیں۔ اسے اللہ اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ
 کام (اور یہاں اس کام کا ذکر کرے) میرے لئے دین اور
 معاش میں بہتر اور انجام کے اعتبار سے بھلا ہے یا فرمایا کہ
 میرے لئے حال اور میں میں بھلا ہے تو اسکو میرے لئے مقدر
 فرما دیجئے اور آسان فرما دیجئے اور مجھے اس میں برکت عطا
 فرما دیجئے اور اگر آپ کے علم میں یہ ہے کہ یہ کام (یہاں بھی
 پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پیچھے دے اور مجھے اس سے پیچھے دے اور میرے لئے جہاں کہیں
 خیر ہو مقدر فرما دیجئے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھئے۔

خلاصۃ الباب ☆ بندہ کا علم ناقص ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام
 اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے نماز استحارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی
 خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی اور توفیق خیر کی دعا کر لیا کرو۔

۱۸۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

باب: صلوٰۃ الحاجۃ

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَتْ اَتَى عَصَمَةَ الْعَدَاثِيَّ
 عَنْ قَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي اَوْفَى
 الْاَسْلَمِيِّ قَالَ حَرَّحَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَافًا - مَنْ
 كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللَّهِ تَعَالٰی اِلَى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيُوضِئْ
 وَلْيُصَلِّ رُغْمَ عَيْنٍ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِالْغُرَّاسِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَبِالْعَالَمِينَ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مَرْضَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ عِزَّتَكَ
 مَغْفِرَتَكَ وَ الْعِلْمَ مِنْ خَلْقِكَ بِرِیِّ السَّلَامَةِ مِنْ خَلْقِكَ اِنَّہٗ
 اَسْأَلُكَ اَلَّا تَدْعَ لِيْ ذَنْبًا اَوْ عَظْفَرَةً وَلَا هُنَا اَوْ هُنَا وَ
 لَا حَاجَةَ هُنَا لَكَ وَ صَا اَلَّا تَقْبِلَہَا لِيْ ثُمَّ یَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ
 اَمْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ مَا شَاءَ فَانَّ تَقْدِرَ

۱۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سلمیٰ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس
 کو اللہ جل جلالہ سے یا اسکی مخلوق میں سے کوئی حاجت
 ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دے مانتے: "علم
 اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔" تخت کا
 مالک اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے
 ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب
 مانگتا ہوں اور وہ اعمال جو آپ کی مغفرت اور بخشش کو لازم
 کر دیں اور ہر نیکی کی طرف لوٹنا اور ہر گناہ سے سلامتی اور
 میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بلا مغفرت کے میرا کوئی
 گناہ نہ چھوڑے اور میری ہر فکر کو دور کر، تجھے اور میری ہر

حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرما دیجئے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے
 مقدر فرمادیں گے۔

۱۳۸۵. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْرُورٍ قَدْ غُفِرَ لِي عَنْ عُمَرَ بْنِ لَسَانٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ غَسَّاقَةَ عَنْ خُوَيْسِمَةَ نَسِ لَابِبٍ عَنْ غُفَّانِ بْنِ خَبَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ وَخْلًا صَبْرًا نَصَرَ أَنَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَنْ يُعَاقِبِي فَقَالَ إِنَّ حُتًّا أَخُوْتُ لَكَ وَهُوَ حَبْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعُوْتُ فَقَالَ اذْهَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَسَّأَ فَنَحَسَ وَصَوَّاهُ وَبُغْضَلَى رَضْمَتِي وَبَذَعُوا بَعْدَ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَاتَّوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَضَّعْتُ بِكَ إِلَى رَحْمَتِي فَحَاجِنِي هَذِهِ لِقَضَى اللَّهِ فَنُفِقْتُ فَمَنْ قَالَ أَوْ اسْتَحَقَّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۵. عثمان بن حنیف کہتے کہ ایک تابعیامرو رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور نیکوئی کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دعا کرو؟ اس نے عرض کیا، دعا فرما دیجئے۔ آپ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمد کے واسطے سے اے محمد میں نے آپ کے واسطے سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ محمد کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما دیجئے۔

خلاصہ الساب :- یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مومن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھ سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے حکم سے انجام پاتے ہیں اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتد طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے "صلوٰۃ الحاجت" کو خزانہ الہیہ کی کنجی پایا ہے۔ (علوی)

مسئلہ توسل اور اس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنا کہ میری یہ دعا قبول فرما یا بحق فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ یہ عقیدہ رکھنے کا جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا مانگا اور قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعائیں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول ہندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ سے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہی چیز ہے کیونکہ صحابہ و تابعین سے ایسا کرتا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا اور شفاعت کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبد الرزاق)

باب: صلوة التیمم

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّيَمُّمِ

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النُّعْمَانِيُّ
الْمَسْرُوفِيُّ تَابَ رَأْسُهُ الْفَخَّابُ مَوْسَى بْنُ عَبْدِ
حَدَّثَنِي سَعِيدٌ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَلنَّعَابِ مَا
عَمَّ إِلَّا أَخْبِرُوكَ إِلَّا أَنْفَعَكَ إِلَّا أَصْلَكَ قَالَ نَلَى مَا
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: فَصَلِّيْ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ نَفَرًا فِي كُلِّ رُكْعَةٍ
سَبْعَةَ الْكِتَابِ وَتُسَبِّحُ هَادَا أَنْقَضْتَ الْقِرَاءَةَ فَقُلْ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ حَمْدُ
عَشْرَةٍ مَرَّةً قُلْ أَنْ تَرْجِعَ ثُمَّ ارْجِعْ فَقُلْ عَشْرًا ثُمَّ ارْجِعْ
رَأْسَكَ فَقُلْ عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْ عَشْرًا ثُمَّ ارْجِعْ
رَأْسَكَ فَقُلْ عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْ عَشْرًا ثُمَّ ارْجِعْ
رَأْسَكَ فَقُلْ عَشْرًا قِيلَ أَنْ تَقْرَأَ فَهَلْكَ حَمْدُ وَ
سَيَعُونَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ يَأْتِيهِ أَرْبَعُ رُكْعَاتٍ
هَلْوَ كَمَا تَقُولُ نَكْ مِنْ رَمَلٍ عَالِجٍ عَمَرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ كَيْفَ يَسْتَعِظُ يَقُولُهَا فِي يَوْمٍ قَالَ فَقُلْهَا فِي

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمائیے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو: "سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ واللہ اکبر" پھر وہ بارکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سراٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں دس بار کہو۔ پھر سجدہ سے سراٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کُل پچھتر بار ہو اور ہر رکعت میں اور چار رکعات میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی بر رویہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو بیٹے

میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں
ایک بار پڑھ لے۔

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے
عباس! اے چچا! میں آپ کو عیدہ نہ دوں، تقدہ نہ دوں،
سلوک نہ کروں، دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر
لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ سب سے
پرانے خطا سے سزا دے دے اور امداد کے ہوئے صغیرہ
کبیرہ ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرمادیں گے۔
دس خصلتیں یہ ہیں: آپ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ہر
رکعت میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورہ پڑھیں۔ پہلی
رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ
بار "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر" کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی
کہیں پھر رکوع سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر
سجدہ میں چائیں تو سجدہ سے میں بھی دس بار یہی پڑھیں
پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر دوسرے
سجدہ میں بھی دس بار پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی
دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتر بار ہو گیا چار رکعات میں
سے ہر رکعت میں ایسا ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ
ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار
یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر بھر میں
ایک بار۔

جُمُعَةُ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعْ قُلْهَا فِي شَهْرٍ خُفِيَ فَإِنْ قُلْهَا
فِي سَنَةٍ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ بْنِ الْحَكَمِ
السَّيِّدَانِيُّ قَالَا قَالَا مَوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ
عَنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِعَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ لَا أُعْطِيكَ
أَلَا أَنْتَ خَلَاكَ أَنْتَ خَلَاكَ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ حِصَالٍ إِذَا
أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غُفِرَ لَكَ ذَلِكَ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ أَلَا
أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ حِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غُفِرَ لَكَ
لَكَ ذَلِكَ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ وَفَيْدَمُهُ وَحَدِيثُهُ وَحِطَّاهُ وَ
عَمْدُهُ وَصِغَرُهُ وَكَبِيرُهُ وَسِرُّهُ وَعَلَانِيَتُهُ عَشْرَ حِصَالٍ
أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِمِائَةِ
الْحَمْدِ وَسُورَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْفَرَاغِ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ
قُلْتَ وَ أَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ
رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ
وَأَنْتَ مِمَّنْ رَاكِعٌ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَقُومُ سَاجِدًا
فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ وَأَنْتَ مِمَّنْ
السَّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرْفَعُ وَأَنْتَ مِمَّنْ السَّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ
حَسَنَةٌ وَ سَيِّئَةٌ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ أَنْ
اِسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا هِيَ كَمَلٍ يَوْمَ مَرَّةٍ فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ
تَسْتَطِيعْ فَعِنِّي كُنِّي خَمْسَةَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَعِنِّي كُنِّي شَهْرٍ
مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَعِنِّي عُمْرِكَ مَرَّةً.

خلاصۃ الساب ☆ کتب حدیث میں صلوٰۃ التبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرامؓ نے
روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب "الحصال المسکونہ" میں ابن الجوزیؒ کا ذکر کرتے ہوئے صلوٰۃ التبیح کی
روایات اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم "حسن" یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور صحیح تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک جیسے مجلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوٰۃ التیمیج کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوٰۃ التیمیج کی تلقین اور ترغیب کی حد بیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التیمیج اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نفل نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعائوں پر ایسے قوی یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ بے نصیب رہتے ہیں ان کے لیے یہی صلوٰۃ التیمیج اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عز و جل کے ذکر اور تسبیح و تہمید کی بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے حوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوٰۃ التیمیج کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری امام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے ثناء یعنی

"سبحانک اللہم و محمدک" اور "رُوح میں "سبحان ربی العظیم" اور بعدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور برکت کے قیام میں قراءت سے پہلے ثناء "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ افعادہ مراتب تک پڑھنے میں جانے سے پہلے یہی کلمہ پندرہ افعادہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس افعادہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے بعد کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچیس اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہر حال صلوٰۃ التیمیج کے یہ دونوں طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَلَاثَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِي ثَلَاثَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِي ثَلَاثَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

کی فضیلت

شَعْبَانَ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَيْلِيُّ لَنَا عِنْدَ الزُّوْافِي أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي سَلْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كُنْتَ ثَلَاثَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَهَرِّمْوْا لَهَا وَهَرِّمُوا لَهَا يَرْثُ اللَّهُ بِهَا لَعْرُوبَ النَّاسِ إِلَى سَمَاءِ السَّمَاءِ فَهَرِّمُوا لَهَا مِنْ نَسْعَةٍ لِي هَاعْصِرْ لَهُ لَا تَسْزُوفِي لَا زَوْفَةَ لَا تَنْطَلِقِ فَأَعْلَاهِ الْإِبْكَدُ لَا كَدَا أَحْبَى يَطْلُعُ الْفَخْرُ.

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آٹھ سو بار دعا پڑھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہوئے تک آسمان و نیار اللہ تعالیٰ نازل فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّائِيُّ وَ نَحْنُ مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَا قَالَا بَرْنَدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَنَا حَاجَّاجٌ عَنْ بَخِي بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِّثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَمَرَحْتُ أَخْلَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ وَاقِعٌ رَأْسُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرْتُ لِحَادِثٍ أَنْ يَحْبِثَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ رَسُولُهُ قَالَتْ فَلَمْ أَفْعَلْ وَ مَا مَنِيْ ذَلِكْ وَ لَكِنِّي طَسْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَسْرُ لَيْلَةَ النُّصَفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُغَطِّرُ لِأَخْبَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ عِمَّ تَحْلَفُ آ سَانِ دِيَا بِرِزْوَلِ فَرَمَاتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں (بنو کلب کے پاس تمام حرب سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ وَاسِدِ بْنِ الرَّمْلِيِّ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي لَهَبَةَ عَنْ الشَّحَاكِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَزْرَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَطْلُعُ فِي لَيْلَةِ النُّصَفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغَطِّرُ لِحَمِيجٍ حَلْفَةٍ إِلَّا لِبَشْرِكٍ أَوْ مُسَاجِيٍّ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ الْفَضْلِيُّ

۱۳۹۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔ دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

ثَنَا عِنْدَ الْحَسَنِ ثَنَا ابْنُ لَهَبَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ الشَّحَاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

خاصۃً باب ۲۰: اس حدیث کی بناء پر اکثر بلاد اسلامیہ کے ویدار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابوبکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجْدَةِ

باب: شکرانے میں نماز

عَنْدَ الشُّكْرِ

اور سجدہ

۱۳۹۱: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُكَرٌ بْنُ خَلْبٍ لَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَحَاءٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ يُقْبَرُ بِرَأْسِ أَبِي حَفْصٍ وَرُغَمَتَيْنِ

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَفَّانٍ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّ أُمَّ سَامَةَ لَقِيَتْهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّهْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَشَّرَ بِحَاجَةِ فَخْرٍ سَاحِدًا.

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عز و جل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى لَنَا عَنْ الزُّوْافِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَّ سَاحِدًا

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گزاری میں سجدہ میں گر پڑتے۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَّائِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الشُّشَنِيُّ قَالَا لَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الْغَرَّيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا نَابَ لَفَزَ بِسُجْدَةٍ أَوْ بَسْرَةٍ مَدَّ حَزْزًا سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

خلاصۃ الباب: ابو جہل اسلام مسلمانوں اور نبی رحمت للہامین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکالیف اور آزار پیش دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر و خدنی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا اور نو عمر لڑکوں (معاذ و معوذہ رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ و شکر ادا کیا۔ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دو گنا نماز ادا کرے۔ مجاز اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كُفَّارَةٌ

باب: نماز گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا لَنَا مَسْعُورٌ وَشُعْبَةُ عَنْ غُفَّانِ بْنِ الْغَمَّارِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رُبَيْعَةَ الْوَالِئِيِّ عَنْ أَسْمَاءِ ابْنِ الْحَكَمِ

ہیں کہ ایک مرد نے اسے کم کسی درجہ کی معصیت کا مرتکب ہو گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”نماز قائم کروں کے دونوں کناروں میں اور رات کے چند حصوں میں بے شک نیکیاں برائیاں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھئے والوں کیلئے۔“ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لئے ہے؟ فرمایا جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے۔

خلاصۃ الباب نماز روزہ اور دیگر عبادات سے معذور و گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کہ نر کی معافی تو یہ ہے۔ سحر و شیطا ہے۔ آیت ﴿وَ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ﴾ [ہود: ۱۱۴] سے پانچ نمازوں کی طرف اشارہ ہے۔ ”طہوی النہار“ سے صبح، ”عصر“ عصر کی نمازیں مراد ہیں اور ﴿وَالْعِشَاءُ﴾ سے مغرب و عشا کی۔ (مقبوری)

باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان

کی نگہداشت کا بیان

۱۳۹۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو میں یہ پچاس نمازیں لے کر واپس ہوا۔ حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہو گئی تو پوچھنے لگے کہ تمہارا رب نے تمہاری امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا مجھ پر پچاس نماز فرض فرمائیں۔ تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو میرے رب نے مجھے ایک حصہ (بچیس نمازیں) معاف فرمادیں۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ بھی تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے پھر اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ تو رب نے فرمایا

عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي غُثَمَانَ الشَّهْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ انْصِرَافِ بَعْضِ مَا ذُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَلَا اَدْرَى مَا بَلَغَ عِزُّ اللَّهِ ذُوْنَ الرَّيْثَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ شَرَحًا: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَ اَلْعِشَاءُ مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْعِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرُى لِلَّذِي اَكْرَمْنِي﴾ [ہود: ۱۱۴] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي هَذِهِ قَالَ لِمَنْ اَحَدُهَا.

۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي قُرْصِ الصَّلَوَاتِ

الْخُمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِا

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا حُزَمَةُ بْنُ بِخَشٍ الْبَصْرِيُّ قَا عَدَّ اللَّهُ نُبَّ وَهَبٍ اَحْمَرُ يُؤَمِّنُ اَنْ يَرْتَدَّ عَنْ اَنْ شَهَابٍ عَنْ اَنْسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ اَمْنَتِي خُمْسِينَ صَلَاةً فَرَحَفْتُ بِذَلِكَ حَتَّى اَتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا دَا اَفْرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ اَمْنَتِكَ فَرَضَ عَلَيَّ خُمْسِينَ صَلَاةً فَرَحَفْتُ بِذَلِكَ حَتَّى اَتَى عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا دَا اَفْرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ اَمْنَتِكَ فَرَضَ عَلَيَّ خُمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَاَرْحَعُ اِلَى رَبِّكَ فَاَنْ اَمْنَتِكَ لَا نَطْلِقُ ذَلِكَ فَرَحَفْتُ رَبِّي فَوَضَعَ عَنِّي سَطْرَهَا فَرَحَفْتُ اِلَى مُوسَى فَاَعْرَضْتُ فَقَالَ اَرْحَعُ اِلَى رَبِّكَ فَاَنْ اَمْنَتِكَ لَا نَطْلِقُ ذَلِكَ فَرَحَفْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خُمْسٌ وَ هِيَ خُمْسُونَ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي فَرَحَفْتُ اِلَى مُوسَى فَقَالَ

اُذِیعَ اِلَیْ رِبِّکَ فَطَلَّتْ فَلَمَّ اسْتَخِیْتُ مِنْ رُبِّیْ
 ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر مومن کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آ رہی ہے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ النَّاهِلِيُّ قُلْتُ لَأَبُو لَيْدَةَ قَالَ
 شَرِیْتُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَضَمٍ ابْنِ غُلَوَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 قَالَ أَمَرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ بِحُمْسِينَ صَلَاةً فَهَازِلٌ وَبَنُكْمٌ أَنْ
 یُخْلِعَ حُمْسَ صَلَوَاتٍ

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قُلْتُ أُمِّیْ غَدِیْ عَنْ
 شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ وَهَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ حَسَّانٍ
 عَنْ ابْنِ مُخَبَّرٍ عَنْ عَبْدِ الْمُحْدِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ یَقُولُ: حُمْسٌ صَلَوَاتٍ
 اقْصَرُصْهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ یَنْقُصْ مِنْهُنَّ
 شَيْئًا اسْتَخَفَّاهُ بِحَقِيقَتِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَهُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا
 أَنْ یُدْخِلَهُ الْخُسْعَةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ فَقَدْ انْقُصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا
 اسْتَخَفَّاهُ بِحَقِيقَتِهِنَّ لَمْ یُحْزَنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا أَنْ شَاءَ غَدِیْهُ وَ
 أَنْ شَاءَ عَقَرُ لَهُ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا عُبَیْسُ بْنُ حَسَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا وَاللَّبَّثُ
 سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ النَّفَرِيَّ عَنْ شَرِیْكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَنَسٍ نَسَرَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 یَقُولُ یَسْمَعُ مَنْ خَلُوصٌ هُوَ الْمَسْجِدَ دَخَلَ وَخَلَّ عَلٰی
 حِمْلٍ فَاسَاحَا هُوَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ عَقَفَهُ ثُمَّ قَالَ لَهِنَّ الْبُكْمُ
 مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُكْفَى بَيْنَ طَهْرٍ
 اِنْهَبَهُ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الرَّحْلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَكْفِي فَقَالَ لَهُ
 الرَّحْلُ بَازِنٌ عِنْدَ الْمُطَّلَبِ فَقَالَ لَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ احْتَنَكَ فَقَالَ لَهُ الرَّحْلُ يَا مُحَمَّدُ أَنَا
 سَأَلْتُكَ وَنَشَدْتُكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَحْدَنْ عَلٰی

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا
 گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کسی کی درخواست کی
 کہ ان کو پانچ عا دیں۔

۱۳۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی
 ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھ کر ان
 میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس
 کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے
 اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھ کر
 ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی
 عہد نہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرما دیں۔

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد
 میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں
 داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر
 پوچھا تم میں محمد کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صاحب نے کہا یہ کون۔
 مرد تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہ سے
 کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبی نے فرمایا جی! میں
 تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا اے
 محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی
 ہوگی اس کو برداشت نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا: جو جی میں آ۔

فمن فسک فقال: سئل ما دعا لك قال له الزحلی
 بشذذك سرتك ورب ان قبلك الله فوسلك الى
 الناس فكلهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
 نعم قال فانفذك بالله الله امرك ان تصلی الصلوات
 الخمس فی اليوم والليلة قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اللهم نعم قال فانفذك بالله الله امرك ان
 تصوم هذا الشهر من السنة فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم اللهم نعم قال فانفذك بالله الله امرك
 ان تاتى هذه الصدقة من اغنيانا فنفسنها على فقرانا
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم فقال
 الزحلی ائتت ساحتك به وانا رسول من ورائي من
 قومي وانا ضمام ابن ثعلبة اخوتني سعد بن مخرم.

ان صاحب نے کہا میں آپ کے لئے جو دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں ابو
 سعد بن مخرمہ کا ایک فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۳۰۳: حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن
 دينار الجهمي ثنا يثينة بن الوليد ثنا حصار بن عبد الله بن
 ابي السليل اخبرني فويلد بن نافع عن الزاهري قال قال
 سعيد بن المسيب ان ابا قتادة بن ربعي اخبره ان رسول
 الله ﷺ قال قال عز وجل افترضت على امةك خمس
 صلوات وعهدت عبدی بهذا الله من حافظ عليهن لوفيهن
 ادخلته الجنة ومن لم يحافظ عليهن فلا عهد له عدى.

تاریخ: باب ۱۰: اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف متفق ہونا ہے شیخ حقایق نہیں لہذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ شیخ
 نہیں تھا بلکہ پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہ اس کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں
 کا اجر ملا پہلی پر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس جملے سے ہوتی ہے ہی خمس و ہی خمسوں لا
 مدنی القول لدی عالم کرام نے اس میں بہت سی کتابتیں بیان فرمائی ہیں۔

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں بیت المقدس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زعمہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتائیے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے جہل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جو ایسا کر لے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۳۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہا السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جوان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح بیہوش کے دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ دو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نبیؐ کے ہاتھ سے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۳۱۰: حضرت ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہوے نہ ہاندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

بُنُسَ تَسَا تُورُ بِنُ بَرِیدَ عَنِ زَیَادِ بْنِ اَمْرِ سُوْدَةَ عَنْ اَحِبِّهِ غُثَمَانَ بْنِ اَمْرِ سُوْدَةَ عَنْ مِثْقَلَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَتَبَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَفَصَافِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: اَرْضُ السَّخَرِ وَالْمَشْرِ اَنْتَوْرُ فَصَلُّوْا فِيْهِ هَا هُنَّ صَلَاةٌ فِيْهِ تَكَاثُفُ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهِ قُلْتُ اَرَأَيْتَ اِنْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَحْتَمِلَ اِلَهِ قَالَ: فَتَقِدِّىْ لِهٖ زَيْنًا يَنْسَرُجُ فِيْهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ كَمَنْ اَتَاهُ .

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا غُنَيْدٌ عَنْ اَبِي الْخَثِمِ الْاَضْمَطِيُّ قَا الْبُورُثُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرٍو قَا عَنْ اَبِي الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَعَ سَلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ سَاءِ نَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ لَثَلَا حُكْمًا يُصَادَفُ حُكْمُهُ وَمُتْلَحًا لَا يُسْعَى لِاخِيْدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَالْآيَاتِيْ هَذَا الْمُسْحَدُ اَحَدٌ لَا يَرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ اِلَّا اَخْرَجَ مِنْ قُدُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلِدَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَمَّا التَّانِ فَهَذَا اَعْطَيْتُهُمَا وَاِخْوَانُ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ اَعْطَى التَّالِثَةُ

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي خَبِيْثَةَ قَا عَنْ اَلْاَعْلَى عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الرَّهْزُومِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسْنِبِ عَنْ اَمْرِ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هَذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصَى

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَا مُعْتَمِدًا مِنْ شُعْبٍ قَا بِرَبْرِيدَ بْنِ اَمْرِ مَرْزِيْمٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ اَمْرِ سَعِيْدٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَنِ الْعَاصِ اَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى وَاِلَى مَسْجِدِيْ هَذَا.

نور اللیاق: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں رہنے والوں کو آرام نہ کرنے کا ثواب ہے بلکہ اس حدیث سے زیادہ جو روشتیاں کی جاتی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر جہاں اسلام

میں سختی سے ممنوع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن حبیہؒ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ اور ان کے جامع نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقرب اور ثواب کی نیت سے ان میں مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کرنا درست نہیں اور کئی محققین علماء کرام مثلاً قاضی عیاضؒ وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابو بصیرؒ وغارثیؒ نے ان پر تکبیر کی اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

مَسْجِدِ قُبَاءَ

پاب: مسجد قباء میں نماز

کی فضیلت

۱۴۱۱: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں (پڑھی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر ہے۔

۱۴۱۱: اخَذْنَا اَبُو نَجْرٍ مِنْ اَمْرِ خَيْبَةَ قُبَاءَ اَبُو اَسْنَةَ عُبَيْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ خُفَيْفٍ قُبَاءَ اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلَى نَسِيبِ حُطَمَةَ اَبِي
سَمْعٍ اَسْنَدَ اَنْ كَانَ يَطْفِئُ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي
مَسْجِدِ قُبَاءَ كَغُفْرَةٍ.

۱۴۱۲: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے پھر مسجد قباء آکر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر ملے گا۔

۱۴۱۲: اخَذْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُبَاءَ اَبُو اَسْنَةَ عُبَيْدِ
عَبْسِيٍّ مِنْ بَنِي نُسَافٍ فَلَا قُبَاءَ مَسْجِدٌ مِنْ سَلِيمَانَ الْكُرْمَانِيَّ
فَالْتَمِصَتْ اَمَّا اُتَمَّةٌ مِنْ سَهْلٍ بِنِ خَيْبَةَ يَنْقُوزُ فَاِنْ سَهْلٍ
مِنْ خَيْبَةَ فَاِنْ وَسَّوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَطْفِئُ فِي بَيْتِهِ قُبَاءَ
اَمِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ غُفْرَةٍ.

خلاصہ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رخ کیا تو اول اول مدینہ سے باہر جنوبی مغربی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً دین و میل کے قاصط پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے درست کیا اور بنیاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے ہجر و حوٰی میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد دروہوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مسجد قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز پڑھتی مسجد ضرور ادا کرنی چاہیے۔

در منزلکد جاہان روزے رسیدہ باشد ☆ ہا خاک آستانش در ایم مرجانے

۱۹۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

دِلَاحِ: جَامِعِ مَسْجِدٍ نَمَازِ

الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

کِ فَضْلِیَاتِ

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا اَبِي الْوَيْثَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّحْلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي مَسْجِدِ الْفَاطِمَةِ بِحُسْنٍ وَ عَشْرِينَ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُنْتَعَلُ فِيهِ بِحُسْنٍ مَاءٍ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَفْقِيِّ بِحُسْنٍ أَلْفٍ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي مَسْجِدِي بِحُسْنٍ أَلْفٍ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفٍ صَلَاةٍ

۱۳۱۳۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

۱۹۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي يَذِي شَانَ الْمُنْبَرِ

دِلَاحِ: مِنْبَرِ كِ ابْتِدَاءِ

۱۳۱۴ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَبِي الْوَيْثَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقْبِ بْنِ عَمْرِو الرَّقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقْبِ بْنِ الطُّغَيْلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْلُفُ فِي الْحُذُوعِ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدَ عَرِيشًا وَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْحُذُوعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ لَكَ خِيشَاءٌ نَفُومٌ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخُشْعَةِ حَتَّى يَرَاكَ الشَّامُ وَ تَسْمَعَهُمْ يَخْطُبُكَ قَالَ (بَعْدَ) فَصَحَّ لَهُ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ فِيهِ الْبُيُوتُ الْغُلَى الْمُنْبَرِ فَلَمَّا وَصَلَ الْمَسْجِدَ وَصَفُوهُ فَمِنْ مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا أَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمُنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْحُذُوعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا حَازَ الْحُذُوعَ حَازَ حَتَّى تَصْدُغَ وَ تَنْشَقَّ فَتَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْلُفُ فِيهِ فَلَمَّا أَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْحُذُوعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمُنْبَرِ لَمَّا كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدَمَ الْمَسْجِدَ وَ غَيَّرَ

۱۳۱۴۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھتے تھے جب مسجد پر چھپر تھا اور آپؐ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی چیز تیار کریں کہ آپؐ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز تاکہ لوگ آپؐ کو دیکھیں اور آپؐ خطبہ ارشاد فرمائیں تو اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا جی۔ تو ان صحابی نے تین سیڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار ہو گیا تو صحابہؓ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول اللہؐ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ اسی ٹیک (کاٹی گئی کھڑکی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹیک سے آگے ہوئے تو وہ بیٹھا حتیٰ کہ اس کی آواز سنی ہو گئی اور پھٹ گئی اس کی آواز سن کر رسول اللہؐ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ بھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اس کو سکون ہو گیا پھر آپؐ منبر پر

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی گنہ کے قریب نماز پڑھتے جب مسجد حانی گئی اور بدئی گئی تو وہ گنہ حضرت ابی بن کعب نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا حتیٰ کہ پرانا ہو گیا پھر اسکو دیکھ گئی اور یرہ یرہ ہو گیا۔

۱۳۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستے کے سہارے خلیہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو بیٹے سے لگایا تو اس کی آواز ختم گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سید سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۳۱۶- ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ سہل بن سعد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جانتے والا باقی نہ رہا۔ وہ عابہ کے جماد کا بے فلاں بڑھی جو فلانی عورت کا نظام ہے اُس نے بنایا۔ یہ نظام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپ اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُٹے پاؤں پیچھے بنے اور (منبر سے اتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کوہئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۳۱۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت لگے ستے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ بتا روئے لگا کر کھڑے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعُ أَنِّي نَزَعْتُ رِجْلِي إِلَى غَنَةِ وَ كَانَ عِنْدَهُ مَنِّي تَبِيَّةٌ خَشْيَ بَكْنِي فَأَخَذَنِي الْأَرْضُ وَ غَادَ وَ فَا فَا

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَهُمْ نَزَعْتُ رِجْلِي إِلَى غَنَةِ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ أَبِي عُمَارٍ وَ عَنْ فَاسَبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى حِذِّهِ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمَنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَحَنَ الْجِدْعُ قَائِمًا وَ أَخْطَبَنِي فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَخْطَبَنِي لَخُنْتُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ الْخُضَعِيُّ قَالَهُ شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَبِي سُبَيْهِ هُوَ قَالُوا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلُونِي فَقَالَ مَا تَقَى أَخَذَ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مَنِي هُوَ مِنْ أَهْلِ الْعَابَةِ عَمَلَةُ فَلَانٍ مَوْلَى قِلَابَةَ لَخَارٍ لَحَاءَ بِهِ فَنَامَ عَلَيْهِ جِسْمًا وَ جَعَلَ فَاسْتَقْبَلَ وَ قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَفَرَأَ ثُمَّ رَزَحَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَزَحَ الْفَهْرِي خَشِيَ سَخَدَ مَا لَا زَصْرَ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَفَرَأَ ثُمَّ رَزَحَ غَادَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَفَرَأَ ثُمَّ رَزَحَ لَفْظًا ثُمَّ رَجَعَ الْفَهْرِي خَشِيَ سَخَدَ مَا لَا زَصْرَ

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَهُ نَزَعْتُ رِجْلِي إِلَى غَدِي عَنْ شُعْبَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى غَدِي وَ نَسَلِمُ بِقُؤْمٍ إِلَى أَهْلِ شَحْرَةَ (أَوْ قَالَ إِلَى حِذِّهِ) ثُمَّ اتَّخَذَ مَنبَرًا قَالَ فَحَنَ الْجِدْعُ (وَقَالَ حَابِرٌ) خَشِيَ سَمْعَهُ

اَغْلَى الْمَشْحَدَ حَتَّى اَنَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَسْحَدٍ فَسَكَنَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْلَا بَأْتُهُ لَعَنَ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ. قِيَامَتِ بَک روتا ہی رہتا۔

خلاصۃ الباب ☆ سحان اللہ! یہ بھی حضرت سید الاولین والاخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ
گڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں
بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَّلِ الْقِيَامِ فِي

الصلوات

باب: نماز میں

لمبا قیام کرنا

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُوَايَةَ وَشُوَيْبُ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيٍّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ اللَّيْلِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى
هَمَمْتُ بِأَنْتَرُ شَوْهٍ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ
أَخْلِسَ وَأَتْرَكُهُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا شَفِيبُ بْنُ غَسْبِيٍّ عَنْ
زَيْدِ بْنِ غُلَافَةَ سَمِعَ الْمُعْجِزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى تَوَرَّعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذُ
عَمْرُ اللَّهِ لَكَ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَفَلَا
أَكُونُ عِنْدَ سَجُودَا.

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقِصِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا
بِخُنٍّ بْنِ بَصَانَ قَالَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَنَسٍ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ فَذُ
عَمْرُ لَكَ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ
عِنْدَ سَجُودَا.

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو شَيْبَةَ قَالَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

۱۳۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک
رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر
دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے نامناسب
کام کا ارادہ کر لیا (ابو اہل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ
نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ
آپ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۳۱۹: مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز میں کھڑے ہوئے۔
یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے
عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے گزشتہ
آئندہ گناہ معاف فرمادیے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے
کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ
کے قدم مبارک سوچ جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرمادیے
ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پھر میں
شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ حُرْنَجَ عَنْ اَبِي الرَّثَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِيفَتِ كَيْسَا كَمَا كَرَّ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ عَزَّوَالْفُتُوتُ كُونِ يَ نَازِ أَفْضَلُ هَ؟ فَرَمَا: جَسَ مِ سَبَا قِيَامُ هُوَ۔

خلاصہ الباب ۛ انس روایت ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو شکر گزاری نہ کروں۔ یہ شان بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اتنا بڑا ارحم ملے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ "قوت" متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت، عبادت، صلوٰۃ، دعا، قیام، طول قیام، سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔ امام ابوحنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ تطویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام محمد کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعی کی دوسری روایت بھی اسی کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا معنی بقول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسف نیز اسحق بن راویہ کے نزدیک دن میں تکثیر رکعات افضل ہے اور رات میں تطویل قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوٰۃ اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہو تو رات میں بھی تطویل قیام کے بجائے تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنیفہ اور شافعیہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال اگلے باب کی احادیث میں لیکن اول تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز جہد سے پوری نماز مردی جاسکتی ہے۔

باب: جہد سے بہت سے کرنے کا بیان

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ قَابِثٍ نَحْنُ فُزَّانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ أَبَا هَاشِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَنُ مَعْنَى اسْتِغْفَارِهِ عَنَّا وَاعْمَلُهُ قَالَ: عَمَلُكَ بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا دَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى يَبْهَاطَ عَنكَ حُطْيَةٌ۔

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثَدٍ لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ قَابِثٍ نَحْنُ فُزَّانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ أَبَا هَاشِمَةَ حَدَّثَهُ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ لَقِيتُ فُزَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي خَيْرَ شَيْءٍ عَمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَجَدَ عَنَّا سَجْدَةً دَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى يَبْهَاطَ عَنكَ حُطْيَةٌ۔

۱۳۲۲: حدیث ہشام بن عمار و عند الرّحمن بن مرثد قال لنا الولید بن مسلم لنا عند الرّحمن بن قابث نحن فزان عن ابیہ عن مکحول عن کثیر بن مرثد انّ ابا ہاشمہ حدّثہ قال قلت یا رسول اللہ احسن معنی استغفارہ عنّا و اعملہ قال: عملک بالسّجود فانک لا تسجد للہ سجدۃ الا دفع اللہ بہا درجۃ حتّٰی یبھاط عنک حطیۃ۔

۱۳۲۳: حدیث ہشام بن مرثد لنا الولید بن مسلم لنا عند الرّحمن بن قابث نحن فزان عن ابیہ عن مکحول عن کثیر بن مرثد انّ ابا ہاشمہ حدّثہ معدان بن ابی طلحۃ البغدادی قال لقیۃ فزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقلّٰت لہ حدّثنی خیر شئ مما سمعت من رسول اللہ ﷺ فقال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من سجد عنّا سجدۃ دفع اللہ بہا درجۃ حتّٰی یبھاط عنک حطیۃ۔

مجھے فرمانے لگے اللہ کو سجدہ کرنے (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک وجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت معاذ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابو رواۃ سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۳۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرما دیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے بکثرت سجدہ کیا کرو۔

چاپ: سب سے پہلے بندے سے نماز

کا حساب لیا جائے گا

۱۳۲۵: حضرت انس بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابو ہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نفل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۳۲۶: حضرت حمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا

قال فسئلتهم: 'حدثت فقلت مثلها فسكت ثلاث مراتب فقال لي عليك بالسجود لئلا ياتيئني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: 'ما من عبد يشجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة و حط عنه بها خطيئة'.

۱۳۲۳: حدثنا القاسم بن عثمان التميمي قال قال ابو عبد الله بن مسلم عن خالد بن يزيد القمي عن يونس بن ميسرة عن الحسن بن الصاحب عن عباد بن عباد عن الصادق عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: 'ما من عبد يشجد لله سجدة الا كتب الله له بها حسنة و محاه عنه بها سيئة و رفع له درجة فاستكثروا من السجود'.

۲۰۲: باب ما جاء في اول ما يخاسب به

العبد الصلاة

۱۳۲۵: حدثنا ابو نعيم بن انس شعبة و محمد بن بشر قال قال ابو يزيد بن هارون عن شعبان بن حسن عن علي بن زيد عن انس بن حكيم الضبي قال قال ابو هريرة اذا اثبت اهل مضر فاجزهم ابي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: 'ان اول ما يحاسب به العبد المسلم يوم القيامة الصلاة المكتوبة فان اتتها و الا فقل انظروا اهل له من تطوع فان كان له تطوع اخملت العريضة من تطوعه ثم يفعل بسانم الاعمال المفروضة مثل ذلك'.

۱۳۲۶: حدثنا احمد بن سعيد الدارمي ثنا سليمان بن حرب ثنا حماد بن سلمة عن داود بن ابي هند عن زرارة بن اوفى عن نعيم الدارمي عن الشيباني ح و حدثنا

الحسن بن محبوب عن الصباح ثنا عثمان بن حذافہ قال أخبرنا محمد بن الحسن عن رجل عن أبي هريرة وداؤد بن أبي هند عن زاذرة بن أوفى عن نعيم النخعي عن أبي بصير قال: قال: ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاة ما كان يحفظها من غير أن يحفظها فان الله سبحانه يبعثه بها ما صنع من فضله ثم يؤخذ الأعمال على حسب ذلك.

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟ تو ان نوافل کے ذریعے جو فرض اس نے ضائع کر دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

خلاصۃ السراپ ✽ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب الرقاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب سے پہلے نفل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے نفل کا ہوگا۔

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ تُصَلَّى الْمَكْنُونَةُ

پاؤ: نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍمُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ابْتَغُوا أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ يَتْلُمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ بَعْضُ الشُّبْحَةِ.

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا نَوْفَلٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَصَلُّوا إِلَّا مِمَّا فِي مَقَامِهِ الْيَدَيْنِ صَلَّيْ بِهِ الْمَكْنُونَةُ حَتَّى يَنْتَحِيَ عَنْهُ.

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۳۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں سے ہٹ جائے۔

دوسری سند سے بھی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ عُثَيْدٍ الْجَنْصِيُّ ثَنَا نَيْفَةُ عَنْ أَبِي

عَدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خلاصۃ السراپ ✽ بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راجبہ ہو مشا مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنن راجبہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضی نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب یہ شہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

٢٠٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوْطِينِ الْمَكَانِ فِي

پاپ: مسجد میں نماز کے لئے

الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ

ایک جگہ ہمیشہ

۱۳۳۹ھ: حضرت عبدالرحمن بن قطل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوئے کی طرح ٹھٹھکیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹنے چھوٹنے سے) کرنا اور جلد بھی پوری طرح نہ کرنا) دوسرے درندے کی طرح بازو بچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا بھینچتا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

١٣٢٩: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا وَكُنَّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ نَكُورُ بْنُ حَلْفٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا قَالَا عَنْ عَبْدِ السَّامِدِ ابْنِ خَفَّازٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَخْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِلَافٍ عَنِ نَفَرَةٍ الْغُرَابِ وَ عَنْ فَرْزَةَ الشَّعْبِ وَ لَيْسَ يُؤْطَسُ الرَّحْلُ الْخَنَازِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُؤْطَسُ لَيْعُزُ.

۱۳۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں صحیفہ رکھا ہوتا ہے اُس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ پیڑ بن الہامید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کوہے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسْبَدٍ نَحْنُ كَاتِبٌ لَنَا الشَّعْبَةُ
عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّخْرَوِيِّ عَنْ يَرْبُدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ
يَأْتِي إِلَى شَيْخَةِ الصُّخْيِ فَيَعْبُدُ إِلَى الْاِسْتِظْوَالَةِ
ذُوْنَ السُّخْفِ فَيُضِلُّ فَرِيئَتَهَا فَيَقُولُ لَا إِلَهَ تَضَلَّى
هَاهُنَا وَاشْتَرِ إِلَى مَغْصٍ نَوَاحِي الْمُنْعَدِ فَيَقُولُ إِنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَرِي هَذَا
الْمَقَامَ

پہلے: نماز کے لئے جوتا اتار کر

٢٠٥: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِنَ تَوْضُعِ الشَّعْلِ إِذَا

کہاں رکھے؟

خُلِعَتْ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اتارے۔

١٣٣١ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّافِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فُجِعَ لِعَاقِبَتِهِ عَنِ بَسَارٍ

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ قَالَا قَالَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي نَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَزِمْتُكَ قَدَمَيْكَ فَإِنْ
 حَلَفْتَهُمَا فَاَجْعَلْهُمَا نَيْنَ وَخَلَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ
 يَمِينِكَ وَلَا عَنْ شَيْئٍ صَاحِبِكَ وَلَا زَوَاةَكَ فَوُذِي
 مِنْ خَلْفِكَ.

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں اور نہ ہی پیچھے کرکھیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو تکلیف پہنچاؤ۔

۶: کِتَابُ الْجَنَائِزِ

پانچ: بیماری کی عیادت

۱۳۳۳: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھینکے تو اس کو (یرمک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

۱۳۳۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھینکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے، مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، جنازہ میں شریک ہونا، بیماری کی عیادت کرنا، چھینکے پر الحمد للہ کہے تو یرمک اللہ کہنا۔

۱۳۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ چل کر میری عیادت کو تحریف لائے جبکہ میں بوٹھل میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

۱۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ شَا أَوِ الْأَخْوَصِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ بَشْرَةٌ بِالْمَرْغُوفِ سَلَّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَ وَ يُحَيِّتُهُ إِذَا دَعَا وَ يُشْفَتُهُ إِذَا عَطَسَ وَ يَقُوَّةُ إِذَا مَرَّصَ وَ يَنْبَغُ جَنَائِزُهُ إِذَا مَاتَ وَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِمَكْرِ بْنِ حُلَفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا سَمِعْتُ بَنِي سَعْدَةَ ثَنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ حَفْصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلْفَلَحٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ الْإِنْعَاجُ حَلَالٌ يُشْفَتُهُ إِذَا عَطَسَ وَ يُحَيِّتُهُ إِذَا دَعَا وَ بَشَهْدَةُ إِذَا مَاتَ وَ يَقُوَّةُ إِذَا مَرَّصَ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَسَنٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ النُّجْبَةِ وَ إِجَامَةُ الدُّغْوَةِ وَ شَهَادَةُ الْحَزَاةِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمَدَ اللَّهَ

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّفْعَانِي ثَنَا شُعْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُكَدَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شِئْنَا وَ أَبُو سَكْرٍ وَ أَنَا فِي بَنِي سَلَمَةَ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

انسُ خَرَجَ عَنْ حَمِيدِ الْعُقَيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
خَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغُذُّ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات بعد بیمار کی
عیادت فرماتے تھے۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفْةُ بْنُ خَالِدٍ
الشَّكْرِيُّ عَنْ مَوْسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَلْيَسْأَلُوهُ فِي الْأَجْلِ فَإِنَّ
ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيبُ بَطْنِ الْمَرِيضِ.

۱۳۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید
دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو
خوش کر دیتا ہے۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَّاقُ ثَنَا ضَوْانُ بْنُ
هَبِيبَةَ ثَنَا أَبُو مَكْبَرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ عَادَ وَجَلَّاءَ قَدَّارٍ مَا تَشْفِيهِمْ قَالَ أَنَشْنِي خَيْرَ بَرٍّ
فَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ عَمَانَ عِنْدَهُ خَيْرُ بَرٍّ فَلْيَتَكَّ إِلَى أَجْنَبِهِ
ثُمَّ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَشْفَيْهِ مَرِيضٌ أَخْبَدَكُمْ شَيْئًا
فَلْيَطْعُمُوهُ.

۱۳۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش
ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس
کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے
بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبُو نَحْيٍ الْجُمَاهِيُّ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَرْبَدِ بْنِ الرَّفَاعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَغُذُّهُ قَدَّارٌ أَتَشْفِيهِ
شَيْئًا؟ أَنْشَفْنِي كَهَكَ؟ قَالَ نَعَمْ فَطَعْنُوهُ لَهُ.

۱۳۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ
ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔
آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش
ہے؟ کہنے لگائی۔ تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ جَهْدَمٍ
ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نَوْفَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحِطَّابِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ
فَسْأَلُكَ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَإِنْ دَعَاكَ فَدَعَاءُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۳۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس
جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دعا کرے کیونکہ
اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے۔

خلاصۃ الکتاب ☆ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام
ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے
ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ تجویز فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

سلام کرنے کا فائدہ ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف
میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِيَنِ الْمَيِّتِ

چاپ: مَيِّتٌ كَوَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی تلقین کرنا

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو حَالِدٍ
الْأَخْمَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ

۱۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے
مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کی تلقین کیا
کرو۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْشٍ لَنَا غَدَاةُ الرَّحْمَنِ
مُهَذَّبٌ عَنْ سُكَيْسَانَ بْنِ دِلَاجٍ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ غَرْبِيَّةَ عَنْ
بَحْشٍ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۳۳۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کی تلقین کیا
کرو۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ لَنَا أَبُو عَامِرٍ لَنَا حَبِيبُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَانِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ
الْكُرَيْمُ شُحَّانَ اللَّهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَلَاغِيَا قَالَ اخُودُ وَ
اخُودُ

۱۳۳۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ
نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو:
(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكُرَيْمُ شُحَّانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) صحابہ نے
عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زودہ کیلئے یہ دعا پڑھنا کیسا
ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے بہت عمدہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت
ان کے سامنے کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ پڑھا جائے یہی تلقین کا مطلب ہے تاکہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ
ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دنیا سے رخصت ہو
جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے نہ معلوم اس وقت اُس بچارے کے
مذہ سے کیا نکل جائے بلکہ اُس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ عِنْدَ

چاپ: مَوْتِ كَيْ قَرِيبَ يَتَارِكُ الْبَاسِ

الْمَرِيضِ إِذَا حَضَرَ

کیا بات کی جائے؟

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
فَالَا نَسَا أَنُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَمِّ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۳۳۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس
جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ دعا مانگو: ”اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرما دیجئے اور مجھے ان کا بھر بدل عطا فرما دیجئے۔“ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بھر دیا صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادیے۔

۱۳۳۸: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (قریب المرگ) کے پاس سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

۱۳۳۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن عمرو رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہوگی (کہ سلام پہنچا سکیں) تو کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مؤمنین کی رو میں پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے نکلے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۳۵۰: حضرت محمد بن سنانہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم الموت فقلوا
عبرنا فان الملاجئ بؤسوں غلی ما نقولون فلما مات ابو
سلمة اثبت الشی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت يا رسول
اللہ ان انا سلمة لفلان قال فاولی اللهم اغفر لی و لہ
و اغفر لی منہ غفری حسنة قالت ففعلت فاعفنی اللہ
من هو خبر منہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم

۱۳۳۸: حدثنا ابو بکر بن ابی خنیہ قال علی بن الحسین
بن شعیب عن ابن المنار ک عن سلیمان الشیبی عن ابی
غفسان و لیس بالہمدی عن ابیہ عن مغفل بن یسار قال
قال رسول اللہ ﷺ المرء اذا عہد مواعید یغنی بئس

۱۳۳۹: حدثنا محمد بن یحییٰ قال یروئ بن ہارون ح
وحدثنا محمد بن اسمعیل قال المخاریج حنیفا عن
محمد بن اسحق عن الحارث بن فضال عن الزهری
عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ قال لما
حصرت کعبا بؤسوں اتمہ ام بشر بنت براء بن عمرو
فقلت يا انا عبد الرحمن ان لقیئت فلانا وافرأ علیہ منی
السلام قال غفر اللہ لک یا ام بشر سخن اشعل من
ذلک قالت یا انا عبد الرحمن انا سفت رسول
اللہ ﷺ یقول ان ازواج المؤمنین فی عہد تغلق بشحر
الحة قال نلی قالت فهو ذاک

۱۳۵۰: حدثنا احمد بن الازهر قال محمد بن عیسیٰ قال
یوسف بن النعمان حشون لنا محمد بن المنکبیر قال
دخلت علی جابر بن عبد اللہ و هو یموت فقلت افرا
علی رسول اللہ ﷺ اسلام

خلاصۃ السانہ ☆ یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور صحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین و ایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور

موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس میں اس کا بڑا مؤثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت ﴿لَسَنُحْيِي الَّذِي يَدْعُوكَ مَلَكُوتَ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَاللَّهُ فُتُوْحُوْنَ﴾ موت کے وقت کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب ہے۔

۵: نَابَ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ

پہلے: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و

ثواب حاصل ہوتا ہے

يُؤْخَرُ فِي النَّزْعِ

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّادٍ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَمِيمٌ لَهَا بِخُفَّةِ الثَّمَرِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَهَا فَإِنَّ لَهَا لَا تَنْتَسِي عَمَلِي حَمِيمِكَ لَمَّا ذَلِكَ مِنْ حَسَنَاتِهِ.

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا تَكْوَيْتُ بْنُ حَلْفٍ أَبُو بَشَرٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ الْمُثَنَّى مِنْ سَعْدِ بْنِ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرِيٍّ الْخَيْرِ

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمَرْحُومِ لَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ مُوسَى بْنُ خَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنِي تَنْقُطُ مَعْرِفَةُ الْغَدِّ مِنَ النَّاسِ قَالَ إِذَا عَانِي.

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ مَعَاذَةُ بْنُ عَمْرٍو لَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَزْدِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ فَيْصَةَ بِنْتِ ذُو نَبِثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنَّهَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ نَضْرَةٍ فَأَخْمَضَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ الْبَصَرِ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو ذَوْدَةَ سَلَمَانَ بْنُ تَوْبَلَةَ غَاثِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَرَأَهُ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۶: نَابَ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيضِ الْمَيِّتِ

پہلے: میت کی آنکھیں بند کرنا

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ مَعَاذَةُ بْنُ عَمْرٍو لَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَزْدِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ فَيْصَةَ بِنْتِ ذُو نَبِثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنَّهَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ نَضْرَةٍ فَأَخْمَضَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ الْبَصَرِ

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ مَعَاذَةُ بْنُ عَمْرٍو لَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَزْدِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ فَيْصَةَ بِنْتِ ذُو نَبِثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنَّهَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ نَضْرَةٍ فَأَخْمَضَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ الْبَصَرِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ مَعَاذَةُ بْنُ عَمْرٍو لَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَزْدِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ فَيْصَةَ بِنْتِ ذُو نَبِثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنَّهَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ نَضْرَةٍ فَأَخْمَضَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ الْبَصَرِ

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ مَعَاذَةُ بْنُ عَمْرٍو لَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَزْدِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ فَيْصَةَ بِنْتِ ذُو نَبِثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فَإِنَّهَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَفَدَّ شِقَ نَضْرَةٍ فَأَخْمَضَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ نَبْعَةُ الْبَصَرِ

اللہ ﷻ اِذَا حُطِرْتُمْ حَوَاتِكُمْ فَاغْبِضُوا الْمَصْرَ فَإِنَّ الْمَصْرَ يَبْسُغُ الرُّوْحَ وَفَوَلُّوا خِيْزَا فَإِنَّ الْمَلَاحِكَةَ تَوْتَمُنُ عَلٰی مَا قَالِ الْاَغْلُ الْيَسِيْبَ۔
آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہِ روح کے پیچھے جاتی ہے اور کھلی بات کو اس لئے کہ فرشتے میت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

☆ خلاصۃ السباب: بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ روح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے اور پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ اب جب دیکھ نہیں سکے گا آنکھ کھلی رہنے سے کوئی ناکہ نہیں لہذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

جواب: میت کا بوسہ لینا

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزَيْدُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِإِذْنِهَا قَالَتْ لَمَّا وَجِعَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَصَمِ بْنِ غَبِيْثٍ عَنْ الْقَابِسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُفْسَانِ بْنِ مُطْعَمٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَكَانَتِ النَّظْرُ إِلَى دُمُوعِهِ نَبِيْلٌ عَلَى حَذِيْقِهِ۔
۱۳۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ گویا وہ مظہر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپ کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَالْفَاسُّ بْنُ عَبْدِ الْعَطِمِ وَشَهْلُ بْنُ أَبِي شَهْلٍ قَالُوا اَلَا يَخْبِيْ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ شُعْبَانَ عَنْ مُؤَيَّسِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ غَبِيْثٍ عَنْ أَبِي عَاصِبٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا نَجْمٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ مَيِّتٌ۔
۱۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

☆ خلاصۃ السباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

جواب: میت کو نہلانا

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَلِمَ الْوُضَاءُ الْقُفَيْسِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَبْرِ بْنِ سَبْرِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَغْتَبِلُ الْبَشَّةَ اَمْ نَكْتَلُمُ فَقَالَ اَغْبِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ اِنْ وَاللَّهِ ذَلِكَ سَاءٌ وَسَلَبٌ وَ اَخْفَلُ فِي الْاَجْرَةِ كَمَا تَوَلَّوْا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاَدْرَغْتُمْ فَاَذْنِيْ فَلَمَّا فَرَعْنَا اَذَانَا فَالِقَى اَلْبَنَّا۔
۱۳۵۸: حضرت ام علیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام کلثوم کو نہلا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تمھوڑا سا کافور بھی ملا لینا اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دیجئے۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپ نے اپنا

خَفَوةٌ وَلَا تَشْعُرْنَهَا إِثْمًا.

تہجد ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا ہوا۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا خُفَّصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ خُفَّصَةَ اغْبَسَلَهَا وَتَرَوُ كَانَتْ فِيهِ اغْبَسَلَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَكَانَ فِيهِ ابْتِذَاءٌ وَسَبْأُهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنْ أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَ مَسْطَحًا ثَلَاثَةَ قُرُوبٍ.

۱۳۵۹: دوسری روایت بھی ویسی ہی ہے جیسے اوپر گزری اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاقی مرتبہ غسل دو اور پہلی روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کرو اور اعضاء وضو سے شروع کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام علیہؓ نے کہا کہ ہم نے ان کے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنادیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ قَالَا رُوِيَ عَنْ عَادَةَ ابْنِ خُزَيْمٍ عَنْ حَنْبَلٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي الشَّيْخُ عَمَلٌ لَا تَبْرُؤُ فَجَذَكَ وَلَا تَنْظُرُ إِلَى حَدِّ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

۱۳۶۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی زبان لٹکی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی زبان پر (بھی) نظر نہ ڈالنا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْحَنَظَلِيُّ قَالَا بِمِثْلِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُغَسَّلَ مَوْتَانَا حَمُّ الْأَمَامُونِ.

۱۳۶۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ تمہارے مردوں کو باہم دو لوگ غسل دیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّحَارِيِّ قَالَا عَنْ عَادَةَ بْنِ خَبِيبٍ عَنْ غَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَحَفَنَهُ وَحَفَّنَهُ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يَقِفْ عَلَيْهِ مَا زَاىَ خُورَجَ مِنْ حَبِيبِيهِ بِمِثْلِ نَوْمٍ وَلَدْنَهُ أُمَّةً.

۱۳۶۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے، نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ نہ دیکھا تو اس کو کھابر نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخَنَّبِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي ضَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْسِلْ.

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا چاہئے۔

خلاصہ الباب: اللہ کا جو بندہ اس دنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دارِ آخرت کی طرف جاتا ہے، اسلامی شریعت نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ، انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پاکی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافر بھی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تاکہ میت کا جسم پاک و صاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف سترے کیڑوں میں کھنکھایا جائے لیکن اس سلسلہ میں ہر صراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اجتماع اور خلوص سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام و احترام کے ساتھ بظاہر قبر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور دہنئے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَ
غُسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَدْ أَخَذْنَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَقْبِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ تَوَضَّعْتُ مِنْ أَمْرِئٍ مَا اسْتَنْدَنْتُ مَا عَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ لِسَابِهِ

خلاصہ الباب: عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنیفہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح فوت جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دینا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہ اور اذان مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَدْ أَخَذْنَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَفْسِهِ أَنْ يَتَوَضَّعَ مِنْ أَمْرِئٍ مَا اسْتَنْدَنْتُ مَا عَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ لِسَابِهِ

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سے واپس تھریٹھ لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا؟ غسل دوں گا؟

علیک و دلتک۔

کفن دوں گا اور تمہارا جنازہ پڑھا کروں گا۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

پہلے: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

۱۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے گئے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیاس نہ اٹارتا (اس سے قبل صحابہ کرام ترویس تھے کہ غسل کے لئے پکڑے اٹاریں یا نہیں)۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ نِ الْآزْهَرِيُّ الْوَاسِطِيُّ قَالَا أَمْرُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنُو مُرَّةً عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَخَذُوا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاحِلِ لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَضَوْا

۱۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبی کو غسل دیا تو وضو نہ لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں وضو ہوتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ) ڈرا دیا کر دیکھتے ہیں کہ نہایت اچھے تو صاف کر دیں) سوائے کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپ پر میرا پتہ قربان ہو۔ آپ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَزْمٍ قَالُوا صَفْوَانُ بْنُ جَنَسٍ أَنَا مُعْتَمِدٌ عَنِ الْوُضْغِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَبِي أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غُسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِحَتْ يَدَايَ بَلْتَمَسُ مَنْ مَا يَلْتَمَسُ مِنَ الْمُسَبِّبِ فَلَمْ نَجِدْهُ فَقَالَ يَا أَبَى الطَّيِّبِ طَيِّبٌ خَيْرٌ طَيِّبٌ مَيِّتًا

۱۳۶۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنوئیں پیر عرس سے سات مشکوں سے غسل دینا۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عِيَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ سَالِ الْخُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَاتَ فَأَغْبِلُوا فِي بَنِيهِ قَرَبَ مِنْ بَنِي بَنِي عَرَبٍ

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حراج مبارک میں بہت نکاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پیر مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آتی تھی۔

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ

پہلے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۳۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید پٹی کپڑوں میں کفنا یا گیا ان میں قیاس تھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنا یا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِيَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَبِيلُ بَغْدَادِيَةِ أَهْلُهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِيَ فِي جَمْعٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ حُلُوا بِثَوْبٍ جَزَاءٍ

لَعْنَةُ الْكَفْرِ.

تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۳۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار یک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو حول (یعنی کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْلَوِيُّ قَدْ عَمَرُوْهُ بِنِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ هَذَا مَسِيْعُثٌ مِنْ ابْنِ عُبَيْدٍ حَلَفَ مِنْ عِلَّانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثٍ رِبَاطٍ بَعْضُ شَعْوَلِيَّةٍ.

۱۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفتایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں انتقال ہوا اور نجرانی جوڑا۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ عَمَدَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَقْسَمِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ قَبِيضَةُ الدُّعَى فَصَلَّيْنَا فِيهِ وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ.

خلاصہ الباب ۶۶: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ خلیفہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مرد کا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

باب: مستحب کفن

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْكُفْنِ

۱۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مردوں کو کفناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنَادٍ السَّجِسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْشٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ يُدْبِكُمُ النَّيَاضُ فَكُفُّوا فِيهَا مَوْنَاكُمْ وَالنَّشُوْهَ.

۱۳۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَدْ بَنَى ابْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِسِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكُفْنِ الْخُلَّةُ.

۱۳۷۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن دے۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَدْ بَنَى ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى قَدْ عَمَرُوْهُ بِنِ عَجْرَمَةَ بْنِ عُمَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَّيْ أَخَذَكُمْ أَحَاةً فَلْيُخَيِّنْكُمْ خَفَّةً.

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا

چاہے: جب میت کو گھن میں لپیٹا جائے اس وقت

أَفْرَجَ فِي أَكْفَانِهِ

میت کو کھینا (گو پایا آخری دیدار ہے)

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرْتُ

۱۳۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ الْبَرَاءُ بْنُ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت

السَّيِّدِ حَكَّةَ قَالَ: أَلْهَمَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

نَلَمْ خَوْفَ فِي أَكْفَانِهِ عَلَى النَّظَرِ إِلَيْهِ فَإِنَّكَ تَنْتَظِرُ

کو گھن میں نہ لپیٹو تاکہ میں اس کا دیدار کروں۔ پھر آپ

بنگی

ان کے قریب ہوئے ان پر جھکے اور رو دیئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے ساتھ) بھی جائز ہے۔ چنانچہ "تا" میں کرنا "مگر" بیان چھاڑنا بالکل لوچتا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

چاہے: موت کی خبر دینے کی ممانعت

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا غَيْرُ بْنُ زَائِعٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ

۱۴۷۶: حضرت بلال بن بکری فرماتے ہیں کہ جب

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت حذیفہؓ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ النَّبِيُّ قَالَ لَا تُؤَدِّبُوا بِهِ

کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہیں یہ نعی نہ جائے

أَخَذُوا أَيْسَ أَخَافُ أَنْ يَكُونُوا نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہؐ کو نعی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذَنُ هَاتَيْنِ نَهَى عَنِ النَّعْيِ

(موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ النعی کے معنی ہے الاعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ داروں کو خبر نہ کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نبی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں، شایراں میں نداء نہ کر کے کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مر جاتا تو قبائل میں آ دی بھیجے جاتے جو چیخے "چائے" اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ پر نہ ہوتا تو گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نباشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ

چاہے: جنازوں میں شریک ہونا

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

۱۴۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ لَمَّا سَمِعْنَا بَنَ عَيْشَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی

الْمُسْتَشَبِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کہ اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا

أَسْرَعُوا بِالْجَنَائِزِ فَإِنْ تَكُنْ صَابِغَةً مَخْمُورَةً تَقْبِضُونَهَا إِلَيْهِ وَ

رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا

إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاسْرِعُوا لِنَفْسِهِ عَنْ رِقَابِكُمْ.

رہے ہو۔

۱۳۷۸: حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا بن زب عن
 منصور عن غنيد بن بشطاب عن أبي عبد الله قال قال عبد
 الله بن مسعود من أتبع جنازة فليجمل بجواب الشبر
 ثملها فبأنه من السنة ثم إن شاء فليطوع وإن شاء
 فليذع.

۱۳۷۹: حدثنا محمد بن غنيد بن عتيق بن عتيق بن زب عن
 ثابت بن شعبة عن ثابت بن أبي نضلة عن أبي موسى عن
 النبي ﷺ أنه رأى جنازة يسرعون بها قال لنحس عليكم
 السنة.

۱۳۸۰: حدثنا كثير بن عبد الحميد بن عتيق بن زب عن
 الوليد بن أبي بكر بن أبي مرزوق عن راشد بن سعد عن
 نوري بن مولي رسول الله ﷺ قال رأى رسول الله ﷺ
 ناساً وهم على جنازة فقال ألا تستحيون إن
 ملائكة الله ينشئون على أقدابهم واثم وثمان؟

۱۳۸۱: حدثنا محمد بن بشر بن زب عن عطاء بن سعيد
 بن عبد الله بن خبیر بن حنبل بن زب عن خبر بن حنبل
 سمع الشعبي بن شعبة يقول سمعت رسول الله ﷺ
 يقول لأكب خلف الجنازة والناسي منها حنبل شاء

۱۳۸۲: حدثنا علي بن محمد بن هشام بن عمار و سهل
 بن أبي سهل قالوا ثنا شعبان عن الزهری عن سالم عن ابنه
 قال رأيت النبي ﷺ و أنا محرم وغمر ينشئون امام الجنازة

۱۳۸۳: حدثنا نصر بن علي الجهضمي و هارون بن عبد
 الله الحارثي قال قال محمد بن بكر القرطبي أنا أبو نؤس بن
 يزيد الأيلي عن الزهری عن أنس بن مالك قال كان رسول
 الله ﷺ و أبو بكر و عمر و عثمان ينشئون امام الجنازة.

۱۳۸۴: حدثنا علي بن محمد بن هشام بن عمار و سهل
 بن أبي سهل قالوا ثنا شعبان عن الزهری عن سالم عن ابنه
 قال رأيت النبي ﷺ و أنا محرم وغمر ينشئون امام الجنازة

۱۳۸۵: حدثنا نصر بن علي الجهضمي و هارون بن عبد
 الله الحارثي قال قال محمد بن بكر القرطبي أنا أبو نؤس بن
 يزيد الأيلي عن الزهری عن أنس بن مالك قال كان رسول
 الله ﷺ و أبو بكر و عمر و عثمان ينشئون امام الجنازة.

باب: جنازه کے سامنے چلنا

۱۳۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی
 اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
 ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے
 چلا کرتے تھے۔

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ النَّبَاتِيُّ عَنْهُ الْوَحِيدُ بْنُ زَيْنَادٍ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے غنہ اللہ انہن منسوخہ قال لانی رسول اللہ ﷺ الحجازہ منوعہ و لہست بنابغہ لیس مغنا من نقدہا۔ پیچھے چلنا چاہئے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہئے جو جنازہ سے آگے چلے وہ جنازہ کے ساتھ نہیں۔

خلاصۃ الکتاب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ سے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ امام ابوصفید اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک آگے چلنا افضل ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے اور بعض کے نزدیک آگے اور پیچھے چلنا دونوں برابر ہیں۔ امام ابوصفیدی دلیل مصنف عبدالرزاق میں کتاب طواف سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنازہ کے پیچھے چلتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک لوگوں کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے جائے اسے جنازہ رکھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کندھوں سے اُتارنے کے لیے تعاون کی ضرورت پڑے جس میں کھڑا ہونا زیادہ معاون بنتا ہے۔ جنازہ اگر قریبی قبرستان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے ساتھ پیدل جانا چاہیے۔ الا یہ کہ نذر ہو یا قبرستان دور ہو تو بلا کراہت سوار ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ ☆ کوئی شخص بیٹھا ہو اور اس کے پاس سے جنازہ گزرے تو کیا اُسے کھڑا ہونا چاہیے؟

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً بکھڑے ہوتے تھے پھر چھوڑ دیا۔ اسی پر حضرات صحابہ و تابعین کا فعل دلالت کر رہا ہے۔

باب: جنازہ کے ساتھ سوگ کالباہس

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسْلُبِ

پہننے کی ممانعت

مع الجنائزۃ

۱۳۸۵: حضرت عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے پھل رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بدعتا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹیں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور وہ بارہا ایسا نہ کیا۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْخُبَيْرِيُّ عَنْهُ وَنُفَّعُ بْنُ الْغَنَانِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزْرُوزِ عَنْ نَفْعٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْخَضِرِ: وَ اِسْنِ بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى فَوْقَنَا قَدْ طَرَحُوا أَزْدِيَّتَهُمْ يَمْشُونَ فِي ثَمَنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْعَلُ الْجَاهِلِيَّةِ نَاحِلُونَ أَوْ بَضْعُ الْجَاهِلِيَّةِ نَسْتَهْزُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةَ نَزَّاجِعُونَ فِي غَيْبِ صُورٍ نَحْمُ قَالَ فَاحْزُوا أَزْدِيَّتَهُمْ وَ لَمْ يَغُذُوا لِيذْلِكَ

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا

خَصَرَتْ وَلَا تَتَّبَعُ بِنَارٍ

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ نَحْسٍ قَالَهُ عَنِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ غَمْرٍاءَ بْنَ غُلَيْفٍ

بِئْسَ طَالِبٌ خَلَّفَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُؤَخَّرُوا الْجَنَازَةَ إِذَا خَصَرَتْ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الطُّغْجَانِيُّ أَنَا

مُعْصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ مُسْرَةَ

عَنْ أَبِي خَرِيزَةَ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ خَلَّفَهُ قَالَ أَوْسَى أَبُو مُوسَى

الْأَشْعَرِيُّ جِئْتُ خُضْرَةَ النُّوْثِ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُونِي بِمَخْمَرٍ

فَالْوَالَهُ أَزْ سَمِعْتُ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

چاپ: جب جنازہ آ جائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ

کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہئے

۱۳۸۹: حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب جنازہ آ جائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کیا

کرو۔

۱۳۸۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت

قریب ہوا تو وصیت فرمائی دعوتی دان (جس سے خوشبو

کی دعوتی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جانا۔

لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ نہیں

رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

ہے۔

خلاصۃ الالباب ☆ احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں جلدی کرو: (۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ جب تیار ہو۔

(۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگر بقی وغیرہ رکھنا

مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَهُ عَنِ اللَّهِ

أَبْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ بَاتَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

غُفْرَةٌ .

چاپ: جس کا جنازہ مسلمانوں کی

ایک جماعت پڑھے

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا

جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے

گی۔

۱۳۸۹: حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریب کہتے

ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے

فرمانے لگے: اسے کریب! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی

خاطر کو کیج ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: افسوس!

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ

سُلَيْمِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِي

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ ابْنُ

لَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لِي يَا

کیا خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو (نماز جنازہ کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جس مؤمن کی شفاعت چالیس اہل ایمان کریں اللہ کی شفاعت قبول فرمائیے ہیں۔

۱۳۹۰: حضرت مالک بن نمیر ہ شامی جن کو شرفِ صحبت حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین منوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مُحَمَّدٌ ثُمَّ فَأَنشَرَهُمْ لِأَنَّهُمْ أَخَذُوا فَنُفِثَ مِنْهُمْ فَقَالَ بَشِيكُكُمْ تَرَاهُمْ أَوْ تَعْنِيْنِ فَلَسْتُ لَا بَلْ مِنْ أَكْثَرِ قَالَ فَأَخْرَجُوا بِأَتْنِي فَأَشْهَدُ لَسَمِيعُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُذُونَ مَا مِنْ أَوْعَيْنٍ مِنْ تَوْمِنٍ يَنْفُذُونَ لِمَوْمِنٍ إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَسْنَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ تَرْبِذِ بْنِ أَبِي حَسِبٍ عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْجِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُرَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُغَيَّةٌ قَالَ كَانَ إِذَا أُنِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ تَبِعَهَا خَرَّاهُمْ فَلَانَةَ صُغُوفٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا صَفَّ صُغُوفٌ فَلَانَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنَيبٍ إِلَّا أَوْجَبَ.

خلاصہ الکتاب ✽ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں پانا بہتر ہے۔

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّسَاءِ عَلَى الْمَنِيَّةِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَةَ عَنْ شَا عَزَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَابِغٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَجِسِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرُّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَيُقْبَلُ بِنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لِهَذِهِ وَجِبَتْ وَ لِهَذِهِ وَجِبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَاقِبِ الْغَيْبِ فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرًُّا عَلَيْهِ بِأُخْرَى فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا

باب: میت کی تعریف کرنا
۱۳۹۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (یعنی جنت) پھر ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی واجب ہوگئی اور اسکے لئے بھی واجب ہوگئی؟ فرمایا: لوگوں کی گواہی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیاں کا

فَمَنْ سَافَرَ الشَّهْرَ فَقَالَ وَحَيْتُ إِلَيْكُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فَمَنْ ذَكَرَ بِهَذَا تَوَاتُورًا فَقَدْ نَبَّأَ بِهَذَا وَاجِبٌ هُوَ كَمَا تَمَّ زَمَانٌ بِرَأْسِهِ
الْأَصْحَابُ

خلاصۃ السبب ✽ معلوم ہوا کہ مسلمان کو خوش رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عمدہ اخلاق پسند ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنی وہ شخص ہے جس کی مسلمان تعریف کریں اور جس کی برائی کریں وہ دوزخی لیکن تعریف کرنے والے اور برائی سے یاد کرنے والے شخص ایماندار ہوں۔ اگر بدعت پسند خواہشات کے پیروی لوگ کسی کی تعریف یا برائی بیان کریں تو اس سے میت کو فرق نہیں پڑتا۔

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ يَتَقَوُّمُ الْإِمَامُ إِذَا

بَابُ: نماز جنازہ کے وقت امام

کہاں کھڑا ہوا؟

صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا أَبُو نَسَامَةَ قَالَ
الْحُسَيْنُ بْنُ دَعْوَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُرَيْدَةَ
الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ الْفَزَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى عَلَى أَمْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي بَيْتِهَا فَقَامَ
وَسَطَهَا

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَفْصِيُّ قَالُوا سَمِعْتُ
عَامِرَ بْنَ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَالِبٍ قَالَ زَأْنَتْ أُنْسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَخَلَّى قَدَامَ حِجَابٍ
رَأْسَ فَحْشَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى بِأَمْرَأَةٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَيْهَا قَدَامَ حِجَابٍ وَسَطَ الشُّرُوبِ
فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
هَكَذَا زَأْنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْخَضِرَاءِ مُفَانِكَ مِنَ
الرُّحْلِ وَ قَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُفَانِكَ مِنَ الْأَمْرَأَةِ قَالَ نَعَمْ
فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ اخْطُفُوا.

خلاصۃ السبب ✽ امام سر کے برابر کھڑا ہو یا سینے کے برابر اور عورتوں میں پیٹ یا درمیان یا سرین کے برابر کھڑا ہو تو یہ سب جائز ہے۔ البتہ احتاف مرد اور عورت دونوں کے سینے کے برابر کھڑے ہونے کو بہتر خیال کرتے ہیں کہ گل ایمان قلب ہے جو سینے میں ہے۔ فقہاء کرام اور محدثین کرام کا اختلاف دراصل افضلیت کے بارہ میں ہے۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

چاپ: نماز جنازہ میں قرات

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالُوا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَا
الرَّهْبِيُّ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
۱۳۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي غَاصِمٍ السُّبُلِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ
الْمُسْتَمِرِّ قَالَا قَالَا أَنَا غَاصِمٌ قَالَا خَدَّائِي جَعْفَرُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي
شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيكَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِمَا بَدَأَ الْكِتَابِ.

خلاصہ الہاد ☆ نماز جنازہ میں قراءت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بن سیرین ابو العالیہ نقض بن عبید ابو بردہ عطاء فاؤس میمون بکر بن عبداللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ میں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی سنو ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت علی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور فاقوئی مانگیری میں بھی ہے لو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

چاپ: نماز جنازہ

میں دُعا

عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو غَثِيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ غَنِيْدٍ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ
الْأَمْدَنِيِّ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ السَّيْمِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ فَالْخَلُّصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.
۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۱۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا کیا کرو۔

۱۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى حَتَّافٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيْيَسَا وَشَاهِدِنَا وَعَالِيَنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَنَسَاكَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْبَبْتَهُ بِنَا فَأَحْبِبْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ نَزَلْتَهُ بِنَا فَسُوِّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْ نَا أَجْرَهُ وَنَاصِلَنَا بَعْدَهُ.

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ الْهَمْدِيُّ قَالَ أَلْقَى النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَهُ فِي حَتَّافٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ وَائِلَةَ أُمِّ الْأَتَّعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَمَعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ فِي ذَنْبِكَ وَجَلِي جَوَارِكٍ قَبِيحٍ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقِيرِ وَعَذَابِ الشَّارِبِ وَأَنْتَ أَفْلَحَ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَامْغِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۱۳۹۹: حضرت وائل بن اسحق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کا جنازہ پڑھایا تو میں آپ کو یہ پڑھتے رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ.....)) "اے اللہ! فلاں بن فلاں آپ کے ذمہ میں ہے اور آپ کی پناہ کی رشتی میں ہے۔ لہذا اس کو قبر دعا اور حق والے ہیں اس کو بخش دیجئے" اس پر رحم فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور مہربان ہیں۔"

۱۵۰۰: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا جنازہ پڑھا میں حاضر تھا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ...)) اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت اتار دے اس کی بخشش فرما دیجئے" اس پر رحم فرمائیے اس کو عافیت میں رکھئے اور اس کو دھو دیجئے پانی برف اور اولوں سے اور اس کو گناہوں اور خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے بھر گھر اور گھر والوں سے بھر گھر والے عطا فرما دیجئے اور اس کو پچا دیجئے قبر کے نچے اور دوزخ کے عذاب سے۔" حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ ترنا ہونے لگی کہ کاش یہ میت

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَكْبَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيْيَسَا وَشَاهِدِنَا وَعَالِيَنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَنَسَاكَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْبَبْتَهُ بِنَا فَأَحْبِبْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ نَزَلْتَهُ بِنَا فَسُوِّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْ نَا أَجْرَهُ وَنَاصِلَنَا بَعْدَهُ.

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ الْهَمْدِيُّ قَالَ أَلْقَى النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَهُ فِي حَتَّافٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ وَائِلَةَ أُمِّ الْأَتَّعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَمَعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ فِي ذَنْبِكَ وَجَلِي جَوَارِكٍ قَبِيحٍ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقِيرِ وَعَذَابِ الشَّارِبِ وَأَنْتَ أَفْلَحَ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَامْغِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

فَالْعَوْفُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْلَهُ فِي حَتَّافٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ وَائِلَةَ أُمِّ الْأَتَّعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَمَعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ فِي ذَنْبِكَ وَجَلِي جَوَارِكٍ قَبِيحٍ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقِيرِ وَعَذَابِ الشَّارِبِ وَأَنْتَ أَفْلَحَ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَامْغِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الرُّخْلَى

میں ہوتا اور رسول اللہ کی اپنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

١٥٠١: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ خُضَاعٍ عَنْ أَسَى الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَيْمُونُ بِنَجْرٍ وَلَا عَسْرُ فِي شَيْءٍ مَا بَايَعْنَا حِوَاهِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَنَهِبِ بَتَّى لَمْ يُوَقِّتْ.

۱۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

خلاصہ: اے یہ! ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر یہی کریم علی اللہ علیہ وسلم پڑھ دو پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعا کرتا ہوں: اللھم عبدک و بن عبدک۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کر صرف اسی دعا کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

٢٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى

پاپ: جتاڑے کی

چار نکبیریں

الْجَنَازَةُ أَرْبَعًا

[illegible]

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار رکعتیں کیئیں۔

۱۵۰۳: حضرت ابوبکر جہری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہی اور پوچھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو کہا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے نبیان اللہ سبحان

١٥٠٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَسَا غَدَّ الرَّحْمَنِ
الْمُخَارِبِيُّ قَالَهُ الْقَهْمَرِيُّ قَالَ صُلِّتَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَسْلَمِيُّ صَاحِبِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجِدَارَةِ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا أَرْبَعًا فَمَكَثَ
بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا.

اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں بجیر کہنے لگے ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا فحشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ بجیر کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ بڑھ کر سلام پھیرتے۔

قَالَ قَسِمْتُكَ الْقَوْمَ يُسَبِّحُونَ بِهِ مِنْ تَوَاجِي
الضُّفُوفِ فَسَلِّمْ ثُمَّ قَالَ أَكْتُمْتُمْ تَزْوِينَ إِلَى مُكَبَّرٍ خَمْسًا
فَالْوُأْنُحُولُ ذَٰلِكَ قَالَ ثُمَّ الْخُنْ وَالْقَمَلُ وَ لَكِنْ رَسُولُ
الله ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَأَزْمَعُ ثُمَّ يَمُكُّ سَاعِدَيْهِ فَيَقُولُ مَا شَاءَ
اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ يُسَلِّمُ

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

١٥٠٣. خَدَّاتَا أَبُو هِشَامُ الرَّفَاعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو

سُئِلَ عَنْ حِلِّهِ قَالُوا لَا يَحِلُّ عَنِ الْإِسْمَانِ عَنِ الْمَهْدِ نَحْنُ حَلْفُهُ
عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَثُرَ لُبْعَا
كَبِيرٌ كَبِيرٌ كَبِيرٌ

خلاصہ: امام احمد اور بقول امام ابو حنیفہ اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبد البر اسی پر اجماع ہے۔
احادیث باب حنفیہ اور احمد اور ابو کا استدلال ہے۔ پانچ بکیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار بکیریں بھی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثین کے نزدیک یہ سب
روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے حسن
کے درجہ کو پہنچی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ سیفی اکثر صحابہ
کا اس پر متفق ہونا بکیرات کے چار ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمد نے کتاب الآثار میں ذکر
کیا ہے وہ ماسواہ چار بکیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ كَثُرَ خُمْسًا

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
شُعْبَةُ عَنْ حِذْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ وَابْنَ
ذَرْدَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثُةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَسَى تَبْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَيِّفُ عَلَى حَتَّابٍ نَزَعًا
وَأَنَّهُ كَثُرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خُمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَكْتُمُهَا

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ
نَسِيتُ عَلَى الرَّاهِطِيِّ عَنْ كَبِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِجَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ خُمْسًا

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زَوْجُ نَسَائِدَةَ قَالَ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ خَدِجَةَ حَدَّثَتْ عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّ
خُسَيْبَ حَدَّثَ أَنِي خُسَيْبُ بْنُ خَدِجَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَلَّى الطِّفْلُ بِنُصْلَى عَلَيْهِ

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الرَّاسِبِيُّ أَنَّ بَدْرَ بْنَ
أَسْوَدَ السَّكَنِيَّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۱۵۰۶: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
جنازہ میں پانچ بکیریں کیں۔

چاپ: بچے کی نماز جنازہ

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ
بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

(یعنی اس کے زمرہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور راسخ بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کر و کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہتے گئے: کم سن میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زمرہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زمرہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زمرہ رہتا تو اس کے تمغیال کے لوگ قبلی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبلی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہوئے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرے لگیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا امْتَهِنَ الطَّيْسُ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَ دُرَّتْ.

۱۵۰۹. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا التَّحْمِيُّ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ أَفْطَانَكُمْ فَأَنْتُمْ مِنْ أَفْطَانِكُمْ.

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَمٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَابْنِ الرَّهْمَةِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَ لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ إِنَّهُ وَ لَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُومٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ لَنَا حُسَيْنُ بْنُ أَبِي هَالٍ لَنَا الرَّهْمَةُ بْنُ عُثْمَانَ لَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ الرَّهْمَةُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي مَرْجِعًا فِي الْحَبَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدْقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَمَعَتْ أَمْوَالُ الْفُطُ وَ مَا اسْتُرِقَ فُطِي.

۱۵۱۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍاءُ لَنَا أَبُو دَاوُدَ لَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيْنَا الْقَاسِمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيجَةُ بَارِسُودُ اللَّهِ ذُرَّتْ لَبَنَةُ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَنْفَعَهُ حَتَّى يَسْتَحْمِلَ رَضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّامَ وَصَاعَهُ هِيَ

الْحَبَّةُ قَالَتْ لَوْ أَفْلَحْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوْتُ عِلْيَ اسْرَةِ لِفْعَالٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْتَعْبَكَ صَوْنَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَأُ أَصْدَقِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے تو میرا غم ذرا ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم جاہلو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر اللہ تعالیٰ تمہیں قاسم کی آواز سنوادیں۔ خدیجہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انکی بجائے میں اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

خلاصہ السبب ☆ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بغرض محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینان قلبی کے لیے تھی ورنہ ان کا ایمان بالغیب کا کٹ تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهْدَاءِ وَدَفْنِهِمْ

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ احد کے روز شہداء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جنازہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھائے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ قَالَا أَنَا بَنُو بَكْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْنَادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَاصِمٍ قَالَ أَنَسِي بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَى عَشْرَةٍ عَشْرَةً وَخَمْرَةً هُوَ كَمَا هُوَ يُزْفِقُونَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مُزْعُونَ.

۱۵۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو یا تین کو ایک کفن میں پیٹتے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ لہذا میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے میں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھانا ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَابِسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْنَعُ تِسَ الرُّجُلَيْنِ وَالْثَلَاثَةَ مِنْ قُلْنِي أُخِيذَ هُنَّ قُوبٌ وَاجِدٌ ثُمَّ يَقُولُ ائْتِيَهُمْ أَخَذَ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ فَقَدَمَهُ فِي السُّخْمِ وَقَالَ آتَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَاسْمُهُمْ فَمِنْ جَنَابِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا.

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد سے اسلحہ

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عطاءِ بْنِ الشَّابِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ

وَسَوَّلَ اللَّهُ لَكَ أَنْ تَرْفَعَ عَلَيْهِمُ الْحَدِيدَ وَالْخُلُودُ وَ أَنْ يَنْظُرُوا فِي ثِيَابِهِمْ بِدَمَتِهِمْ

اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶۔ خَلَفْنَا هَاشِمًا بْنَ عَشِيرٍ وَسَهْلًا بْنَ أَبِي سَهْلٍ قَالَ قَتَا شَيْعَانِ نُسْ غَيْثَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعَ نُبَيْخَةَ الْعَرُؤِي يَقُولُ سَمِعْتُ خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَخِيذَ أَنْ يُرْفُؤَ إِلَى مَضَارِعِهِمْ وَ تَكْلُؤَ قُلُوبًا إِلَى الْمَدِينَةِ

۱۵۱۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کو واپس ان کی جائے شہادت لے جانے کا حکم دیا جبکہ ان کو مدینہ تک بچھل کر دیا گیا تھا۔

خلاصہ الکتاب ☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مخلف اور ظاہر ہو اور اس کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلم قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے فحی ہونے کے بعد کوئی دنیاوی زندگی کا قطع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا پینا، دوکا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی روئیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ سے امان اور حسنِ خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیاتِ عالمِ برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوسٹن، کوٹ، ٹوپی، زرد بھینجا، رموزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قیص شعلور یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دیئے جائیں گے۔ فقہاء کرام، محدثین عظام فرماتے ہیں کہ شہید کی تمین قسمیں ہیں: (۱) وہ مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ (۲) وہ ایسے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دنیاوی احکام میں جس اس کو قتل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (۳) وہ مرادہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا اجر و ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات اقسام پر ہیں۔ (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے (۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے (۳) پہلی کے رد (۴) اور ہیضہ یا اسہال یا اسہال میں مرنے والا اور (۵) آگ میں جلنے والا (۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے پیچھے دب کر مرنے والا (۷) اور عورت جو زوجی میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (موطا امام مالک ص ۳۶۷)۔ (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے درمیان شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت! جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے اس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیت کی بیماری میں مرنے والا اور فرق ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص ۴۳۳ ج ۲)۔ (۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال

یا اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ملاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے مثلاً ابن عباسؓ نے والا طالبؓ سلم قید خانہ میں مظلوم آدمی اور دہندہ جس کو چھڑا کھائے۔ ساپ بچھو یا موڑی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سڑکی حالت میں مر جائے۔ سمل کا مریش (نی۔ بی) اور نمویہ کا مریش اگر مر جائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن مجملہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ (۳) تیسری قسم شہید کی ۷۰ ہے جس نے مال قسمت میں سے خلیات کی ہوا اور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے اس کا حکم دیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سبیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح المبین ص ۲۸۳ ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھتا ہوتا ہے۔

باب مسجد میں

نماز جنازہ

۲۹. باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۱۷ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن أبي ذؤيب عن صالح مولى التوامة عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صلى على جنازة في المسجد فليس له شيء

۱۵۱۸ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يونس بن محمد ثنا فضيل بن سليمان عن صالح بن عرعرة عن عمار بن عبد الله بن الزبير عن عائشة قالت والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيئل بن نصيب إلا في المسجد

قال ابن ماجه حديث عائشة أقوى

خلاصہ: باب ۲۹ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا یا گراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب میں بنو نضیر کے دونوں بیٹوں حضرت سبیل اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز یثرب میں کا جنازہ بھی مسجد میں ہی پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اُس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادر یہی ہے کہ حضرت سہیل اور ان کے بھائی یا حضرت سعد اور عثمان کا جنازہ مسجد میں کسی مذکر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ٹوٹ ہوئے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف ہلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اونی ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ لہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی چیز نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوٰۃ کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جمعہ اور فرض میں نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کھانے کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل کمزور ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل اور مختلف قسم کے انواع نماز، سنت، تعظیم دین و حفظ اقدار (فیصلے) وغیرہ سب روا ہیں۔ تو جنازہ کیوں روا نہ ہوگا۔ البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر کوئی حذر بھی نہ اور مسجد سے باہر بھی نہ ہو تو پھر افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اسی مقام میں پڑھا جائے۔ جن فقہاء نے مسجد میں یہ صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا حدودیہ تصحیح ہے۔ جو شریعت کے حراج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ڈوب نہیں دے گا اس روایت کو محقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نقایہ کے اس متن کی شرع میں گفتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی کمیٹ کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں مذکر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اونی ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے مشغولی ہے کیونکہ وہ مکمل بات جمعہ عیدین صلوٰۃ کسوف، خسوف اور جنازہ استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قید ہے اور مورد الوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

۳۰۔ تَابَ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلِّي بِهَا: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا

يُجِبُهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُذْفَنُ جاپے اور دفن نہیں کرنا چاہئے

۱۵۱۹ حدثنا علي بن نحببنا عن وكيع عن ح وحدثنا عمرو ۱۵۱۹ حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور جب ٹھیک دوپہر ہو۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج ۱۵ بیٹنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو رات کے وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی۔

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو رات کو نہ دفن کرنا اگرچہ یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ کیا جاسکے)۔

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو۔

پہلے: اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (ریحس المنافقین) مرا تو اس کا جنازہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قبریں دیجئے! میں اس کو اس میں کفن دوں۔ آپ نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر دینا۔ جب نبی نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو مڑے کہا یہ آپ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ ریحس المنافقین ہے اس لئے کوئی اور پڑھ لے) لیکن نبی نے اس کا جنازہ پڑھا اور حضرت مڑے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا۔ منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

عینی اس ریحس قال سمعت ابي يقول سمعت حفصة بن عاصم النخعي يقول ثلاث سعادات كان رسول الله ﷺ ينهانا ان نصلي فنهن او نقبر فنهن مؤاننا حين تطلع الشمس ساذغة وحين نقوم قائم الظهيرة حتى تهب الشمس وحين نطيف للعروب حتى تغرب

۱۵۲۰: حدثنا محمد بن الصلاح ابينا يحيى بن النعمان عن ميهال بن حليفة عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ اقبل زحلا فبوره لئلا واسرح في قبوره

۱۵۲۱: حدثنا عمرو بن عبد الله الاودي ثنا ويحيى عن ابراهيم بن يزيد المكي عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا تدفنون مؤانكم بالليل الا ان تضطروا

۱۵۲۲: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبي ﷺ قال صلوا على مؤانكم بالليل والنهار

۳: باب في الصلاة على اهل القبلة

۱۵۲۳: حدثنا ابو بشر بن محمد بن خلف ثنا يحيى بن سعيد عن غنيد بن مافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال لما توفي عند الله بن ابي جاء الله الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اعطني فيصك احمكة فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آذوني به فلما اذاد النبي صلى الله عليه وسلم ان يصل على قال له غمزني الحطاب رضي الله تعالى عنه ما راك لك نصل على عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اسأله حبرئس

استمعوا لهم اولا يستمعوا لهم [سورة ۸۰] فانزل

آیت نازل فرمائی۔ "منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔"

۱۵۲۳: جائزہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرخدرہ اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قبر مبارک میں کفن دیں تو نبی نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قبر میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری۔ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ مَنْ فُتِنَ﴾ غلیٰ ﴿مَنَافِقُونَ﴾ میں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھاؤ اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵: حضرت وائلہ بن اسبق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھاؤ ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

۱۵۲۶: حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی کے اصحاب میں سے ایک مرد فحشی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر حیر کے پکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبی نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ بھی خودکشی نہ کریں)۔

پہلے: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ قام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے حلق دریا فت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

اللَّهُ شَحَابَةٌ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ [البقرة: ۸۴]

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا عِثَارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا لَنَا بَعْضُ نُسَافِرٍ عَنْ عَبْدِ مَنَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَأْسُ الْمَسَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْصَىٰ أَن يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَن يُكَلِّفَهُ فِي قَمِيصِهِ فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ وَكَلَّفَهُ فِي قَمِيصِهِ وَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ فَأَمَرُ اللَّهُ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ لَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِسْرَحِيمَ لَنَا الْحَارِثُ بْنُ شِهَابٍ لَنَا غُنَّةُ بْنُ بَقْطَانٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَخْخُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ امْرِئٍ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زُرَّارَةَ لَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سِمَاكٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ فَادْفَنَهُ الْحِزَامَةُ حَرَبٌ أَلَى مَشَافِصٍ فَدَنَحَ بِهَا نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ أَفْنًا

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَا حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ لَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كُنَّتْ تَقُمْ الْمَسْحُوحَ فَلَفَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَتْ قَهْلًا أَذْثَمُ مِنْ قَاتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا

۱۵۳۲: حدثنا محمد بن حنفیہ قال: مہرانی ابن ابی نصر عن
 انس بن سنان عن علفیہ بن مرثد عن انس بن مارد عن ابنہ ان
 النبی ﷺ صلی علی مینب بعد ما دفن

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز
 جنازہ پڑھی۔

۱۵۳۳: حدثنا ابو خزیمہ حدثنا سعید بن زحر حبل عن
 ابن لہیعہ عن عبد اللہ بن المغیرہ عن انس بن النہیم عن
 ابنی سعید قال: کان فی سوادہ نغم المصحف فتوفیت لیلاً
 فلیسنا اذین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُخبر
 سمعنا فقال الا اذینتمونی بها فخرج باضحہ ووفف
 علی قبرها فکثر علیہا والناس من حلقہ و ذعالہا ثم
 انصرف

۱۵۳۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
 سیاہ خاتون مسجد میں جہازہ و بی قصص رات میں ان کا
 انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت
 کیوں نہ تھا، یا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر
 کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔
 اس کے لئے دعا فرمائی اور وہیں تشریف لے آئے۔

خلاصہ الباب ۱۰ * یہ صلوٰۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کرو یا گیا تو
 اس کی قبر پر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ نماز
 بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبد اللہ بن المبارک کا قول ہے ادا دفن المیت ولم یصل
 علیہ صلی علی القبر۔ ابن اسنن کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں البتہ اسباب اور علل اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے
 ہیں کہ اگر نماز جنازہ جوڑے سے رو جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ وہاں جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان
 ہے کہ اگر مرد یا عورت دفن کرو یا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے مسند میں
 حاکم نے مستدرک میں نسائی نے مسند میں حدیث پڑھ دیہ بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ پڑھ بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس سے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں
 عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پوچھ گئے اور فرمایا تم نے مجھے آگاہ کیا کہ یہ قبر نہیں کیا؟ لوگوں نے عرض کیا
 کنت مائتھا صائفا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا۔ جو میت قبر میں سے اٹھ کر آئے مجھے ضرور آگاہ کیا
 کرو۔ جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر حرام ہے۔ پھر قبر پر تشریف لے آئے۔ اہل بیت نے آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صرف پانچ آدمی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر پار گئی یہ کہیں۔ عاصی قاری نے متفق ابن ابی امام
 سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ وہی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز نہ پڑھی ہو وہ اس کی قبر پر نماز نہ پڑھ سکتا ہے
 حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے یہ بھی کیا جاسکے کہ اس پر ہاں نماز میں
 نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعویٰ نہایت ہی بعید ہے کیونکہ صحابہ سے یہ نہ کہ کسی نے نہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بغیر نماز
 پڑھے دفن کرو یا ہو۔ (صحیح) صاحب مین الہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں البتہ جواب یہ ہے کہ حدیث وہی کی نماز کے بعد یہ
 اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہر) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیل میں صحابہ کو یہ اختیار ہے تو آپ
 اس کا اختیار رکھتا ہذا آپ کی نماز اصل ہونے سے سب کی اقتداء، اصلی حتیٰ جبکہ جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اول نماز باطل

نظمی۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ بیہقی نے عمدة القاری میں امام احمد اور اہل حق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسف بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) ایک ماہ تک جائز ہے۔ (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامانی میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن رحمہ نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب رائے معتبر ہے، یہی صحیح ہے۔ ہونچہ مختلف ہونے حال زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ مولانا زاہد دیوبندؒ سو کہنے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا پرسات کا موسم یا زمین کی ہونٹنا کہ ہوتو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم تین شرطیں بلکہ غالب گمان سے تین ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہوگی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعرنیؒ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرینؒ اور اوزاعیؒ کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

جواب: نجاشی کی نماز جنازہ

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجاشی کا انتقال ہو گیا آپؐ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے، ہم نے آپؐ کے پیچھے غصیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار غصیہات کہیں۔

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو غصیہ تھیں۔

۱۵۳۶: حضرت جمیع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُومُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَفَّاهُ حُلْفَةً وَنَقَدَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَتَبُوا زَيْعَ الْغُصَيِّاتِ

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رِبَاعٍ قَالَ قَالَا بَشُرُ بْنُ الْمُسْتَفْضَلِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ لَمْ نَكُنْ حَمِيصًا عَنْ ثَوْنَسٍ عَنْ أَبِي فُلَاةٍ عَنْ أَبِي النَّهْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْغَضَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَاكِمَةَ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّاهُ حُلْفَةً وَ أَنَّى لَعْنُ الْبَقِيعِ الثَّانِي فَصَلَّى عَلَيْهِ صَفِيْن

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُومُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ هِشَامِ نَسَائِبِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبٍ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ فَلْيُفْرَمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَضَلَّاهُ حَقْلَةً صَفِيًّا

تہارے بھائی جنازی کا انتقال ہو گیا۔ اُٹھو! اس کا جنازہ پڑھو تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ خُذْبَنَةَ بِنْتِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ فَبِحَ لَكُمْ مَاتَ بَعْدَ أَنْ حُكِمَ قَالُوا مِنْ هُوَ قَالَ الْخَدِيسِيُّ

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ قَالُوا مَكَئِيٍّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ أَمُو الشَّكْنِ عَنْ مَالِكِ عَنْ سَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُسْكَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى الْجَدِائِي فَكَثُرَ أَنْفَعَا

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا، اپنے اس بھائی کا جنازہ پڑھو جو تہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: جنازی۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازی کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کیں۔

خلاصہ السبب ☆ عاب پر نماز جنازہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک عاب پر جنازہ نہیں ہے۔ جنازی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنا صحیح بات یہ ہے کہ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ (۲) یا اس پر نماز جنازہ اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں جیسا کی لوگ تھے۔ اس لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) یا اس لیے کہ اس کی تشکیس کسی وجہ سے حاضری یا قواں کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گویا پیرام کو نظر نہیں آ رہی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پرہونا کر دکھا دی گئی تھی۔ (۴) ابن کثیر لکھتے ہیں بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ جنازی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء نے کہا ہے کہ عاب پر اگر اس کے شہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ پڑھنا شروع نہیں ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہم صحابہ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۸)

امام ابن عبدالبر نے بھی کتاب التہجد میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ جنازی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح پڑھ کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبد البرؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نبی تھے وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے، حصینؓ بنا کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر غائب پر نماز جنازہ جائز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحابؓ پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء و راشدینؓ پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص ۳۹۹ ج ۳)

باب: نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَمَنْ انْتَظَرَ ذَافِئًا

۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ انْتَظَرَ حَتَّى يَنْفِرَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْحَبْلِ

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد کے برابر۔

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ ذَافِئًا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا فَتَشْهَدُ الْمَرْغَبَ قَالَ نَعَمْ

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ہے کہ میں نے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزَافٍ عَنْ حِجَابِ بْنِ رِطَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ مَا حَتَّى تَدْفِنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالَّذِي يَفْسُقُ مِنْهُدِ الْقِيرَاطُ اعْطَاهُ مِنْهُ

واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان و یقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ و رسول (ﷺ) کی باتوں پر ایمان و یقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ و رسول (ﷺ) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایمان و اعتقاد کا مطلب یہی ہے۔

چاپ: قبرستان میں جانے کی دعا

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرُ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى لَنَا عَنْ رُكْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رُبَيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْ نَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دُفِنَ فَتَقَالُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوٍّ عَنْ آدَمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ رُبَيْعَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَرِّمُوا عَلَى الْمَقَابِرِ كُنَانًا قَبْلَ بَيْتِهِمْ يَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَا بَيْنَ شَاءَ اللَّهُ نَحْمُكُمْ لِحَقْوَنَ لَسْنَا اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَذَابُ

۱۵۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلتے تو یوں کہیں: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ)) "سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔"

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ لَنَا عَنْ حُذَافَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بُرَيْسِ بْنِ حَبَابٍ عَنِ الْمُتَهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ السَّرَّاءِ أَنَّ عَارِبَ قَالَ حَرَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَارَةِ قَعْدِ جَبَالِ الْقَلْبَةِ

چاپ: قبرستان میں بیٹھنا

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۳۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ لَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَعْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ الْمُتَهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ السَّرَّاءِ أَنَّ عَارِبَ قَالَ حَرَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

۱۵۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عارب! ہم تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں تھے۔

خَسَنَازَہ فَاسْتَبَشَّرَ اِلَى الْقَبْرِ فَحَلَسَ خَاتَمَ عَلٰی رُؤُوسِہَا
سروں پر پرندے ہیں۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي اَدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّانٍ
ثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي غَمْرٍ عَنِ الشَّيْ
خٍ رَضِيَ عَنْہُ وَ حَدَّثَنَا عَنْہُ اَللّٰهُ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا اَبُو حَالِدٍ الْاَخْمَرِيُّ
ثَنَا الْحُصَيْنِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي غَمْرٍ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ رَضِيَ
اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مَلْءِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ وَ قَالَ اَبُو حَالِدٍ مَرَّةً اِذَا وَضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِہِ قَالَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِي اللّٰهِ وَ قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِثِہِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مَلْءِ رَسُوْلِي اللّٰهِ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا عَنْهُ الْمَلِکُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا عَنْدُ
الْعَرَبِيِّ ثَنَا الْحُصَيْنِيُّ ثَنَا بَدَلٌ بْنُ اَبِي خَرِيسٍ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي زَافِعٍ عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِی عَنْ اَبِي
زَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيَ عَنْہُ وَ رَسَّ عَلٰی قَبْرِہِ مَاءً.

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَازِرُونَ ثَنَا اِسْحَاقُ ثَنَا الْمُحَارِثِيُّ عَنْ
عُسْرُو ثَنَا قَبَسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ اَبِي سَعْدٍ اَنْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ رَضِيَ عَنْہُ اَحَدٌ مِنْ قَتْلِ الْقَتْلَةِ وَ اَنْتَقِلَ اِسْتِغْلَا (وَ اَسْتَلَّ)
اِسْتَلَا

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَافِظُ بْنُ عِنْدِ الرَّحْمَنِ
الْكُفَيْسِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْاَزْدِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَلْمُسَبِّحِ قَالَ
حَضَرْتُ اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَمْرٍ وَ فِي حَارِوَةٍ فَلَمَّا
وَضَعِيَا فِي اللَّحْدِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی
مَلْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) فَلَمَّا اُحْدِثَ فِي ثَنُونَةٍ
الْفَسَ عَلٰی اللَّحْدِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَخْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ حَسَنَ الْاَزْهَرِ عَنْ حَسَنِيْہَا وَ صَعْدَ

جہاں: میت کو قبر میں داخل کرنا

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں
داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بِسْمِ اللہ و
علی ملۃ رسول اللہ))
دوسری روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللہ و علی سُنَّہ رسول اللہ))۔

ایک اور روایت میں ہے:

((بِسْمِ اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ))۔

۱۵۵۱: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی
چھڑکا۔

۱۵۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا
گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف
کیا گیا۔

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے
ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اس کو قبر
میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ
رسول اللہ)) جب لحد کی آفتیش برابر کرنے لگے۔ تو کہا
((اللّٰهُمَّ اَخْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ)) ((اے اللہ! اسے
شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا دیجئے۔ اے اللہ
زمین کو ان کی پاپوں سے جدا رکھے (کہیں زمین مل کر ان کی

وَزُجَّهَا وَلِغَهَا مَنكَ رَضُوا مَا قُلْتُ يَا مَنَ غَمْرَاشِي
سَعْنَةُ مَن رَضُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ قُلْنَةُ
سَرَانِكَ قَالَتْ نَسِي إِذَا لَقَاكَ عَلَى الْقَوْلِ مِنْ لِسَانِ سَعْنَةَ
مَن رَضُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلاصہء المصاب ✽ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارنا جائز یا ناجائز کی طرف سے؟ اس کے جواب میں کوئی اختلاف نہیں دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کوئی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سر پہ جنازہ کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر گد میں اتارا جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی چلانے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علیؓ، محمد بن الحنفیہؓ، اہل حق بن رابعہؓ، ابراہیم نخعیؓ اور امام مالکؒ کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پانچویں کی طرف اتارنا افضل ہے۔ جس کو سنل کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ سنل کہتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلامؒ کی مسموط میں اور فتاویٰ کی قاضی خاں و خلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی ہے سر پر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قدیم کے بالمقابل ہو جائے پھر دوسرا شخص قبر میں داخل ہو کر اول میت کا سر چڑھ کے اس کو قبر میں داخل کرے۔ پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو نکھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابو داؤد و ترمذی نے اسرائیل میں ابراہیم نخعیؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارنا گناہ تھا اور سنل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدیؒ الکامل میں اور امام بیہقیؒ نے سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث ۱۵۵۲ ابھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد عوفی ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے صحیح میں اور امام ابو داؤد و ترمذی نے ان سے روایت کی ہے اور یہ صدوق ہے اگرچہ چونک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

٣٩: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْيَابِ اللَّحْدِ

۱۵۵۳: حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون نا عجم بن سلم الزائري قال سمعت علي بن عبد الأعلى يذخر عن أبيه عن سعيد بن جبير عن أنس عن عمار قال قال رسول الله ﷺ اتخذ لنا والتقى لعيرنا۔

۱۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لحد (مقبر) ہمارے لئے ہے اور صندوق قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُكَ
عَسَى الْقَطَّانُ عَنْ زَادَانَ عَنْ حَرْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَحْلِيِّ
عَنِ الْقَالَ وَنُوفٍ اللَّهِ ﷺ الْفَحْلِيُّ قَالَ وَالسَّقْلُ لَعْنًا

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیانی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیانی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ غَسَّ
عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ عَنْ سَعْدِ أَنَّهُ قَالَ الْحَدَّثُوا إِنِّي لَخَلَا وَأَنْصُؤُا
عَلَى النَّاسِ نَضًا لَمَّا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا
کہ میرے لئے لحد بنانا اور ہجی ایٹوں سے اس کو بند کر
دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا
گیا۔

خلاصہ الباب ۶۰ لحد یعنی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس
لیے آئی ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

باب: شق (صندوقی قبر)

۴۰. بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ

۱۵۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا هَانِئُ بْنُ الْقَاسِمِ
ثَنَا مُارِكُ بْنُ فَصَّالَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الْعَوْنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلْنَا فِي الشَّقِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَالِدُ بْنُ رَجُلٍ يُلْحِدُوا حَرَّ يَصْرُخُ فَقَالُوا
سَتَحْسَرُ رَنَا وَنَعْتُ النِّهَامَ فَإِيَّاهُمَا نَسِلُ نَزَكَةً فَارْسَلِ
إِيَّاهُ فَسَلَّ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحِدُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۵۵۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا یہ میں ایک صاحب لحد
بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے
کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی
طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں
گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ عُبَيْدُ بْنُ
طُعَيْلٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُثَنَّى الْقُرَشِيُّ ثَنَا
أَبُو أَبِي مُثَنَّى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَخْلَعُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ حَتَّى تَكُونُوا هُنَّ ذَلِكَ
وَأَرْتَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَنْصَلُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا
فَارْسَلُوا إِلَى الشَّغَاوِ وَاللَّحْدِ جَمِيعًا فَجَاءَ اللَّاحِظُ فَلَحِدَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَفَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا
وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا
صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں
بلند ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور
نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔
آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے
والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے
صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

باب: قبر گہری کھودنا

۴۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْرِ الْقَبْرِ

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
ثَنَا مُؤَمَّرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ

۱۵۵۹: حضرت اورع سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں آپ
رات بھائی کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

الافرع السلمي قال حدث لبله اخبرني النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل فراء نه عابله فروح النبي صلى الله عليه وسلم قلقت يا رسول الله هذا غراء قال فمات سالمه بنه فمرعوا من جهالة فحملوا نعشه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اوفوا به وفق الله له الله كان نبحت الله ورسوله قال وحر خرفة فقال اوسعوا له اوسع الله عليه فقال بعض اصحابه يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم) لقد خزلت عليه فقال اخذ الله كان نبحت الله ورسوله

[illegible]

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ الْبَلَاغَةُ فِي الْقَبْرِ بَاب: قبر پر نشان رکھنا

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا الْعَمَّاسُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَيْلِ
الْبُخَيْرِيُّ رَوَى عَنْهُ الْعَرِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ
بْنِ رَيْدٍ عَنْ رَيْبِ بْنِ نَبِيطٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْلَمَ قَسْرَ عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ بِصَخْرَةٍ

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

خلاصہ اسباب ۳۶ قبر کے مہربانے مثانی سے لیے حجر گادینا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا اس پر گنبد بنانا، سیٹھ سے پائنتہ کرنا اس پر چراغ جلانا، چادر چڑھانا، سندان چڑھانا یہ سب بدعت کی رکبتیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اسحاب سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچیا اور فرمایا کہ کوئی صورت دیکھیں اس کو نہ دین اور جو قبر اوچی دیکھیں اس کو زمین سے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنگر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اوچھا کیا۔ ملا فرماتے ہیں کہ اوچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو سیٹھ کرنا واجب ہے۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّبَاءِ عَلَى

الْقُبُورِ وَ تَحْصِيصُهَا وَ الْكِتَابَةُ عَلَيْهَا

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْزُوقٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا قَالَا
عَنْ الزُّوَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْوَثَّابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَخْعِصِ الْقُبُورِ .

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا خَفِضَ مِنْ غِيَابِ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ كُنُفَ عَلَى الْقَبْرِ شَرٌّ .

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
السُّفَرَانِيُّ قَالَا وَ هَبْ لَنَا عَنْ الرَّحْمَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ

چاپ: قبر پر عمارت بنانا اس کو پختہ بنانا

اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع
فرمایا۔

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے
منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع
فرمایا۔

خلاصہ الباب: عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصری
سے نقل کیا گیا اور قزوینی کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لپ جائز ہے کوئی قاحت نہیں۔

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَتْوِ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعُصَابِيُّ ابْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا بَحْثُ بْنُ
صَالِحٍ قَالَا سَمِعْنَا مِنْ مَخْلُومٍ قَالَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ بَحْثِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى
حَازِقٍ ثُمَّ اتَى قَبْرَ الْمَيْتِ فَخَنَى عَلَيْهِ بِنَ قَلْبٍ رَأْبِهِ دَلَالًا .

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ

عَلَى الْقُبُورِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا عَبْدُ الْقَيْسِ بْنُ أَبِي
حَدَّادٍ عَنْ شُهَيْبِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَئِنْ بَخَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى خَشْرَةٍ لُحْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَخْلُسَ عَلَى قَبْرِ .

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُرَّةٍ قَالَا

چاپ: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی
پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی
ڈالی۔

چاپ: قبروں پر چلنا اور

بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
اگلا رے پر بیٹھے جو اس کو جلا دے یہ اس کے لئے قبر پر
بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

الْمُحَادِثُ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي الْحَبْرِ مَرْثَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْسُقْ عَلَى حَنْزِرٍ أَوْ سَبْهُ أَوْ
أَخْصَفْ تَعْلَى بِرُخْلَيْ أَحَدٍ مِنْ إِبْنِ أُمَّنْسَى عَلَى قَبْرِ
مُسْلِمٍ وَمَا لِي أَوْسَطُ الْقُبُورِ قَضِيثٌ حَاضِيٌّ أَوْ وَسْطُ
الشُّوْقِ.

نے فرمایا: میں انکار سے یا تکوار پر چلوں یا جو سے پاؤں
کے ساتھ سی لو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر
چلنے سے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان
قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں
رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت
بے شرمی اور کشف ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان
بھی اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کے مطلب میں علماء کے دو اقوال ہیں (۱) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ بیٹنے
سے مردوں کی توجہ ملے گی۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ سے نقل ہے کہ بیٹنے سے مراد پاؤں کا نہ پیشاب کے لیے بیٹنا ہے کہ
جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

۳۶. بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ التَّعْلِينَ فِي الْمَقَابِرِ
۱۵۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ كَتَبْنَا وَكُنِيَ قَدْ اَلَاؤُذُنُ
شِيَاخَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ نَسِيبِ بْنِ يَنْبُكٍ عَنْ شَمِيرِ
بْنِ الْحِصَاصَةِ قَالَ سَمِعْنَا أُمَّ أَمْنَسَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ بَإِنَّ الْحِصَاصَةَ أَمَا تَقَعْمُ عَلَيَّ اللَّهُ اصْبَحْتَ تَمَاشِي
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقَمَ عَلَيَّ اللَّهُ شَيْئًا كُلُّ
حَزْمٍ قَدْ أَتَانِيهِ اللَّهُ فَمَضَى عَلَيَّ مَقَابِرَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
أَذْرَكَ هَؤُلَاءِ حُزْمٌ كَثِيرٌ أَمْ نَقَمَ عَلَيَّ مَقَابِرَ الْمُشْرِكِينَ
فَقَالَ سَقِ هَؤُلَاءِ حُزْمًا كَثِيرًا قَالَ فَالْتَمَسْتُ هَوَايَ وَخَلَا
يَمْنَسَى نَيْسَ الْمَقَابِرِ فَمَنْ لَعَنَهُ فَقَالَ يَا صَاحِبَ النَّيْتِ
الْقَهْمَا

باب: قبرستان میں جوتے اتار لینا
۱۵۶۸: حضرت بشر بن خصاصہؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار
میں رسول اللہؐ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: اے
ابن خصاصہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو
حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں
نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو
ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما
دی ہیں تو آپؐ مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے اور
فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین
کے قبرستان سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بہت سے خیر
سے پہلے آ گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے توجہ فرمائی تو
دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہننے قبرستان میں چل رہے
ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جوتوں
والے اپنے جوتے اتار دو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَدْ اَلَاؤُذُنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُهَذَّبٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ ﷻ عُثْمَانُ يَقُولُ حَدِيثَ حَبِذٍ وَ
رَجُلٌ نَفَقَ

خلاصۃ الباب ☆ سہیلہ: رنگے ہوئے چڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چنا کیا
ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکرر فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان النیت یسمع
فروع تعالیم)) کہ میت لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کہ میت تڑپیں گا ذکر ہے۔

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

چاپ: زیارت قبور

۱۵۶۹. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي خَلَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذْكُرُكُمْ الْآخِرَةَ
۱۵۷۰. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الْحَوْصَرِيُّ ثَابِتٌ عَنْ
سَلْمَانَ بْنِ مُثَنٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
ثَلَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.
۱۵۷۱. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَابِتٌ وَهَبُ النَّدَائِ
أَبُو خَرِيجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ هَالِيٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ بْنِ الْأَجْدَاعِ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ تَهْبِطُكُمْ عَنْ
زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تَزِيدُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَتَذْكُرُ
الْآخِرَةَ

۱۵۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت
کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔
۱۵۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت میں
رخصت دی۔

۱۵۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں
قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو اب قبروں کی
زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رشتی اور
آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ۶۶: جاہلیت کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ جب ایمان والوں میں
راخ ہو گیا۔ صحابہ سے شرک کا خوف نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی اور فرمایا کہ اؤل تم لوگوں کو منع کیا تھا
زیارت قبور سے تو اب ان کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

چاپ: مشرکوں کی قبروں کی زیارت

۱۵۷۲. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
نَسَائِرٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي خَلَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَاهُ
فِيهِمْ وَأَنْتُمْ مِمَّنْ حُذِرْتُمْ أَنْ تَفْسُدُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ فِي
أَنْ تَسْتَعْمَرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَأَسْأَلْتُ رَبِّي هِيَ أَنْ
تُزُورَ فَتَرَاهَا هَذِهِ بَنِي فُزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذْكُرُكُمْ
الْمَوْتَ.

۱۵۷۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی والدہ محترمہ
کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور پاس والوں کو بھی رُلا
دیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے والدہ کیلئے
بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ
دی اور میں نے اپنے رب سے والدہ کی قبر کی زیارت
کیلئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی سو تم بھی قبروں
کی زیارت کیا کرو کیا یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک
دیہات کے رہنے والے صاحب نبیؐ کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والدہ صدمہ محسوس کرتے

۱۵۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ
الْوَأَسَطِيُّ نَسَائِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ
الرُّهَافِيِّ عَنْ مَسْلَمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ هَالِيٍّ قَالَ جَاءَ الْغَزَالِيُّ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنْسِي كَانَ يَصِلُ الرُّخْمَ وَكَانَ هَانِيَهُ هُوَ قَالَ فِي السَّارِ قَالَ فَكَانَهُ وَحْدَهُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَئِنِ أَنْوَكْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَمَا مَرَّزْتُ بَقَرَتِي مُشْرِكٌ بِمَشْرُوعٍ بِالسَّارِ قَالَ فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْبًا مَاتَرْتُ بَقَرَتِي بِالسَّارِ بِشَرُّهُ بِالْأَسَارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیاں گنوائیں) بتائیے وہ کہاں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہؐ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور ام یز کو اور جناب ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابوطالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت بگاڑا ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعدائے اسلام اس الکھمر - شرک و کفر بہت تہائی کی چیز ہے کہ تنقیر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔

باب عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ

کرمنا منع ہے

النِّسَاءِ الْقُبُورِ

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

كُنْهُنَّ عَنْ نِسَائِهِنَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُجَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهُدَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَانَ بْنِ مَاتَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُورَاتِ الْقُبُورِ

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

عن ابيه عن ابي هريرة قال لعن رسول الله ﷺ زُورَت القُبر.

عورتوں پر لعنت فرمائی۔

خلاصہ: کتاب ۵۰۔ ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نو حد کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر غلاب شریعت پر لڑتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پابند ہو قبرستان جا کر وہی تہائی نہ کہے اس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المومنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا

۱۵۷۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرما) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا کیا تم میت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہو گی؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا پوچھ لے کر جواب کے بغیر۔

باب: نو حد کی ممانعت

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((و لا یغضبیک فی مغزوب)) کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ سے مراد نو حد کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حصص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو حد کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱: حضرت ابوما لک اشعرئ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نو حد کرتا

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ نَعْرِمْ عَلَيْنَا

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ ثنا اسْرَائِيلُ عَنْ إسمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَبْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْحَطَّيْنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَا نَسَوْهُ خُلُوسٌ فَقَالَ مَا يَجْلِسُخُنْ فَلَنْ تَنْتَظِرَ الْحَدَاةَ قَالَ خَلْ تَنْفَسْ فَنَفَسٌ لَا قَالَ خَلْ تَنْحَلِسْ فَلَنْ لَا قَالَ خَلْ تَذَلِّسْ فِيمَنْ يَذَلِّيْ قُلْ لَا قَالَ فَارْجِعِي مَا زُوْرَاتٍ عِزِّيْ مَا خُوْرَاتٍ

۵۱: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّبَاخَةِ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ نَسَّ عَنْهُ اللَّهُ مَوْلَى الضَّخْءِ عَنْ شُهْرٍ ابْنِ خُوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((و لا یغضبیک فی مغزوب)) [الممتعة ۱۲] قَالَ النَّوْخِ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا جِسْمُ بْنُ غَسَّارٍ ثنا إسمَاعِيلُ بْنُ عَابِيٍّ ثنا عَنْهُ اللَّهُ ثنا جِسْمُ بْنُ حَرْبٍ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ حَطَبُ مُعَاوِيَةَ بِحَمِصٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْخِ

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَسَوِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ثَنَا نَعْمَنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنِ

یہیں شعیبؑ نے نبی شعیبؑ عن نبی مالکؑ الانعرونیؑ قال قال رسول الله ﷺ يَا خَلْفَ بْنَ اُمِّ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيَّ وَالْطَّيْحَةَ الْهَاشِمِيَّةَ وَلَمْ تَكُنْ لِقَوْمِ اللَّهِ لِيَا بَنِي قَطْرَانَ وَهَزَعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ
عُمَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيِّئَةُ عَلَى
السَّيِّئِ مِنَ أَمْرِ الْخَالِئَةِ فَإِنَّ النَّاسَ إِذَا لَمْ يَنْبُ قَبْلَ أَنْ
تَمُوتَ فَأَلْهَمَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سِرَابِيلٌ مِنْ فَطْرَانِ
لَهُ يَغْلِي عَلَيْهَا مِدْرَحٌ مِنْ نَارِ النَّارِ۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَدْ غَبِثَهُ اللَّهُ آبَاَنَا
إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَضَعَ جَنَازَةً مَعَهَا آتَةٌ
۱۵۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع
فرمایا جس کے ساتھ نوہ کرنے والی عورت ہو۔

☆ خلاصہ السباب: نوح اور نجات کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور ابو نعیم آواز سے اس کے مناقب و مناقب بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۴ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کیے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو جنازہ اور گناہ کبیرے کا جنازہ ہو سکتا ہے۔

٥٢. بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَشَقَّ الْجُيُوبِ

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكُنْتُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشْرٍ قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَنْ الزَّخْمِيِّ حَمِيصًا عَنْ سَفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ نَحْوَ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَا وَكُنْتُ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِمَّنْ شَقَّ الْفُحْيُوتَ وَصَرَبَ الْعُلُودَ وَذَعَا بِدَعْوَى الْخَاهِلِيَّةِ

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ النَّحَّاسِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
 ۱۵۸۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوٹنے والی
 کمرامہ قتالاً نصا کہو اسماء، عن عبد الرحمن بن یزید بن

۱۵۸۵: حضرت ابوالہامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ کو ہنسنے والی

باب: چہرہ پیٹنے اور گریبان

بھاڑنے کی ممانعت

۱۵۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی واؤ باز کرے)۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْخِيُوبِ وَحُصْرِ

جابر: عَنْ مَسْخُوفٍ وَالْفَاقِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْخَامِئَةَ وَجَهَهَا وَ الشَّافَةَ خَتْنَهَا وَ الدَّاعِيَةَ بِالزَّوْنِ وَ التَّوْنِ.

گربان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی ہائے بلاست پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَكِيمَ الْأَوْجِيّ قَالَا: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَقُولُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْزَخٍ وَ ابْنِ بُرَيْدٍ أَنَّ ابْنَ بُرَيْدٍ قَالَ لَنَا ثَقْلُ الْأَمْرِ مُوسَى الْقَلْبِ إِسْرَافُهُ أَمْ عِنْدَ اللَّهِ تَصْبِيحُ بَرْنَةٍ فَاقِي قَالَا لَهَا أَوْ مَا عَلِمْتُ أَنَّ نَبِيَّ مَثْنُ مَثْنٍ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نَبِيٌّ مَثْنُ مَثْنٍ وَ سَلَقَ وَ حَرَقَ.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمن بن بربزہ اور ابو بردہ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰؓ بیان فرماتے تو ان کی البیہام عبد اللہ روئے چلانے لگے۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرماتے گئے تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرمندانے والے رورور کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

خلاصہ الباب: جاہلیت کے دور کی رسوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اُس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریبان پھاڑے سرمندانے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی چلا (سٹی) کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرکانہ جاہلیت کی رسوں سے بچائے۔ (علی)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بد رسومات ایجنہ ہندوؤں کیس تو ان سے مستعار ضرور لی گئی ہیں اور رواج پاری ہیں کہ شوہر کے مرنے پر اُس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اُس کی دوسری شادی کرنے کو مجبور سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طعنا کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابو سعید)

باب: میت پر رونے کا بیان

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ أَنَّ ابْنَ شُبَّانَةَ وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَ بَنِي عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنِسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي حَسَاةٍ فَرَأَى عُمَرَ إِفْقَاصًا بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَغِيهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْغَيْبَ دَاعِيَةٌ وَ النَّفْسُ مُصَانَةٌ وَ الْعَهْدُ فَرِيَّةٌ

۱۵۸۷: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روستے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عراس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے دل مصیبت زدہ اور (صدہ کا) وقت قریب ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ أَنَّ ابْنَ شُبَّانَةَ قَالَا لَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَّادٍ

بِسَلسَلَةٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ الشَّيْخِ سَخُوهِ

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا: عَنِ الْوَّاحِدِ بْنِ رِبَادٍ قَالَا: عَصِمَةُ الْأَخْلَوِيُّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لُبَيْسٍ ثَابِتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَاذَلَّتْ إِلَيْهِ ابْنَاتُهَا فَلَا رَسْلَ إِلَّا إِلَيْهَا ابْنُ لُبَيْسٍ مَا أَحَدٌ وَلَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا فَلَا رَسْلَ إِلَّا إِلَيْهَا أَنْ لَمْ يَأْتِهَا وَلَمْ يَأْتِهَا وَتَحْلُ شَيْءٌ عِنْدَهُ أَلَيْ أَحِلُّ مَسْمُومٍ فَلْيَضْبِرْ وَلْيَضْبِرْ فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ فَارْسَلَتْ عَلَيْهِ فَهَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ خَبَلٍ وَأُمِّي تَنْ كُفِّ وَغَاذَةُ بْنُ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا دَخَلْنَا نَأْوِلُوهُ الصُّبْحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوْجَةُ تَقْلُقُ فِي صَفَرِهِ قَالَ حَسَنَةُ قَالَ كَانَتْ شَاةً قَالَ هَكَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الرُّخْمَةُ النَّسِيَّ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي سَبِيٍّ أَدَمَ وَأَنَا بَرَحِمُ اللَّهِ مِنْ عَادَةِ الرُّخْمَاءِ

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَابِعِيٌّ مِنْ سَلِيمٍ عَنْ ابْنِ جَيْشَمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْصِبٍ عَنْ أَنَسَاءِ بِنْتِ بَرِيدٍ قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُمُ بَكِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُعْزِي (وَأَنَا ابْنُ بَكْرِ) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَسْتُ أَحَقُّ مِنْ عَطَمِ اللَّهِ حَقَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْبَعُ الْعَيْنُ وَيَخْرُجُ الْقَلْبُ وَلَا تَقُولُ مَا يَنْحَطُّ الرُّبُّ لَوْ لَا شَيْءٌ وَغَدَّ ضَادِقٌ وَمَوْغَوْفٌ خَائِبٌ وَأَنْ الْآخِرُ تَابِعٌ لِلْأَوَّلِ

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ایک نواسے کا انتقال ہوئے لگاتار صاحبزادی صاپہؓ نے نبیؐ کو کہلا بھیجا آپؐ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو صاحبزادی نے دوبارہ آپؐ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے۔ میں معاذ بن جبلؓ ابی بن کعبؓ اور عبادہ بن صامتؓ (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہوئے جب ہم اندر گئے تو گھر والوں نے بچہ رسول اللہؐ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا پرانی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی پتا ہے اسی طرح روح سینہ میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہؐ رونے لگے۔ عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ کیا؟ فرمایا وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولاد آدمؑ میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہؐ رونے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپؐ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: آگے برس رہی ہے دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پردردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

نہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب بتا دیجئے کہ اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔

۱۵۹۰: حضرت حسنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے کہا۔ آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو قطع ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ عبدالاشہل کی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اُحد کی لڑائی میں مارے جانے والوں پر روری تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ پر رونے والی کوئی بھی نہیں؟ تو انہی عورتوں نے کہا: اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: ان کا تاس ہو ابھی تک وہیں نہیں گئیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی سرنے والے پر نہ روئیں۔

۱۵۹۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

لَوْحَدَا غَلِیْکَ بِاَبْرِہِمَ اَفْضَلُ مِمَّا وَجَدْنَا وَ اِنَّا بِکَ لَمُخَوَّنُونَ

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا سَمِعْنَا اَبْنَ مُحَمَّدٍ الْعَمَرَوِیَّ قَالَا عِنْدَ اللّٰہِ نَبِیُّ غَمْرِ غِیْرِہِمَ نَبِیُّ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ عَبْدِ اللّٰہِ نَبِیُّ خُشْبِ عَنْ اَبِیہِ عَنْ خُشْبِ نَبِیِّ خُشْبِ اَنَّهُ قَبِلَ لَهَا قَبْلَ اَحْوَبَ فَالْتَمَسَتْ رَحْمَۃَ اللّٰہِ وَ اِنَّا لِاَبِیہِ رَاجِعُونَ فَالْوَقْلُ رُوْجُکَ فَالْتَمَسَتْ رَحْمَۃَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ لِلرُّوْحِ مِنَ الْعَمْرِ اَوْ لَشُعْبَةٍ مَا هِیَ لِنَبِیِّ

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا هَرُونَ بْنُ سَعْدٍ الْمِضَرِّیُّ قَالَا عِنْدَ اللّٰہِ نَبِیُّ وَحِبِّ اَنَّا اَسْمَہُ نَبِیُّ زَبَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیِّ غَمْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِسَیِّئَۃٍ عِنْدَ الْاَنْہٰلِ یَسْتَحِنُّ هَلْکَہُمْ یَوْمَ اُحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکِنْ حَمْرَۃٌ لَا یُؤَاجِیْ لَہُ فِجَاعَ سَیِّئَۃٍ الْاَنْصَارِ یَتَکِبْنَ حَمْرَۃٌ فَاسْتَبَقَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ وَ یُخْجَلْنَ اَمَا اَنْفُسُی بَعْدَ مَرُوْہُنَّ فَلِیْسَ لَہُنَّ وَلَا یَتَکِبْنَ عَلٰی ہٰلِکٍ بَعْدَ الْیَوْمِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ اَبْرِہِمَ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنِ اَبِیِّ اَوْفٰی قَالَا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْمَعْرُوْفِیِّ

خلاصۃ الباب ☆ حدیث: ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی! اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نوحد نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدنی کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دلی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل کی نرمی اور مزاج کی ضمانت رومی کی نشانی ہے جس شخص کو ایسے موقع پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی الیہ، اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے سکراتے ہیں۔ یہ بزرگانِ دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک سرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ گلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُعَذَّبُ

ہدایہ: میت پر نو حکم ہے اس کو

بِمَانِيحٍ عَلَيْهِ

عذاب ہوتا ہے

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَاؤُ عَنْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ لَنَا عَنِ الضَّمَدِ وَوَهَبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنْ عُمرِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا نَحِيَ عَلَيْهِ

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَاسِبٍ قَالَ عَنِ الْعُرَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَزْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ سَكَاةَ الْحَيِّ إِذَا قَالَُوا وَاعْتَصَدَاةً وَكَاسِيَاةً وَآثَا صِرَافَةٍ وَاحِلَاةً وَنَحْرُ هَذَا يُنْفَعُ وَيُقَالُ إِنَّهُ كَحَدَلِكِ أَنْتَ كَحَدَلِكِ

۱۵۹۳: حضرت اسید بن اسید روایت کرتے ہیں موسیٰ سے وہ اپنے والد ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے جب وہ کہیں ہائے ہمارے سہارے ہائے ہمیں کپڑے پہنانے والے ہائے ہماری مدد کرنے والے ہائے پھاڑ کی مانند مضبوط اور اس جیسے کلمات تو میت کو ڈانٹ کر پوچھا جاتا ہے کہ تو ایسا ہی تھا؟ تو ایسا ہی تھا؟ اسید کہتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ (تعجب ہے کہ) اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا تو موسیٰ کہنے لگے تیرا پاس ہو میں تجھے کہہ رہا ہوں کہ مجھے ابو موسیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی تو کیا تم یہ کہو گے کہ ابو موسیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا یا یہ کہو گے کہ میں نے ابو موسیٰ پر جھوٹ باندھا۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ غَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَتْ يَهْوِيهِ مَائَتٌ فَسَمِعْتُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَكُونُ عَلَيْهَا قَالَ فَإِنَّ أَهْلَهَا يَسْتَكُونُ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

۱۵۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر والوں کو اس پر روتے ہوئے سنا تو فرمایا: اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

۱۵۹۶: جہور علماء فرماتے ہیں کہ میت کو عذاب اُس وقت ہوتا ہے کہ جب وہ وصیت کرے روئے کی اور

مضمینی

میں محمدؐ کو دے دیئے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض الوقت میں) ایک دروازہ کھولا جو آپؐ کے اور لوگوں کے درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابو بکرؓ کی افتاء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اس امید پر (حمد و ثناء کی) کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کا خلیفہ و جانشین انجی کو بناائیں گے جن کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس) سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ دوسروں پر آئی اسلئے کہ میری امت پر میرے بعد میری مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

مضمینی

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کرے از سر نو ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی کے دن لکھا تھا۔

یومِ اُصیب

خلاصۃ السلاب ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تقاضا نظر آ رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے فضل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ بطرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو اس چیخنے والی کو زبردستی چپ کرادے۔ اللہ کے بندو اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ ابن جریرؒ نے اسی قول کو پسند کیا اور قرام ائمہؒ نے جن میں علامہ ابن تیمیہؒ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لویعہ بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا لوٹ جاؤ! گناہ اٹھانے والیوں! ثواب نہ پانے والیوں! زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تقاضی کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو (اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھروالوں کو نوہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وحیث نہ بھی کی ہو لیکن اس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کر دیں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس کو توبہ پر میت پر جو عذاب ہوگا جو میت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا موقف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزری چکی ہے۔

مومن کو جب تکلیف دہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرے نہ روئے اور نہ پیٹے بس انا اللہ وانا الیہ راجعون کہے! اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولیٰ کے وقت تو خوب رویا چینا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ رونے پیٹنے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بتاتیں بیان کی گئی ہیں۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ غَوَى مُضَابًا

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ عَمْرٍاءَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَذَفَةَ عَنْ الشَّيْخِ عَمْرٍو أَنَّ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَغْوِي أَخَاهُ سَمِيعَةً إِلَّا كَسَفَهُ اللَّهُ سَحَابًا مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۶۰۱۔ حضرت محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان والا اپنے بھائی کو پریشانی میں تسلی دلائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ الزَّهْمِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَزَى مَصَابًا فَلَهُ مِثْلُ آخِرِهِ۔

۱۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ

أَصْهَبَ بَوْلَهُ

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي عَنْ الزَّهْمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لَوْحِلٍ لَوْلَا أَنَّهُ مِنَ الْوَلَدِ فَيُلَاحِظُ الْوَلَدَ إِلَّا تَحْلَهُ الْقَسَمُ

۱۶۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ عَبْدِ السَّلَامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے جوئی سے قتل مر جائیں تو وہ (بچوں کے والدین) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے داخل ہونا چاہیں (مقرب فرشتے اُنکا) استقبال کریں گے۔

۱۶۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمان غاونہ یوی کے تین بچے جوئی سے قتل مر جائیں اللہ تعالیٰ اپنی زائد رحمت سے ان سب (والدین اور بچوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۶۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین بچے جوئی سے قتل ہی آگے بھیج دے تو وہ دوزخ سے (بچاؤ کے لئے اس کا) مضبوط قلعہ بن جائیں گے تو ابو ذرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو بھیجے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اور دوی سہی تو قاریوں کے سردار ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک بھیجا ہے؟ فرمایا: ایک ہی سہی۔

خلاصہ الباب ۵۷: نَحْلَةُ الْقَسَمِ: یعنی قسم کھانے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت ﴿إِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رِجْلٍ مِّنكُمْ أَوْ كَافَّةً﴾ "تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے"۔ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر جبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرمادیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أُصِيبَ بِسَقَطٍ

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل بیت کچا بچہ جس کو

اَسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمَّا خَرَبُوا نُوَّحْمَانُ عَنْ شَرِّ حَتَّىٰ نَبِ
نَسْفَعَةُ قَالَ لِقَيْسِ غَنَّةٌ نُّنْ عِنْدَ السَّلْمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ
الْوَلَدِ لَمْ يَتَلَوَّعُوا الْحَبَّ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنَ ابْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ
مَنْ يَهِشَاءُ دَخَلَ

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنِيُّ لَمَّا عِنْدَ
الْوَارِثِ نُوَّحْمَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَتَوَقَّى لَهَا
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَتَلَوَّعُوا الْحَبَّ إِلَّا أَذْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ
بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللَّهِ الْيَاقُمِ

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ لَمَّا اَسْحَقُ بْنُ
يُونُسَ عَنِ الْغَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى غَمَرِ
بِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي غُنَيْدَةَ عَنْ عِنْدَ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَلَوَّعُوا
الْحَبَّ كَمَا نُوَّ لَهُ حَبًّا خَصِيًّا مِنَ الثَّارِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَلِكَ الثَّانِ قَالَ وَالثَّانِي فَقَالَ أَبُو نُوَّ كَعَبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْقُرْآنَ فَذَلِكَ وَاحِدًا قَالَ
وَوَاحِدًا

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ لَمَّا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ التَّوْقَلِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

رُؤُوسًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَقْبَلُهُ نَزْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَارِبٍ أُخْلِفَهُ حَلْفِي.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو

نَجْمٍ الثَّكَابِيُّ قَالَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَنَا مِنْذَلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ زَيْنَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ السَّفَطَ لَبَرَاءِعُمْ وَنَهْ إِذَا أَذْجَلُ أَبَوَيْهِ السَّارِ فَيُفَالُ أَبَاهَا السَّفَطُ الْمَرْغَمُ وَنَهْ إِذَا جَلَّ أَنْوَيْكَ الْحَبَّةَ فَيُخَرُّ هُمَا بِسِرِّهِ حَتَّى يَدْخُلَهُمَا الْحَبَّةُ.

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ لَنَا غَبِيْدَةُ بْنُ خَمِيْدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ غَسْبَدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّفَطَ لَيُخَرُّ أُمَّهُ بِسِرِّهِ إِلَى الْحَبَّةِ إِذَا أَحْسَنَهُ.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو نَجْمٍ الثَّكَابِيُّ قَالَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَنَا مِنْذَلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ زَيْنَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ السَّفَطَ لَبَرَاءِعُمْ وَنَهْ إِذَا أَذْجَلُ أَبَوَيْهِ السَّارِ فَيُفَالُ أَبَاهَا السَّفَطُ الْمَرْغَمُ وَنَهْ إِذَا جَلَّ أَنْوَيْكَ الْحَبَّةَ فَيُخَرُّ هُمَا بِسِرِّهِ حَتَّى يَدْخُلَهُمَا الْحَبَّةُ.

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ لَنَا غَبِيْدَةُ بْنُ خَمِيْدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ غَسْبَدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّفَطَ لَيُخَرُّ أُمَّهُ بِسِرِّهِ إِلَى الْحَبَّةِ إِذَا أَحْسَنَهُ.

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ لَنَا غَبِيْدَةُ بْنُ خَمِيْدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ غَسْبَدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّفَطَ لَيُخَرُّ أُمَّهُ بِسِرِّهِ إِلَى الْحَبَّةِ إِذَا أَحْسَنَهُ.

خلاصہ: باب ۵۹ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدتِ حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دے لیا میں کرتے ہیں تو روزِ قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّغَامِ يُنْعَثُ إِلَيْهِ

أَهْلِ الْمَيْتِ

باب: میت کے گھر

کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ لَنَا سَفِيَانُ بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعُوا لِيَّالِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَسْغُلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَسْغُلُهُمْ.

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هُشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ لَنَا سَفِيَانُ بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعُوا لِيَّالِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَسْغُلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَسْغُلُهُمْ.

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ لَنَا عَنْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْمٍ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ لَنَا غَبِيْدَةُ بْنُ خَمِيْدٍ لَنَا يَحْيَى بْنُ غَسْبَدٍ عَنْ غَسْبَدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّفَطَ لَيُخَرُّ أُمَّهُ بِسِرِّهِ إِلَى الْحَبَّةِ إِذَا أَحْسَنَهُ.

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات و رسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا جاہلیت کی رسوم کو موقوف کر دیا لہذا صحابہؓ دنا بعین کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم و جسم و جسم و شمشائی و بری کارواج ہو گیا ہے تمام ناجائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصال ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنادینا یا کھانا کھدوانا اور اللہ و لباس اور غلہ وغیرہ فقرہ کو دینا یہ امور ہاتھ ناق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھانا خواہ کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ غَرِيْبًا

پہلے: جو سفر میں مر جائے

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا جَعْلَبُنُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ قَاتَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَيْثَمِيُّ بْنُ الْحَكَمِ قَاتَا عِنْدَ الْغُرَيْرِ بْنِ أَبِي رُوَادٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ غُرَيْرَةٍ شَهَادَةٌ ۱۶۱۳: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ بَخِيٍّ قَالَ سَأَلَ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ وَهْبٍ خَذِيسِي خُيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عِنْدَ الرَّاحِمَنِ الْخَلِيفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نُوْفِي رَخْلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مَتْنٌ زَلَدَ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلَدِهِ فَقَالَ رَخْلٌ مِنَ الشَّاسِ وَلَمْ يَلِدْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرُّخْلَ إِذَا مَاتَ هُنَّ غَيْرُ مَوْلَدِهِ فَيَسَّ لَهُ مِنْ مَوْلَدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ الْفَرَسِ هُنَّ الْحُلَّةُ

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

۱۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

خلاصہ الباب ☆ کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی ہدائی اور تنہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رجبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر وسیع ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ غَرِيْبًا

پہلے: بیماری میں وفات

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَاتَا عِنْدَ الرَّزَاقِ قَالَ أَتَانَا ابْنُ خُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَئِيْذَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْبِ قَالَ سَأَلَ حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ خُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا شہادت کی موت مرا وہ عذاب قبر سے

بْنُ مُحَسَّدٍ نَزَلَ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ وَزْدَانَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا جاتا ہے۔

وَوُفِّيَ قِسْمَ الْقَبْرِ وَعُدَى وَ رِنَجٍ عَلَيْهِ بَرِزَاقُهُ مِنَ الْحَنَةِ

خلاصۃ الکتاب: مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علقین میں کسی کی
 جنت میں اور پورا حال تو اسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

۶۳: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ

۱۶۱۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرَيْرَةَ
 مُحَسَّدَ الدَّرَّازِ وَدُفِنَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسْرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ
 كَكْسَرِهِ حَيًّا مترادف ہے۔

۱۶۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَسَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
 عِنْدَ اللَّهِ نَسْرًا وَابْنًا أَحْمَرَ بْنَ الْوَيْغَنَةِ نَسْرًا عِنْدَ اللَّهِ نَسْرًا
 عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَسْرُ عِظَمِ
 الْمَيِّتِ كَكْسَرِهِ عِظَمِ الْحَيِّ فِي الْأَنْفِ

خلاصۃ الکتاب: ان احادیث سے میت کی توہین کا ناجائز ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکروں کی کوئی شریعت ہے
 جو اوارث مردوں کی ہڈیوں کو توڑتا اور پیر پھاڑتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضٍ

بَابُ: آخِضَرْتُمْ ﷺ

بِیَارِی کَا بَیَان

۱۶۱۸ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْبَةَ
 عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُثَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيَ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ أَيْ أَنَا
 الْحَبْرِيُّ عَنْ مَرَضٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَشْكِي لِعَلِّكَ يَنْفَكُ فَعَلَلْتُ نَفْسَهُ
 نَفْسَهُ سَلَفَةً أَكَلِ الرَّئِيبِ وَكَانَ يَلْذُوزُ عَلَيَّ سَنَانَهُ فَلَمَّا
 نَفَلَ اسْتَأْذَنَنِي أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَصِيَ اللَّهِ تَعَالَى

۱۶۱۸ عید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے
 عائشہ سے کہا: اے اللہ! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال
 بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ بیمار ہوئے تو آپ نے
 پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ
 سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی آپ کے پھونکنے کو انگو
 کمانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگو کھانے والا اس
 کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپ بھوماکرتے تھے

کا سر کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ مرض وفات میں آپؐ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا: ((مع الیقین انعم اللہ...)) "ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین، شہداء اور صالحین" تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپؐ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کی ازواج مطہرات جمع ہو گئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہؓ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال یعنی رسول اللہؐ کی چال تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مرجا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے (دو بارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔

میں نے ان سے کہا: آپؐ روئیں کیوں؟ کہنے لگیں: میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے کہا میں نے آج کا سادہ نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپؐ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہؓ نہیں اور رنج یہ کہ آپؐ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائیں ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر مجھی تم دوری ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ فرماتے لگیں کہ میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہؐ اس دنیا سے تشریف لے جائے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من سبي يفرض الا خير من الدنيا والآخرة قالت فلما كان مرضه الذي فُصِحَ احذنه نحة فسمعته يقول مع الذين ائتم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين لعنت الله خير.

۱۶۲۱. حدثنا ابو سكران عن ابي شبة ثنا عبد الله بن مسلم بن عمار عن ابي ابراهيم عن ابي عمير عن ابي بصير عن عائشة قالت اخضعن لواء النبي صلى الله عليه وسلم فلم تغادر بهن امرأة فحدثت فاطمة كان مضجعا مضجعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بانتي ثم اخضعها عن شماله ثم انه اسر اليها حديثا بكث فاطمة ثم انه سألها فضحك ايضا فقلت لها ما يتحكك قالت ما ما تحكك لافقتي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها حين بكث احضك رسول الله صلى الله عليه وسلم سعدت ذوقا ثم نكتين و سألها عما قال فقالت ما تحكك لافقتي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا فُصِحَ سألها عما قال فقالت انه كان يحدثنني ان حنابل تخاف ان يعارضه بالقرآن في تكل عمامة و انه عارضه به العمام مؤثمين ولا اراهم الا قد حصر اهلنا و انك اول انفسنا لسوقا بني و نعم السلف انما لك فحكك ثم انه سارني فقال الا ترضين ان تكوني سبعة نساء المؤمنين نو نساء هذه الائمة فضحكك لذلك.

تھی؟ فرماتے لگیں کہ آپؐ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا ذکر کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ ذکر کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین چیزیں خیر ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دو بارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہو گی کہ تم اس امت کی یا مومنین کی عورتوں کی سردار بنو گی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۴۔ حلقاً محققہ عند اللہ ہی تسمیہ ثابۃ بن المقدم
 ۱۶۲۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیاری کسی شہادت کسی نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحْمَدٍ
تَنَاوَلْتُ مِنْ سَعْبٍ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ
سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْمَدٍ عَنْ غَالِشَةَ قَالَتْ زَاوَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِمُؤْتٍ وَعِنْدَهُ فُذَحٌ فِيهِ مَاءٌ
فِيذَحْلٍ يَذُو فِي الْفُذَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَخِجَةً دَالِمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ
اَللّٰهُمَّ اَعْنِيْ عَلَى مَسْغَرَاتِ الْمَوْتِ

۱۶۲۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے اے اللہ! اسکرات موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَمِعَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَحْمَرُ سَفَرَةٍ يَطْرُقُنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَكُنُفُ الْبَنَاءُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَطَرَّتْ إِلَى وَجْهِهِ ثَمَانَةَ رُفُفَةٍ مُضَعَبٍ وَالنَّاسُ حُلُفٌ أَنَّى يَجْمُرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَادَ أَنْ يَحْرُكَ فَأَنَارَ إِلَيْهِ ابْنُ الْثُبَّانِ وَأَلْقَى التَّبَعْفَ وَمَاتَ فِي أَحْمَرٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرٍ مِنْ أَهْلِ حِمْيَرَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا هِشَامُ عَنْ قِثَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ نَسِيبَةَ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ أَلَدْتُ
نُفْسِي فِيهِ الشَّيْطَانُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا زِلْتُ يَقُولُهَا
حَتَّى مَا يَغِيظُ بِهَا لِسَانَهُ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي خَبْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ لَمْ يَسْقِطْ فِيهِ حَبٌّ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا كُنِيَ لَهُ بِهِ نَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۲۷۔ حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علی کے وصی ہونے کا ذکر پھیرا۔ فرمائے نگلیں آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے بیٹے سے یا گو میں آپ کو سہارا دیئے ہو گئی۔ آپ نے طشت منگوا یا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

۱۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳ء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بیالے میں پانی تھا، آپ بیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے اے اللہ! اس کو موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۴۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا آخری دیدار میں نے ہجر کے دن کیا۔ آپؐ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خصوصاً دینی اور انورائیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابو بکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ بٹنے لگے تو آپؐ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپؐ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کی زبان مبارک کھلنے لگی۔

۱۶۲۶: حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علی کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے بیٹے سے یا گود میں آپ کو سہارا دیے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوا پھر میری گود میں ہی جبک گئے اور

نَحْنُ فِي حَافِظَاتٍ وَمَا شَعَرْتُ بِدَفْعِي اَوْصِي مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وصی بنایا۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلاصۃ الباب :- اس حدیث سے ائمہ المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی افضلیت ظاہر ہوتی ہے کہ
(۱) دنیا کے آخری لحاظ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ کس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی
ہے بڑے بخت ہیں اُن لوگوں کے جو ائمہ المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ (۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وچہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت یا فصل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث
میں تردید ہوگی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ انکار فرماتے تھے
اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت
کی ہوتی تو میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اور میں اُن سے جنگ کرتا اور ابنِ عساکر کی روایت ہے کہ جو آدمی
مجھے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے تو میں اسے مغزی کی طرح کوڑے ماروں گا۔

۶۵: بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَ
ذَقْبِهِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور
تدفین کا تذکرہ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَا أُمُّ مُعَاوِيَةَ عَنْ عِنْد
الْوَحْمَنِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُصِّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ اَنَّهُ
حَارَجَهُ بِالْعَوَالِي فَفَعَلُوا بِفُتُولٍ لَمْ يَسْتِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الْوُخْطِ
فَحَجَّاءُ ابْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَنَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَ
قَتَلَ بَيْسَ عَيْتِهِ وَقَالَ اَنْتَ اَحْرَمُ عَلَيَّ اللّٰهُ اَنْ يُسَيِّئَكَ
مَرْبِسَ قُلُو اللّٰهُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَمِرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ بِفُتُولٍ وَاللّٰهُ مَا
مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوتُ حَتَّى
يُغْلَطَ اَبْدَى النَّاسِ مِنَ الْمُسَافِقِينَ كَثِيرٌ وَارْخَلَهُمْ قَدَامَ ابْنِ
بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَغْنَدُ
اللّٰهُ فَانِ اللّٰهُ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ وَمَنْ كَانَ يَغْنَدُ مُحَمَّدًا فَانِ

۱۶۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کا
وصال ہوا۔ اس وقت ابوبکرؓ اپنی اہلیہ خارجیہ کی عاجز ادوی
کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستیاں تھیں) عینہ کے
اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ کا انتقال
نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا
کرتی ہے۔ ابوبکر صدیق آئے آپ کا چہرہ مبارک کھولا
اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا کہ آپ کا
اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپ کو
دو بار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہ انتقال فرما گئے
اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے
کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک
آپ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں
آپ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابوبکرؓ اٹھ کر منبر پر تشریف لے
گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَمَا نَحْنُ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ جَاءَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ نُوْقِلُ الْقَلْبَيْنِ عَلَى إِتْقَانِكُمْ وَمَنْ سَلَّطَ عَلَى عَقِبَتِهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَخِرَ عَلَى النَّاسِ كَيْدُ اللَّهِ (آن عمران ۱۶۴) قَالَ غُصْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا يَوْمِيذٍ
 اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی ہندگی کرتا تھا تو محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) ”اور محمدؐ پیغمبر ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم ایسوں کے مل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایسیوں کے مل واپس ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عزیز اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں گویا یہ آیت میں نے اسی دن سنی۔

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف آ دی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابو طلحہؓ کی طرف بھی آ دی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بعلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرما لیجئے۔ آخر ابو طلحہؓ وہ آئے اور ابو عبیدہؓ نے طے تو رسول اللہؐ کے لئے بعلی قبر کھودی گئی۔ جب سنگل کے روز رسول اللہؐ کی جمعیہ و جھنڈن سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فردا فردا نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبویؐ میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبیؐ کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِفْظِيُّ أَنَّهَا وَهَبُ بْنُ حَرَبٍ لَنَا إِبْنُ عَنْ نَحْنُ مِنْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَسْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَجُومَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا ارْتَفَدُوا ابْنَ سَخِرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَوْا إِلَى ابْنِ عُثَيْدَةَ بْنِ الْحُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ يَصْرُخُ كَمَصْرِيحٍ أَفْعَلْ مَكَّةَ وَبَعُثُوا إِلَيَّ ابْنِ طَلْحَةَ وَكَانَ هُوَ الَّذِي يَخْفِضُ لَأَهْلَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ يُلْحِدُ مَعَهُمَا الْبَهْمَا رَسُولَيْنِ فَقَالُوا الْفَتْنَةُ حَزْ لِرَسُولِكَ فَوَحِدُوا ابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَمِيَ بِهِ وَلَمْ يُوَحِّدُوا أَبُو عُثَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَحِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا هَرَعُوا مِنْ حِمَارَةِ يَوْمِ الْفَلَاحِ وَصَحَّ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَفَدُوا يَصْلُونَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا هَرَعُوا الدُّخْلُوا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا هَرَعُوا الدُّخْلُوا الضِّيَّانِ وَلَمْ يَوْمِ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ لَقَدْ اخْتَلَفَ الْمُتَسَلِّمُونَ فِي الْمَكَافِ الَّذِي يَخْفَرُ لَهُ فَقَالَ فَاثْنُونَ يَذْفُونَ فِي مَنْجِدِهِ وَفَالِ قَاثْنُونَ يَذْفُونَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِبْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَطَعَ نَسَبٌ إِلَّا ذَفَنَ حَيْثُ بَقِيَ فَلَا هَرَفُوا فَرَأَى

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد! جنتِ فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ خدا کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہو گئیں۔

اللَّهُ ﷻ وَ أَتَيْنَاهُ الْيَوْمَ لِنُؤْمِنَ بِهِ وَ لِنُقَرِّبَ إِلَيْهِ أَسْمَاءَ
وَ أَتَيْنَاهُ حَتَّى الْعَرُفُوسِ مَا وَدَّ وَ أَتَيْنَاهُ أَحَابِثَ رِثَا دَعَا
فَالِ حَمْدًا لِمُرَاتِبَتِهَا حَتَّى حَذَقْنَا بِهَذَا
الْحَدِيثِ بِكُنْ حَتَّى رَأَيْنَا أَضْلَاعَهُ نَحْبِلُفَ.

۱۶۳۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے تو ابھی آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھارے تھے کہ دلوں میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۱ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الطَّبَّحِيُّ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلُومُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيِّدَةُ أَهْلَاءُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَ مَا بَلَّغْنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيِدِيُّ حَتَّى أَتَكْرَرْنَا فَلَوْزْنَا.

۱۶۳۲۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے اور زیادہ دیکھنے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا عَفْرَةُ ابْنُ الرَّخْمَنِ ثَنَا مُهَذَّبٌ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْإِنْسِاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا.

۱۶۳۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری نگاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپ کے وصال کے بعد ہم ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۳ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عِنْدَ الْوُضَاءِ بْنِ غَطَاءٍ الْعَلَلِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّمَا وَجْهُنَا وَاجِدٌ فَلَمَّا قُصِّ نَقَرْنَا هَكَذَا وَ هَكَذَا.

۱۶۳۴۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نماز کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

۱۶۳۴ حَدَّثَنَا ابْنُ رَهِيمٍ ثَنَا الْمُتَنَدِّمُ الْحِزَامِيُّ ثَنَا حَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ رَهِيمٍ ثَنَا السُّطَّلَبِيُّ ثَنَا الشَّالِبِيُّ ثَنَا ابْنُ وَدَاعَةَ الشَّهْمِيُّ حَدَّثَنِی مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْرُومِيِّ حَدَّثَنِی مُضْعَبٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ ابْنِ أُمَيَّةَ زَوْجِ الشَّيْخِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ السَّجْدَةُ يُصَلُّونَ لَمْ يَغْزِ مَضْرُ أَحَدُهُمْ مَوْجِعَ قَدَمِهِ فَلَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہوئیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قند عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

السَّائِسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزِ بِصِرَاحِهِمْ مَوْضِعَ حَبِيبِهِ فَنُوبَهُ أَبْوَنُ كَجِرٍ وَكَانَ عُمَرُ فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَغْزِ بِصِرَاحِهِمْ مَوْضِعَ الْفَلَّةِ وَكَانَ عُثْمَانُ نَزَلَ عَقْدَانِ فَكَانَتِ الْفَلَّةُ فَلَقَّتِ النَّاسَ بِمِثْنَاؤِ شِمَالًا

۱۶۳۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام المومنین سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہؐ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم ان کے پاس پہنچے تو روپڑیں تو حضرات شیخین نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے روری ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام المومنین نے حضرات شیخینؓ کو بھی رلا دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۵. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ نَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا شُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ الطَّلُوقُ بِنَا إِلَيَّ أَمْ أَيْتَمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَيْهَا نَحْنُ فَقَالَا لَهَا مَا يَبْتَكَبُكَ فَمَا عَدَّ اللَّهُ حَبْرَ لَوْ سُوْلُهُ فَالْتِ أَيْ لَا غَلَمَ أَنَّ مَا عَدَّ اللَّهُ حَبْرَ لَوْ سُوْلُهُ وَلَكِنْ أَيْكُنْ لَا الْوُخْصَى قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَبَشَّخْتُهُمَا عَلَيَّ الْبِكَاءَ فَحَقَّقَا يَبْتَكَبَانِ مَعَهَا

۱۶۳۶: حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن سور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپؐ گلی کرمٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدلوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۶. حَدَّثَنَا أَبُو سُرَيْجٍ نَا أَبِي شَيْبَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزْدَةَ نَا جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الضُّعَاثِيِّ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْخُمَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ الْفَلْحَةُ وَ فِيهِ الضُّعْفَةُ فَاتَّخِذُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَغْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ وَخَلِّ بَارِئُ رَسُولُ اللَّهِ كَتَبَ لِعُمَرَ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَفَدَّ الزَّمَنُ بَغْيِي فَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ إِنْ نَأَخُنْ اخْتِسَافَ الْآنْسَاءِ

۱۶۳۷: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے روز

۱۶۳۷. حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِضْرِيُّ نَا عِنْدَ اللَّهِ نَا وَهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ نَا أَبِي هَلَالٍ عَنْ

وَبَدَّ بَنِي اِمْلَسَ عَنْ عَادَةِ نَنْ نُسِي عَنْ اَمِي الدَّوْدَا، رَحِي
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ
 عَلَيَّ بِزُومِ الْخُصْمَةِ فَاتَمَّ تَشَهُؤُةً تَشَهُؤُةً الْمَلَائِكَةُ وَ اِنْ
 احْدَا لَمْ يَصَلُّ عَلَيَّ اِلَّا عَرَصَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ
 مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللهَ
 حَرَّمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اَنْ تَأْكُلَ اَحْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَهَبْ اللهُ حَتَّى
 يُؤَزَّي

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر
 ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود
 میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود
 سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا آپ کے
 وصال کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی اس لئے
 کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔
 پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔

۶: کِتَابُ الصَّیَامِ

روزہ کا بیان

چاپ: روزوں کی فضیلت

۱۶۳۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے وہں گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے لئے اللہ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۳۹: قبیلہ بنو عامر بن معد کے مفرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے ان کے پیٹے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی ذوال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس ذوال ہوتی ہے۔

۱۶۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریتان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّیَامِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوُلًا مُعَاوِيَةَ وَ وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُصَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا الْإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ لَا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَ آتَا أَخْرَجَنِي بِهِ بَدْعٌ شَهْوَةٌ وَ طَعَامُهُ مِنْ أَجْلِئِي لِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ فَرْحُهُ عِنْدَ طَعْمِهِ وَ فَرْحُهُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لِحُلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُوَيْجٍ الْمُصَرِّفِيُّ الْأَمَانِيُّ الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّ مُطَرَّ قَامِنَ مَنَى عَامِرُ بْنُ صَنْعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بَنَيْنَ بِسُغْيَةٍ فَقَالَ مُطَرَّ إِنَّ صَائِمَ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّيَامُ حَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَحَنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْفَخَالِ

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَهْبِئَةَ الدَّمَشَقِيُّ قَتَا ابْنِ أَبِي مُزَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّبَانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ إِنَّ الصَّائِمِينَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَحَلَةً وَ مَنْ دَحَلَهُ فَمِ

بطناً اند

کے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) بھی
بھی پیا سانس ہوگا۔

باب: نام رمضان کی فضیلت

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان
کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان بھر کے روزے
رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ
نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو
قید کر دیا جاتا ہے اور روزِ خ کے دروازے بند کر دیئے
جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں
رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ
اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کدودِ خ سے
آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

۱۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ
تعالیٰ بہت سوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا
ہر شب ہوتا ہے۔

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
پر یہ مہینہ آگیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل
ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اس کی
بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو اوقاتِ محروم ہو۔

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَضْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ
إِحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُزَنَّبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَبُو نَجْمٍ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَتْ
أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صَفَّدَتِ الشَّيَاطِينَ وَ مَرَدَّةَ الْجِنَّ وَ
عَلِمَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ تَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ
الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٌ يَا نَاعِي الْخَيْرِ
أَقْبِلْ وَ يَا نَاعِي الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ غَفَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ
فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُزَنَّبٍ قَالَا أَبُو نَجْمٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ لَيْلَةَ عِشْرِ مَعْرِ غَفَاءُ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ
لَيْلَةٍ

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بِلَالٍ ثَنَا عَمْرَانُ لَقِطَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرُ فَذْ
حَضَرْتُكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَمَ مِنْهَا لَفْظَ
حَرَمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لَا يُعْرَمُ خَيْرٌ مِثْلَ الْإِثْمِ نَخْرُؤُهُ.

خلاصہ: اس باب میں رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا: کہ یہ "روض" سے مشتق ہے جس کے معنی شدہ پیش اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدہ گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے: "لأنه يسهو الذنوب أي

بحرہا“ پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہذا ”شہر رمضان“ کے معنی ہیں ”شہر اللہ“ اس لیے یہ نام ”شہر“ کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلمہ بیان کیا ہے کہ جو مبینہ حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان (یعنی ربيع الاول اور ربيع الثانی) اور جب ان کو لفظ ”شہر“ کا مقصد الیہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن منیرؒ اور قاضی عیاضؒ اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ توربھیؒ وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کہنا یہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے، گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینہ میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینہ میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبیؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین اور سرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا بے کاد و شیاطین الہیہ کی صحبت، عادات قبیحہ اور اپنی ذاتی خواہشات، لہذا شیاطین جلیہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم تو ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گناہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم ہوا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: شک کے دن روزہ

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْأَخْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ صَلَاحِ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُشَكُّ فِيهِ فَأَنَّى مَشَاةً فَصَحَّى مَعْصُومُ الْقَوْمِ فَقَالَ عُمَرُ مَرَّ صَامٌ هَذَا الْيَوْمَ فَلَقَدْ غَصَى أَمَّا الْفَاسِمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عِيَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حِلْفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَنْوَلٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمِ قِيلِ الزُّوْبَةِ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ نُحَيْبَةَ لَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ لَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

۱۶۳۵: حضرت صلح بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شک کے دن حضرت عمرؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۳۷: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منیرؒ پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان

اَلْعَاسِمُ اِنِّیْ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ اَللهِ سَمِعَ تَعَاوِیۡةَ نَبِیِّ اِنِّیْ شَفِیۡا
 عَلٰی الْمَسْرِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَلٰی الْمَسْرِ
 قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ الضِّیَافُ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَیَحْضُرُ
 تَعْمَدُوْنَ لِمَنْ شَاءَ فَلِیَعْدَمُ اَوْ مِنْ شَاءَ فَلِیَبْاْخُرُ

سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے
 فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے قبل
 (نقلی) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نقلی)
 رکھے اور جو چاہے رمضان تک باخیر کر لے۔

خلاصہ الباب ۶۱ یوم شک سے مراد جس شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا با اتفاق ائمہ مکرمہ حنفیہ ہے اور حدیث باب کا نقل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نقلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور ہی دن اتفاق سے یوم شک ہو تو اس کے لیے نہیہ نقل روزہ رکھنا با اتفاق جائز ہے اور اگر حادثہ کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں نہیہ نقل روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً ناجائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے جائز ہے۔

٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

جواب: شعبان کے روزے رمضان کے

روزوں کے ساتھ ملا دینا

شُعَبَانُ بِمُضَانٍ

۱۲۳۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يزيد بن الحباب عن
شعبة عن منصور بن سالم بن أبي الجعد عن أبي سلمة عن
أبي سلمة قال كان رسول الله ﷺ يصلي شعبان برمصان
۱۲۳۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے
تھے۔

۱۶۳۹: حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى بن حمزة
حدثني نوز بن يزيد عن خالد بن معدان عن ربيعة بن
الغمار أن أبا عائشة عن صبيح بن رسول الله ﷺ فقال
كان يضيء شعبان كله حتى يصله رمضان.

خلاصۃ الہام چنانچہ اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت اتم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مابصل شعبان بموہصل سے روایت کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ صلوٰۃ شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور مذہبی رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْيِ اِنْ

يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ الْاَمِنْ صَامِ

صَوْمًا فَرَأَفَقَةً

چاپ: رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے

سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ

رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آ جائے

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا عَنِ الْحَمِيدِ بْنِ

حَنْبَلٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ يَوْمٌ وَلَا يَزِمُنِ الْاَمِنْ

وَحُلَّ كَانَ بِصَوْمٍ صَوْمًا يَصُومُهُ

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت

رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو

وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ لَنَا عَنِ الْعَرَبِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا مُسْلِمٌ بْنُ حَالِدٍ قَالَ لَنَا الْعَلَاءُ بْنُ

عَدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اِذَا كَانَ الْبُيُوتُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَحِلَّ رَمَضَانَ

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ

نہیں۔

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَا

الْهَلَالِ

چاپ: چاند دیکھنے

کی گواہی

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ قَالَا لَنَا أَبُو أُسَامَةَ لَنَا وَالِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ لَنَا

سَمَاعُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَاءَ

اِعْرَاسِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ انْصُرْتُ الْهَلَالَ الْبَلِيلَةَ فَقَالَ

اِنْشُدْ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ

فَقَالَ قُمْ يَا بَلَالُ افَادِنِي فِي الْاَمِنْ اِنْ يَصُومُوا عَذَا

فَقَالَ اَمُو عَلِيٍّ هَكَذَا رَوَاةُ الْوَلَدِيِّ عَنْ ابْنِ نَوْزٍ

وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَمْ يَذْكُرْ اَنْ

عَبَّاسٍ وَ قَالَ قَتَادَةُ اَنْ يَقُومُوا وَ اَنْ يَصُومُوا

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے

عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بلال (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ صبح روزہ

رکھیں۔

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ

سَلَمٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۵۳: حضرت ابو جعفر بن انس بن مالک فرماتے ہیں

کہ میرے چچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

بیان کی کہ ایک بار (ابری وجہ سے) ہمیں سوال کا چاند دکھائی نہ دیا تو جمع ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند سوار آئے اور نبی ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ کل انہوں نے چاند دیکھا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کرو الیس اور کل صبح عید کے لئے آجائیں۔

چاپ: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر

افطار (عید) کرنا

۱۶۵۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اور اگر کبھی ابری وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے) تیس دن پورے کرو اور ابن عمرؓ (رمضان کا) چاند نظر آنے سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی میت سے)۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزہ پورے کرو۔

نکاح صبر الکریم: اس حدیث نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ ثبوت ”شہر“ کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اس کے وجود پر لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے افق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ ختم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب آگے یہ الفاظ مروی ہیں فان غم علیکم فوضووا فلا یزین یومنا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اس صورت کا بیان ہے چاند افق پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر حدیث ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اٹھا سکتے دیہات اور جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ ماہیات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان بہر حال موجود ہے۔

عَنْ مَرْثُیٍّ مِّنْ الْأَنْصَارِ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَُوا أُنْعِمِ عَلَيْنَا هَلَالٌ شَوَّالٍ فَاضْتَحْنَا صَبَاً فَعَاءَ وَنَحَبٌ مِّنْ أَحْمَرِ السَّهَادِ فَفَهَلُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ زَاوُ الْهَلَالِ بِأَلَانَسٍ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْطُرُوا وَأَنْ يَحْرُخُوا إِلَى عِيَدِهِمْ مِنَ الْعِيدِ

۷: يَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمُوا الرُّؤْيِيَةِ

وَأَفْطُرُوا الرُّؤْيِيَةِ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَضَائِيُّ قَالَا إِنَّهُمْ بَنُو سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنٍ رَجَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَانَبُ الْهَلَالِ فَصُومُوا وَإِذَا زَانَبُ الْهَلَالِ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهُ وَكَانَ بَنُو عَمْرِو بْنِ نُضْلٍ قَالُوا الْهَلَالُ يَوْمٌ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْغَضَائِيُّ قَالَا إِنَّهُمْ بَنُو سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَنَسٍ فَرَزْدَةَ وَرَجَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَانَبُ الْهَلَالِ فَصُومُوا وَإِذَا زَانَبُ الْهَلَالِ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا فَلَا يَزِينُ يَوْمًا

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ بَسْعَ وَ عَشْرُونَ

چاپ: مہینہ بھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۱۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں سے کتنے دن گزر گئے۔ میں نے عرض کیا کہ بائیس دن اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہ) کبھی مہینہ اتنا ہوتا ہے اور اتنا ہوتا ہے اور اتنا تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر لی۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أُنُو معاوية عني الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ كَمْ مَنَعْنِي مِنَ الشَّهْرِ قَالَ فَلَمَّا التَّانِ وَ عَشْرُونَ وَ تَقَيْتُ ثَمَانِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَ الشَّهْرُ هَكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ أَمْسَكَ وَ أَحْدَفَ.

۱۶۵۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے اور آخر میں اُنتیس کا عدد بتایا۔

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ عَقْدَ بَسْعًا وَ عَشْرِينَ فِي الثَّالِفَةِ ۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُعَاوِذُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُرَزِيُّ ثَنَا الْبُخَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نُظْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا ضَمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَسْعًا وَ عَشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا ضَمْنَا ثَلَاثِينَ

۱۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم تیس روزوں کی بہ نسبت اُنتیس روزے زیادہ بار رکھتے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ الْعَبِيدِ

چاپ: عید کے دنوں مہینوں کا بیان

۱۶۵۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا بَرِيدُ بْنُ رُزَيْعٍ حَدَّثَنَا حَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عَبْدٍ لَا بَقْصَانِ وَ مَضَانِ وَ ذُو الْحِجَّةِ

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناء اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍ الْمَقْفَرِيُّ ثَنَا اسحق بن عيسى ثَنَا حشاد بن زيد عن أيوب عن محمد بن يسير عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ الفطر يوم تفطرون و الأضحي يوم تضحون

خلاصۃ الاسباب: حدیث باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجع قول یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر عددِ تمام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی اگر وہ ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشَّعْرِ

پایہ: سفر میں روزہ رکھنا

۱۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔

۱۶۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ اہلبی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

پایہ: سفر میں روزہ موقوف کروینا

۱۶۶۴: حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۶: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكُنِيَ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ مَسْثُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الشَّعْرِ وَأَفْطَرَ.

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حَنْزَلَةُ الْأَنْصَلِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ أَصُومُ أَهَاضُومُ فِي الشَّعْرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَبُو عَامِرٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هَرَبٍ وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَمَلِيُّ قَالَا قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي قُرَيْبٍ جَبْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِثَّانٍ التَّمَنِيهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْإِثْرَاءِ عَنْ أَبِي الْإِثْرَاءِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْوِ أَصْفَارِهِ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الشَّعِيرَ أَفْطَرَ وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَامَهُ إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَاحَةَ.

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي الشَّعْرِ

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْخِ قَالَا قَالَ شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الْإِثْرَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْمَرْءِ الضَّيَامِ فِي الشَّعْرِ.

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْجَنْصِيُّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْمَرْءِ الضَّيَامِ فِي الشَّعْرِ.

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّى الْجَرَامِيُّ قَالَ عَنِ ابْنِ مُوسَى التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنِ الشَّهَابِ عَنْ أَبِي

سَمِعْتُ نَسْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فرمایا: سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّاهُ وَمَصَانَهُ فِي الشَّعْرِ كَأَنَّهُ يَفْطُرُ فِي كَرَحْرِ فِي رَوْزِهِ جَوْرُهُ وَالْأَلَا۔
 الحصر قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ شَيْئًا

خلاصۃ الباب :- اس بات پر اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ
 افضل کیا ہے؟ امام ابو یوسفؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ
 ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمدؒ اور امام حنفیؒ کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ عملاً بالرحصۃ امام ابو زانیؒ کا بھی یہی
 مسلک ہے۔ امام شافعیؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا مطلقاً جائز
 ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لیس من البز الضیام فی الشعر ہے۔

جمہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے
 روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جمہور کے نزدیک حدیث باب اور لیس من البز دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید
 مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہی ان الناس شق علیہم الصیام اور جہاں تک صحیح
 بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب آدم گیا تھا اور ناقابل
 برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمَرْبُوعِ

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۱۶۶۷: حضرت انس بن مالکؓ جو بنو عبد المطلب یا بنو
 قَالَا لَنَا وَكَتَبَ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عبد اللہ بن کعبؓ میں سے تھے سے روایت ہے کہ رسول
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَحِلٌ مِنْ نَسْرَةَ عَنْ اللہؐ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہؐ
 الْأَشْهَلُ (وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ سَبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ صبح کا کھانا تناول فرما
 كَعْبٍ) قَالَ غَارَتْ عَلَيْنَا حَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رہے تھے۔ فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو
 وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى جاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں
 فَقَالَ أَذْنُ فَكُلْ فَلَمَّا أَتَى صَاتِمَةَ قَالَ اخْلُصِي احْذَرِي کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر
 عَنِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَصَّعَ عَنِ الْمُسَاهِرِ کے لئے آدمی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور
 شَطْرَ الصَّلَاةِ وَ عَنِ الْمُسَاهِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمَرْبُوعِ دودھ پلانے والی کو روزے سے معاف فرما دیئے۔ اللہ کی
 الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ وَاللَّهُ لَغَدَّ فَالْهَذَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ حرم! رسول اللہؐ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَسَاهُمَا أَوْ اخْتَدَاهُمَا فَيَا لَيْتَ نَفْسِي سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں
 فَيَا لَيْتَ كُنْتُ طَعَمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رسول اللہؐ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

موقوف کروینا

وسلم

اور روز کی بعد میں قضا کر لیتا۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا جِهَانُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا الرَّبِيعُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْحَرَبِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِنُخْلِي النَّبِيَّ نَحَافَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ تَقْطُرَ وَلِنُفْرَضِ النَّبِيَّ نَحَافَ عَلَى وَلَدِهِ

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

خلاصہ باب : حاملہ اور مرضہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزہ کی قضاء کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔ کمالہ صبی صبی الحائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا یا اتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضاء لازم ہوگی۔ امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ابو یوسف، ابو ثور، عطاء، حسن بصری، زہری، شعبہ، یحییٰ، جہاک اور سعید بن جبیر کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیہ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضاء بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمر اور مجاہد سے یہی مروی ہے۔ امام مالک سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالک کی دوسری روایت اور حضرت لیث کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضاء کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضہ کے ذمہ قضاء بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاق کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضاء نہیں۔ حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیر سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضا

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا شَفَّانُ بْنُ غَسَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لِيَكُونُ عَلَيَّ الصَّيَامُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدْ أَقْبَضَهُ حَتَّى يَجِيئَ شَفَّانُ.

۱۶۶۹: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوتی تھی کہ شعبان آجاتا۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَنِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُقَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحْبِضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْتِرُنَا بِقَضَاءِ الشُّؤْمِ.

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضاء رکھنے کا حکم دیتے۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ افْطَرَ

پہلے: رمضان کا روزہ

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

توڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَايُ بْنُ غُبَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُفَيْدِ بْنِ غُنْدِ الْخُثَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِلَ لِفَالٍ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ وَلَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسِلْ رَقِيعَةً قَالَ لَا أَحَدٌ قَالَ فَمِنْ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطْلُقُ قَالَ أَطْعَمُ مِائَتِينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ قَالَ أَجْلِسَ لِحُلَسٍ فَمِنْهَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا نَسِيَ بِمَسْكَئِلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَمَصْدُقٌ لَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعْدَكَ مَا تَخْفَى مَا نَسِيتُ لَا بَنِيهَا أَهْلٌ بِسَبِّ اخْوَجِ إِلَيْهِ بِأُ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاطْلَعْنِي جَاءَكَ

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا الْحَبَّارُ بْنُ غَفَرٍ حَدَّثَنَا بَعْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي السَّمْبَسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ وَ ضَمَّ يَوْمًا مَكَانَهُ

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَلَا تَنَا وَكُنْتُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْقَطُوبِ عَنْ أَبِي الْقَطُوبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ افْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رَحْمَةٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ صِلَابِ الشَّعْرِ

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نئی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے میں جاہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر بیٹھا۔ نبیؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی بھت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: انکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اسنے میں ایک نوکر اکہیں سے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کرو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا یہ

کے دلوں کناروں کے درمیان کوئی گھرا نہ ہم سے زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی نہ ہوں گے۔

خلاصۃ السباب ☆ اختلاف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمدہ توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ کفارہ صرف اس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ ہمارے کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد و جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالت اہلص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

اختلاف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمدہ توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ کفارہ صرف اس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ ہمارے کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد و جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالت اہلص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استزاج کے لیے چونکہ اجتہاد و استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلائل النص ہے۔ سنن دارقطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ محمد آقاؐ کو تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کرو۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمار رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم ہر بھی اس کی تلاقی نہیں کر سکتا۔ امام بخاریؒ کی تصحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جمہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ڈر مساقط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالمطوس مجہول ہیں۔

چاپ: بھولے سے افطار کرنا

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا

۱۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا فَلَمْ يَكْمُلْ فَصَائِمٌ فَلْيَصُومْ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

۱۶۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر روزہ ہم نے روزہ افطار کر لیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے ہشام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قصار کہنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا أَهْلَ أَهْمَامٍ عَنْ عَزْوَةَ بِنْتِ الشَّيْبِ عَنْ أَهْمَامٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غَمِمَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ لِهَشَامٍ لِمَ زَوَّجُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ فَلَا نَذَمْنِ ذَلِكَ.

چاپ: روزہ دار کو قے آ جائے

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ بِقِيٍّ

۱۶۷۵: حضرت فضالہ بن عید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے برتن منگوایا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آج کے

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا فَلَمْ يَكْمُلْ فَصَائِمٌ فَلْيَصُومْ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

کمان بضمونہ فدعا باماء فشرّب قلنا یا رسول اللہ! ان
هذا یومٌ کُنتَ نضومُهُ قال اخلّ و لکنی فئت

۱۶۷۶ حدثنا عُبَیدُ اللّٰہِ بنُ عبدِ الکَرِیمِ شَا الْحَکَمِ بنُ
مُوسٰی شَا عَیْسٰی بنُ یُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیدُ اللّٰہِ شَا عَلٰی بنُ
أَحْمَسَ بنِ سُلَیْمَانَ ابُو الشَّعْبَانِ شَا حَفْصُ بنُ عِبَادٍ حَمِیْدًا
عَنْ هِشَامِ عِیْ شَا سِیْبِیْنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ الشَّیْ خَالٍ مِنْ
ذُرْعَةَ الْفَیْءِ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ وَ مِنْ اسْتِغْنَاءِ فَعَلِیْہِ الْقَضَاءُ

خلاصہ: الباب ۶۶ اگر ارادہ کرے کہ روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصد اچھے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفی کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں قے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا قصد آلائی گئی ہوگی، دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگی یا خود بخود واپس ہوگی یا قصد آئے سے واپس کر لیا گیا ہوگا یہ کُل بارہ صورتیں ہوں گی۔ صاحب "بخار" فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے قے ہو اور صائم اس کو لوٹالے۔ دوسرے یہ کہ عمدہ منہ بھر کے قے کرے۔ باقی صورتیں مقصد صوم نہیں۔

۱۷: باب: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا

اور سرمد لگانا

۱۷: ابَاب مَا جَاءَ فِی السَّوَابِ

وَالْمُحْتَمِلُ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ شَبَابَةَ ابُو سَمَاعِلٍ
السَّوَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ حِضَالِ الصَّائِمِ السَّوَابُ.

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا ابُو الشَّيْخِ هِشَامُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمَصِيِّ
قَالَا نَعْنِيَنَّ لَنَا الزَّيْنَبِيَّةُ عَنْ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَحْتَمِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ صَائِمٌ

خلاصہ: الباب ۶۷ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلق جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور تنگ کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف جہت ہے۔ ان حضرات کا مشترکہ استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بوجہ ریت کے فشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا فشاء یہ نہیں کہ اس کو باقی رکھتے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا فشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی بولی بناؤ پر نہ کھرائیں اور اسے برائہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

پایہ: روزہ دار کو پچھنے لگانا

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَحَاظَةِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ مَحْمُودُ بْنُ زَيْدٍ وَذَاوُدُ بْنُ رِشْبَةَ قَالَا سَمِعْنَا مَعْمَرُ بْنَ سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَشِيرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْطَرُ الْأَحَاظِ وَالْمَغْخُومُ.

۱۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الشَّيْبِيُّ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ أَنَّ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَقْطَرُ الْحَاظِ وَالْمَغْخُومُ.

۱۶۸۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا وَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ يَتِمُّهَا هُوَ يَتِمُّهُ مَعِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيعِ فَمَرَّ عَلَى زُحَلٍ يَخْتَصِمُ مَعْدَمَا نَصَى مِنَ الشَّهْرِ نِصَابِي عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَرُ الْحَاظِ وَالْمَغْخُومُ.

۱۶۸۱: دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ تھیں کہ قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر رہا جو پچھنے لگوار ہاتھارمضان کی انہار ہویں تاریخ تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رِيَادٍ عَنْ مَسْعُومٍ عَنْ أَبِي عَثَابٍ قَالَ اخْتَصِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَخَرِمَ.

۱۶۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) ۱۶۸۱ ام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

خلاصۃ السباب: روزہ کی حالت میں پچھنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمد اور امام خلق وغیرہ کے نزدیک وہ مفید صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (پچھنے لگانے، لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ عمل میل روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ پچھنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں چپے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَبْلِ لِلصَّائِمِ

چاپ: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ صیام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴. حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵. حضرت حصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہامدی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا: دونوں نے اظہار کر لیا۔

خلاصۃ السباب: روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں (۱) بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ فعل منقضی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علام خطابیؒ نے امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے (۲) مطلقاً مکروہ ہے کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے (۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمدؒ امام اٹحقؒ اور داؤدؒ ظاہری رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

چاپ: روزہ دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷. حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسودؒ اور مسروقؒ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہؐ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرماتے تھیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرَّاجِ قَالَا قَالَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُلَافٍ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

۱۶۸۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنْتُمْ تَنْبَلُوكَ إِيَّاهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبَلُكَ إِيَّاهُ.

۱۶۸۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَنْفَعُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمَ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ سَكْرٍ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ

۱۶۸۶. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الصُّنِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَبَّلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَحْلِ قَبْلِ امْرَأَتِهِ وَهَذَا صَائِمٌ قَالَ قَدْ أَطُرَ.

۱۶۸۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ دَخَلَ الْأَسْوَدُ وَهُوَ مَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ وَحَسْبُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا فَقَالَا أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبَاشَرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كَانَ يَقْبَلُ وَكَانَ أَنْتُمْ تَنْبَلُوكَ لَزِيْهِ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

خلاصہ: اگرچہ یہاں مباشرت سے مراد مباشرت واقعہ نہیں بلکہ مطلق لیس ہے اور تقبیل کی طرح لیس بھی اس شخص کے لیے جائز ہے جسے اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد: "وكان ملكه لادبه" سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر واضح رہے کہ "ارب" الخبز الہزہ والراء کے معنی حاجت کے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنی حاجات نفس کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ "ارب" بکسر الہزہ وسكون الراء عضو کے معنی میں آتا ہے۔ اس حدیث میں روایتیں دونوں ہیں لیکن پہلی روایت راجح اور اوثق بالارب ہے۔

چالیس: روزہ دار کا غیبت اور یہودہ گوئی

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْبَةِ

میں مبتلا ہونا

وَالرَّقَبُ لِلصَّائِمِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَوْزَةً وَارْتَضَى بِهَا نَفْسَهُ، كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ ذُنُوبِهِ».

خلاصہ: اگرچہ یہاں اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیبت چھل خوری اور جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ مہجور اگر عدم فساد کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگرچہ کمال صوم کے منافی ہیں لیکن مفید نہیں البتہ سفیان ثوری کے بارے میں منقول ہے کہ وہ غیبت سے فساد صوم کے قائل ہیں۔ غائب حضرت سفیان ثوری کا استدلال حدیث باب سے ہے اور قیاس سے بھی ظاہر ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اکل و شرب اپنی

قرۃ حنین آیۃ

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ بَكَرُ بْنُ عُبَّاسٍ عَنْ عاصمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ خُلَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ الشَّهَادُ أَلَا إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ

۱۶۹۵: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حری کھائی وہ ہو گیا تھا جس سورج نہیں نکلتا تھا۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ شَايَعِي بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو أَنَسٍ عَدَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي غُفَّانٍ الْهَدَيْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَعِينُ أَحَدُكُمْ أَذَانُ يَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ سَمِعُوهُ فَإِنَّهُ يُؤْذِنُ لِنَفْسِهِ فَإِنَّهُمْ وَلِيَزْجَعُ فَإِنَّهُمْ وَلَيْسَ الْفُخْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ هَكَذَا يَغْفِرُ فِي أَقْبَى السَّمَاءِ

۱۶۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تم میں سے کسی کو حری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھا ہو وہ لوٹ جائے (اور حری کھالے) (اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چڑھائی میں (عمودار ہونے والی روشنی)۔

خلاصہ: الباب ۶۷۔ یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کی طرح سے دیا گیا ہے کہ یہ ایک یہ کہ یہ بطور مہانہ کے کہا یعنی وہی اس وقت قریب ہو گیا تھا اور دن سے مراجع صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک حری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت ﴿فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْحَيْضُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْحَيْضِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

باب: جلد افطار کرنا

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا قَالَا عَنِ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُبْغِرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُبْغِرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ فَإِنَّ الْبُؤْسَ يُؤْخَرُونَ

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ بیوقوف افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

خلاصہ: الباب ۶۸۔ یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور حری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طریقہ رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور حری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور لگاؤ کو کم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افکار میں تاخیر اور محرمی میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے محروم ہوگی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افکار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح محرمی میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صحیح صادق سے بہت پہلے محرمی نہ کھائی جائے بلکہ جب صحیح صادق کا وقت قریب ہو تو اس وقت کھایا پیا جائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

پہلے: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹۔ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

پہلے: رات سے روزہ کی نیت کرنا اور

نظمی روزہ میں اختیار

۱۷۰۰۔ حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آتے اور فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم رہے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں بڑھ آتی تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

۳۵۔ بَابُ مَا جَاءَ عَلَيَّ مَا يَسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا غُنْدُوبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَلَبَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ ح وَخَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَائِشَةَ الْأَخْوَائِي عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ عَنْ الزُّبَّانِ أُمِّ الرَّاحِبِ بِنْتِ ضَلَيْحٍ عَنْ عَمِّهَا شَلَبَانَ بْنِ عَائِشَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى نَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.

۳۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فُرُوضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالْجِيَارِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ الْفِطْرُ يُغْنِي عَنْ اسْتِحْقَاقِ خِلَافٍ عَنْ عَدَدِ اللَّهِ نَبِيٍّ نَكْرٍ بْنُ عُسْمَرٍ وَبَنِي خَزْمٍ عَنْ سَالِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا جِيَارَ لِمَنْ لَمْ يَفْرُضْ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا شَرِيكَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ جَدَّكُمْ خِزْيَةٌ فَقُلْتُ لَا لَقُلْتُ لَيْتَ صَابِغٍ لَيَمِينٍ عَلَى صُومِهِ لَمْ يَهْدِي لَنَا خِزْيَةً فَلْيَفْطُرْ قَالَتْ وَ

وَبِمَا صَامَ وَالْفِطْرَ فَلَتْ كَيْفَ ذَا؟ قَالَتْ بِنَا مَعْلُ هَذَا
مَعْلُ الدُّبِّيْ بِخَرْجٍ بِصَدَقَةٍ قَبْلُ غَنَى وَنَبَسَتْ
بِنَا

بعد تو بھی دیتے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا
یہ کیوں؟ فرماتے لگیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی صدقہ کے
لئے کچھ نکالے پھر کچھ دے دے اور کچھ روک لے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح
صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ
فرائض و واجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ امام احمدؒ، امام اعظمیؒ بھی فرض
روزہ میں حیض نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نیز سفیان ثوریؒ اور ابویوسفؒ وغیرہ کا مسلک یہ
ہے کہ صوم رمضان نذر معین اور نفل روزوں میں سے کسی میں بھی حیض نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف انتہار سے
پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب
حنیفہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضاء یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفل روزوں کے بارے میں حنفیہ کا استدلال
اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: ((قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَالَهُ
عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَلَتْ لَا قَالَ فَالَى صَاحِمٍ)) سے ہے۔

اس حدیث کا تاثر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں
حنیفہ کی دلیل حضرت سلمہ بن اکوع کی روایت ہے: ((قَالَ أَمْرُ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَّ مِنْ أَمْلِهِ أَنْ أَفْنِي فِي
الْفَاسِ أَنْ مَنِ كَانَتْ أَكْلَ بَقِيَّةِ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ حِلَاخِهِ فَإِنَّ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ أَوْ يَوْمَ أَسْ وَتَقْتِ كَأَقْتِهِ جَبَكِ
صَوْمَ عَاشُورَاءُ فَرَضَ تَمَّ - چنانچہ ابوداؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضاء کا حکم
دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضاء رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو
اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر
معین اور رمضان کے اداء روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ بِصُحْبِ حَبَا
وَهُوَ يُرِيدُ الصَّيَامَ

چاپ: روزہ کا ارادہ ہوا اور صبح کے وقت جنابت کی
حالت میں اٹھے

۱۷۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْعُشْبَاجِ لَا لَنَا شَيْئَانِ بْنِ غُبَيْثَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
بِخْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْقَادِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا رُبَّ امْرَأَةٍ تَقُولُ مَا نَا فُلْتُ مِنْ امْرَأَةٍ وَ
هِيَ حَبْطٌ فَلْيَنْظُرْ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ.

۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رب کہہ کی قسم یہ بات میں نے نہیں کہی جو
جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے بلکہ
(یہ بات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی
ہے۔

۱۷۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
۱۷۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

حالت جنابت میں ہوتے کہ حضرت بلالؓ آ کر نماز کی اطلاع دیتے۔ آپ اٹھتے اور غسل کرتے مجھے آپ کے سر سے پانی چھٹا نظر آ رہا ہوتا۔ آپ باہر تشریف لے جاتے پھر مجھے نماز فجر میں آپ کی آواز سنائی دیتی۔ مطرف کہتے ہیں میں نے عامر رضی سے پوچھا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا کہنے لگے رمضان اور غیر رمضان برابر ہیں۔

۱۷۰۳: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں آدمی صبح کرے اور روزہ کا ارادہ بھی ہو؟ تو فرمائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح فرماتے۔ یہ جنابت صحبت سے ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر آپ غسل کرتے اور پورا روزہ رکھتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے عموم کی بنا پر احمد اربعہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ مہذب ہو یا نسیان یا غیبت کی وجہ سے۔

چاپ: ہمیشہ روزہ رکھنا

۱۷۰۵: حضرت عبداللہ بن فہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ (بلاتحہ) روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۱۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ روزہ رکھے (وہ ایسے ہے گویا کہ) اس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

۲۸: بَابُ مَا خَاءَ فِي صِيَامِ الذَّهْرِ

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ سَعِيدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ هَارُونَ وَ هُوَ ذَاوُدَ قَالَوَا اللَّهُ شَفَعَهُ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّسِيُّ مَنْ صَامَ الْآلَانَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَ كَتَبَ عَنْ مَسْعُودٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذَابٍ عَنْ أَبِي الْعَاسِ الْمَكْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَامَ مِنْ صَامِ الْآلَانَ

خلاصۃ الباب ☆ صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: (۱) پورے سال روزہ رکھنا۔ جس میں ایام مہیہ بھی داخل ہوں یہ باتفاق ناجائز ہے۔ (۲) ایام مہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزہ رکھنا۔ جمہور کے نزدیک جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ (۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ۶) پہلی جمعرات۔ اس کے بعد والا پھر اور اس کے بعد وائی جمعرات۔ ۷) پہلا پھر جمعرات پھر ۸) پہلی دسویں اور بیسیوں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ۹) اول کل عشر یعنی پہلی گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان ماکنی سے مروی ہے۔ ۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ ان تمام صورتوں میں صوم ”مکث الايام“ والی احادیث کے اطلاق اور کھانا پکانا یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں مختص نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکن صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم مکث الايام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلق روایات پر بھی راجح یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔ احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی باب صیام المہین البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ بِضَوْمٍ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يُقَطِّرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَزَلْ صَامَ مِنْ شَهْرِ قَطْرًا أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شُعْبَانَ كَانَ بِضَوْمٍ شُعْبَانُ إِلَّا قَلِيلًا

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَوْمٍ حَتَّى يَقُولَ لَا يُقَطِّرُ وَيُقَطِّرُ حَتَّى يَقُولَ لَا بِضَوْمٍ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَمَامًا إِلَّا مِثْلًا مِمَّا قَدَّمَ الْمَدِينَةَ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غُبَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

۱۷۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سو تے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چٹا حصہ بچھو جاتے۔

۱۷۱۳: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤد کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

جواب: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۱۷۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلا تائد) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اور عقی کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

جواب: ماہِ شوال میں چھ روزے

۱۷۱۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

رجبی اللہ تعالیٰ عنہ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُسَامُ بَصُفِّ اللَّيْلِ وَيُصَلِّيُ ثَلَاثًا وَسِتِّ مِائَةٍ مَرَّةً.

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ رِجْدِئًا عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ فَإِنْ كَتَفَ سَمْنٌ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَذَلِكَ أَتَى حُكْمُكَ ذَلِكَ.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۱۷۱۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ تَابِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدَةَ عَنْ ابْنِ قُرَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَامَ نُوحٌ الذُّهْرَ الْيَوْمَ الْفَطْرَ يَوْمَ الْآضَحَى.

۳۳: بَابُ صِيَامِ سَنَةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَابِعَ ثَابِتُ بْنُ صَدْقَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ بَخْسٍ عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ الدُّمَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ الرَّحْضِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ سَنَةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفَطْرِ كَانَ لِمَا السَّنَةِ مِنْ حَاءٍ مَالِحَةٍ قَلَّةٌ عَشْرُ أَشْهُالٍ.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَابِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْبَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ أَبِيزِيدٍ قَالَ قَالَ

پینے کے دن ہیں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ مُسَلِمًا يَوْمَ الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ فِي يَوْمِهِ

۳۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ

الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

چاپ: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرَّةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى. ۱۷۲۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي غَثَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبْدَ مَعَ غَيْرِ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبْلًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى أَنَا يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمٌ بَطِرْتُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَيَوْمُ الْأَضْحَى تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

خلاصہ: باب ۳۶ یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ہاشمیری اور محرومی کی بات ہے۔

۳۷: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

چاپ: جمعہ کو روزہ رکھنا

۱۷۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: الا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ وَحَفْصُ بْنُ عِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا بِمَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ.

۱۷۲۴: حضرت محمد بن عمار بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ غَثَبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَحْمَدِ بْنِ حُثَيْرٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَآنَا طَوَّافٌ بِالْبَيْتِ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَزَبَّ

هَذَا السَّبْتِ

گھر کے رب کی قسم۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مِصْوَدٍ اَنَّ اَبَا ذَاوُدَ شَبَّانَ عَنْ عاصِمٍ عَنْ ذِرِّ عَسَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْفُظُ يَوْمَ الْاُخْمَةِ

۱۷۲۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز بہت کم افکار (روزہ مقوف) کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے۔ شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک جمعہ کا تھا روزہ رکھنا مکروہ ہے تا وقتیکہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے ان کی دلیل حدیث ۱۷۲۳ ہے۔ اس کا جواب حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اس وقت یہ خطرہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کبھی اس عبادت کے لیے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ میں صرف یوم السبت کو عبادت کے لیے مخصوص کر لیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کر لی تھی لیکن بعد میں جب اسلامی عقائد و احکام رائج ہو گئے تو یہ حکم ختم کر دیا گیا اور جمعہ کے دن کو بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح شروع میں یوم السبت کا روزہ رکھنے سے تاکید منع کیا گیا تھا۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

چاپ: ہفتہ کے دن روزہ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا اَبُو مَكْرَمٍ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَنَّ عَسِيَّ بْنَ بُزْدَةَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيمَا اَفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَحِدْ أَحَدُكُمْ اِلَّا غَوًى عِبَ أَوْ لِبَاءَ شُحْرَةٍ فَلْيُصْطِ.

۱۷۲۶: حضرت عبد اللہ بن بسر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض روزہ کے علاوہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو کھانے کو کچھ نہ ملے تو انگوڑی شاخ یا درخت کی چھال ہی چوس لے۔

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ اَنَّ شُعْبَانَ بْنَ حَبِيبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْرٍ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَسِمَ مَخْرَجًا.

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی ہمیشہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا۔

۳۹: بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ

چاپ: ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَا مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَسَا بْنِ رَضَى أَنَّ عَسَا بْنَ عَمْرِو بْنِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا احَبُّ اِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْاَيَّامِ بَعْثِيَ الْعَشْرُ فَالْزَمُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے

اللہ: لَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: لَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا زُحْلٌ حَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالَهُ فَلَمْ يَزَحْجْ مِنْ ذَلِكَ مَشَى۔

میں جہاد بھی نہیں الا یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوئے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے)۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُشَيْبٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَنْفَعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنِ النَّهْطِاسِ بْنِ فَهْمٍ عَنْ قِصَادَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَلْبَنِيَا أَكْبَحُ إِلَيَّ اللَّهُ مُنْجَانَةً أَنْ يَتَعَذَّلَ لَهَا فِيهَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَشْرِ وَأَنْ يَصِيَامَ يَوْمَ فِيهَا لَيْتُمُ الْبَصَامِ سَيِّئًا وَلَيْلَةُ فِيهَا بَلَيْلَةُ الْقَدَرِ۔

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الشَّرْحِ قَالَ: أَوَّلُ الْإِخْوَصِ عَنْ مَنْسُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرِ قَطُّ۔

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں عشرہ سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی دنوں مراد ہیں جن کو تعظیماً عشرہ تعبیر کر دیا گیا ورنہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی نا جائز پھر یام النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزہ رکھنا ثابت ہے۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (ہجری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقع ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

۴۰: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

چاپ: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ: عُبَيْلُ بْنُ جَرْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الرُّمَافِيِّ عَنْ أَبِي قِصَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِبْنِي أَخْبَبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفُرَ الشَّيْءُ الَّذِي قَبْلَهُ وَالَّذِي بَعْدَهُ۔

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا جِسْمُ بْنُ عِثَارٍ قَالَ: يَتَخَذِي بْنُ خُمْزَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ قِصَادَةَ ابْنِ التَّمَّامِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

اللہ ﷻ يَقُولُ مَنْ ضَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَعَةُ اَمَانَةٍ وَ سَنَةِ نَفَذَةٍ
ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
فَال قَامَا وَبَجَعَ حَدَّثَنِي حَوْسَبُ بْنُ عَقْبَلٍ حَدَّثَنِي مُهْدِي
الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ ذُحِلَتْ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي تَبَةِ
فَسَأَلَنَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ
۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ
فَال قَامَا وَبَجَعَ حَدَّثَنِي حَوْسَبُ بْنُ عَقْبَلٍ حَدَّثَنِي مُهْدِي
الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ ذُحِلَتْ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي تَبَةِ
فَسَأَلَنَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

خلاصہ: باب ۵۶: حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مکروہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۴۱: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ
فَال قَامَا وَبَجَعَ حَدَّثَنِي حَوْسَبُ بْنُ عَقْبَلٍ حَدَّثَنِي مُهْدِي
الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ ذُحِلَتْ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي تَبَةِ
فَسَأَلَنَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ
فَال قَامَا وَبَجَعَ حَدَّثَنِي حَوْسَبُ بْنُ عَقْبَلٍ حَدَّثَنِي مُهْدِي
الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ ذُحِلَتْ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي تَبَةِ
فَسَأَلَنَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ
فَال قَامَا وَبَجَعَ حَدَّثَنِي حَوْسَبُ بْنُ عَقْبَلٍ حَدَّثَنِي مُهْدِي
الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ ذُحِلَتْ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي تَبَةِ
فَسَأَلَنَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا کریں اور دینے کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا۔

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس حدیث سے کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

بَقِيَّةُ يَوْمِكُمْ مِنْ كَانَ عَلِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوصِ فَلْيَبْسُطُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ قَالَ بَغِيُّ أَهْلِ الْعَرُوصِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ.

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عِثَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنْبَرٍ مَوْلَى ابْنِ عِثَانَ عَنْ ابْنِ عِثَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْتَ نَفِثْتُ إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَ يَوْمَ السَّابِعِ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ زَوَّادُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ زَادَ فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ يَقُولَ عَاشُورَاءَ.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا الْكَلْبِيُّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْخَالِجِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ وَمَنْ سَخِرَ فَلْيَذْغُهْ.

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ أَنَّنَا خُثَّاءُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا غُبَّانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنْبَرٍ الزَّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَسَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَخْبَرْتُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِرَ الشَّيْءُ الْفُلَّ

خلاصۃ الباب ☆ عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشرہ کے معنی میں۔ اس کا موصوفہ مذکور ہے اللیلۃ العاشوراء اور اس سے محرم الحرام کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

باب سوموار اور جمعرات کا روزہ

۴۲: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۱۷۳۹: حضرت ربیعہ بن عازہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے حلقے دریافت کیا تو فرماتے لگیں آپ سوموار اور جمعرات کا

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا بَغِيُّ بْنُ خُمَزَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِغَةَ بْنِ الْعَازِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ

کان یصحی صیام الانیس والحمیس

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا الْقَعَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الضُّعْرِيُّ نَحْنُ الصَّخَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ شَهْبَلِ بْنِ أَسَى ضَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِضَوْمِ الْاَنْثَنِ وَالْخَمِيسِ قَلِيلَ يَأْتِسُّونَ اللَّهُ أَنْكَ نَضُومُ الْاَنْثَنِ وَالْحَمِيسِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاَنْثَنِ وَالْحَمِيسِ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمَا لِمَكَلٍ مُسْلِمٍ إِلَّا مِنْهَا جَرَيْنِ يَقُولُ دَغَمَما خَنِي بِضُلُخَا۔

۱۷۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دوتا وقلیدہ صلیح کر لیں۔

خلاصۃ الباب پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قبا پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہیں۔

۳۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

پہلے اشہر حرم کے روزے

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ وَكَثَرُ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ الْمُخَرَّبِيِّ عَنْ أَبِي الشَّيْثَانِ عَنْ أَبِي مُجْذِبَةَ النَّاهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَلَا الرَّخْلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا لِي أَرَى حَسْبَكَ نَاحِلًا قَالَ بَا رَسُولُ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالْأَهَارِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا سَالِئِلٌ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَعَذَّبَ لَفْسِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ ضَمَّ شَهْرَ الضُّرِّ وَبِئْسَ بَعْدُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ ضَمَّ شَهْرَ الضُّرِّ وَبِئْسَ بَعْدُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ ضَمَّ شَهْرَ الضُّرِّ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ ضَمَّ أَشْهُرَ الْحَرَمِ۔

۱۷۳۱: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ باہلی ابو مجذوبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد یا چچا نے کہا کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی شخص ہوں جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا تم کزدور لگ رہے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن کو کھانا نہیں کھاتا صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا جہیں کس نے کہا کہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھ میں (روزہ رکھنے کی) قوت ہے۔ فرمایا صبر کا مہینہ (رمضان) روزہ رکھو اور اسکے بعد (مہینہ میں) ایک۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس زمانہ کی قوت

ہے۔ فرمایا: ناہمبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زائد قوت ہے۔ فرمایا: ناہمبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھو۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَشَّرِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّمْعَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُحَرَّمَ

۱۷۳۳: خَلَقْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْقُسَيْمِ فَجَزَعْنِي لَمَّا دَاوَدُنِي غَطَاهُ حُلَّتِي زَيْدُنُ عَبْدِ الْعَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ رَجَبَ مَنَعَ فَرَمَا۔

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ عَنِ الْعَرِينِ
الْقُرَازِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الرَّهْمَنِ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحَرَمِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ شَوَّالًا فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحَرَمِ ثُمَّ لَمْ
يَزَلْ يَصُومُ شَوَّالًا عَشْرًا مِائَةً.

☆ **افنہو الخوم:** (رجب اُوی قعدہ محرم و ذوالحجہ) ان مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہلیت کے روزہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ و جدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابوبکر جصاص عام فقہاء امعاد کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال منوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حدیث ۴۳۱ میں رجب کے روزہ کی نئی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے: مار رجب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہوگئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل مانتہ باللسۃ للشیخ عبدالحق محدث دہلوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

۴۴: بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ پاپ: روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

۱۷۳۵۔ اَخْلَقْنَا اَبُو نَحْرٍ شَا عِنْدَ اللّٰهِ نَزَلَ الْمُنَارُ بِكَ حَوْضًا ۱۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مُشْرَبُونَ سَلَامَةُ الْعَدْنِيِّ قَالَتْ عَدْنَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَبِيبًا عَنْ
مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُنْ خِيًّا وَكَافًّا وَرَاحَةً لِّلْجَسَدِ الصُّومِ
ذَا مُشْرَبٍ فِي خَبِيئَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَعْضُ الصِّيَامِ

۳۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا
۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَانَ عَنْ أَبِي
لَيْسَى وَخَالِيْنِ بَغْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
خُشَاعٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَخْبَنِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ بِشْرُ آخِرِهِمْ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا.

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا سَعِيدُ بْنُ بَخِي
السَّخْسِيُّ قَاتِمُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُضْعَبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَدَّ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلَ طَعَامَكُمْ
الْأَنْزَارَ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ

۳۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ
سَهْلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا وَكَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمْرَةَ قَالَتْ
أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ يَنْقُصُ مِنْ
جَدَّةِ صَائِمَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
الطَّعَامَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا بَقِيَّةُ قَالَا مُحَمَّدٌ
مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر
چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
محرم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا مہر
ہے۔

چاپ: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب
۱۷۳۶: حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے تو اس کو بھی
اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی
نہ ہوگی۔

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعویٰ کہ روزہ
دار تمہارے ہاں افطار کریں تک لوگ تمہارا کھانا
کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

چاپ: روزہ دار کے سامنے کھانا
۱۷۳۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے
آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا
روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ
دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا
کرتے ہیں۔

۱۷۳۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہلال رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: ہلال تاشیر کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْقَدَاءُ بِأَبَلَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفْعَالٌ أَيْ صَاحِبَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ فَرَزَانًا وَفَصْلٌ وَرُزْقٌ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْفَرُ نَأْكُلُ لَنْ الصَّائِمِ نَسِيجَ عِطَانِهِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَجَلَ عِنْدَهُ

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زادہ رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں صحیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۴۷: بَابٌ مَنْ ذَعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

چاپ: روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَثَعْلَبَةُ بْنُ حُشْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دُعِيَ الصَّائِمُ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَقْبَلْ فَإِنَّ صَائِمًا قَبِلَ طَعَامَهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الشَّامِيُّ لَنَا أَبُو غَالِبٍ النَّبَّاسِيُّ جَرِيجٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ خَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنَّ شَأْ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

۱۷۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور قضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

خلاصۃ السباب ☆ نیکوں اور عبادات کو بخشنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس روزہ دار بتا دے کہ میرا روزہ ہے وہ ہے جس نے کھانے کی دعوت قبول کر لی اور بعد میں قضا کرے۔

۴۸: بَابٌ فِي الصَّائِمِ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُ

چاپ: روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَوْجَعُ عَنْ سَعْدَانَ السَّجَّاسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّائِي (وَكَانَ لَفَقَةً) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَقْبَلْ فَإِنَّ صَائِمًا قَبِلَ طَعَامَهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مخصوص کی دعا رد نہیں ہوتی، امام عادلؒ روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دعا

اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تُؤذَوُ ذَعَرْنَهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالضَّالِمُ حَتَّى يُفْطَرَ وَذَعْوَةُ الْمَظْلُومِ بِرَفْعِهَا اللَّهُ ذَوْنُ الْعِمَامِ بِزَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَتَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ بَعِثْنِي لِنَصْرِكَ وَلَوْ بَعْدَ جَنِّ

اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا گو کچھ وقت کے بعد۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلضَّالِمِ عِنْدَ لَدَعْوَةِ مَا نَزُدُ

۱۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا روئیں ہوتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے

اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو برجِ کوشاں ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرمادیجئے۔

فَالْإِنِّ مِلْكِيكَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ الْفُلْهُمُ أَمْسَى أَنْتَا كَرَحْمَتِكَ الْفُلْهُمُ وَبِصَبْرٍ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تَهْطُلَنِي

خلاصۃ السلاب ☆ اس حدیث میں آدھوں کی دعا کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرتا جتنا محترم باشندہ ہے اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کفارہ اور آرام و راحت دینا ہے کسوں کی مدد کرنا ایسے آدمی کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بیوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کفر ہو، گھم کا بدلہ دینا میں بھی مانتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہذا دعا کا اجماع بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

۳۹: بَابُ فِي الْأَكْثَلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قِيلَ أَنْ يَخْرُجَ

باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا خُزَّافَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ قَالَا هَبْنَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ فَمَرَاتٍ

۱۷۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چوبہارے کھائے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا خُزَّافَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ قَالَا سَمِعْتُ ابْنَ عَلِيٍّ قَالَا عُمَرُ بْنُ صِهْصِهَانَ عَنْ سَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَبْعَثَ أَصْحَابَهُ مِنْ

۱۷۵۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی عید الفطر کے روز عید گاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے ناشتہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپ کے پاس جمع ہوتا

صدقة الفطر

نمازید جانے سے قبل آپ سائیں صحابہ میں تقسیم فرمادیے۔

۱۷۵۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ کھاتے۔

چاپ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا ۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے ہردن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

چاپ: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔ فرمایا: بتاؤ اگر تمہاری ہمشیرہ کے ذمہ قرض ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔ فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۹: حضرت بریدہ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے، ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھوں؟ فرمایا جی۔

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ قَوَابُ بْنُ عُثْبَةَ السُّهْمِيُّ عَنِ ابْنِ سُرَيْجَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ الشَّحْرِ حَتَّى يَرْجِعَ

۵۰: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ رَمَضَانَ قَدْ قَرَّطَ فِيهِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ قَتَيْبَةُ قَالَ عَثْرُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ غَنَةً مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهُنَّ

۵۱: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ مِنْ نَذْرِ

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ النَّظَّيْنِ وَ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُحَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَافَ بَ اشْرَافَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَخِيكَ ذَنْبٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ؟ قَالَ نَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُ أَخِي.

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ مُخَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ تَرَيْذَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاءَ اشْرَافَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي مَاتَ وَ عَلَيْهِ صَوْمٌ أَقَاضُومُ غَنَاهُ قَالَ نَعَمْ

خلاصہ الہاب ☆ اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدلہ فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے امید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدل بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابت فی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو ہر مملوک، غلام، کنز و نیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جوہر کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: **قَالَ لَا بَصْلَىٰ** اور **عَنْ أَحَدٍ وَلَا بِصَوْمٍ أَحَدٍ** یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزہ رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزہ سے انہی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب انہی بن کو پہنچا دو۔

جواب: جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

٥٢: بَابُ فِيمَنْ أَسْلَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۰: حضرت علیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ دو رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے قہ لگوا دیا جب وہ مسلمان ہوئے تو باقی مہینہ روزے رکھے۔

١٤٦٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ
الْوَهْبِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ غَطِيَّةِ بْنِ شَفِيَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعَةَ قَالَ تَنَا
وَقَدْ تَنَا الْبَلْبَلِيُّ قَدِيمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِإِسْلَامِ قَبِيْلٍ
قَالَ وَ قَدِيمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ قُبَّةٌ فِي
الْمَسْجِدِ فَلَمَّا انْتَفَخُوا ضَامُوا مَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ .

پاپ: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی

٥٣: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بغير

کار و روزہ رکھنا

قَدْ رَوَّجَهَا

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

١٤٦١: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي حَزِيمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا الْخُرَّاءَ وَرُؤُوسَهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۱۶۶۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (فطلی) روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

١٤٦٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى
وَسُئِلَ اللَّهُ ﷻ النَّسَاءَ أَنْ يَضُمْنَ الْأَمَانَةَ إِلَى وَجْهِهِ

☆ خلاصۃ السباب: جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار ہوئی۔

۵۴: بَابُ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ

چاپ: مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر

إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ وَحَالِدُ بْنُ أَبِي بَرِيدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مَكْرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

۱۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

خلاصۃ السباب یہ حدیث مکمل ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور احتیاب پر محمول ہوگی۔ جب یہ کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اسے سختی اور افتاد کا بطور خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

۵۵: بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

چاپ: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا كَاتِبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَوِيِّ عَنْ مَعْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُطَيْلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي خُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مَسْئُولُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا الشَّامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الرَّافِعِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خُرَيْزَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْزَةَ عَنْ سَادٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ آخِرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

۱۷۶۶: حضرت شان اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اجر و ثواب عطا کرتے ہیں)۔

۵۶: بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

چاپ: لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الشَّامِيُّ ثَنَا غُلَيْبُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعْلَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاسْمُ الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ

۱۷۶۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں احکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

أَنْتِ أَرْبَعُ لَيْلَةٍ الْقَدَرِ فَاتَّبِعِيهَا فَالْمَسْجُودُ فِي الْعَشْرِ وَكَذَا كَرَّهَ مَا دِي غَنَى - تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں
الاولا وحر فی النونہ میں تلاش کرو۔

خلاصہ: باب ۵۶ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ : نفلہ فیہا الاوزاق والادحالی یعنی اس رات میں ہر انسان کی عمر موت رزق اور بارش وغیرہ کی مقدار میں مقرر فرشتوں کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیات میں سے ہے۔ لیلۃ القدر کی تین میں شبہ یا اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں پیاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور کمرہ وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر اور عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے کہ اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

۵۷: بَابُ فِي فَضْلِ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَسَى الشَّوَارِبِ وَابْنُ اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ اَنْهُمَا عَنْ اَبِي حَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَاحِدَ بْنَ زَيْدٍ اَنْهُ سَمِعَ اَبِي الْوَلَدِ الْحَسَنَ بْنَ غَنِيْدَةَ عَنْ اَبِي اَرْوَيْمٍ السَّحْمِيِّ عَنْ اَبِي اَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْبِهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مَا لَا يَخْبِهُ فِي غَيْرِهِ

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوُهْرِيُّ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ اَسْنِ غَنِيْدَةَ عَنْ اَبِي نَسْرَةَ عَنْ اَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَتْ الْعَشْرُ اخْبَا الْكَلْبَ وَشَدَّ الْبِزْرَ وَانْقَطَعَ اَفْخُهُ.

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری کرتے ازراکس لیتے اور گھروالوں کو (عبادت کے لئے) جگا دیتے۔

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا اَبُو مَرْوَةَ عَنْ اَبِي عَنَانٍ عَنْ اَسَى خُصْبِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَضْجَعِ كُلِّ عَامٍ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَادُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اِعْتَكَفَ عَشْرَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَكَانَ يَغُضُّ عَلَيْهِ

۱۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ نے تین روزہ اعتکاف فرمایا۔

الْقُرْآنَ هِيَ كُلُّ عَامٍ مَرَّةً فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فُصِّلَ فِيهِ
غُرِصَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغِيٍّ قَالَ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
أَبِي نَسْرٍ كَتَبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعِشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ
مِنْ رَمَضَانَ فَسَافِرٌ عَامًّا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْغُفْلِ
الْغَتَكِفُ عَشْرَتَيْنِ يَوْمًا

خلاصہ الہام ✽ اعتکاف لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پر ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکاف نفل کا زمانہ کم از کم امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمد کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں (۱) اعتکاف واجب وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ (۲) اعتکاف نفل جو کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ (۳) اعتکاف مسنون وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ علی الکفا یہ ہے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَتَعَدَّى الْإِعْتِكَافَ وَ

بَابُ: اعتکاف شروع کرنا اور

قَصَاءُ الْإِعْتِكَافِ

قضا کرنا

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا يَغْلِي بْنُ عُثَيْبٍ
لَنَا يَغْلِي بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ عَلَى
الضُّحَى نِمَ دَخَلَ الْمَسْكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَكِفَ فِيهِ
فَإِذَا انْ بَغْتَكِفَ الْعِشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ
فَامْرُ فُضِرَ لَهُ حَاءٌ فَامْرُثَ عَائِشَةُ بِحَاءٍ فَفُضِرَ لَهَا وَ
امْرُثَ حِفْصَةُ بِحَاءٍ فَفُضِرَ لَهَا فَلَمَّا زَاثَ رَيْثُ
حَاءٍ لَمَّا امْرُثَ بِحَاءٍ فَفُضِرَ لَهَا فَلَمَّا زَاثَ رَيْثُ
ذَلِكَ رَمَزُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَرُّ

۱۷۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب کر دیا گیا۔ حضرت زینبؓ نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم

قال ساق و قد اوتيت عند الله من غمر المكنان
الذي يغتفب فيه رسول الله ﷺ
۱۷۷۳ حدثنا محمد بن يحيى ثنا نعيم بن حذافنا
ابن المارک عن عيسى بن عمر بن موسى عن نافع عن
ابن عمر عن النبي ﷺ انه كان اذا احتك طريح له
هراة او يوضع له سريرة واء انطوانة التونة

۱۷۷۴ ۶۲: باب الاغتفاب في خيمة المشجد
۱۷۷۵ حدثنا محمد بن عبد الاعلى الضعاعى ثنا
المعتمر بن سليمان حدثني غمارة بن عروة قال سمعت
محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري
ان رسول الله ﷺ اغتفب من ثوبه تركبة على سندها
قطعة حصير قال فاحد الحصر بده فحاهها في ماجة
القبلة ثم اطلع رأسه فكلّم الناس

۶۳: باب في المتكف بغوذ المربض و
يشهد الجنائز
۱۷۷۶ حدثنا محمد بن زهير انما التث ان شهاب
عن غزوة بن الربيع و عمرو بن عبد الرحمن ان عائشة
قالت ان كنت لاذخل التث للحاجة والمريض فيه فما
استسل عنه الا و انا مارة قالت و كان رسول الله ﷺ لا
يدخل التث الا بالحاجة اذا كانوا متكفين
۱۷۷۷ حدثنا احمد بن منصور انو نكر فا يؤنس من
محمد ثنا الهناج الخزاسي فا عتسه من عند الرحمن
عن عبد الجالبي عن انس بن مالك قال قال رسول
الله ﷺ المتكف بضع الحاراة و بغوذ المربض

۱۷۷۸ ۶۴: باب دوران اعتكاف بیمار کی عیادت اور
جنازے میں شرکت
۱۷۷۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں میں کسی کام کے لئے گھر جاتی مگر میں مریض ہو تو
میں چلنے چلنے ہی اس سے حال احوال لیتی۔ فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران اعتکاف بلا
ضرورت گھر نہ جاتے۔
۱۷۸۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: مکلف جنازہ میں جا سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر
سکتا ہے۔

خلاصہ الہدایہ ☆ عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصود اٹھنا بالا اتفاق نا جائز ہے۔ البتہ قضاء
حاجت کے لیے آتے جاتے مٹنا عیادت مریض کر لینا جائز ہے لیکن نماز جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ظہر سے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں ٹھہرنے کی مجازت ہے لیکن نازختم ہوتے ہی فوراً لوٹنا واجب ہے۔

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ بِغَسْلِ رَأْسِهِ
وَأُيُوجِلُهُ

۱۷۷۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتٌ وَكَيْفٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْسِي النَّاسَ وَأَنَّهُ وَهُوَ مُحَاوِرٌ فَاغْسِلُهُ وَأُوجِلُهُ وَالْأَفْسَى خُحْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

۶۵: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي الْمَسْجِدِ

۱۷۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُسْتَدْرِ الْحَرَامِيُّ ثَابِتٌ عَنْ غُثَمَانَ بْنِ غَمْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ غُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ ابْنَ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الْخَرَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا حَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَزُورَةً وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عَنْهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ فَتَلَقَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ هِيَ إِذَا سَلَعَتْ سَابَ الْمَسْجِدَ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَنْكِبِي أَمْ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَرَّ بِهِمَا وَجَلَّاهُ مِنَ الْأَنْصَارِ هَلُمَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَعْدَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلِي وَرَبِّكُمَا إِنِّهَا صَفِيَّةٌ بِنْتُ حَمِيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَثُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ جَبْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَخْرِي الدَّمِ وَابْنِ حَتِيبٍ أَنَّهُ يَغْدِفُ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

۱۷۷۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر گنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

۶۵: باب: مختلف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر سکتے ہیں

۱۷۷۹ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور اگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حمی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محکف کے گھر والے ملاقات کے لیے آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ٹوٹا رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراد و تفریط و بوری ہے۔ یا محکف مٹے پیٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض متعینین کے عزیز و اقارب اور احباب مسجد میں آ کر بیٹھ کر دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

۶۶: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

جواب: مستحاضہ اعکاف کر سکتی ہے

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّيَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
بَرْزَنْجُ بْنُ زَوْجٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَزَّاءِ عَنْ عَجْجَمَةَ قَالَتْ
عَالِشَةُ أَعْتَكِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْرَةً مِنْ بَنِي
فِهْرٍ كُنْتُ تَدْعِي الْخُمُرَ وَالْضُّفْرَةَ فَرُئِمَا وَصَعْتُ نَحْتَهَا
الْعُشْتِ

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کرمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محکف ہوئیں انہیں کبھی گدلا پانی اور کبھی سرخی دکھائی دیتی بسا اوقات انہوں نے اپنے پیچ پوشت بھی رکھا۔

خلاصۃ السباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز تلاوت، قراءت قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعکاف بھی کر سکتی ہے۔

۶۷: بَابُ فِي ثَوَابِ الْأَعْتِكَافِ

جواب: اعتکاف کا ثواب

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا غُنَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أُمَيَّةَ لَسَاعِنِي بْنُ مُوسَى الْحَارِثِيُّ عَنْ غُنَيْدَةَ الْعَمِّيِّ عَنْ
هَرْقِيذِ الشَّحْبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبِيرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُنْعَكِفِ هُوَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَ
يُنْخَرِ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَمَا عَمِلَ الْحَسَنَاتِ تَخْلُفًا

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے زکا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

خلاصۃ السباب ☆ جب بندہ اعکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر و تلاوت وغیرہ کے راست سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار مسکین، یتیم اور یتیم و کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جا سکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور پیچہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعکاف کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے۔

۶۸: نَابُ فَيَمْنُ قَامَ فِي لَيْلَتِي الْعَبْدَيْنِ

چاہ: عیدین کی راتوں میں قیام

۱۷۸۴. حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَوَازِيْنُ حُمُوْنَةُ قَالَا مُحَمَّدٌ
 نَسِ الْمُسْطَفَى قَالَا تَقْبَهُ نَسِ الْوَلِيدُ عَنْ قُزُوزٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ
 نَسِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ الْإِسْمَاعِيْلِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعَبْدَيْنِ مَخْبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَلَيْتَهُ يَوْمَ
 تَمُوتُ الْقُلُوْبُ

۱۷۸۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی
 راتوں میں اللہ سے ثواب کی امید پر قیام کرے۔ اس کا
 دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل
 مردہ ہو جائیں گے۔

خلاصہ الباب ۶۸: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات
 ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ
 میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

کِتَابُ الزَّكَاةِ

۱: نَابُ فُرُوضِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کی فرضیت

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَكُنْتُ مِنَ الْحَرَجِ لَنَا
وَكُنْ بِنَا نُسُوحُ الْمَسْكِي عَنْ بَحِي نَسْ عِنْدَ اللَّهِ نَسْ
صَبِيْنِي عَنْ اَسْنِ مَعْبُدِ مَوْلَى اَبِي عَنَابِ عَنِ اَبِي عَنَابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَعَتْ مَعَاذَ اِلَى اَلْبَيْتِ فَقَالَ اَنْتَكَ نَائِي فَرَمَا اَهْلَ كِتَابِ
فَاَدْعُهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَانِّي رَسُولُ اللَّهِ فَاِنْ
هُمْ اطَاعُوْهُ لَدَلَكْ فَاَعْلَمْنَهُمْ اَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ حُمْسَ
صَلَوَاتِ هِيَ كَمَلٌ بِزَمٍ وَتَلْبِيْةٌ فَاِنْ هُمْ اطَاعُوْهُ لَدَلَكْ
فَاَعْلَمْنَهُمْ اَنْ يَلْقَ اَفْرَسَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً مِّنْ اَمْوَالِهِمْ فَاِنْ
مِنْ اَعْيَابِهِمْ فَرَدُّهُ مِّنْ فُقَرَاؤِهِمْ فَاِنْ هُمْ اطَاعُوْهُ لَدَلَكْ
فَاَبَاكَ وَكَرَاهِيْهِمْ اَمْوَالِهِمْ وَآلِيْ ذَعْوَةِ الْمَظْلُوْمَةِ فَاَبَاكَ لَيْسَ
بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حَبَابٌ

۱۷۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا۔ تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک بوند بن جائیں اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کے تیس مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بدعا سے ڈرنا اسلئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

خلاصۃ الساب ☆ لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہارت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تحلیک جزاء مخصوص بہ مال مخصوص۔ شخص مخصوص للذی تعالیٰ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح تر یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقوال خارجیہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقدار مقرر کی گئی پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کون سے میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ ۲ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجرؒ اس کی تردید کرتے ہوئے نسائیؒ ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہر حال حافظ ابن حجرؒ حقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

ہئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجے گا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل سیر کی تحقیق کے مطابق ۹ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے۔ یمن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ بت پرست اور مشرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام و مطالبات ایک ساتھ غلطیوں کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت تکلیف اور ناقابل برداشت بوجھ محسوس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید و رسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر معقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی بوجھی بات ہے۔ پھر جب مخاطب کے ذہن اور دل اس کو قبول کر لیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی و جسمانی اور زبانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرقع ہے اور جب وہ اس کو قبول کرے تو اس کے سامنے فریضہ زکوٰۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ زکوٰۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغِ تم سے اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدہ کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اُسی قوم اور علاقہ کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کر دی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اسی ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوٰۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ اُن کے موبوٹی اور اُن کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بھرتا مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں صیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے چارے ہو۔ ظلم و زیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بندہ جب ظالم کے حق میں بددعا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

پس ترس از آدم مظلوم کہ بنگامِ اُحکامِ دین چہ اجابت از در حق بہر احتمال می آید
اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت توحید و رسالت نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوٰۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فرضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو مہم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

۴: باب ما جاء في منع الزكاة ديني كسرا

۴: باب ما جاء في منع الزكاة

۸۳ھ: حدثنا محمد بن ابي غنيم عن ابي عبد الله لما سئل عن
غيبه عن عبد الملك بن ابي غنيم و جامع بن ابي راشد
سمعا شقيق بن سلمة بن خباز عن عبد الله بن مسعود
۸۳ھ: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے روز قیامت اس کا مال گنجلے سانپ کی صورت میں اس کی گردن میں

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اس کے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑی ﴿وَلَا يَخْسِرُ الْمَدِينُ﴾ ”اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں نکل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بھرتہ نہیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے نکل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔“

۱۷۸۵۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی اونٹ بکری اور گائے والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور سونے بکریاں بن جائیں گے اپنے سینگوں سے اتریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھرا جائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۱۷۸۶۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آجیگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں بکریاں آ کر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے اتریں گی اور خزانہ بھرا جائے گا بن کر آجیگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملے گا تو مالک دو بار اس سے بھاگ نکلے گا پھر وہ سامنے آجیگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک بھاگتے سے بچنا چاہے گا وہ اسکا ہاتھ بھی نکل جائیگا۔

خلاصۃ الہام ☆ قرآن وحدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہمیں عام کے لئے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ دینے کے گناہ کی جو خاص سزایاں ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک ڈبریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں پاچھوں کو کاٹنا یعنی اس گناہ اور اس

رخصی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُزِدُ زَكَاةً مِثْلَ لَيْلَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ شَحَاغًا مَرَعًا حَتَّى يَطُوقَ غَنَاهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَخْسِرُ الْمَدِينُ يَسْحَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةِ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا وَخَبَّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ السَّمْعُورِيِّ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ أَمَلٍ وَلَا عَسَمٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا بُعْثٍ رَكَتَاهَا إِلَّا حَاتَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْظَمَ مَا كَانَتْ وَاسْمُهُ يَنْطَحُهُ بَقْرُؤُهَا وَبُعْثُؤُهَا سَاحِقًا فَمَا كَلَّمَكَ بَعْدَتْ أَخْرَاجًا عَادَتْ أَزْلَاهَا حَتَّى يَنْفُصِيَ نِصَ النَّاسِ

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَنَمِيُّ لَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَائِبِي الْأَبْلِ الثَّيْبِي لَنْ تَطْعَ الْحَقُّ مِنْهَا تَطْعًا صَاحِبُهَا سَاحِقًا فَمَا وَثَائِبِي الْبَقَرُ وَالْعَمَةُ تَطْعُ صَاحِبَهَا بِأَفْطَلِهَا وَتَنْطَحُهُ بَقْرُؤُهَا وَبُعْثُؤُهَا وَتَسْحَقُ شَحَاغًا مَرَعًا يَنْفُصِي صَاحِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِعْرًا مِنْهُ صَاحِبَةُ مَرْتَبِ ثُمَّ يَسْتَسْفِنُهُ فِعْرًا فَيَقُولُ ثَائِبِي وَلَكَ فَيَقُولُ أَنَا كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ بَدُو فَيَقْتُلُهَا

خلاصۃ الہام ☆ قرآن وحدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہمیں عام کے لئے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ دینے کے گناہ کی جو خاص سزایاں ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک ڈبریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں پاچھوں کو کاٹنا یعنی اس گناہ اور اس

کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یہ فی الحقیقت مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس پختل آدمی کو جو حسب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چتر رہے اور خرچہ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے پختل اور خسیس آدمی بھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ مذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے فخر میں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص مذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((حتی یقصی بس العباد فیری سبیلہ ایا الی الحدۃ واما الی النار)) یعنی اس مذاب کا سلسلہ اس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حساب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

۳۔ بَابُ مَا أَذَى زَكْوَتُهُ لَيْسَ بِكُفْرٍ

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ شَاعِدُ اللَّهِ نَزَّ وَهَبٌ عَنْ أَنَسٍ لَيْثُعَةَ عَنْ عَقْبِ بْنِ أَنَسٍ شَهَابٌ حَدَّثَنِي حَالِدُ بْنُ أَسْلَمَةَ مَوْلَى غُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَرَّخْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّ حَقَّقَهُ الْغَمْرَاسِيُّ فَقَالَ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَ بِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ إِنِّي بَرَاءَةٌ ۖ قَالَ لَهُ أَنَسٌ غُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَنِ كَسَرَهَا فَلَهُ يَوْمَ زَكْوَتُهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا قُلٌّ أَنْ تَقُولَ الزَّكْوَةُ فَلَمَّا أَوَّلَتْ حَلِيلَهَا اللَّهُ طُفُوزًا لِلنَّوَالِ نَزَّ فَطَلَّصْتُ فَهَاسًا مَا أَسَالِي لَوْ كَانَ لِي أَخَذَ ذَهَبًا أَعْلَمُ عِدَدَهُ وَأَوْجَنَهُ وَأَعْمَلُ فِيهِ سَطَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ خَدَّ الْمَمْلُوكَ فُلَا مَوْسَى بْنُ أَغْبَنٍ قَتَا عَفْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ذِرَاجٍ أَبِي الشَّيْخِ عَنْ أَنَسٍ خُجَيْبِرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَتِ زَكْوَةُ مَالِكَ فَلَمَّا قَصَبَتْ مَا عَلَيْكَ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَابِخِيُّ بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ نُسَيْ حُمْرَةَ عَنْ الشَّغْنِيِّ عَنْ طَائِمَةَ أَنَّ نُسَيْ شَرِيكَ عَنْ نُسَيْ حُمْرَةَ عَنْ الشَّغْنِيِّ عَنْ طَائِمَةَ أَنَّ نُسَيْ

۱۷۸۷۔ حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک مذاب کی خوشخبری دیجئے۔“ کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی کیلئے چاہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنادیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔

۱۷۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۹۔ حضرت طاہر بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَابِخِيُّ بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ نُسَيْ حُمْرَةَ عَنْ الشَّغْنِيِّ عَنْ طَائِمَةَ أَنَّ نُسَيْ

انہا سمعۃ نفی النبی ﷺ یقول لیس فی المال حق
سوی الزکوٰۃ (فرض) نہیں ہے۔

پایہ سونے چاندی کی زکوٰۃ

۴: نَابُ زَكْوَةِ الْوَرْدِ وَالذَّهَبِ

۱۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكُنْعٌ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي قَدْ
عَمَمْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْحَبْلِ وَالزَّقِيقِ وَلَكِنْ هَانُوا
زَنْعَ الْفُطْرِ مِنْ كُلِّ لُزْمَةٍ دَرَاهِمًا

۱۷۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُلْبٍ وَثُمَّ نَحْنُ بِهَذَا قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا أَبُو بَرْنِمْ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عَسِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةُ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ
بِأَحَدٍ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا أَصَاعِدًا مِصْفَ دِينَارٍ وَمِنْ
الْأُزْمَعِ دِينَارًا دِينَارًا

خلاصہ: پایہ ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ نیز اکثر علماء ہند نے دو سو درہم کو
ساڑھے ہاون قول چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین ساشہ ایک رتی اور ایک رتی
کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے
کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثقال ساڑھے چار ماش کا ہوتا ہے۔

پایہ: جس کو مال حاصل ہو

۵: نَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا

۱۷۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْحَقَصِيُّ ثَنَا ضُحَاغٌ ثَنَا
الْوَلِيدُ ثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا زَكْوَةَ فِي مَالٍ حَتَّى
يَخُولَ عَلَيْهِ الْخَوَلُ

خلاصہ: پایہ ☆ مال مستعار اصطلاح شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد
درمیان سال میں حاصل ہوا ہو پھر اس کی اولاد و صورتیں ہیں (۱) مال مستعار پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے
پاس سونا چاندی بقد نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے
کہ ایسے مستعار مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا۔ (۲) صورت یہ ہے کہ
مال مستعار مال سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ مال مستعار مال سابق
کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مال سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں

دوران سال ان کے بچے پیدا ہو گئے یا مال تجارت موجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستعار کو مال سابق میں ضم (ملانا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مال مستعار کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے علاوہ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال مستعار مال سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نما اور برصورتی نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقد روپیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ بہت وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ اگر خلافت اور امام احناف کے نزدیک اس قسم کے مال مستعار کو مال سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس قسم کے مال مستعار کو بھی مال سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے، مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگر کچھ مال حاصل ہو اور وہ مال سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حوالان حول سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس کے علاوہ حدیث باب کے عموم پر اگر خلافت بھی عمل نہیں کرتے۔

۶. بَابُ مَا فَجِبَ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا نَسَمِعُ حَظْفَرُ بْنُ الْوَلِيدِ نَسِ كَتَبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْفَةَ عَنْ بَخْسِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَ عَدَاةٍ عَنْ نَعْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَلَوِيِّ أَنَّ سَمِعَ هَاشِمَ بْنَ هَارُونَ لَا صَلَافَةَ فَمَا فُؤُونُ حَنْسَةَ لِسَاقِي مِنَ الْفَرَسِ وَ لَا فِيمَا فُؤُونُ حَنْسِ مِنَ الْأَمَلِ.

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا وَ كَتَبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا فُؤُونُ حَنْسِ زُؤُونُ صَدَقَةٍ وَ لَيْسَ فِيمَا فُؤُونُ حَنْسِ أَوَابِي صَدَقَةٍ وَ لَيْسَ فِيمَا فُؤُونُ حَنْسَةَ أَوْ سَاقِي صَدَقَةٍ.

۷. بَابُ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخْسِ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ مَنُظُورٍ قَالُوا اسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حِجَّاحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ حُجَّةِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ

۸. بَابُ قَبْلِ اِزْوَاقِ زَكَاةِ كِي اِذَا لَئِی

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

اہارت دی۔

ﷺ فِي نَحْلٍ صَدَقَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْحَلَّ فَرُحْنٌ لَهُ فِي ذَلِكَ

چاپ: جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے

۸: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ اخْرَاجِ

والایہ دعاوے

الزکوٰۃ

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعا دیتے تو میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابووفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الرَّحْلُ بِصَدَقَةِ مَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ قَائِلًا بِصَدَقَةِ مَالِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي أَبِي أَوْفَى

۱۷۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ دو تو اس کا اجرت بھولیوں کو اے اللہ! اے نبوت عادیجے تاوان نہ بنائیے۔

۱۷۹۷ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ مَعْبُدَةَ قَالَا الْوَلَدَيْنِ مُسْلِمٍ عَنِ التَّحْرِيِّ بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْطَيْتُمُ الزَّكَاةَ فَلَا تَسْأَلُوا أَهْلَهَا أَنْ يَقُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَعْرَا

چاپ: اونٹوں کی زکوٰۃ

۹: بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ

۱۷۹۸: حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوٰۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے بیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) بیس سے ایک بھی زائد ہو تو پچیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پچیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساٹھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچیس تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچیس میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو میں تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

۱۷۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِمَكْرُ مِنْ حَلَبٍ قَالَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا سَلِمَانُ بْنُ خَمِيرٍ قَالَا سَمِعْتُ شَهَابَ بْنَ مَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّسَائِيِّ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمُ بْنُ كَعْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قُلْتُ أَنْ يَنْوَلَهُ اللَّهُ هُوَ حَدَّثَ فِيهِ فِي حَنْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي حَنْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثَ شِبَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ شِبَاهٍ وَفِي حَنْسٍ وَعَشْرِينَ سِتُّ مَخَاصٍ إِلَى حَنْسٍ وَثَلَاثِينَ هَانُ لَمْ تَزِدْ حِدَسْتُ مَخَاصٍ فَانْثَلُوثُ دُخْرُ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى حَنْسٍ وَثَلَاثِينَ وَاجِدْتُ فِيهَا سِتُّ لُؤُوبٍ إِلَى حَنْسَةٍ وَارْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى حَنْسٍ وَارْبَعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِّينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِدَعَةٌ إِلَى حَنْسٍ وَسِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى حَنْسٍ وَسِتِّينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا اثْنَا لُؤُوبٍ إِلَى ثَمَانِينَ فَإِنْ زَادَتْ

عَلَى تَشْعِيبٍ وَاحِدَةٍ فِيهَا حَقَائِدُ الْاَلِ عَشْرِينَ وَمِائَةٌ اَلْفًا
يَحْتَرِثُ فِي كُلِّ حَمْسَةِ حَقَّةٍ وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ سِتَّةَ اَلْفُونَ

۱۷۹۹ حَذَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَرَاهِمُ نُسْرَةَ طَلْحَمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيهَا ذُرْنٌ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ أَلْبَابِ صِدْقَةٍ وَلَا هِيَ إِلَّا زَمْعٌ شَيْءٌ هَذَا بَلَعْتُ حُمْسًا هُنِيئًا شَاءَ إِلَى أَنْ تَلْعَ تَسْعًا فَإِذَا بَلَعْتُ عَشْرًا فَعِنِّي شَاتِلٌ إِلَى أَنْ تَلْعَ زَمْعٌ عَشْرَةً فَإِذَا بَلَعْتُ حُمْسًا هُنِيئًا شَاءَ إِلَى أَنْ تَلْعَ تَسْعَ عَشْرَةً فَإِذَا بَلَعْتُ عَشْرِينَ فَعِنِّي هُنِيئًا زَمْعٌ شَاءَ إِلَى أَنْ تَلْعَ زَمْعًا وَعَشْرِينَ فَإِذَا بَلَعْتُ حُمْسًا وَعَشْرِينَ فَعِنِّي شَتْ مُحَاصٍ إِلَى حُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ شَتْ مُحَاصٍ فَإِنَّ لُؤْلُؤَ ذَكَرٍ فَإِنْ رَأَيْتَ نَعِيرًا فَهَنْتَ شَتْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ أَنْ تَلْعَ حُمْسًا وَزَمْعِينَ فَإِنْ رَأَيْتَ نَعِيرًا فَهَنْتَ زَمْعًا فَإِذَا بَلَعْتُ حُمْسًا سَبْعِينَ فَإِنْ رَأَيْتَ نَعِيرًا فَهَنْتَ شَتْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ أَنْ تَلْعَ تَسْعِينَ فَإِنْ رَأَيْتَ نَعِيرًا فَهَنْتَ حَقَّقَانِ إِلَى أَنْ تَلْعَ عَشْرِينَ وَمِائَةً ثُمَّ هِيَ كَلٌّ حُلْسِي حَقَّةٌ وَهِيَ كَلٌّ أَوْعِينَ شَتْ لُؤْلُؤٍ

۱۷۹۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں ذکوۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودھ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور بیس سے چونتیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد نہ ہو تو ساڑھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد نہ ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد نہ ہو تو نو تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد نہ ہو تو پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اونوں کی زکوٰۃ میں ایک سو تین تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل نہ ہوتا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو تین کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو تین کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض متغیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور یہیں سے ان کے نزدیک حساب اربھنات اور خمسیات پر دائر ہو جائے گا یعنی اس عدد میں چھٹی اربھنات ہوں اتنی بنت لبون اور چھٹی خمسیات ہوں اتنے بنت لبون گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربھنات ہیں پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حد واجب ہوگا پھر ایک چالیس پر دو بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے۔ امام مالک کا مسلک بھی شافعی کی طرح ہے البتہ اختلاف فرق ہے کہ اربھنات اور خمسیات کا یہ حساب امام شافعی کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ حساب ایک سو تیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو اکیس تک نہ دو بنت لبون واجب رہیں گے اور ایک سو تیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو تیس تک دو حق واجب رہیں گے۔ اس کے بعد احتیاف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری برحق چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حق اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حق اور ایک بشت محتاش۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حق واجب ہوں گے۔ اس کو احتیاف ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بشت لیون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد احتیاف کامل ہوگا۔ حنفی کی دلیل حضرت عمرو بن حزمؒ کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ بھل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہذا بھل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

۱۰: نَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مَنًى دُونَ سَنٍ نَّابُ: زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ

أَوْفُورُ سَنٍ

ممر کا چانور لینا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انیس لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ ادا کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹیاں لی جائیں اور چار سالہ کی جگہ بیس ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لئے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ دو بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس ۱۰

۱۸۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالُوا سَمِعْنَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ ثَمَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَزَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ تَحْرِبَةَ الصَّدِيقَ كَتَبَ لَهُ بَسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْأَمَلِ فِي هَذَا النَّصِّ الْعَمَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْأَبِلِ صَدَقَةُ الْحَدِّعَةِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ حَدِّعَةٌ وَ عِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تَقْلُ مِنْ الْحَقَّةِ وَ يُخَعِّلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اشْتَرَسْنَا أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْأَشْتُ لَتَوْبٍ فَإِنَّهَا تَقْلُ مِنْ بَتِّ تَوْبٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَتُّ لَتَوْبٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تَقْلُ مِنْ الْحَقَّةِ وَ يُعْطَى مَعَهَا صَدَقَةُ بَتِّ لَتَوْبٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تَقْلُ مِنْ الْحَقَّةِ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَتُّ لَتَوْبٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بَتُّ مُحَاصٍ فَإِنَّهَا تَقْلُ مِنْ أَشْتٍ مُحَاصٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

سلعت صدقہ بہت محاض و لیست عتدہ و عتدہ ابتہ
لثوب فانہا تفضل منہ بنت الثوب و یعطیہ المصدقی عشرین
درہمنا او شانین فمن لم یکن عتدہ ابتہ محاض علی
و خہہا و عتدہ نل لثوب ذکر فابہ تفضل منہ و لیست معہ
شہی

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا کس قسم کا اونٹ لے؟

۱۸۰۱: سویہ بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نئی کی
جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑا
اور اسکی دستاویز پڑھی اس میں تھا کہ زکوٰۃ کے ذرے متفرق کو
جمع نہ کیا جائے اور مجمع کو متفرق نہ کیا جائے تو انکے پاس ایک
صاحب بہت عمدہ مولیٰ اونٹنی لے کر آئے اس نے لینے سے
انکار کر دیا تو وہ دوسری پہلی سے کم دیدہ کی لے کر آئے تو لے
لی اور کہنے لگا جب میں نئی کے پاس ایک مسلمان کا بہترین
اونٹ لے کر پہنچا تو (آپ کی ناراضگی) میں کون سی زمین
مجھے برداشت کر گئی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا۔

۱۸۰۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ وصول
کرنے والا خوشی سے واپس ہو۔

باب: مَا يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْإِبِلِ

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
غُثَمَانَ النَّفَّاسِ عَنْ أَنَسٍ لِبْنِي الْفَلَدِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْدَثَ بِيَدِهِ وَفَرَأَتْ فِي عَهْدِهِ لَا يَخْمَعُ
مِنْ مُتَعَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ مِنْ مُجْتَمِعٍ حَتَّى تَضِدَّكَ الْفَنَاءُ
رَحِلٌ بِهَاقَةٍ عَظِيمَةٍ مُتَمَلِّمَةٍ فَأَمَّا أَنَا بَخْدَهَا فَأَتَانَا مَاضِي
فَوَضَّعَهَا فَأَحْدَثَهَا وَقَالَ أَنَسٌ أَزْهَى نَفْلَيْنِ وَأَنَّى سَمَاءُ نَطْلُسُ
إِذَا أَيْتَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَفَدَّ أَحَدُ حِجَارِ إِبِلٍ رَحِلٍ
مُسْلِمٍ

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ حَابِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ خُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَزْجَعُ الْمُصَدِّقُ إِلَّا عَنْ رِضَا

خلاصۃ الکتاب: صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضور کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا
تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ! یہ
شان صحابہ کرام کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے تب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

باب: زکوٰۃ کے تیل کی زکوٰۃ

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور
فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر
تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا تیل وصول

باب: صدقة التمر

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نُمَيْرٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَنِسَ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُسْرُوفٍ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ حِجَلٍ قَالَ مَعْنَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَى الْيَمَنِ
وَأَمْرِي أَنْ أَخَذَ مِنَ التَّمْرِ مَنْ تَحُلَّ الْأَمْعَالُ مَسْدُ مَنْ تَحُلَّ

کروں۔

ثَلَاثِينَ نَيْفًا أَوْ نَبِيْعَةً

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكَيْعٍ لَنَا عِنْدَ السَّلَامِ اَنْ
حُزْبٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَمِيْنٍ غُبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ فِي ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ سِتْعٌ أَوْ سَبْعَةٌ وَفِي اَرْبَعِيْنَ
مُسْتَةٌ

۱۸۰۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس
گائے میں ایک سالہ گائے یا تین سالہ اور چالیس میں دو
سالہ۔

خلاصۃ الباب ۱۸۰۴۔ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تیس سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور
تیس پر ایک تھیج ہے اور چالیس پر ایک مسہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی تیس پر ایک تھیج اور ہر اربعین پر ایک مسہ
ہے۔ پھر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساتھ ہو جائے جبکہ
امام ابوحنیفہؒ کی اس بارے میں تین روایات ہیں: (۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے
زکوٰۃ واجب ہے لہذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر رطل عشر مسہ یعنی مسہ کا چالیسواں حصہ واجب
ہوگا کلی ہذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

باب: بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳: بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سُبْرَتُنْ حَلَفَ لَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ اَنْ مَهْدِيْ
لَنَا سَلَمَانَ بْنَ كَثِيْرٍ لَّا نَنْ شَهَابٌ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عِنْدَ اللهِ
عَنْ اَمِيْنِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ الْغَرَانِي سَالِمٌ كُنَّا نَكْنِيْ
رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قُلْتُ اَنْ يَتَوَفَاةُ اللهُ هُوَ حَدَّثَ
فِيْهِ هُوَ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةً اَلَى عَشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاَدَارَاثُ
وَاحِدَةٍ فَيُعِيْهَا شَتَاوَانِ اِلٰى مِائَتِيْنَ فَاِنْ رَاَدَتْ وَاحِدَةً
فَعِيْهَا ثَلَاثُ شِهَابٍ اَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاَدَارَاثُ كَثُوْرَتِ فِيْ ثَمَلٍ
مِائَةٍ شَاةً وَوَحْدَتْ فِيْهِ لَا يَنْجَعُ بَيْنَ مَنَعَرِيْ وَلَا يَنْقُرِي
بَيْنَ مُخْتَمٍ وَوَحْدَتْ فِيْهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ نَبَسٌ وَلَا
هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ

۱۸۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے
روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم
نے زکوٰۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ اس
میں ایک بھی زائد نہ ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اس سے
ایک بھی زائد نہ ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے
زائد نہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی
تھا کہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ بھی
تھا کہ زکوٰۃ میں نہ بوزہا اور مویوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنْ اَلْوَيْلِدُ لَنَا مَحْمَدُ بْنُ
الْفَضْلِ لَنَا اَنَّ الصَّارِكَ عَنْ اَسَامَةَ اَنَّ زَيْدَ عَنْ اَمِيْنِهِ عَنْ
اَبِيْ غَسْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَزَحْدُ صَدَقَاتِ
الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى مَا هُمْ

۱۸۰۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پائندوں (ذریعوں) پر ہی
وصول کی جائے۔

۱۸۰۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں چالیس سے ایک سو تین تک بکریوں میں ایک بکری ہے اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو وہ بکریاں ہیں دو سو تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے حصوں کے حساب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی اور حساب کریں اور پوڑھا معیوب اور نر جانور صدق وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے اللہ یہ کہ وہ خود چاہے۔

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام

۱۸۰۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند ہے۔

۱۸۰۹۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: امانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ میں لانے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر اپنے گھر آئے۔

۱۸۱۰۔ ایک روز حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوٰۃ سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں چوری کا ذکر فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوٰۃ کا اہل یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

۱۸۰۷۔ حدثنا احمد بن عثمان بن حنبلہ الاودعی لما نبو نعیم ثما عند السلام من حرب عن برید بن عند الزخمس عن ابی ہشام عن صالح عن ابی عمر عن النبی ﷺ فی اربعین شاة شاة الی عشرين و مائة فاذا رادث واحدة فقلها شاتان الی مائتين فاذا رادث واحدة فقلها ثلاث شياه الی ثلاث مائة فاذا رادث فقل کل مائة شاة لا یفرق بین مئتمم ولا ینضم بین مئتمم و حنیة الصدقة و کل حلیطین یزاحمان بالسویة و لیس للمصدق حرمة و لاداء عوار و لا ینس الا ان یشاء انفسد فی

۱۳: باب ما جاء فی غنم الصدقة

۱۸۰۸۔ حدثنا عیسیٰ بن حماد المضربى ثما اللیث بن سعد عن برید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ المصدق فی الصدقة كما یعبها

۱۸۰۹۔ حدثنا ابو حنبلہ ثما عندنا بن سلیمان و محمد بن فضیل و یونس بن مکبیر عن محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن مخلوف بن لبید عن رافع بن حذاف قال سمعت رسول الله ﷺ یقول فاعامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی یمه

۱۸۱۰۔ حدثنا عمرو بن سواد المضربى ثما ابو وهب الخرسى عن عمرو بن الحارث ان مؤسی بن خبیر حدثنا ان عند الله من عند الزخمس من الحباب الاصاری حدثنا ان عند الله من انس حدثنا آة انداکو هو و عمرو بن الخطاب اوموا الصدقة فقال عمر ان لا تسمع رسول الله ﷺ حیس بدکرو علول الصدقة الله من علی منها بعثا او شاة

انسی بہ یوم النبیۃ یسئلہ قال اطفال عند اللہ عن انیس
چش ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کیوں نہیں۔

۱۸۱۱ حدثنا ابو یوسف عطاء بن الیقین قال انو عتاب
حدثنی ابیہم بن عطاء مولیٰ عمران حدثنی ابی ان
عمران بن الخصین رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ استعمل
علی الشذفہ فلدنا زحج قبل لہ ان النسل قال و
لنعلان ازسلی عقلتہ بن حیث ثخا ناخذہ علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضعاہ حیث
ثخا تصفہ

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول
کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے
پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی
خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے ان
سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس
مبارک ذریعہ میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

خلاصہ الباب ۱۸۱۱ صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ
داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں
ہے۔ چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گناہ کار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔
یہ امید بھی سنائی کہ زکوٰۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آگے۔ علی رؤس
الاشہاد۔ ذلیل و خوار ہوگا۔

۱۵: بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ
۱۸۱۲ حدثنا ابو یوسف بن ابی خنیسہ قال شہان بن غنیہ
عن عبد اللہ بن دینار عن سلیمان بن بسار عن عروک
بن مالک عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ
علی المسلم فی غنہ ولا فی حربہ صدقۃ

۱۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ
نہیں۔

۱۸۱۳ حدثنا شہل بن ابی شہل قال شہان بن غنیہ
عن ابی إسحاق عن الحارث عن علی بن النبی عن
نحوذت لکم عن صدقۃ الحیل والرقیق

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے
گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی۔

خلاصہ الباب ۱۸۱۳ جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاطفاق زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے
ہیں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائے
ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے
ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدی کے لیے وہ مال ہے۔ تیسری وہ جو آدی کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں جن کی کہ آدی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریفہ دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے البتہ اگر چاہے وہ گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زیہ بن ثابتؓ سے بھی منقول ہے۔

باب: اموال زکوٰۃ

۱۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْمُسْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ دَلَالٌ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ نَعْدَانِ بْنِ حَبِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَنَهُ ابْنُ الْيَتِيمِ وَقَالَ لَهُ لَخُدِ الْخُتْمَ مِنَ الْخُبْزِ وَالشَّاةِ مِنَ الْعِصْمِ وَالْعِصْمِ مِنَ الْأَهْلِ وَالْفَرَسِ مِنَ الْفَرَسِ

۱۸۱۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا۔ اناج میں سے اناج، بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ عُمَرُو ابْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِذَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْخُمْسَةِ فِي الْحَفْظَةِ وَالشَّعْبِ وَالشَّعْرِ وَالْمَرْثِ وَالْثَدَةِ

۱۸۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی گندم، جو، کھجور، کشمش اور جواری۔

خلاصہ الباب :- کوئی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ زمین کی ہر ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے سوا جلائے کی کھڑیوں اور سرکنڈوں اور سرگھاس کے خواہ وہ پیداوار کھیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷۱ صمدیہ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت "وَإِذَا سَأَلَكَ بِرِزْقِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ لَاحِقَ الْأَرْضِ وَالْأَرْضُ أَغْنَاهُ لِمَنِ الْمَالُ وَالْأَرْضُ وَالْأَرْضُ" کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ خلافت اور صاحبین یہ کہتے ہیں کہ ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سونے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ خلافت کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبید اللہ غزرجی ہے جو متروک ہے۔

باب: بھتیگی اور پھلوں کی زکوٰۃ

۷: بَابُ صَدَقَةِ الزُّرُوعِ وَالْفُطَا

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى أَخُو مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ ثَنَا

۱۸۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو فوسن بادش اور مہروں چشموں سے سیراب ہو یا اعلیٰ ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حضرت معاف بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشر لوں اور جوڑوں سے سیراب ہوا اس میں سے نصف عشر لوں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں بعل اور عسری اور نعدی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عسری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انجو کی تیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور بیل کہتے ہیں نعدی کے پانی کو اور غلیل بیل سے کم ہوتا ہے۔

باب: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدمی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

عاصم بن عبد العزيز بن عاصم قال: الحارث بن عبد الرحمن
 بن عبد الله بن سعد بن أبي ذياب عن سليمان بن يسار و عن
 ثمر بن سفيان عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ فيما
 سفت السماء والعنق والعشور فيما سقى بالضح نصف العشر.
 ١٨١٤ حدثنا هارون بن سعيد المضرى أنو جعفر نا
 ابن وهب أخو سفيان بن عيينة عن ابن شهاب عن سالم عن
 أبيه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول فيما سقى
 السماء والأهبار والعنق أو كان بغلا العشر. وفيما
 سقى بالشارب نصف العشر.

١٨١٨ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ غَفَّانٍ أَنَّهُ يَحْيَى بْنُ أَدَمَ
ثُمَّ أَنُو يَكْبَرُ بْنُ عِصَاهِبٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّخُودِ عَنْ أَبِي
وَالِيبٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّيْحَنِ وَالْمَرْوِيِّ أَنْ أَخَذَ مِنْهُمَا سَقَبَ السَّمَاءِ وَ
مَا سَقَى بَعْلًا الْقُمْشَرُ وَمَا سَقَى بِالثَّلَاثِ الْيُسْفَى الْقُمْشَرُ
فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَدَمَ الْغُلَّ وَالْعَرِيُّ وَالْعَدِيُّ هُوَ اللَّبْدِيُّ
يَسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْعَرِيُّ مَا يَزُغُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ
حَاضَةً لَيْسَ بِصَيْتِهِ إِلَّا مَاءَهُ الْمَطَرِ وَالْغُلَّ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُومِ
فَدَهَبَتْ عُرْوَةُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْمَاءِ فَلَا يَصْلُحُ إِلَى الشَّقِيِّ
الْحَفِصِ سَبْسٍ وَالثَّثِ بِحَمَلٍ تَرَكَّ الشَّقِيُّ فِيهِ الْغُلَّ
وَالشَّقِيُّ مَاءٌ أَوْ إِذَى أَفْأَسَالِ وَالْغُلَّ سَيْلٌ ذُرٌّ سَيْلٌ

١٨ : بَابُ خَرْصِ النَّحْلِ وَالْعَبِّ

١٨١٩ حدثنا عنده الرُّحَمَاءُ مِنْ أَهْلِ هَيْمَةَ الدُّمَشْقِيِّ وَالرَّيَّانِ
 أَنَّ بَكْرًا قَالَ لَنَا أَنَّ مَالِغَ قَدَّ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنْ
 الرَّهْمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ عَائِدَةَ ابْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّ الشَّيْ
 خَانَ يَمُوتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بَخْصٍ عَلَيْهِمْ كَرَاهِيَتُهُمْ وَإِعَارَفُهُمْ

١٨٢٠. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ

بُيُوتٍ عَنْ حِفْصٍ بْنِ لُفْلُفٍ عَنْ مَنْعُولٍ بْنِ مَهْرَانَ عَنْ
مُغْسِمِ بْنِ انسٍ عَنْ أَبِي وَصَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفْتَحَ خَيْبَرَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ
أَنْ لَيْسَ الْأَرْضُ وَتَحْلِلَ صَفَرَاءُ وَبَيْضَاءُ بِغَيْرِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَقَالَ لَهُ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ الْأَرْضُ فَاعْطَاهَا
عَلَى أَنْ يَمْلِكُوا وَيَكُونُوا نِصْفُ الثَّمَرَةِ وَلَكُمْ نِصْفُهَا
فَرَأَوْهُ أَنَّهُ اعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُضْرَمُ
النَّخْلُ نَعَتْ التَّيْمَةَ مِنَ رَوَاحَةٍ فَحَرَّ النَّخْلُ وَهُوَ الَّذِي
يَذْغُونَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرَصُ فَقَالَ هَذَا خَرَزُ النَّخْلِ
فَقَالُوا أَخْبِرْتُمْ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةٍ فَقَالَ هَذَا خَرَزُ النَّخْلِ
وَأَعْطَيْتُكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُمْ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الْحَقُّ زَيْمٌ
نَقُذِرُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَقَالُوا أَقَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَ بِالَّذِي
قُلْتُمْ

جب خیر فتح فرمایا تو ان سے یہ لے ہوا کہ سب زمین اور
سونا چاندی ہمارا ہے۔ خیر والوں نے عرض کیا کہ ہم
زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر
(زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار
ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے
زمین انکے سپرد کر دی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ
نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگا یا اہل
مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا
اس وقت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہود نے کہا
اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں
تم غلط کہہ رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا میں کھجور
کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے
دیتا ہوں تو کہتے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم
ہیں ہمہ راہی ہیں کہ بتانا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

خلاصہ الباب ✽ خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوٰۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے
کہ حاکم کھجوتوں اور باغوں میں پھلوں کے پختے سے پہلے ایک آدھی جیسے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی
ہے۔ امام احمد کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہو اتنی پیداوار کا عشر اسی وقت پہلے سے کٹے
ہوئے پھلوں سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعی اور بقول حضرت شاہ صاحب کے امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ محض
اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پختے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس
سے عشر وصول کیا جائے گا۔

باب: زکوٰۃ میں برمال لگانے

کی ممانعت

۱۸۶۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی
نے مسجد میں کھجور کا خوش یا کچھ خوش لگا دیئے تھے۔

۱۹: بَابُ التَّهْنِئَةِ أَنْ يُخْرَجَ فِي الصَّدَقَةِ

شَرُّ مَا لَهُ

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ حَلْفٍ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرَبٍ
عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مَرْثَةَ الْحَصَرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی آپ چھڑی اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آرہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدقہ دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدقہ میں دیتا۔ ایسا صدقہ کرنے والا قیامت کے روز رومی کجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ﴾..... انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کججور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے ہاتھوں سے کججور کے خوشے توڑ کر مسجد نبوی میں دوستانوں کے درمیان بٹھائی ہوئی ری پر لٹکا دیتے اسے فقراء و مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں ردی کججور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ سمجھتا کہ اتنے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْخَبِيثَ مِمَّا﴾ یعنی خراب اور ردی کججور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسا ردی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو کر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ بیچنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پروا ہے۔

پہلو: شہد کی زکوٰۃ

۱۸۲۳: حضرت ابوسارہ مثنیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ میرے لئے مخصوص فرما دیجئے! آپ نے میرے لئے مخصوص فرما دیا (اور بطور

اللہ تعالیٰ عنہ الا شحني قال حرم رسول الله ﷺ و قد علي دخل افناء اؤفلقوا و يده غصافعل بطن نذقد في ذلك القو و بقول لو شاء رب هذه الصدقة تصدق باطلب منها ان رب هذه الصدقة باكل الحشف يوم القيامة.

۱۸۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقْرِيِّ عَنْ إِسْبَاطَ بْنِ نَضْرٍ عَنِ الشَّاذِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الثَّوَالِبِ عَنْ عِزِّ بْنِ لُؤْلُؤٍ عَنْ شَحْبَانَ: ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَسْمُوا الْحَبِيثَ مِمَّا تَسْمُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷] قَالَ لَوْلَيْتُ هِيَ الْأَنْصَارُ تُخْرَجُ إِذَا كَانَ جَدَا الشَّحْلِ مِنْ حَبِطَانِهَا أَفَاءَ النَّسْرِ فَيُعْلَفُونَ عَلَى حَبْلِ تَيْنِ أَشْطَوَاتَيْنِ هِيَ مِنْحِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا كُنْ مِنْهُ فَقَرَأَ الثُّمَالُ حَرَنِ فَيُعْلَفُ أَحَدُهُمْ فَيُذْخِلُ فُلُوًّا فِيهِ الْحَشْفُ يَطْنُ اللَّهُ حَالَهُ فِي كَثْرَةِ مَا يُؤْضَعُ مِنَ الْأَفْئَاءِ فَسَوَّلَ فَبِمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ: ﴿وَلَا تَسْمُوا الْحَبِيثَ مِمَّا تَسْمُونَ﴾ يَقُولُ لَا نَعْمَلُوا بِالْحَشْفِ مِنْهُ يُعْلَفُونَ ﴿وَلَسْتُمْ بِأَحِلِّهِ إِلَّا أَنْ نَغْمِصُوا فِيهِ﴾ يَقُولُ لَوْ أَهْدَى لَكُمْ مَا فَلَسْتُمْ إِلَّا عَلَى اسْتِخْبَاءٍ مِنْ صَاحِبِهِ عَيْطًا أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ حَاحَةٌ وَاعْمَلُوا أَنْ اللَّهُ عَمِّي عَنْ صَدَقَاتِكُمْ.

۲۰: بَابُ زَكَاةِ الْغَسَلِ

۱۸۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرُونٍ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَسَا وَكُنِعَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّبِّ عَنْ سَلْبَانَ عَنْ مَوْسَى عَنْ أَبِي شَابَانَ الْمُثَنِّيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي نَخْلًا قَالَ أَيْ الْغُسْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِيهَا لِي فَمَا

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقہ فطر میں کھجور، چنے، خشک سب کا ایک صاع دیتے تھے اور ہم اتنا ہی دیتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو آپ نے دورانہ گفتگو یہ بھی کہا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بن عبدالمبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، جو اور بغیر چھلکے کے جو کا ایک صاع صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصدقہ الفطر قتل ان تَنَزَّلَ الزَّكْوَةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ الزَّكْوَةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُ ۱۸۲۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ وَصَفَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ قَبِيصٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ (زَكْوَةُ الْفَطْرِ) إِذَا كَانَ قَبْلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ نَمْرٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ خَشِيَ قَدِيمٌ عَلَيْنَا مُدَاوَنَةَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ بَيْنَا كَلِمَ بِهِ النَّاسُ أَنْ قَالَ لَا أَرَى لِمَ نَزَلْنَا مِنَ الشَّامِ إِلَّا بِنَعْدَلٍ صَاعًا مِنْ هَذَا فَأَحْذَرْنَا بِذَلِكَ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا أَزَالُ أَخْبِرُكُمْ كَمَا كُنْتُ أَخْبِرُكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْذَرْنَا مَا عُنْتُ ۱۸۳۰. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَدْ عَنَّا عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَدِّيِّ لَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَدِّيِّ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَصْطَفِ الْفَطْرَ صَاعًا مِنْ نَمْرٍ وَلَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَلَا صَاعًا مِنْ مُلَبٍّ

خلاصہ الحباب ☆ صدقہ الفطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ اگر ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقہ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولان حول شرط ہے۔ اگر ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے دو خیرے حدیث میں کہیں بھی صدقہ الفطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا قوت یوم ولیلۃ رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جا بجا صدقہ الفطر کو زکوٰۃ الفطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ الفطر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی لیکن صدقہ الفطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ثلاثہ کے نزدیک صدقہ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا خشک سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ اگر ثلاثہ کا استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو اگر ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔

خضیعہ کے دو اکل ہلا (۱) ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں ریح (گندم) ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ (۲) امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں نقل کیا ہے: 'ادوا رطلہ العطر صاعاً من نمبر و صاعاً من شعیر او نصف صاع من ہب او فال قمع عن کل انسان' طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کلی اور آثار بھی ہیں جن سے خضیعہ کا مسلک صاف سمجھ میں آ رہا ہے۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت مجاہد، حضرت عکرم، حضرت عبدالرحمن بن القاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کئے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعاً من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ چارہ یا جو اور وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال ہوا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی اس وقت طعام کا لفظ بول کر جو یا چارہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

باب: غش و خراج

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا بحر بھرجھا تو میں ایسے باغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

۲۲: بَابُ الْغُشْرِ وَالْخَرَاجِ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُبَيْدٍ الدَّمَعَانِيُّ لَنَا عَنَّا بَنُو إِسَادِ الْجَبْرِ رَوَى لَنَا أَبُو خَفْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَعْبِدَةَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَبَّانِ الْأَعْرَجِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْخَطَرَمِيِّ قَالَ بَغْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ إِلَى حَبْرٍ وَفُتِحَتْ لِي الْحَائِطُ كُنُوزُ بَنِي الْأَخْوَةِ يَسْتَلِمْ أَحَدُهُمْ فَاحْذُ مِنَ الْمُسْلِمِ الْغُشْرَ وَمِنَ الْمُشْرِكِ الْخَرَاجَ

باب: وثق ساتھ صاع ہیں

۱۸۳۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وثق ساتھ صاع کا ہوتا ہے۔

۲۳: بَابُ الْوُثْقِ سَوْنُ صَاعًا

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْكَدُّبِيِّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغَنَاءِ السُّدَسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ نَسْرِ بْنِ خَزْرَجٍ عَنْ مَعْنٍ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ لَوْ سُنِّيَ سَوْنُ صَاعًا ۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذَرِ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ وَابْنِ الْوُسْطِيِّ عَنْ جَسَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوُثْقُ سَوْنُ صَاعًا

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وثق ساتھ صاع کا ہوتا ہے۔

۲۴: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

بَابُ رِشْتِہِ دَارِ کُصْدِہِ دینا

۱۸۳۴. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو نَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْأَمْسُطَلِقُ بْنُ أَحْمَرَ زَيْتَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْبُخْرِيُّ عَنْ مَنْ الصَّدَقَةُ السَّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَنَا فِي حَجَرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْرَانِ أَخْرَانِ الصَّدَقَةُ وَأَخْرَانِ الْفَرَانِ

۱۸۳۴ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان قیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو دہرا خرچے کا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

حَدَّثَنَا الْخَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّاحِبِ لَنَا أَبُو نَعَاوِيَةَ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَحْمَرَ زَيْبَ عَنْ زَيْبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّسِیِّ بْنِ خُوَافٍ ۱۸۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو مَكْرُومٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَنِي بْنُ أَدَمَ قَالَا حَفْصُ بْنُ عَمَاتٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْبِ بَنَتْ أُمُ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الصَّدَقَةُ فَقَالَتْ زَيْبُ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُخْرِيُّ مَنْ الصَّدَقَةُ أَنْ الصَّدَقُ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فِئْرٌ وَسَيِّ أَخِي لِي أَنْبَاءٌ وَأَنَا أَسْأَلُ عَنْهُمْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَعَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ فَإِنْ نَعَمْ

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔
۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ دار ہیں اور خیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینب دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

فَالْوَكَانَتْ صَاعَ الْبُذْنِ

نکاح صبر الباب امام شافعی اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصری، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، امام مالک اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور حنابلہ میں سے ابوبکر کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔ ان سرائے نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافذ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ ماہد جینی نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۳۳۳-۳۳۴ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھیے۔

۲۵: بَابُ كُزَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

بَابُ سَوَالِہِ كَرَامَتِہِ نَاسِئِدِہِ عَمَلِہِ ہے

۱۸۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْأَزْدِيُّ هَذَا لَسَا وَكَتَبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
 حَذَّافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَآنَ بِأَحَدِهِمْ أَحَدُكُمْ أَخْلَفَهُ
 فَبِاسَى الْحِلِّ فَبِاسَى نَحْرَهُ حَبْطَ عَلَى طَهْرِهِ فَبِاسَى
 فَبِاسَى بِسَمْعِهَا حَبْطَ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَغْطُوهُ أَوْ
 مَغْزُوهُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی
 اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا
 گھٹلا دو کر لائے اور حج کر استننا حاصل کرے یہ لوگوں
 سے مانگنے سے بچے۔ (یعنی اُن کی تو مرضی ہے کہ)
 لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَكَتَبَ عَنْ ابْنِ ابْنِ
 قُلُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَيْسَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْزَخٍ عَنْ
 نَوْسَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
 يَنْقُضْ لِي مَوَاحِدَةَ الْفَتْلِ لَهُ بِالْحَبِطَةِ قُلْتُ أَمَا قَالَ لَا تَسْأَلُ
 النَّاسَ شَيْئًا

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سے میری ایک بات
 قبول کرے میں اس کے لئے جنت کا مہر لیتا ہوں؟ میں
 نے عرض کیا میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ
 مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار
 ہوتے اور چھتری گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے
 پکڑاؤ بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

قَالَ فَبِاسَى نَوْسَانَ يَنْقُضُ مَوَاحِدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا
 يَقُولُ لِحَادِثٍ نَوَافِلُهُ حَتَّى يَبْرَأَ فَبِأَحَدِهِ

خلاصۃ السراپ ☆ یہ حدیث کسی تخریج کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طرز عمل تھا
 اس کی امت میں پیٹروں و سامکوں اور گدا گروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا جبر بن کر "معزز
 قسم" کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے مجرم ہیں۔

۲۶: بَابُ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيِّ
 ۱۸۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ مِّنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 قُصَيْبٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الْفَضَّاحِ عَنْ ابْنِ رِزْعَةَ عَنْ ابْنِ
 خُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
 سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْتُمُوا فَانْمَا يَسْأَلُ حُمْرَ حَنَمٍ
 فَيَسْتَقْلُ مِنْهُ وَلْيُكْتَفَرْ

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں
 سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ
 دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا
 زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَهُ ابْنَ مَكْرَمٍ
 عَنِ ابْنِ أَبِي خَصْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ الْحَفَدِ عَنْ ابْنِ
 خُرَيْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحُلْ الصَّدَقَةَ لِعَبْدٍ وَ
 لَا لِمَذَى مَرَّةٍ سَوِيٍّ

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے
 صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَلِ قَالَ بَخِيَ نَزَّ

۱۸۴۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ادم لسا سفیان عن حکیم بن خنیر عن محمد بن عبد
الرحمن بن یزید عن أبیہ عن عبد الله ان مشغود قال
قال رسول الله ﷺ من سألني ما يغنيه حانث
مسألته بؤم القيامه خلوصاً أو خلوفاً أو خلوصاً
وخيه قتل ما رسول الله ﷺ ما يغنيه قال خمسون درهماً
أو قينما من الذهب

قال زحل لسفیان ان شعبة لا یحدث عن حکیم بن خنیر فقال سفیان قد حدثناه زینة عن محمد بن
عبد الرحمن بن یزید

خلاصہ: کتاب ۶۲۳ علماء کا اختلاف ہے کہ غنی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء
نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی
چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہر حال ایسے آدمی
کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر اس کا ناجائز سوال کی
وجہ سے بد نما داغ ہوگا۔

۲۷: بَابٌ مَنْ تَجَلَّى لَهُ الصَّدَقَةُ

چاپ: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى شَاعِدُ الزُّرَّافِ أَنَا
مَعْمَرُ بْنُ زَيْدٍ نَسَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
سَعِيدِ الْحَقَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَبْدٍ إِلَّا
لِحَسْبَةِ لِعَامِلٍ غَلِيظٍ أَوْ لِعَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَبْدٍ
اِسْتُرَ هَا بِمَالِهِ أَوْ فَتَنَ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَانْدَلَا لِعَبْدٍ أَوْ
عَلَمَ

اس نے وہ مال دار کو دیا ہے میں دے دی اور قرض دار۔

۲۸: بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

چاپ: صدقہ کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا الْكَلْبِيُّ
نَسَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُرْتَبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقُلْ اللَّهُ إِلَّا الْعَلَبُ

۱۸۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے پاس
پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دامن
جامحہ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

أَلَا أَحَدُهَا الرُّخْصَنُ بِمِثْلِهِ وَأَنْ كَانَتْ نَفْرَةً فَرَزْنَا فِي
كَلْبِ الرُّخْصَنِ حَتَّى تَكُونَ أَغْطَمَ مِنَ الْجِلْدِ وَتُرْتَهِّلَهُ
كَمَا نَزَبَنِي أَحَدُكُمْ فَلَوْ أَنَّ فَصْلَهُ

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْفَ نَا الْأَغْمَشُ عَنْ
خُصْمَةٍ عَنِ ابْنِ خَالَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَبَّكَلْمُهُ وَنَدَّ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَنَبِيٌّ
نَزَّ جَسْمَانِ فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَيَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَيَنْظُرُ عَنْ خَلْفِهِ مَنَّهُ
فَلَا يَبْزِي إِلَّا شَيْئًا قَدِيمَةً وَيَنْظُرُ عَنْ أَيْمِهِ مَنَّهُ فَلَا يَبْزِي إِلَّا
شَيْئًا قَدِيمَةً فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقْ
نَفْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ بَنِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا
وَكَيْفَ عَنْ أَبِي عَزَبٍ عَنْ فَصْلَةَ بَنَتِ سَبْرَةَ عَنْ الزَّاهِدِ
ضَلَّحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الطَّنَافِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَى الْمَسْكِينِ صَلَافٌ وَعَلَى ذِي الْقَرْبَى ائْتِنَ صَلَافٌ وَصَلَةُ
اور صلوٰۃ۔

خلاصۃ السراپ ☆ اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربار خداوندی میں شرف قبولیت
پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ اس صدقہ کو بڑھا کر دیتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ کھیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔
پہلی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترقیب بیان کی ہے کہ بندہ
کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہذا صدقہ کرو چاہے
تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا
دوہرا اجر ہے۔ نہ حدیث باب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے دہنا ہاتھ اور رکھ یعنی بھیجا جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں
ہے کہ اللہ جل نہ کے دونوں ہاتھ داپٹے ہیں۔ جمیہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنت والجماعت
احناف وغیرہم ان احادیث کو آگھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب
کو ماننے ہیں لیکن ان کو حقوق کے مشابہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کسٹھ شے
وہو السميع البصير یہی فوز و نلاح کا راستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔